الإمام زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهم

امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد

امام زید رضی اللہ عنہ

کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

الإمام زید بن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ______ مسند الامام زید رضی اللہ عنہ

مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ______ ملک محمد یونس

کمپوزنگ ______ ورڈز میکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ مئی 2009ء

سرورق ______ باھو گرافکس

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ 800/- روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

''مجذوب'' کے نام

کچھ حسن و عشق میں فرق نہیں' اور ہے' تو فقط رسوائی کا
تم ہو کہ گوارا کر نہ سکے' ہم ہیں کہ گوارا کرتے ہیں

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیئے

دعاءِ نبوی

ترتیب

باب | صفحہ

جنائز کا بیان

خرید و فروخت کا بیان

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں یہ سعادت عطا کی کہ ہم اس کے پیارے نبی کے اُمتی ہیں اور اس نے ہمیں مزید یہ سعادت عطا کی کہ ہم اس کے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر واشاعت کے حوالے سے خدمات سرانجام دیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ' ان کے اصحاب' ان کی پاک آل اور تمام امت پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

...——...——...

آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر واشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں آپ کے ادارے نے علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشر واشاعت کے حوالے سے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں جن کا عوام وخواص نے برملا اعتراف کیا اور انہیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ علم حدیث کی خدمت کے سلسلے کی ایک اور کڑی ''مسند امام زید رضی اللہ عنہ'' کے ترجمے کی شکل میں اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی کہ ''مسند امام زید رضی اللہ عنہ'' کم وبیش اٹھارہ برس پہلے لبنان سے شائع ہوئی تھی اور پھر اسی نسخے کی فوٹو کاپی چند برس قبل ''دارالباز' مکہ مکرمہ'' سے شائع ہوئی۔ اور ان دونوں نسخوں میں احادیث وآثار کے متن پر اعراب لگانے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ آپ کے ادارے نے اپنی دیرینہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کتاب کی اصل عربی عبارت پر اعراب لگوانے کا اہتمام کیا۔ کتاب کی روحانی اور باطنی عظمت کے پیش نظر ہم اسے بھرپور ظاہری شان وشوکت کے اظہار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کے ترجمے کی خدمت ہمارے محترم دوست ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر نے انجام دی ہے۔ حضرت علام نے بھی اپنی دیرینہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ''مسند زید'' کی احادیث کی تخریج کی ہے اس کے علاوہ احادیث' آثار اور امام زید رضی اللہ عنہ کی فقہی آراء کو ذیلی سرخیوں کے ذریعے نمایاں اور ممتاز کیا ہے۔

...——...——...

حضرتِ علام ''مسندِ امام زید'' پر عربی میں ''تحقیقی شرح'' بھی لکھ رہے ہیں لیکن یہ کام چونکہ طویل اور تفصیل طلب ہے جس کی تکمیل کے لیے کچھ وقت درکار ہے اس لیے آپ کا ادارہ سرِ دست ''مسندِ امام زید'' کا ترجمہ شائع کر رہا ہے

جو یقیناً علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ کتاب کی باطنی عظمتِ شان کے پیشِ نظر آپ کے ادارے نے اس کی ظاہری شان وشوکت کے اظہار کا خاص اہتمام کیا ہے۔ جو اُمید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

•••——•••——•••

آخر میں اپنے قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے صاحبِ کتاب اور مترجم کے ہمراہ ادارے کی انتظامیہ وکارکنان کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو قبول کرے اور ہمیں دینی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کیا۔ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ قرار دیا اور ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث کیا۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد درود وسلام نازل ہو۔ جن کے ذریعے انبیاء کی تشریف آوری کے سلسلے کو ختم کیا گیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب، اہل بیت، آپ کی اُمت کے علماء وصلحاء بلکہ عام افراد پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری رکھے۔

...——...——...

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہم اس وقت ''مسند امام زید'' کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔
امام زید رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد ہیں۔
''مسندِ امام زید'' کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجود احادیث وآثار کو امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے روایت کیا ہے جو بلاشبہ اہل اسلام کے مقتداء و پیشوا ہیں اس حوالے سے اس ''سند'' کو ''سلسلة الذهب'' کہا جاسکتا ہے۔
اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے علاوہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آثار نقل کیے گئے ہیں۔ چند ایک آثار امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہیں جبکہ چند روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے۔ ایک روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے اور ان کے ہمراہ امام زید رضی اللہ عنہ کی اپنی فقہی آراء بھی شامل ہیں۔
ہم نے ان سب کو ذیلی سرخیاں قائم کرکے نمایاں اور ممتاز کردیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنی حیثیت اور کم علمی کے مطابق ''مسند امام زید'' میں منقول احادیث کی تخریج کی ہے اگرچہ امام زید رضی اللہ عنہ کی شخصیت اس سے بلند ہے کہ ان کی نقل کردہ روایات کو ثانوی حوالوں سے تقویت پہنچائی جائے لیکن ہمارے ہاں ایک ایسا طبقہ پایا جاتا ہے جو خود کو احادیث کا متبع کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ وہ اپنی نادانی کی وجہ سے ان روایات کا انکار نہ کردیں۔ اگرچہ ان کے انکار سے

''محبانِ اہل بیت'' کی محبت اور عقیدت میں کوئی کمی نہ آتی لیکن ان کے مزید ''اطمینانِ قلب'' کے لیے ہم نے دیگر حوالوں کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔

•••———•••———•••

بیسویں صدی عیسوی کے آخری برسوں کی بات ہے ہمارے دیرینہ کرم فرما ملک حق نواز اعوان نے ہمیں بتایا: ان کے دوست ''ہدایت شاہ'' صاحب' آج کل ایک مجذوب سے بہت قریب ہیں' ملک صاحب نے اس مجذوب کی چند کرامات بھی بیان کر دیں' ہماری ملاقات ہدایت شاہ صاحب سے ہوئی تو ہم نے بھی اس مجذوب کی خدمت میں حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ تو ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ ''بابا جی'' کی یہ ہدایت ہے کہ کسی کو ملوانے کے لیے لانے سے پہلے مجھ سے اجازت لے لیا کرو' ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ وہ مجذوب بھی ''سیّد'' ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک سے تعلق رکھتا ہے' اگلی ملاقات میں ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ مجذوب نے آپ کو ساتھ لانے کی اجازت دے دی ہے۔ مقررہ دن ہم ملک صاحب اور شاہ صاحب کے ہمراہ' اس مجذوب سے ملنے گئے' رات کا وقت تھا' وہ مجذوب ایک ویران گلی میں' ایک بڑی سی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا' دور سے آتی ہوئی بلب کی مدھم سی روشنی پراسراریت پیدا کر رہی تھی' گلی میں کوئی دوسرا ذی روح نہیں تھا' کوئی آواز نہیں تھی' ویسے بھی یہ رہائشی علاقہ نہیں تھا۔ ہم اس ماحول سے متاثر ہوئے' ہدایت شاہ نے آگے بڑھ کر مجذوب کو سیلوٹ کیا۔ مجذوب نے ہاتھ آگے بڑھا کر شاہ صاحب سے' پھر ملک صاحب سے اور پھر ہمارے ساتھ ہاتھ ملایا' پھر شاہ صاحب کو ہدایت کی کہ وہ ہمیں پچھلی گلی میں لے جا کر چائے پلوائیں۔ شاہ صاحب درمیان کی ایک چھوٹی گلی سے گزار کر پیچھے والی بڑی گلی میں ایک چائے خانے میں ہمیں لے آئے۔ ہمارے سامنے چائے کی پیالیاں رکھوا کر وہ ایک کپ پکڑ کر مجذوب کو دینے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس تشریف لائے تو بطورِ خاص ہمیں مخاطب کرتے ہوئے بولے: بابا جی فرما رہے ہیں۔ آپ تیسرا کلمہ پڑھتے ہوئے آئیں اور ایک خواہش ذہن میں رکھ کر آئیں' انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔

صاحبو! ہم بھی انسان ہیں عام انسانوں کی طرح ہماری بھی وہی حالت تھی جو کسی شاعر نے کہا ہے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

ایک لمحے کے لیے کئی خواہشات ذہن میں آئیں ہر ایک کے بارے میں دل نے کہا کہ یہ ضرور پوری ہونی چاہیے' مگر؟ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بے نیاز ہے۔ اس کا فضل بے شمار ہے۔ فارسی کی کہاوت ہے۔

رحمت حق ''بہانہ'' می جوید ''بہا'' نمی جوید

ہمارے اعمال تو ایسے نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے تحت ہمیں توفیق عطا کی' رحمت حق نے دستگیری کی اور انہی لمحات میں ہمیں خیال آیا کہ محبوب سبحانی' قطب ربانی' غوثِ صمدانی' شہبازِ لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ' اپنے زمانہ طالب علمی میں' حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے گئے تھے تو آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں اس بزرگ سے صرف اس کا فیض لینے جا رہا ہوں۔

''چہ نسبت مور بہ سلیمان'' کے باوجود ہم نے سوچا کہ ہمارے لیے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل ہی بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں اپنے متعلق نہ کوئی غلط فہمی تھی اور نہ ہی اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی خوش فہمی' ہم نے تو صرف یہ سوچا تھا کہ ہم ایک ''مذہبی صورتحال'' سے دوچار ہوئے ہیں۔ اس لیے ہمیں وہی طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے' جو مذہبی اخلاقیات سے مطابقت رکھتا ہو'اس لیے ہم نے یہی سوچا کہ ہمارا مقصد صرف' خدا کے ایک نیک بندے' یعنی اس مجذوب سے ''فیض'' حاصل کرنا ہے۔ یہی بات ذہن میں رکھ کر ہم تیسرے کلمے کا ورد کرتے ہوئے' درمیانی چھوٹی گلی عبور کرکے' ویران بڑی گلی میں آئے' مجذوب کے پاس پہنچ کر ہاتھ ماتھے تک لے جا کر اسے سلام کیا' اس نے نظر اٹھا کے ہماری طرف دیکھا' اور پھر بولا: چلے جاؤ!
اس کے بعد چند مرتبہ ہم اکیلے اور چند مرتبہ کچھ دوسرے دوستوں کے ہمراہ ہم اس مجذوب کے پاس گئے مگر پھر کبھی اس نے ہمیں' بظاہر' لائق توجہ نہیں سمجھا' آخر کار اس مجذوب کے مقرب خاص ہدایت شاہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ وہ مجذوب اب لاہور چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا ہے اور جانے سے پہلے اس نے مجھے (ہدایت شاہ صاحب کو) یہ کہا تھا کہ انشاء اللہ دوبارہ ضرور ملاقات ہوگی۔

...——...——...

ہوسکتا ہے' کسی پڑھنے والے کے لیے یہ محض ایک داستان ہو' بقول شخصے

میرے سخن کا قرینہ ڈبو گیا مجھ کو
کہ جس کو حال سنایا' اسے فسانہ لگا

مگر ہم پوری ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری زندگی کا اہم ترین واقعہ ہے' اس واقعے کے بعد یوں لگا جیسے دریچہ کھل گیا' حجاب ہٹ گیا' ہمیں پتہ ہے کہ زمانہ طالب علمی میں ہم کبھی بھی اچھے طالب علم نہیں رہے بلکہ درسِ نظامی کے آغاز میں ہمارے ایک استاد نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ''بیٹا! تم کبھی نہیں پڑھ سکو گے'' اور پھر وہ وقت بھی آیا' جب لاہور میں رہنے والے ایک کہنہ مشق مفتی اور درسِ نظامی کے ماہر و تجربہ کار استاد نے ''جمال السنہ'' کی ورق گردانی کرتے ہوئے' ہم ہی سے دریافت کیا' یہ بزرگ (یعنی ''جمال السنہ'' کا مصنف) حیات ہیں یا پردہ کر چکے ہیں؟' ہم نے ازراہِ تفنن انہیں جواب دیا: یہ بزرگ ''پردہ وردہ'' نہیں کرتے۔

ہم نے یہ واقعہ تفصیل سے اس لیے بیان کیا کہ اب تک ہم نے اپنی تمام کتب کا انتساب مشہور و معروف شخصیات کے نام کیا ہے' ''مسند زید'' کا انتساب کرنے کے لیے ہمیں یہ خیال آیا کہ اس کا انتساب کسی ''سیّد'' کے نام کیا جائے' پھر یہ ذہن میں آیا کہ کیوں نہ اسی ''سیّد'' کے نام کیا جائے' جس کے نام کا بھی ہمیں پتہ نہیں ہے۔

...——...——...

مسندِ امام زید کا ترجمہ کرتے ہوئے ہمیں یہ خیال آیا کہ زمانی اعتبار سے' بلکہ فضیلت اور مرتبے کے اعتبار سے بھی' امام زید رضی اللہ عنہ' علمِ حدیث سے متعلق کتب کے مؤلفین میں سب سے قدیم اور زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں اس لیے مستقل شرح

کی شکل میں اس کتاب کی خدمت ہونی چاہیے ہم نے اس حوالے سے کچھ کام کیا ہے اور کوشش یہ کی ہے کہ اسے عربی میں کیا جائے تاکہ استفادہ کرنے والوں کا حلقہ وسیع ہو۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی تکمیل کے لیے دعائے خیر کریں۔

•••——•••——•••

آخر میں ہم اپنے ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کام کی تکمیل کے دوران کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھا۔ ان میں سرِ فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کی تکمیل کے لیے سب سے زیادہ اصرار اور ترغیب انہی کی طرف سے تھی' ان کے علاوہ ملک محمد یونس جنہوں نے عربی متن پڑھنے' ترجمے کا مسودہ لکھنے اور پروف ریڈنگ کرنے میں تعاون کیا' محترم رانا فاروق جن کے تعاون کی بدولت ہم نے ''مسند زید'' میں منقول روایات کے دیگر مآخذ کی نشاندہی کی۔ فیصل رشید' فرخ احمد اور علی مصطفیٰ جنہوں نے تیزی سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا' احمد رضا جنہوں نے خوبصورت سرِ ورق ڈیزائن کیا۔ منصور صاحب جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا' برادرم عرفان حسین اور خلیفہ مجید صاحب جنہوں نے کتاب کی خوبصورت جلد تیار کی اور آخر میں برادرِ محترم ملک شبیر حسین جنہوں نے ذاتی توجہ اور محنت سے اس کام کو تیز رفتاری کے ساتھ آپ تک پہنچانے کا بندوبست کیا۔

شکریہ کے احساس و جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ کا ہے جن کی تربیت کے نتیجے میں ہم اس خدمت کو انجام دینے کے لائق ہو سکے اور ان کے ہمراہ ہمارے والدین اور بہن بھائی بھی شامل ہیں جن کی دعاؤں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ جن میں بطورِ خاص برادرِ اصغر حافظ محمد بلال حسن' جنہوں نے اس کام کے دوران ہمیں گھریلو ذمہ داریوں سے لاتعلق رکھا۔

سب سے آخر میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے

اِنْ كَانَ رُفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانُ اَنِّىْ رَافِضْ

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی' مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی ہیں۔ جن کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں یہ ان خوش نصیب افراد میں شامل ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد جناب ابوطالب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور مکہ کے سردار تھے یہ وہی ابوطالب ہیں جنہوں نے جنابِ عبدالمطلب کے انتقال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی تھی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابِ ابوطالب کی اولاد میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ رکھا اور ان کی تربیت اور پرورش کی۔

قبول اسلام

ابنِ اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کے بعد) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے اسلام قبول کرلیا اس سے اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے دریافت کیا اے حضرت محمد! یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے اور جس کے ہمراہ اس نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے' اس کی عبادت کرنے اور لات وعزیٰ کا انکار کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

ابن اسحاق نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے اگلے دن اسلام قبول کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔ (یعنی اسلام قبول کیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر 8 برس تھی (یعنی انہوں نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا) اور خواتین میں سب سے پہلے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

فضائل ومناقب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں مستقل ابواب کے تحت وہ روایات نقل کی

ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں منقول ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

◇◇ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا کر دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں، لوگ رات بھر اسی حسرت میں رہے، ان میں سے کس کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ اگلے دن صبح سب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک کی یہی آرزو تھی کہ جھنڈا انہیں دیا جائے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو آنکھیں ٹھیک ہو گئیں گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری مانند نہ ہو جائیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے کام لینا جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کون سا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! تمہاری وجہ سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے تو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔

◇◇

اسی طرح امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے

زید بیان کرتے ہیں: میں، حصین اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا، حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ کی زبانی احادیث سنی ہے۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں بوڑھا ہو چکا ہوں کافی وقت گزر چکا ہے۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث یاد تھی۔ ان میں سے بعض احادیث بھول چکا ہوں اس لیے جو حدیث میں تمہارے سامنے بیان کروں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو میں بیان نہ کرسکوں۔ ان کے بارے میں مجھے

حدیث204:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث: 2783
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث: 2406
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث: 22872
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث: 6932
اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث: 5844
اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث: 8149
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث: 18009
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث: 354
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" رقم الحدیث: 5818
اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث: 219
اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث: 32096
اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه" رقم الحدیث: 9637

مکلّف نہ کرنا۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا مکہ اور مدینہ کے درمیان ''خم'' نامی کنوئیں کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں ایک انسان ہوں عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ (موت کا فرشتہ) میرے پاس آ جائے گا اور میں (موت کا پیغام) قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور موجود ہے۔ تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور پھر فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیعت ہیں۔ میں اپنے اہل بیعت کے بارے میں تمہیں اللہ (کا حکم) یاد دلاتا ہوں (راوی کہتے ہیں) حصین نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے زید! اہل بیعت سے مراد کون ہیں؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل ہیں لیکن (یہاں) اہل بیعت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے۔ حصین نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی آل، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل، حصین نے دریافت کیا: کیا ان سب کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

✧✧

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ جناب ابوتراب پر تنقید نہیں کرتے؟

انہوں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمائی ہوئی تین باتیں یاد ہیں جن کی وجہ سے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید نہیں کرسکتا۔ اور وہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے بارے میں ہوتی تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں (کا مالک ہونے) سے زیادہ محبوب ہوتی۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اس وقت کی بات ہے جب ایک جنگ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی تھی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنے پیچھے خواتین اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ تاہم (بنیادی فرق یہ ہے) کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ خیبر کے دن یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت رکھتے

حدیث 6101 - احمد (19285) معجم کبیر (5018)

ہیں۔(راوی بیان کرتے ہیں) ہم سب کی یہ خواہش ہوئی (کہ وہ جھنڈا ہمیں مل جائے) لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا۔(تو وہ ٹھیک ہو گئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا انہیں عطا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر کے اس قلعے کی) فتح نصیب کی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم (دونوں فریق) اپنے اور تمہارے بیٹوں' اپنی اور تمہاری خواتین کو بلا لیتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی' حضرت فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین (رضوان اللہ علیہم) کو بلایا اور پھر یہ دعا کی:

''اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم وفضل:

امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں' اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' اس وقت کبھی بھی میری آنکھ میں نیند داخل نہیں ہوئی کبھی بھی میرا سر ڈھلکا نہیں جب تک مجھے یہ علم حاصل نہیں ہوگیا کہ اس دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حلال یا سنت یا کتاب یا حکم یا ممانعت میں سے کیا لے کر نازل ہوئے تھے اور کس چیز کے بارے میں وہ نازل ہوا۔

◇◇

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں جن میں سے چند ایک کے اسماء یہ ہیں:

حضرت حسن' حضرت حسین' حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابن عباس' حضرت عبداللہ بن جعفر' حضرت عبداللہ بن الزبیر' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابورافع' حضرت صہیب' حضرت زید بن ارقم' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت ابوامامہ' حضتر ابوسریحہ' حضرت ابوہریرہ' حضرت سفینہ' حضرت ابوجحیفہ' حضرت جابر بن سمرہ' حضرت عمرو بن حریث' حضرت ابولیلیٰ' حضرت براء بن عازب' حضرت عمارہ بن رویبہ' حضرت بشر بن سحیم' حضرت ابوطفیل' حضرت عبداللہ بن ثعلبہ' حضرت جریر بن عبداللہ' حضرت عبدالرحمٰن بن اشیم (رضی اللہ عنہم) کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور تابعین کی ایک بڑی جماعت بھی شامل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجنے کا فیصلہ کیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے یمن بھیجنے لگے ہیں لوگ وہاں مجھ سے (عدالتی) فیصلے لیں گے اور مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ میں آپ سے قریب ہوا تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر پھیرا اور دعا کی:

''اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت اور دل کو ہدایت پر (پختہ) رکھ''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو اُگایا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد مجھے کبھی بھی کسی مسئلے کے بارے میں شک نہیں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ میں قضاء کے سب سے بڑے عالم حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر ایسے کسی مسئلے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے جس کو حل کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ ہوں۔(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے ثبوت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں دانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے (۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کا اندازہ عربی کے اس محاورے سے ہوتا ہے کہ جب لوگوں کو کسی مشکل کا حل سمجھ نہ آ رہا ہوتو وہ یہ کہتے ہیں۔

قضية ولا ابا حسن لها

''مشکل درپیش ہے مگر اسے حل کرنے کے لیے ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ذوالحج کے مہینے میں 35 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور انہیں مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ راشد منتخب کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت مسند خلافت کو رونق بخشی اس وقت اسلامی ریاست میں داخلی انتشار پھیل چکا تھا جس کے نتیجے میں تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دارالخلافت میں شہید کیا گیا اور اسی داخلی انتشار کا سامنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کرنا پڑا جس کے نتیجے میں انہوں نے دارالخلافت کو مدینہ منورہ سے عراق منتقل کردیا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کی بے حرمتی نہ ہو لیکن اسلام دشمن عناصر نے انہیں یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور ایسی صورتحال پیدا کردی کہ بعض اکابر صحابہ کرام بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں لشکر لے کر آ گئے اور اسلامی ریاست باہمی خانہ جنگی کا شکار ہونے لگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت:

اسلامی ریاست کے داخلی انتشار کے نتیجے میں اس کے اندر ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا

(۱) جزری، محمد بن محمد بن الاثیر، ''اسد الغابہ''

(۲) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، رقم الحدیث: 1657

لیکن پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہو گیا۔ یہ لوگ خود کو ''صحیح دین دار مسلمان'' سمجھتے تھے اور انہی کے گروہ کے فرد نے ''کارِ ثواب'' سمجھ کر، کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے۔ تین دن تک زخمی رہنے کے بعد 19 رمضان المبارک 40 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مزارِ مبارک عراق کے شہر ''نجف اشرف'' میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس مختصر سوانحی خاکے کو ہم اُردو ادب کے مشہور شاعر میرزا اسداللہ خان غالبؔ کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں۔

غالبؔ ! ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں ' بندگی بو تراب میں!

نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو امام محمد بن محمد بن الاثیر الجزری کی شہرۂ آفاق تصنیف ''اسد الغابہ'' کی مدد سے، تلخیص کی شکل میں، ترتیب دیا گیا ہے۔ البتہ کچھ امور دیگر حوالوں سے نقل کیے گئے ہیں۔

جہانگیر عفی عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:
حسین بن علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب۔
والد کی طرف سے جنابِ عبدالمطلب پر امامِ حسین کا سلسلۂ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں، جو تمام خواتین کی سردار ہیں۔
امام حسین رضی اللہ عنہ شعبان کے مہینے میں' مدینہ منورہ میں' پیدا ہوئے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب:

محدثین نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں بہت سی روایات نقل کی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں؟

امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں:
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عبیداللہ بن زید کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اسے طشت میں رکھا گیا تھا اس نے اس کی بے حرمتی شروع کی اور ان کی ظاہری شکل کے بارے میں کچھ کہا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں) اس وقت انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا۔

امام مسلم علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں:
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سیاہ اون سے بنی ہوئی نقش ونگار والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ حسن بن علی آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چادر میں لے لیا۔ پھر حسین آئے اور ان کے ساتھ چادر میں ہو گئے۔ پھر فاطمہ آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں کرلیا۔ پھر علی آئے تو انہیں بھی (چادر میں) کرلیا اور پھر یہ آیت پڑھی۔
''اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کردے''۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت:

جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ کیا اس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر کم وبیش چھ سال تھی اس کے بعد خلفائے راشدین کا دور آتا ہے۔ اس عہد کے دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح کے بارے میں زیادہ روایات نقل نہیں کی گئی ہیں۔ اور جو روایات نقل کی گئی ہیں ان میں سے زیادہ تر کا تعلق امام حسین رضی اللہ عنہ کے زُہد وتقویٰ کے ساتھ ہے۔

جس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ شام کے گورنر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک بڑے لشکر کے ہمراہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے بھی جنگ کرنے کے لیے آئے' امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جنگ کر چکے تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کے وسیع تر مفاد میں خلافت سے دستبرداری اختیار کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کیا۔ اس موقع پر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کا بھرپور ساتھ دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کرلیا۔

اس واقعے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کم وبیش 19 برس تک مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر اہلِ شام نے یزید بن معاویہ کو نیا خلیفہ منتخب کیا۔ اور اسی یزید کے دورِ حکومت میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کے دو صاحبزادوں سمیت' خاندان کے 19 افراد سمیت' آپ کے 72 جانثاروں کے ہمراہ کربلا کے میدان میں ظلماً شہید کردیا گیا۔ شہادت کے بعد آپ کے سرِ مبارک کو جسم سے الگ کر کے نیزے کی نوک پر بلند کیا گیا اور آپ کے جسم مبارک کی بے حرمتی کی گئی۔ اس کی تفصیل بڑی دلسوز اور جانگداز ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس مختصر سوانحی خاکے کو ہم شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں

بڑی ہی سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی ''حسین'' ' ابتداء ہے ''اسماعیل''

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جب کربلا میں شہید کیا گیا تو آپ کے خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ، آپ کے دو صاحبزادوں نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ ان دونوں صاحبزادوں کا نام ''علی'' تھے۔ ان میں سے ایک جواں سال تھے۔ جو ''علی الاکبر'' کہلاتے تھے اور ایک شیر خوار تھے جو ''علی الاصغر'' کہلاتے تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مرد رفقاء کار میں سے صرف ایک صاحبزادے زندہ بچے تھے۔ جنہوں نے بیمار ہونے کے باوجود امام حسین رضی اللہ عنہ سے، دشمن کے مدمقابل جانے کی اجازت مانگی تھی، مگر امام حسین رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کردیا تھا۔

بعد میں انہی صاحبزادے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد کا سلسلہ چلا، امام باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام محمد الجواد التقی، امام علی الہادی النقی، امام حسن عسکری، جنہیں عرفِ عام ''بارہ امام'' یا ''ائمہ اہل بیت اطہار'' (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کہا جاتا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کے بقول یہ وہ پاک نفوس ہیں جو ''غوثیت کبریٰ'' کے منصب پر فائز ہوئے اور امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اس مرتبے پر فائز ہوئے اور اب قیامت سے پہلے صرف امام مہدی رضی اللہ عنہ اس پر فائز ہوں گے۔[1]

---

[1] عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔
ارشاد: بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔
عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔
ارشاد: نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوثِ اکبر وغوثِ ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی ومولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وامام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

امام باقر رضی اللہ عنہ سے لے کر امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک آنے والے تمام ائمہ اہل بیت اطہار، امام حسین رضی اللہ عنہ کے انہی صاحبزادے کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جن کا نام بھی ''علی'' تھا، جنہیں عرفِ عام میں ''بیمارِ کربلا'' کہا جاتا ہے، اور جو تاریخ میں ''امام زین العابدین رضی اللہ عنہ'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

مشہور صوفی بزرگ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' میں ان کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں:

''ائمہ اہل بیت اطہار میں سے، وارث نبوت، چراغ امت، سید مظلوم، زین العباد، شمع اوتاد، سیدنا ابوالحسن علی المعروف بہ زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے زاہد وعبادت گزار، اور کشف وحقائق ونطق دقائق میں مشہور ہیں،

کسی نے آپ سے دریافت کیا دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ نیک بخت وسعید کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا:

''مَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یَحْمِلْہُ رِضَاہُ عَلَی الْبَاطِلِ وَاِذَا سَخِطَ لَمْ یَخْرُجْہُ سَخَطٌ مِّنَ الْحَقِّ''

وہ شخص جب راضی ہو تو اس کی رضا اسے باطل پر آمادہ نہ کرے اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ بھٹکنے دے۔

یہ وصف، راست گو لوگوں کے اوصاف کمال میں سے ہے، اس لئے کہ مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو باطل میں مبتلا کرے۔

آپ کے بارے میں منقول ہے: میدان کربلا میں جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہل وعیال اور رفقاء سمیت شہید کر دیا گیا اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سوا مستورات حرم کا محافظ ونگہبان کوئی نہ بچا آپ اس وقت بیمار وعلیل تھے، چنانچہ اہل بیت اطہار کو اونٹوں کی ننگی پشت پر سوار کرکے دمشق لے جایا گیا، یزید بن امیر معاویہ (عَلَیْہِ مَایَسْتَحِقُّہٗ اَخْزَاہُ اللّٰہُ دُوْنَ اَبِیْہِ) کے دربار میں کسی نے آپ سے پوچھا:

''کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا عَلِیُّ وَیَا اَھْلَ بَیْتِ الرَّحْمَۃِ''

اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اے رحمت کے گھر والو! کس حال میں ہو؟

''قَالَ اَصْبَحْنَا مِنْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَۃِ قَوْمِ مُوْسٰی مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، یَذْبَحُوْنَ اَبْنَائَھُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَائَھُمْ فَلَا نَدْرِیْ صَبَاحَنَا مِن مَّسَاءِ نَامِنْ حَقِیْقَۃِ بَلَائِنَا''

آپ نے فرمایا: ہماری حالت اپنی قوم کے ہاتھوں ایسی ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم کی حالت فرعونیوں کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ہوئے سب ان کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث، حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔ (بریلوی، مصطفیٰ رضا ''الملفوظ''، صف، مطبوعہ، شبیر برادرز، لاہور)

ہاتھوں میں ہوئی تھی کہ وہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ لہٰذا ہم نہیں جانتے کہ اس امتحان گاہ میں ہماری صبح' ہماری شام کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھے گی۔ ہم خدا کی نعمتوں پر شکر بجا لاتے ہیں اور اس کی ڈالی ہوئی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔"[1]

مشہور مؤرخ حافظ ابونعیم اصفہانی' مدینہ منورہ کے رہنے والے' عبادت و ریاضت کے حوالے سے مشہور تابعین کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) علی بن حسین اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' وہ عبادت گزاروں کی زینت تھے' حقیقی عبادت گزار اور نہایت سخی تھے"۔

اصفہانی ان کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو وضو اور نماز کے دوران ان پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی' ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں کس (عظیم پروردگار) کی بارگاہ میں کھڑا ہونے اور مناجات کرنے لگا ہوں؟"

امام ابن شہاب زہری کے بارے میں منقول ہے: وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رو پڑتے تھے اور یہ فرماتے تھے: وہ "عبادت گزاروں کی زینت" ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' رات کے وقت روٹیوں کی بوری اپنی پشت پر لاد کے صدقہ کرنے لے جاتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

"خفیہ طور پر دیا جانے والا صدقہ پروردگار کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے"۔

شیبہ بن نعامہ بیان کرتے ہیں' جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ پتہ چلا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو (صدقہ کے طور پر) خوراک فراہم کرتے تھے۔

جریر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور انہیں غسل دیا جانے لگا تو لوگوں کو ان کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشان نظر آئے انہوں نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آٹے کی ان بوریوں کو اٹھانے کی وجہ سے ہیں جنہیں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی پشت پر لاد کر مدینہ منورہ کے غریبوں تک پہنچاتے تھے

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئے انہوں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں کچھ کلام کیا۔ جب وہ لوگ اپنی بات کر کے فارغ ہو گئے تو میں نے دریافت کیا:

[1] ہجویری' علی بن عثمان' "کشف المحجوب" (مترجم) صفحہ ۱۱۴' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور

کیا' آپ مجھے بتائیں گے؟ کیا آپ ہی وہ لوگ ہیں (جن کے بارے میں آیت ہے؟)
''پہلے ہجرت کرنے والے وہ لوگ جنہیں ان کے علاقے اور اموال (زمینوں) سے نکال دیا گیا۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا (حاصل کرنا) چاہتے ہیں' انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کی' یہی لوگ سچے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! (اس سے مراد ہم لوگ نہیں ہیں)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد تم لوگ ہوں (جن کا ذکر اس آیت میں ہے؟)
''جنہوں نے' ان سے پہلے' اس جگہ (مدینہ منورہ) اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنالیا۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کرکے ان کی طرف آتے ہیں' اور یہ اپنے سینوں میں اس کی حاجت نہیں پاتے' جو انہیں دیا گیا۔ اور یہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں' اگرچہ انہیں خود اس چیز کی ضرورت ہو' اور جسے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا' وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! اس سے مراد ہم نہیں ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے یہ اعتراف کرلیا ہے کہ تمہارا ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے اور اب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ ان افراد میں بھی شامل نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت کردے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی' جو ہم سے پہلے اسلام لاچکے ہیں' اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا جو ایمان لاچکے ہیں' اے ہمارے پروردگار! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

(پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اب تم یہاں سے نکل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں (برباد) کرے۔

خلف بن حوشب بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اے اہل کوفہ کے گروہ! ہمارے ساتھ وہ محبت رکھو جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور ہمیں ہمارے حق سے بلند نہ کرو۔''

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کی بکثرت گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو صرف ایک صاحبزادے لاپتہ ہوئے تھے۔ اور وہ اتنا روتے رہے کہ ان کی بینائی رخصت ہوگئی حالانکہ انہیں یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ صاحبزادے فوت ہو چکے ہیں (یا نہیں؟) جبکہ میں نے اپنے خاندان کے چودہ افراد کو ایک ہی موقعہ پر شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو' کہ ان کا دکھ میرے دل سے ختم ہو جائے گا؟

حضرت داتا گنج بخش تحریر کرتے ہیں:

ایک سال ہشام بن عبدالملک بن مروان حج کے لئے آیا طواف کعبہ کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حجر اسود کو بوسہ دے لیکن اژدحام میں وہاں تک پہنچنے کی راہ نہ ملتی تھی۔ جب وہ منبر پر خطبہ دینے کھڑا ہوا تو حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں اس جاہ و جلال سے داخل ہوئے کہ آپ کا چہرہ درخشاں رخسار مبارک تاباں اور لباس مبارک معطر تھا۔ جب آپ طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہنچے تو آپ کے احترام و تعظیم میں حجر اسود کے گرد سے تمام لوگ ہٹ کر کھڑے ہو گئے تا کہ آپ حجر اسود کو بوسہ دے سکیں۔ شامیوں نے جب آپ کی یہ شان و شوکت دیکھی تو وہ ہشام سے کہنے لگے اے امیر المومنین! لوگوں نے تمہیں حجر اسود کو بوسہ دینے کی راہ نہیں دی' باوجودیکہ تم امیر المومنین تھے لیکن یہ خوبرو نوجوان کے آتے ہی سب لوگ حجر اسود کے پاس سے ہٹ گئے اور انہیں راستہ دے دیا۔ ہشام نے ازراہ تجاہل عارفانہ' کہا میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس انکار کا مقصد یہ تھا کہ شامی لوگ انہیں پہچان نہ سکیں اور کہیں ان کی پیروی اختیار نہ کر لیں جس سے اس کی امارت خطرے میں پڑ جائے۔ فرزدق شاعر اس وقت وہیں کھڑا تھا اس اہانت سے اس کی غیرت ایمانی جوش میں آئی اور بانگ دہل کہنے لگا' میں انہیں خوب جانتا ہوں' شامیوں نے پوچھا اے ابوفراش! بتاؤ یہ کون ہے؟ اس سے بڑھ کر پروقار اور دبدبہ والا نوجوان ہم نے نہیں دیکھا۔ فرزدق شاعر نے کہا: کہ کان کھول کر سن لو' میں ان کے اوصاف بتاتا ہوں اور ان کے نسب کو بیان کرتا ہوں' اس کے بعد فی البدیہہ قصیدہ موزوں کر کے پڑھا

قصیدہ مدحیہ در شان امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءَ وَطْاَتَهٗ   وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلَّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ شخص ہے جس کے نشان قدم کو اہل حرم پہچانتے ہیں' خانہ کعبہ اور حل و حرم سب اسے جانتے ہیں

هٰذَا ابْنُ خَیْرِ الْعِبَادِ کُلِّهِمْ   هٰذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ

یہ خدا کے بندوں میں سے بہترین بندے کا فرزند ہے' سب سے زیادہ متقی' پاک و صاف اور بے داغ نشان والا ہے

هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةِ الزَّهْرَا اِنْ کُنْتَ جَاهِلُهٗ   بِجَدِّهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُ

اگر تو نہیں جانتا تو سن! یہ فاطمہ زہرا کے جگر گوشہ ہیں' ان کے نانا پر اللہ نے نبیوں کا سلسلہ ختم فرمایا ہے

یُبِیْنُ نُوْرَ الدُّجٰی عَنْ نُّوْرِ طَلْعَتِهٖ   کَالشَّمْسِ یَنْجَابُ عَنْ اَشْرَاقِهَا الظُّلَمُ

ان کی منور پیشانی سے نور ہدایت اس طرح جلوہ فگن ہے' جیسے آفتاب کی روشنی سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں

یُغْضِیْ حَیَاءً وَّیُغْضٰی مِنْ مَهَابَتِهٖ   فَمَا یُکَلِّمُ اِلَّا حِیْنَ یَتَبَسَّمُ

یہ اپنی آنکھیں حیاء سے نیچی رکھیں اور لوگ ہیبت سے ان کی طرف آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اور جب بات کریں تو منہ سے پھول جھڑیں-----

اِذَا رَأٰتُـهٗ قُـرَیْش" قَـالَ قَـائِلُهَا اِلٰـی مَـکَارِمِ هٰذَا یَنْتَهِی الْکَرَمُ

جب کوئی قریش انہیں دیکھتا ہے تو وہ بول اٹھتا ہے' کہ ان پر تمام خوبیاں تمام ہو چکی ہیں-------

یَنْمِیْ اِلٰی ذُرْوَةِ الْعِزِّ الَّتِیْ قَصُرَتْ عَـنْ نَیْلِهَا عَرَبُ الْاِسْلَامِ وَالْعَجَمِ

یہ عزت و منزلت کی ایسی بلندی پر فائز ہیں'' کہ عرب و عجم کا کوئی مسلمان ان سے ہمسری نہیں کر سکتا

مَنْ جَدُّهٗ دَانَ فَضْلُ الْاَنْبِیَاءِ لَهٗ وَفَـضْـلُ اُمَّتِهٖ وَاَنْتَ لَهُ الْاُمَمُ

ان کے نانا تمام نبیوں سے افضل اور ان کی امت تمام' امتوں سے افضل ہے اور تو بھی ان کی امت کا ایک فرد ہے

یَـکَـادُ یُـمْسِکُـهٗ عِرْفَانَ رَاحَتِـهٖ رُکْـنُ الْـحَـطِیْمِ اِذَا مَاجَاءَ یَسْتَلِمُ

جب حجر اسود کو بوسہ دینے قریب ہوں تو ممکن ہے وہ اُن کی انگلیوں کی راحت پہچان کر انہیں تھام لے-----

فِـیْ کَـفِّـهٖ خَیْزُ رَانُ رِیْحُهٗ عَبَقٌ مِـنْ کَـفِّـهٖ اَرْوُعَ فِیْ عُرْنِیْنِهٖ شَمَمُ

ان کے دست مبارک میں چھڑی ہے جس کی خوشبو دلنواز ہے'' ان کی ہتھیلی کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے

سَهْـلُ الْـخَـلِیْقَةِ لَا یَخْفٰی بَوَادِرُهٗ یَـزِیْنُهٗ اِثْنَانِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالشِّیَمُ

یہ نرم خو ہیں خفگی و غصہ کا ان سے کوئی اندیشہ نہیں' یہ اپنی دو خوبیوں سے یعنی حسن اخلاق اور پاکیزہ خصلت سے آراستہ ہیں

مُشْتَقَّةٌ عَـنْ رَّسُـوْلِ اللّٰهِ بِـنَـعْتِـهٖ طَـابَـتْ عَنَاصِرُهٗ وَالْخِیْمُ وَالشِّیَمُ

ان کے اوصاف حمیدہ اللہ کے رسول سے ماخوذ ہیں ان کے عناصر اور ان کی خو بو پاکیزہ ہے----

فَـلَـیْـسَ قَـوْلُكَ مِـنْ هٰذَا بِضَائِرِهٖ اَلْـعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ اَنْکَرْتَ وَالْعَجَمُ

اے ہشام! تیرا انکار کرنا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا' انہیں تو عرب و عجم سب پہچانتے ہیں-----

کِـلْـتَـا یَـدَیْهِ غِیَاثٌ عَـمَّ نَـفْـعُهُمَا تَسْتَـوْ کِـفَانِ وَلَا یَعْرُوْهُمَا الْعَدَمُ

ان کے دونوں ہاتھ ایسے ہیں جن کا فیض بارش کی مانند عام ہے ان کی بخشش ہر وقت جاری ہے حتیٰ کہ تنگدستی میں بھی ختم نہیں ہوتی

عَـمَّ الْـبَـرِیَّةَ بِالْاِحْسَانِ فَانْقَشَعَتْ عَـنْـهَـا الْـغِـیَـابَةُ وَالْاِمْلَاقُ وَالظُّلَمُ

خدا کی تمام مخلوق پر ان کا احسان عام ہے جس سے گمراہی' تنگدستی اور ظلم و زیادتی پراگندہ ہو کر رہ گئے ہیں

لَا یَسْتَطِیْعُ جَوَادٌ بَعْدَ غَایَتِهِمْ وَلَا یُـدَانِیْهِـمْ قَـوْمٌ وَاِنْ کَـرُمُ

کسی سخی کی سخاوت ان کی بخشش کی حد تک نہیں پہنچ سکتی اور کوئی قوم ان کے برابر نہیں پہنچ سکتی اگرچہ شمار میں کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو

هُـمُ الْـغُیُوْثُ اِذَا مَـا اَزِمَةٌ اَزِمَـتْ وَالْاَسُدُ اَسَدُ الشِّرٰی وَالنَّاسُ مُحْتَدِمُ

یہ حضرات قحط سالی کے زمانہ میں بارش کی مانند سیراب کرتے ہیں، یہ شیر ببر ہیں جب کہ لوگ جنگ کی بھٹی میں جل رہے ہیں

مِنْ مَّعْشَرٍ حُبُّهُمْ دِيْنٌ وَّبُغْضُهُمْ   كُفْرٌ وَ قُرْبُهُمْ مَنْجًا وَمُعْتَصِمُ

یہ اس گروہ سے ہیں جن سے محبت کرنا دین اور ان سے بغض رکھنا، کفر اور ان سے وابستہ رہنا نجات اور پناہ دینے والا ہے

اِنْ عُدَّ اَهْلُ التُّقٰى كَانُوْا اَئِمَّتَهُمْ   وَقِيْلَ مِنْ خَيْرِ اَهْلِ الْاَرْضِ قِيْلَ هُمْ

اگر تم اہل تقویٰ کو جمع کیا جائے تو یہ ان سب کے امام ہوں گے، اگر اہل زمین سے اچھے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے تو سب کہیں گے کہ ''یہی ہیں''

سَيَّانِ ذَالِكَ اِنْ اَثْرُوْا وَاِنْ عَدَمُوْا   لَا يَنْقُصُ الْعُسْرُ بَسْطًا مِنْ اَكُفِّهِمْ

ان کے لئے تونگری و مفلسی دونوں برابر ہیں'' تنگدستی ان کے ہاتھوں کی فراخی کو کم نہیں کرتی

اَللّٰهُ فَضَّلَهٗ كَرَمًا وَشَرَّفَهٗ   جَرىٰ بِذَلِكَ لَهٗ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اللہ نے انہیں فضیلت دی اور ان کو شرافت و بزرگی سے نوازا، اور لوح وقلم میں ان کے لئے یہی حکم نافذ ہو چکا ہے

مُقَدَّمٌ م بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ ذِكْرُهُمْ   فِىْ كُلِّ بَدْوٍ مَّخْتُوْمٌ م بِهِ الْكَلِمُ

ان کا ذکر، ذکر خدا کے بعد مقدم ہے، ہر میدان میں ان کے کلمات مثبت ہیں

اَىُّ الْقَبَائِلِ لَيْسَتْ فِىْ رِقَابِهِمْ   اِمَّا لِاَبَائِهٖ هٰذَا اَوْلَهٗ نِعَمْ

وہ کون سا قبیلہ ہے جن کی گردنوں پر ان کا اور ان کے آباء واجداد کے احسان کا بوجھ نہیں ہے

مَنْ يَّعْرِفُ اللّٰهَ يَعْرِفُ اَوَّلِيَّتَهٗ   وَالدِّيْنُ مِنْ بَيْتِ هٰذَا نَالَهُ الْاُمَمُ

جسے خدا کی معرفت ہے وہ ان کی برتری کو پہچانتا ہے، چونکہ ان کے گھر سے دین ساری امت کو پہنچا ہے

...——...——...

فرزدق شاعر نے حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت میں اشعار کہنے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل بیت اطہار کی تعریف و توصیف میں اور بھی اشعار کہے، جس پر ہشام بہت برا فروختہ ہوا اور فرزدق کو گرفتار کر کے عسفان کے جیل خانہ میں قید کر دیا جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔

حضرت امام کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو فرزدق کی جرأت وایمان کی تحسین فرمائی اور دلجمعی کے لئے بارہ ہزار درہم و دینار اس پیغام کے ساتھ، بھجوائے کہ ہمیں معذور سمجھنا، اگر اس سے زیادہ ہمارے پاس ہوتے تو اس میں بھی دریغ نہ کرتے۔ فرزدق نے وہ مال واپس کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے فرزند رسول! میں نے بادشاہوں اور امیروں کی شان میں بکثرت قصیدے کہے ہیں، اگر ان کے کفارہ میں کچھ اشعار فرزندان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں عرض کر دیئے تو کیا کمال

کیا ہے؟ میں نے اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیا ہے' کسی مال و منال کی طمع میں نہیں کیا ہے اس کا اجر خدا سے ہی چاہتا ہوں اورخدا کے رسول کی اہل بیت سے محبت و دوستی کا طلبگار ہوں۔ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ پیغام پہنچا تو آپ نے وہ رقم واپس کر کے کہلوایا کہ اے ابو الفراش! اگر تم ہم سے محبت رکھتے ہو تو جو ہم نے بھیجا ہے اس کو قبول کرلو کیونکہ ہم نے رضائے الٰہی کے لئے اپنی ملک سے نکال کر تمہاری ملک میں دے دیا ہے۔ اس وقت فرزدق شاعر نے وہ عطیہ لے لیا اور احسان مندی کا اظہار کیا۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف و توصیف اس سے کہیں زیادہ ہے' جتنی کی جائے کم ہے۔

امام جلال الدین سیوطی تحریر کرتے ہیں:

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ 33 ہجری میں پیدا ہوئے تھے لیکن آپ کے وصال کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔

92 ہجری' 93 ہجری' 94 ہجری' 95 ہجری' 99 ہجری' 100 ہجری۔

(سیوطی' جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر' ''طبقات الحفاظ''، (باب) الطبقة الثالثة الوسطى من التابعين)

نوٹ: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو مشہور مورخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی کی مشہور تالیف ''حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء''، مطبوعہ: دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' الطبعة الرابعة 1405ھ کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا۔ درمیان میں دو مقامات پر حضرت داتا صاحب کے حوالے سے شذرے نقل کیے گئے اور آخر میں امام سیوطی کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سنِ وفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (جہانگیر عفی عنہ)

حضرت امام زید رضی اللہ عنہ

امام ابوالحسین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب' اپنے زمانے میں اہلِ بیت نبوت کے سردار اور پیشوا تھے۔ آپ امام علی بن حسین (زین العابدین) رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے اور امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے اساتذہ

آپ نے نبی اکرم کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور (اپنے والد) امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے علم دین کی تحصیل کی۔

امام زید رضی اللہ عنہ کو خراجِ تحسین

امام باقر رضی اللہ عنہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''زید رضی اللہ عنہ کو علم میں فراخی عطا کی گئی ہے''۔

امام جعفر صادق سے ان کے چچا امام زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! وہ ہم سب سے زیادہ' اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھنے والے' اس کے دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے' اور سب سے زیادہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والے تھے۔ انہوں نے دنیا و آخرت (یعنی دین و دنیا کے معاملات میں رہنمائی کے لیے) ہمارے درمیان اپنے جیسا کوئی (صاحبِ علم و باکمال) شخص نہیں چھوڑا''۔

امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''(ہمارے زمانے کی) عورتوں نے' امام زید رضی اللہ عنہ سے افضل' زیادہ صاحب علم' زیادہ بہادر' اور زیادہ نیک' کسی بچے کو جنم نہیں دیا''۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے امام زید رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو ان سے بڑا فقیہ ہو' ان سے بڑا عالم ہو''۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے اعتقادی نظریات

ابوخطاب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ امام زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ان کے نظریات کے بارے میں دریافت کیا تو امام زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

میں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، برأت ظاہر کرتا ہوں۔
''مشبہہ'' سے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا۔
''مجبرہ'' سے، جنوں نے اپنے گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے ذمے کر دیا۔
''مرجئہ'' سے، جنہوں نے گناہگاروں کو اللہ تعالیٰ کی معافی کا لالچ دیا۔
''مارقہ'' سے، جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا انکار کیا۔
''رافضہ'' سے، جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے تلامذہ

امام زید رضی اللہ عنہ سے اخذ واستفادہ کرنے والوں میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، (امام زید رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے) محمد، حسین، یحییٰ۔
ان کے علاوہ، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، منصور بن معتمر رضی اللہ عنہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ، قیس بن ربیع رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ، عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ، ابوخالد واسطی رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے حضرات شامل ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ کی شہادت

امام زید رضی اللہ عنہ کو ہشام بن عبدالملک کے زمانۂ حکومت میں عراق کے گورنر یوسف بن محمد بن یوسف بن عمر ثقفی نے شہید کروادیا۔
آپ کو شہید کرنے کے بعد، آپ کے سر مبارک کو جسم سے الگ کر کے، دارالحکومت ''شام'' بھجوایا گیا، وہاں سے اسے مدینہ منورہ لایا گیا۔ اور وہاں دفن کیا گیا۔
آپ کے (سر کے بغیر) جسم مبارک کو برہنہ کر کے مصلوب کیا گیا، اسی دن ایک مکڑی نے آپ کی شرمگاہ پر جالا بُن دیا۔
آپ کے جسم مبارک کو چند دن مصلوب رکھنے کے بعد، صلیب سے نیچے اتار کر، جلا دیا گیا اور آپ کے جسم مبارک کی راکھ دریائے فرات میں بہادی گئی۔
یہ حادثہ فاجعہ 25 محرم 122 ہجری میں پیش آیا۔ شہادت کے وقت امام زید رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 64 برس تھی۔

•••——•••——•••

امام زید رضی اللہ عنہ کا یہ سوانحی خاکہ ''مسند زید'' کے آغاز میں موجود امام زید رضی اللہ عنہ کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔
امام زید رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو ہم پنجابی کے مشہور صوفی شاعر بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں۔

بلھے شاہ ! اساں مرنا ناہیں
گور پیا کوئی ہور !

امام زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے محدثین

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کے حالات میں ہم اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ آپ کا تعلق پہلی صدی ہجری کے آخر اور دوسری صدی ہجری کے ابتدائی نصف حصے سے ہے۔ اور یہ وہ دور ہے جس میں بنوامیہ اور بنوعباس سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں اور ان کے حاشیہ برداروں نے اپنے مخصوص سیاسی' سماجی اور معاشرتی مفادات کے حصول کے لیے اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف مختلف اعتبار سے سیاسی' سماجی اور معاشرتی سطح پر لوگوں کو گمراہ اور ان کے خلاف کرنے کی کوشش کی۔ اس سے بڑی بدنصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ مسلم معاشرے کے افراد سرکاری مشینری سے خوفزدہ ہو کر کوفہ کی جامع مسجد میں مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو تنہا چھوڑ گئے۔ اور ان بدنصیبوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو کربلا کی سرزمین پر دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود تھے۔ آگے آنے والا وقت بد سے بدتر ہوتا چلا گیا۔

خلفاء کہلانے والے یہ ملوکِ اسلام ہمیشہ اہل بیت سے خوفزدہ رہے اور ان کی بھرپور کوشش یہی تھی کہ ائمۂ اہلِ بیت اطہار کو عام مسلمان معاشرے سے الگ رکھا جائے۔ جو لوگ ان کے قریب ہونے کی کوشش کرتے' انہیں زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا۔ سابقہ سطور میں ہم نے یہ بات نقل کی ہے کہ کس طرح ایک شامی امیر کے سامنے مشہور شاعر فرزدق نے امام زین العابدین کی شان میں مدحیہ قصیدہ کہا تو اس نے اس بے بدل شاعر کو نذرِ زنداں کر دیا۔ حالانکہ یہ کوئی بڑا قصور نہیں ہے اور فرزدق بنیادی طور پر اُس شامی امیر کا درباری اور حاشیہ بردار تھا۔

صرف اِس ایک واقعے سے آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے ائمۂ اہل بیت کے قریب ہونے کی کوشش کی ہوگی ان کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا جاتا ہوگا۔ اور آگے آنے والے وقت میں' جب حکومت کی خاطر عربوں کے دو بڑے خاندان' بنواُمیہ اور بنوعباس ایک دوسرے کے مدِ مقابل آئے' اس وقت اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے انہوں نے کیسا طرزِ عمل اختیار کیا۔

یہ تمہید بیان کرنے کے بعد ہم یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو کتابیں "علم حدیث کی کتابوں" کے طور پر رائج ہیں ان میں سے زیادہ تر تیسری صدی ہجری کے آغاز میں لکھی گئی ہیں۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جب امام زید رضی اللہ عنہ کو دنیا سے رخصت ہوئے کم و بیش ساٹھ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔

''مسند زید'' میں یہ روایت منقول ہے کہ امام زید رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو وہ ایک صاحب کے ہاں روپوش تھے جہاں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ' کوفہ سے تعلق رکھنے والے' چند اہل علم کے ہمراہ اُن سے ملنے کے لیے آئے تھے۔ عبارت کا طرزِ بیان یہ بتاتا ہے کہ یہ ایک خفیہ ملاقات تھی جو سرکاری اہلکاروں سے چھپ کر کی گئی تھی۔ بعد میں جب امام زید رضی اللہ عنہ نے حاکمِ وقت کے خلاف علم بلند کیا تو اس کے نتیجے میں انہیں کس دردناک طریقے سے شہید کیا گیا۔ اور صرف اسی پر اکتفانہیں کیا گیا بلکہ ان کے جسدِ خاکی کی بے حرمتی بھی کی گئی۔

ایسی خوفناک فضا میں' کون ہوتا جو امام زید رضی اللہ عنہ کے قریب آنے کی کوشش کرتا' ان کے علوم و معارف کو اُمت کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا۔ یہ امام زید رضی اللہ عنہ کے رفیقِ خاص ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سُنی ہوئی روایات کو مرتب کیا اور اُمت تک منتقل کیا۔

اگر کوئی صاحب یہ عذر پیش کریں کہ ابوخالد نے یہ تمام روایات امام زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مرتب کی ہیں تو ہم اُس کے جواب میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ کتبِ حدیث کے اکثر مؤلفین نے اپنے اساتذہ کے انتقال کے بعد ہی' اُن اساتذہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید ربیع بن سلیمان مرادی نے اپنے استاد سے سنی ہوئی احادیث اپنے شاگردوں کے سامنے بیان کیں۔ اور مرادی سے سن کر اُن کے شاگرد ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے ان روایات کو ''مسند'' کی شکل میں مرتب کیا۔ اور یہی کتاب آج ''مسند شافعی'' کے نام سے علمِ حدیث کی اُمہات کتب میں سے ایک ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے علم و فضل پر اُمت کا اتفاق ہے اس بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ تاہم اسماء الرجال کے بعض ماہرین نے ''ابوخالد واسطی'' پر جرح کی ہے۔ جس کے جواب میں ''مسند زید'' کے شائع کنندہ نے اپنے مقدمہ میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ علمِ اسماء الرجال کے ماہرین نے بعض اوقات بعض راویوں کے بارے میں' جرح و تعدیل سے کام لیتے ہوئے' احتیاط کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور ان مظلوم افراد میں سے ایک ابوخالد واسطی ہیں۔

اس کے بعد شیخ واسعی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اسماء الرجال کے بعض انتہا پسند اور متشدد ماہرین نے جلیل القدر ائمہ کو بھی' علمِ حدیث میں ضعیف قرار دینے سے گریز نہیں کیا۔ اس لئے ابوخالد کے بارے میں ان حضرات کی جرح قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

شیخ واسعی نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ محدثین بعض اوقات خود ایک شخص کو ضعیف قرار دے دیتے ہیں اور بعد میں خود ہی اس سے روایت بھی نقل کر دیتے ہیں۔ جیسے امام بخاری اور ان کے استاد امام ذہلی کے درمیان نظریاتی اختلاف تھا لیکن امام بخاری نے ذہلی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ واسعی نے جس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے: محمد بن یحییٰ ذہلی نام کے ایک محدث' امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔ یہ اگرچہ عمر کے اعتبار سے امام بخاری سے زیادہ بڑے نہیں ہیں لیکن بہرحال امام بخاری نے ان

سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ وسط ایشیاء کے شہر نیشا پور کے رہنے والے تھے جو امام مسلم کا وطن مالوف ہے۔ امام بخاری بغداد سے آ کے نیشا پور میں قیام پذیر ہوئے۔ اس وقت نیشا پور میں علم حدیث کے سب سے جید عالم یہی ذہلی تھے۔ اس عہد میں، علم کلام کا ایک نیم فلسفیانہ مسئلہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان زیر بحث تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟

اس زمانے کے بعض جدت پسند اس بات کے قائل تھے کہ قرآن مخلوق ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو فلسفہ یونان سے غیر معمولی طور پر مرعوب تھے اور شرعی احکام کو یونانی فلسفے کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ تاریخ نے اس مکتب فکر کو ''معتزلہ'' کے نام سے یاد رکھا ہے۔ معتزلہ کو عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانے سے مرکز خلافت میں خاصا اثر ورسوخ حاصل تھا اور اسی اثر ورسوخ کی وجہ سے انہوں نے محدثین کے پیشوا اور امام بخاری کے استاد احمد بن حنبل کو شدید ظلم کا نشانہ بنایا تھا' جس طرح آج لوگ یہ پوچھتے نظر آتے ہیں کہ ''یارسول اللہ'' کہنا شرک ہے' یا نہیں؟ اسی طرح اس وقت سب سے زیادہ یہی مسئلہ زیر بحث رہتا تھے کہ قرآن مخلوق یا نہیں؟

ایک مرتبہ برسر محفل کسی نے امام بخاری سے یہی سوال پوچھ لیا کہ آپ کی نظر میں قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟

امام بخاری نے پہلے سائل کو ٹالنے کی کوشش کی لیکن اس کے پرزور اصرار پر ارشاد فرمایا' قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' سائل نے کہا' آپ یہ بتائیں کہ قرآن کے الفاظ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام بخاری نے فرمایا' ہمارے تمام افعال مخلوق ہیں اور جو الفاظ ہم ادا کرتے ہیں (خواہ تلاوت کی شکل میں ہوں یا عام گفتگو کی شکل میں ہوں) وہ ہمارے افعال کا حصہ ہیں۔

اس جواب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ امام بخاری کے نزدیک تلاوت کے دوران قرآن کے جو الفاظ ہم پڑھتے ہیں' وہ مخلوق نہیں ہیں' یہ نکتہ نظر شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی کے نظریے کے خلاف تھا کیونکہ وہ ان الفاظ کو بھی قدیم اور غیر مخلوق مانتے تھے' جب انہیں امام بخاری کے نکتہ نظر کا پتہ چلا تو انہوں نے اعلان کیا' کوئی شخص بخاری کے درس میں شریک نہ ہو (کیونکہ ذہلی کی تحقیق کے مطابق ان کا عقیدہ درست نہیں ہے)

امام مسلم' جو شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی اور امام بخاری دونوں کے شاگرد ہیں انہوں نے دونوں حضرات میں کسی ایک سے بھی کوئی ''صحیح مسلم'' میں نقل نہیں کی۔ اگرچہ امام بخاری نے شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی ''صحیح بخاری'' کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

جیسا کہ ہم سابقہ سطور میں یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ امام زید رضی اللہ عنہ علم وفضل کے کس عظیم مرتبے پر فائز تھے علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ معلومات دلچسپی سے خالی نہیں ہوں گی کہ اہلِ سنت کے ہاں متداول ''علمِ حدیث'' کی کتابوں میں سے' کون سے مؤلفین نے' اپنی کتابوں میں' امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہم ذیل کی سطور میں ان کی نشاندہی کر رہے ہیں تاہم یہ نقطہ پیش نظر رہے کہ یہ تمام تر معلومات مختصر تلاش وتتبع کا نتیجہ ہیں۔ تحقیق میں یہ حرف آخر نہیں ہے۔

•••———•••———•••

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی اہل سنت کے علم فقہ میں تیسرے بڑے امام ہیں۔ آپ امام مالک کے شاگرد ہیں۔ اس کے علاوہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی سے بھی امام شافعی نے استفادہ کیا ہے۔ علم حدیث میں امام شافعی نے بہت سے مشائخ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے احادیث روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ آپ کی عظمت کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو ''ناصر السنۃ النبویہ'' کا خطاب دیا گیا۔

ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم نے، (امام شافعی کے شاگردِ رشید) ربیع بن سلیمان مرادی، سے سن کر، امام شافعی کی نقل کردہ بعض روایات کو مرتب کیا جو ''مسند شافعی'' کے نام سے مشہور ہے۔ ''مسند شافعی'' میں دو روایات امام زید کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں۔[1]

اخرجه أبو عمرو النيسابوری فی "مسند الشافعی" من كتاب المناسك، رقم الحديث 489

اخرجه أبو عمرو النيسابوری فی "مسند الشافعی" من كتاب الرضاع، رقم الحديث 1466

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں سے ''مصنف عبدالرزاق'' کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب گیارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور تابعین کے اقوال، مکمل سند کے ہمراہ، نقل کیے گئے ہیں۔

امام عبدالرزاق نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابن جریج، ثور بن یزید، عمر، اوزاعی، ثوری اور خلق کثیر سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ امام عبدالرزاق سے احادیث روایت کرنے والوں کی صف میں، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد) ذہلی اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

ابن مسعود بیان کرتے ہیں، 15 شوال المکرم 211 ہجری میں، 85 برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔[2]

امام عبدالرزاق نے اپنی ''مصنف'' میں، امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ایک روایت نقل کی ہے۔

كتاب الطهارة، باب المسح على العصائب والجروح، رقم الحديث: 623

---

[1] حلیۃ الاولیاء: ۹/ ۶۷، و تاریخ بغداد ۲/ ۵۷، و سیر اعلام النبلاء ۱۰/ ۵، و توالی التاسیس: ۳۷

[2] تہذیب الکمال ۲/۸۳۹، تہذیب التہذیب ۶/۳۱۰، تقریب التہذیب ۱/۵۰۵، خلاصۃ تہذیب الکمال ۲/۱۶۱، الکاشف ۲/۱۹۴، التاریخ الکبیر ۶/۱۳۰، الجرح والتعدیل ۶/۲۰۴، لسان المیزان ۱۰/ ۲۸۷، سیر اعلام النبلاء ۹/۵۶۳، البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۲۶۵، الثقات ۸/۴۱۲، میزان الاعتدال ۴/۳۴۲

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ، جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں۔ آپ کی مرتبہ کردہ ''مصنف'' اور ''مسند'' کو علم حدیث کا بنیادی مآخذ قرار دیا گیا ہے۔

آپ نے قاضی شریک، ابوالاحوص، عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقے کے دیگر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔

جبکہ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

امام ابن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال، محرم کے مہینے میں، 235 ہجری میں ہوا۔[1]

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''المصنف'' میں، امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے 5 روایات نقل کی ہیں جن کا حوالہ یہ ہے۔

كتاب الحج، باب : فى الرجل يحلق قبل ان يذبح، رقم الحديث: 14965

كتاب الحج، باب : ما قالوا اين تنحر البدن، رقم الحديث: 15539

كتاب الحديث بالكراريس، باب : فى الكوكب يتبعه الرجل بصره، رقم الحديث : 26634

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ، احمد بن حنبل، اہلِ سنت کے نزدیک، علمِ فقہ کے چار مسلمہ پیشواؤں، میں سے ایک ہیں نسلی اعتبار سے آپ عرب ہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ''نزار'' پہ جا کر امام احمد کا سلسلۂ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام احمد 20 ربیع الاوّل 164 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابو یوسف، امام شافعی، سفیان بن عیینہ، معتمر بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔

جبکہ آپ کے شاگردوں کی صف میں بالواسطہ اور بلا واسطہ طور پر صحاح ستہ کے تمام مؤلفین شامل ہیں۔

بلکہ آپ کے اساتذہ میں سے امام شافعی اور امام عبدالرزاق نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں آپ کی مرتب کردہ ''المسند''، علم حدیث کا بنیادی مآخذ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف بھی ہیں۔

امام احمد نے اپنی ''المسند'' میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه احمد، فى "مسنده" فى مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه، رقم الحديث :525

---

[1] سیراعلام النبلاء ۱۶/ ۱۲۲، البداية والنهايه ۳/ ۳۱۵، التاريخ الصغير ۲/ ۳۶۵، معجم المؤلفين ۶/ ۱۰۷، تهذيب التهذيب ۶/ ۲، شذرات الذهب ۲/ ۸۵، الرسالة المستطرفه ۱۳، تاريخ بغداد ۱۰/ ۶۶

اخرجه احمد ' فی "مسنده" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث :562

اخرجه احمد ' فی "مسنده" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث :564

اخرجه احمد ' فی "مسنده" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث :590

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی مصر کے رہنے والے تھے۔آپ 239 ہجری میں مصر میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 321 ہجری میں ہوا۔علمِ حدیث وفقہ میں جو جامعیت آپ کو نصیب ہوئی وہ بعد میں آنے والے ائمہ میں سے کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی آپ نے اپنی تصنیف ''شرح معانی الآثار'' میں دو روایات امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی ہیں۔

كتاب مناسك الحج ' باب من قدم من حجه نسكا قبل نسك' رقم الحديث :3768

كتاب مناسك الحج ' باب من قدم من حجه نسكا قبل نسك' رقم الحديث :3774

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سلیمان بن اشعث اکابر محدثین میں سے ایک ہیں ان کی مرتب کردہ ''سنن ابوداؤد'' کو ''صحاح ستہ'' میں شامل کیا گیا ہے یہ کتاب عربی شروح اور اُردو تراجم کے ساتھ عام دستیاب ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ 202 ہجری میں افغانستان میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کا انتقال 16 شوال 275 ہجری میں ہوا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" ، كتاب المناسك / باب الدفعة من عرفة' رقم الحديث:1922

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" ، كتاب المناسك' باب الصلاة بجمع - رقم الحديث : 1935

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے جلیل القدر محدثین کی صف میں شامل ہیں۔آپ 209 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 13 رجب 279 ہجری میں ہوا۔[1]

آپ کی مرتب کردہ ''الجامع'' جو ترمذی شریف کے نام سے مشہور ہے کو علم حدیث میں بلند مرتبے کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

[1] تذكرة الحفاظ ٢/٦٣٣' طبقات الحفاظ ٢٧٨' تهذيب التهذيب ٩/٣٨٧' ميزان الاعتدال ٣/٦٧٨' شذرات الذهب ٢/١٧٤' وفيات الاعيان ١/٤٥٧' العبر ٢/٦٣٣' النجوم الزاهرة ٣/٨٨

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

اخرجه الترمذی فی "جامعہ" ابواب الحج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم 'باب ما جاء أن عرفة كلها موقف رقم الحديث :885

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن ماجہ کا اصل نام محمد بن یزید ہے۔ آپ آذر بائیجان کے شہر ''قزوین'' کے رہنے والے تھے آپ 209 ہجری میں پیدا ہوئے یعنی آپ کو بھی تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے اکابر محدثین کی صف میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے آپ کی مرتب کردہ ''سنن'' کو ''صحاح ستہ'' میں آخری درجے پر رکھا گیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت اپنی ''سنن'' میں نقل کی ہے۔

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" ، كتاب المناسك ' باب الموقف بعرفات' رقم الحديث :3010

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوالحسن' علی بن عمر دار قطنی 306 ہجری میں پیدا ہوئے اور 385 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا اپنے وقت کے جلیل القدر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ نے کئی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ مؤرخین کے بیان کے مطابق آپ کی تصانیف 80 سے متجاوز ہیں۔ آپ علم فقہ' حدیث' اختلاف' مغازی اور تاریخ کے بڑے عالم تھے۔

حافظ عبدالغنی ازدی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے متعلق سب سے اچھی گفتگو تین آدمیوں نے کی ہے۔

''ابن المدینی نے اپنے وقت میں' موسیٰ بن ہارون نے اپنے وقت میں' اور دار قطنی نے اپنے عہد میں''

آپ کا انتقال 385 ہجری میں بغداد میں ہوا اور آپ کو مشہور صوفی بزرگ شیخ معروف کرخی کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔

امام دار قطنی نے اپنی ''سنن'' میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے 4 روایات نقل کی ہیں۔

كتاب الطهارة باب : فی الوضوء من الخارج من البدن' رقم الحديث (من الباب) : 20

كتاب اطهارة ' باب : فی المسح الحقين من غير توقيت' رقم الحديث (من الباب) :5

كتاب الحيض ' باب : جواز المسح علی الجبائر' رقم الحديث (من الباب) :3

كتاب الطلاق والخلع والايلاء' رقم الحديث (من الباب) :52

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی 260 ہجری میں فلسطین میں پیدا ہوئے۔ 13 برس کی عمر میں انہوں نے احادیث کا سماع شروع کیا۔ علم حدیث کی طلب میں انہوں نے بغداد' کوفہ' بصرہ' شام' مصر' حجاز' یمن' اصفہان اور دیگر کئی علاقوں

کا سفر کیا۔ آپ نے 70 سے زیادہ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں ''المعجم'' کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی' اس نام سے آپ کے مرتب کردہ تین مجموعے ہیں۔[1]

معجم صغیر' معجم کبیر' معجم اوسط

امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الاوسط" فی جزء 5'من اسمه محمد' رقم الحدیث:5433

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الاوسط" فی جزء 6'من اسمه محمد' رقم الحدیث:6440

امام طبرانی نے معجمِ کبیر میں امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب العین' احادیث عبداللّٰه بن عباس

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب العین' عتبه بن غزوان سلمی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام' حافظ' علامہ' شیخ خراسان' ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ خسروجردی بیہقی' جو کئی کتب کے مصنف ہیں' شعبان کے مہینے میں 384 ہجری میں پیدا ہوئے۔

ابوالحسین محمد بن حسین علوی' ابوعبداللہ حاکم' ابوطاہر بن محمش' ابوبکر بن فورک' ابوعلی رودباری' عبداللہ بن یوسف' ابوعبدالرحمٰن سلمی جیسے اکابر مشائخ کے علاوہ ایک خلق کثیر سے استفادہ کیا۔

ان کی تصانیف میں ''الاسماء والصفات'' دو جلدوں میں ہے' ''السنن الکبریٰ'' 10 جلدوں میں ہے۔ ''السنن والآثار'' چار جلدوں میں ہے' ''شعب الایمان'' دو جلدوں میں ہے' ''دلائل النبوۃ'' تین جلدوں میں ہے' ''السنن الصغیر'' ایک جلد میں ہے۔

امام بیہقی نے اپنی تصنیف ''شعب الایمان'' میں امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں جن کا حوالہ درج ذیل ہے۔

۱- الخامس عشر من شعب الایمان وهو باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله وتوقیره' فصل فی معنی الصلٰوۃ علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم والمبارکة والرحمة'رقم الحدیث:1588

۲- باب الحادی والعشرون من شعب الایمان' وهو باب فی الصلٰوات ' فضل الجمعة' رقم الحدیث:2977

۳- باب الحادی والعشرون من شعب الایمان' وهو باب فی الصلٰوات ' فضل الجمعة' رقم الحدیث:2978

[1] المغنی : ۲۵۵۷' طبقات الحفاظ : ۳۷۲' الانساب : ۳۵/۹' العبر : ۱۹۸/۱

۴- الخامس والسبعون من شعب الایمان وھو باب فی رحم الصغیر و توقیر الکبیر، رقم الحدیث : 11023

امام بیہقی نے اپنی تصنیف ''السنن الکبریٰ'' میں، امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے، نو روایات نقل کی ہیں۔جن کا حوالہ درج ذیل ہے۔

۱- کتاب الطھارۃ، باب المسح علی العصائب والجبائر

۲- کتاب الحج، باب المضنو فی بدنہ لا یثبت علی مرکب، رقم الحدیث :8414

۳- کتاب الحج، باب : حیث ما وقع من المزدلفۃ اجزأہ، رقم الحدیث :9287

۴- کتاب الحج، باب : الایضاع فی وادی محسر، رقم الحدیث :9308

۵- کتاب الوقف، باب : الصدقات المحرمات، رقم الحدیث :11678

۶- کتاب الھبات، باب : اباحۃ صدقۃ التطوع لمن لا تحل لہ صدقۃ الفرض" رقم الحدیث :11818

۷- کتاب الھبات، باب : اعطاء الفئی علی الدیوان، رقم الحدیث :12855

۸- کتاب النکاح، باب : تحریم النظر الی الاجنبیات من غیر سبب مبیح" رقم الحدیث :13290

۹- کتاب السیر، باب : ترك قتل من لا قتال فیہ من الرھبان والکبیر، رقم الحدیث :17934

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت امام زید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

کتاب المناسك، باب : وقت الدفعۃ عن عرفۃ خلاف سنۃ اھل الکفر، رقم الحدیث 2837

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ

امام حاکم نے امام زید کے حوالے سے ایک روایت ''مستدرک'' میں نقل کی ہے۔

کتاب التفسیر (باب) من سورۃ البقرہ، رقم الحدیث : 3067

امام ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ

امام حافظ شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ الموصلی 3 شوال المکرّم 210 ہجری میں پیدا ہوئے۔

آپ نے علم حدیث کی طلب میں، مصر، ہمدان، عبدان، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بغداد، کوفہ، بصرہ، رے، ہرات، واسط، حلب، مدائن مختلف علاقوں کے اسفار کیے۔

آپ کے اساتذہ میں ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، محمد بن بشار اور محدثین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے۔

آپ کے تلامذہ میں امام نسائی، امام ابن حبان، امام طبرانی جیسے اکابرین شامل ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: ''ابویعلیٰ، علم حدیث کے ماہرین میں ''حافظ'' ہیں۔ ثقہ اور مشہور ہیں''۔

امام ابویعلیٰ نے چند تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ مقبولیت ''مسند ابی یعلیٰ'' کو حاصل ہوئی۔

آپ کا انتقال 14 جمادی الاوّل 307 ہجری میں ہوا۔[1]

امام ابویعلیٰ نے امام زید کے حوالے سے تین روایات اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہیں۔

مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ الکریم' رقم الحدیث :312

مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ الکریم' رقم الحدیث :544

مسند الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنھما' رقم الحدیث : 6775

امام بزار رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البصری' 210 ہجری میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم حدیث کی طلب میں' بغداد مصر' مکہ مکرمہ' رملہ جیسے مختلف علاقوں کا سفر کیا۔

آپ کا انتقال ''رملہ'' میں ہوا۔

آپ کی تصانیف میں ''مسند البزار'' اور ''شرح مؤطا امام مالک'' مشہور ہیں۔

امام بزار نے امام زید کے حوالے سے درج ذیل چار روایات نقل کی ہیں۔

۱- مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ' ابورافع عن علی' رقم الحدیث : 479

۲- مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ' حسین بن علی عن علی' رقم الحدیث : 507

۳-مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ' عبید اللّٰہ بن ابی رافع عن علی' رقم الحدیث : 531

۴-مسند علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھہ' عبید اللّٰہ بن ابی رافع عن علی' رقم الحدیث : 532

---

[1] سیر اعلام النبلاء : ۱۴/۱۷۴' الوافی بالوفیات ۷/۲۴۱' البدایة والنہایه ۱۱/۱۳۰' النجوم الزاھره ۳/ ۱۹۷' تذکرة الحفاظ ۲/۷۰۷' الکامل لابن اثیر ۸/۳۸' شذرات الذھب ۲/۲۵۰' العبر ۲/۲۵۴' دول الاسلام ۱/۱۸۶' کشف الظنون ۲/۱۶۷' مراة الجنان ۲/۲۴۹' طبقات الحفاظ ۳۰۶' معجم البلدان ۵/۲۲۵

مسند امام زید

(ایک اجمالی تعارف)

''مسند امام زید'' کا جونسخہ' ترجمہ کرتے ہوئے' ہمارے سامنے ہے' یہ ''دارالکتب العلمیہ'' بیروت سے شائع ہوا۔ اس پر سن طباعت درج نہیں ہے۔ ''مسند امام زید'' کا دوسرا نسخہ' دارالباز' مکہ مکرمہ' سے شائع ہوا ہے۔ یہ دراصل ''بیروتی'' نسخے کا عکس ہے' اس نسخے پر اس کا اپنا سن طباعت تو درج نہیں ہے۔ تاہم یہ درج ہے کہ ''مسند امام زید'' 1981ء میں' پہلی مرتبہ' دارالکتب العلمیہ' بیروت لبنان سے شائع ہوئی تھی۔

''مسند امام زید'' مطبوعہ بیروت' 400 صفحات پر مشتمل ہے۔

اندرونی سرِ ورق پر اس کے ''جامع'' کا نام ''عبدالعزیز بن اسحاق بغدادی'' تحریر ہے۔ مقدمے کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے' عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی نامی' ایک یمنی عالم دین کی کوششوں سے' یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی۔

شیخ عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی نے اس کتاب کی یہ سند بیان کی ہے۔

1 امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ
2 ابوخالد عمرو بن خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ
3 ابراہیم بن زبرقان تیمی رحمۃ اللہ علیہ
4 نصر بن مزاحم منقری رحمۃ اللہ علیہ
5 سلیمان بن ابراہیم محاربی رحمۃ اللہ علیہ
6 علی بن محمد نخعی رحمۃ اللہ علیہ
7 عبدالعزیز بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (کتاب کے مرتب)
8 ابوالفضل محمد بن عبداللہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
9 ابوسعید عبدالرحمٰن نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ
10 حاکم ابوالفضل وہب اللہ بن حاکم القاسم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ
11 زید بن حسن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

12 احمد بن ابوالحسن الکنی رحمۃ اللہ علیہ
13 قاضی جعفر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ
14 محی الدین وعمران ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ
15 عبداللہ بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ
16 احمد حمید رحمۃ اللہ علیہ
17 قاسم بن احمد حمید رحمۃ اللہ علیہ
18 محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
19 احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
20 مطہر بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
21 سیّد صارم الدین رحمۃ اللہ علیہ
22 امام شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ
23 سیّد احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
24 سیّد امیر الدین بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
25 قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
26 محمد بن قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
27 قاضی احمد بن سعد الدین مسوری رحمۃ اللہ علیہ
28 احمد بن صالح ابرالرجال رحمۃ اللہ علیہ
29 حسین بن احمد زبارۃ رحمۃ اللہ علیہ
30 یوسف زبارہ رحمۃ اللہ علیہ (حسین بن احمد کے صاجزادے)
31 حسین زبارہ رحمۃ اللہ علیہ (حسین بن احمد کے پوتے
32 احمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ (حسین زبارہ کے بھائی)
33 قاضی عبداللہ غالبی رحمۃ اللہ علیہ
34 علامہ حسین بن عبدالرحمٰن الاکوع رحمۃ اللہ علیہ
35 قاسم بن حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ
36 قاضی حسین بن علی عمری رحمۃ اللہ علیہ
37 شیخ عبدالواسع بن یحییٰ لواسعی، جنہوں نے ''مسند امام زید'' کوشائع کروایا۔

شیخ واسعی نے اپنے استاذ قاضی حسین بن علی عمری (رئیس مجلس الاستئناف) سے ذیقعدہ 1315ھ میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

...——...——...

شیخ واسعی نے یہ بات تحریر کی ہے' علامہ حسین بن یحییٰ دیلمی نے' سب سے پہلے' 1201ھ میں' اس کی ابواب بندی کی' اس سے پہلے یہ کتاب ابواب کے بغیر تھی' کتاب کے اصل ''جامع'' نے اسے 6 اجزاء میں تقسیم کیا تھا' لیکن میں نے (شیخ واسعی) نے شائع کرتے ہوئے اس ''جزوبندی'' کو ترک کردیا۔

...——...——...

شیخ واسعی نے یہ دلچسپ بات تحریر کی ہے' جب میں نے اس کتاب ''مسند امام زید'' کو طبع کروالیا' تو مجھے ''مسند امام زید'' کے مطبوعہ نسخے کا پتہ چلا' جو ''اٹلی'' سے شائع ہوا تھا۔ اور ''لاطینی'' زبان میں ترجمے کے ہمراہ تھا۔

...——...——...

شیخ واسعی نے اپنے مقدمے میں (اس وقت کے) مصر کے ''مفتی اعظم''، شیخ محمد بخیت مطیعی حنفی کی تحریر بھی نقل کی ہے۔ جس کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

''میں نے اس (مسند امام زید) کو ایک ایسا مجموعہ پایا جس میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ذریعے مدلل فقہی مسائل اور شرعی احکام موجود ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر امام اعظم ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق ہیں''۔

شیخ واسعی نے ''شام'' کے جلیل القدر عالم عبدالقادر بن احمد بدران کی تحریر بھی نقل کی ہے۔ جس کے یہ الفاظ لائق توجہ ہیں۔

''امام زید رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب' کتاب وسنت پر مبنی ہے جیسا کہ اس ''مسند'' کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے''۔

شیخ واسعی نے ''جامع الازہر'' مصر کے مدرس اور خطیب شیخ عبدالمعطی السقا شافعی کی تحریر بھی نقل کی ہے' جس کا ایک شذرہ درج ذیل ہے:

''فخر علماء یمن مولانا شیخ عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی' امام شہید زید بن امام علی زین العابدین بن امام حسین' جو نواسۂ رسول ہیں' کی ''مسند'' ہمارے سامنے لائے' جس سے دل خوش ہوگیا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں''۔

اس کے بعد شیخ واسعی نے' امام زید اور ان کی منتسبین ''زیدیہ'' کے بارے میں ایک استفتاء اور اس کا جواب نقل کیا ہے۔

فاضل مجیب نے اپنے جواب میں امام زید کا مختصر تعارف' ان کی شان میں ائمہ کے توصیفی کلمات نقل کیے ہیں۔ اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ امام زید اور ان کے منتسبین کے نظریات' اہل سنت کے عقائد کے مطابق ہیں اور اس گروہ سے مختلف ہیں جنہیں عرف عام میں ''شیعہ'' کہا جاتا ہے۔

اس استفتاء کے مجیب' شیخ بکر بن محمد عاشور صدقی حنفی ہیں' جو (اپنے زمانے میں) ''مفتی اعظم مصر'' تھے۔

یہ فتویٰ 23 شوال 1328ھ کو تحریر کیا گیا۔
اس فتویٰ پر ''شیخ الازہر'' شیخ سلیم البشری کی تائید' دستخط ومہر کے ہمراہ موجود ہے۔

•••——•••——•••

ہم اس سے پہلے شیخ واسعی کے حوالے سے یہ بات تحریر کر چکے ہیں' ''مسند امام زید'' کی ابواب بندی' علامہ حسین بن یحیٰ دہلمی نے تیرہویں صدی ہجری کے آغاز میں کی' یہی وجہ ہے کہ کتاب کے ابواب' روایتی فقہی کتابوں کی طرز پر ترتیب دیے گئے ہیں۔

ان ابواب میں احادیث وآثار اور امام زید کی فقہی آراء' کلی وجزوی طور پر نقل کیے گئے ہیں' یعنی کہیں احادیث کے ہمراہ آثار وآراء بھی ہیں' کسی باب میں صرف احادیث وآثار ہیں' کسی میں آثر وآراء ہیں' کسی میں صرف فقہی آراء ہیں۔ وغیرہ

''مسند امام زید'' میں منقول بیشتر احادیث' اہل سنت کے ہاں رائج ''کتب احادیث'' میں موجود ہیں۔ ہم نے اپنی ناقص کوشش کے ذریعے' ان احادیث کے دیگر مآخذ کے تفصیلی حوالے کی نشاندہی کردی ہے۔

تاہم یہاں اس امر کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی۔ ''کتب احادیث'' کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ''احادیث'' کے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔ جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنے تھے' بعض مؤلفین نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ وہ مختلف راویوں کے حوالے سے منقول ہونے والے' اختلاف الفاظ یا اضافہ واختصار کی بھی وضاحت کردیتے ہیں۔ لیکن بیشتر حضرات نے ایسا نہیں کیا۔

☆ بعض اوقات ایک حدیث' ایک ہی واقعے سے متعلق ہوتی ہے' اور ایک ہی صحابی سے منقول ہوتی ہے لیکن بعد میں آنے والے راوی اسے مکمل یا جزوی طور پر نقل کردیتے ہیں۔

اس کی مثال کے لیے ''مسند احمد'' کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ جس میں امام احمد بن حنبل نے صحابہ کرام کی ترتیب کے حوالے سے' مضمون کی ترتیب کا خیال رکھے بغیر' احادیث مرتب کی ہیں۔ لیکن بعض روایات ایسی ہیں' کہ ایک ہی روایت' ایک ہی صحابی کے حوالے سے' تفصیلی روایت کے طور پر منقول ہے اور مختصر روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

☆ بعض اوقات کتب احادیث کے مؤلفین ذاتی طور پر روایت کو مکمل طور پر' یا مختصر طور پر نقل کرتے ہیں' جیسا کہ امام بخاری اپنے قائم کردہ تراجم ابواب کی تائید کے لیے' بعض اوقات ایک ہی روایت کو' الفاظ کی تقدیم وتاخیر' یا تکمیل واختصار کے ہمراہ نقل کردیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات ''حدیث'' کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے اور اس ایک مسئلے کے دو یا اس سے زیادہ مرتبہ' مختلف حضرات نے نبی اکرم سے دریافت کیا ہوتا ہے' اور محدثین ان دونوں روایات کو الگ سے نقل کرتے ہیں۔

☆ بعض اوقات حدیث کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے' اور دو الگ روایات میں' نبی اکرم کا طرز عمل' دو مختلف صورتوں میں' منقول ہوتا ہے۔

☆ بعض اوقات حدیث کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے اور اس مسئلے سے متعلق دو الگ روایات' (بظاہر) ایک دوسرے سے متضاد ہوتی ہیں۔ تاہم عام طور پر ایسا اس وقت ہوتا ہے جب دونوں میں سے ایک ''عمل'' منسوخ ہو۔

☆ بعض اوقات بظاہر ایک ہی سوال کے جواب میں' دو الگ احادیث میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب' دو الگ صورتوں میں ہوتا ہے' ایسا عموماً اس وقت ہوتا ہے' جب ہر سوال یا واقعے کا پس منظر' دوسرے سے مختلف ہو۔

☆ بعض اوقات دو روایات میں سے ایک ''مطلق'' اور دوسری ''مقید'' مفہوم کی حامل ہوتی ہے۔

☆ بعض اوقات ایک روایت' ایک کتاب میں ''حدیث مرفوع'' کے طور پر منقول ہوتی ہے اور دوسری کتاب میں ''موقوف'' کے طور پر منقول ہوتی ہے۔

...——...——...

''مسند امام زید'' کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے ہم نے اس بات کا خیال رکھنے کی پوری کوشش کی ہے' کہ مضمون اور پس منظر کی مطابقت کے حساب سے دیگر مآخذ کی نشاندہی کی جائے' تاہم الفاظ میں اختلاف ہوسکتا ہے' یا حدیث مکمل یا جزوی طور پر منقول ہوسکتی ہے۔

تاہم ''مسند امام زید'' میں بعض روایات ''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قول کے طور پر' یعنی ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہیں۔ جبکہ دیگر محدثین نے انہیں ''حدیثِ مرفوع'' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے۔ ہم نے اس کی نشاندہی کردی ہے۔

دیگر مآخذ کی نشاندہی کرتے ہوئے' ہم نے ہر ''کتاب'' کی کتاب اور باب (یعنی باب اور ذیلی باب) کی' اصل عربی الفاظ میں' نشاندہی کی ہے۔ تاکہ محققین اصل مآخذ کی طرف آسانی سے رجوع کرسکیں۔

...——...——...

یہ ہماری کوتاہی و کاہلی ہے کہ ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آثار کے دیگر مآخذ کی تحقیق نہیں کی۔ ہم اس کے لیے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ تاہم اس بارے میں پرعزم ہیں' ''مسند امام زید'' کے حوالے سے عربی میں کی جانے والی تحقیق میں' اس قرض کو چکانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

...——...——...

''مسند امام زید'' کی خدمت کے حوالے سے ہماری دوسری بڑی کوتاہی یہ ہے کہ جن مسائل و معاملات سے متعلق امام زید کی فقہی آراء اس کتاب میں منقول ہیں۔ ان مسائل کے بارے میں' دیگر ائمہ فقہ کی آراء ہم نے نقل نہیں کی ہیں۔ بطور خاص امام اعظم ابوحنیفہ کی آراء ضرور نقل کی جانی چاہیے تھیں۔ کیونکہ امام اعظم نے امام زید سے براہِ راست اخذ و استفادہ کیا ہے۔

اس قرض کو بھی ہم عربی شرح میں چکانے کی کوشش کریں گے۔

...——...——...

''مسند امام زید'' میں بعض روایات ایسی ہیں، جو ہمیں دوسری کتاب میں نہیں مل سکی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ہماری کم علمی اور تلاش و تحقیق کے کام میں نااہلی بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں امام زید منفرد ہوں۔

اس لیے ہم اس اصول کی وضاحت کر دینا چاہتے ہیں، کہ علم حدیث کی تقریباً سبھی کتابوں کے مؤلفین، چند ایک، بلکہ کئی ایک روایات نقل کرنے میں ''منفرد'' ہوتے ہیں۔

اسی طرح حدیث کے بعض ''رواۃ''، جن کے حوالے سے، کتب احادیث کے مؤلفین نے روایات نقل کی ہیں، بھی بعض روایات نقل کرنے میں ''منفرد'' ہوتے ہیں۔

اس لیے ''مسند امام زید'' میں منقول بعض روایات کی ''انفرادیت''، اس کی ثقاہت کو مجروح نہیں کرتی۔

اگر کسی کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو کہ یہ کتاب اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد شائع ہوئی ہے، اس لیے اس بات کا امکان موجود ہو کہ کسی شخص نے اس میں تحریف کر دی ہو۔

ہم اس امکان کو تسلیم کرتے ہیں، بالفرض اگر کسی نے تحریف کی بھی ہو تو وہ تحریف شدہ روایت ''موضوع'' کہلائے گی۔

لیکن محض اس بنیاد پر ''مسند امام زید'' کو غیر مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ موضوع روایات تو حدیث، تفسیر اور سیرت کی بیشتر کتابوں میں پائی جاتی ہیں، بلکہ مشہور محقق حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی نے تو ''صحیح بخاری'' کی بعض روایات کو ''موضوع'' قرار دیا ہے۔

جہاں تک دیر سے شائع ہونے کا تعلق ہے تو محققین اس بات سے واقف ہیں کہ صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید ''ہمام بن منبہ'' کے ''صحیفہ'' کو، ڈاکٹر حمید اللہ نے چند دہائیاں قبل دریافت کر کے، پہلی مرتبہ شائع کروایا ہے۔

لیکن محققین اس ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کو اسی لیے مستند تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں موجود تمام روایات دیگر کتب احادیث میں منقول ہیں، اور اُردو زبان میں ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کے چند تراجم ہو کے، شائع بھی ہو چکے ہیں۔

تو پھر اس حوالے سے ''مسند امام زید'' پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ ہم نے اس کی اکثر احادیث کے دیگر مآخذ کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس کتاب کی ثقافت کے بارے میں ''مصر'' کے ''مفتی اعظم'' کے منصب پر فائز رہنے والے بزرگ کے ہمراہ، عالم اسلام کی مشہور درس گاہ ''جامعۃ الازہر'' کے ایک مدرس اور ان کے علاوہ ''شیخ الازہر'' کی آراء کی نشاندہی بھی کی ہے۔

یہ وہ سطور تھیں، جنہیں اللہ تعالیٰ کے ایک عاجز اور گناہگار بندے نے برادرانِ اسلام کی سہولت اور استفادے کے لیے تحریر کیا۔ تمام جہانوں کا پروردگار! اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے!

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِيْ ذِكْرِ الْوُضُوْءِ

باب1: وضوء کا تذکرہ

1-حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيِّ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخْعِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِىْ نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمِ الْمُنْقَرِيُّ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الزَّبْرَقَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: اَبُوْ خَالِدِ الْوَاسِطِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ:

حديث 1:

الوضوء ثلاث مرات ثبت باحاديث كثيرة اخرج اصحاب الحديث مع اختلاف الالفاظ والزيادة والاختصار كما

اخرجه الامام مالك فى "المؤطا"، عن عبدالله بن زيد' كتاب الطهارة' باب العمل فى الوضوء' رقم الحديث:32

اخرجه الشيبانى فى "المؤطا" براوية محمد بن حسن شيبانى'عن عبدالله بن زيد' فى ابواب الصلوٰة باب: ابتداء الوضوء' رقم الحديث:5

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن عثمان بن عفان' كتاب الوضو' باب: الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحديث:158

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن عثمان بن عفان' كتاب الوضوء' باب: المضمضة فى الوضوء' رقم الحديث:162

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد' كتاب الوضوء باب: مسح الراس كله' رقم الحديث:183

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن عثمان' كتاب الصوم' باب السواك الرطب واليابس للصائم' رقم الحديث:1832

اخرجه مسلم فى "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد' كتاب الايمان' باب: فى وضوء النبى' رقم الحديث:236

اخرجه ابوداؤد فى "سننه"، عن عثمان بن عفان' كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى' رقم الحديث:106

اخرجه ابوداؤد فى "سننه"، عن على بن ابى طالب' كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى' رقم الحديث:111

اخرجه ابوداؤد فى "سننه"، عن عبدالله بن زيد' كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى' رقم الحديث:118

اخرجه ابوداؤد فى "سننه"، عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' كتاب الطهارة' باب: الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحديث:135

اخرجه النسائى فى "سننه"، عن عثمان بن عفان' كتاب الطهارة' باب: المضمضة والاستنشاق' رقم الحديث:84

اخرجه النسائى فى "سننه"، عن عثمان بن عفان' كتاب الطهارة' باب: باى اليدين تمضمض' رقم الحديث:85

اخرجه النسائى فى "سننه"، عن على بن ابى طالب' كتاب الطهارة' باب: غسل الوجه' رقم الحديث:92

اخرجه النسائى فى "سننه"، عن على ' كتاب الطهارة' باب: غسل اليدين' رقم الحديث:94

حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ بن الحسین عَنْ جَدِّهِ الْحُسَیْنَ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ

(بقیه تخریج حدیث **1**)اخرجه النسائی فی "سننه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، باب: حد الغسل، رقم الحدیث:**97**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، باب: صفة مسح الراس، رقم الحدیث:**98**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة و سننها، باب: ماجاء فی مسح الراس، رقم الحدیث:**434**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عثمان بن عفان، مسند العشرة المبشرین بالجنة، (باب) مسند عثمان بن عفان، رقم الحدیث:**415**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عثمان بن عفان، مسند العشرة المبشرین بالجنة، (باب) مسند عثمان بن عفان، رقم الحدیث:**421**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عثمان بن عفان، مسند العشرة المبشرین بالجنة، (باب) مسند عثمان بن عفان، رقم الحدیث:**487**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علی بن ابی طالب، فی: مسند العشرة المبشرین بالجنة (باب) مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث:**1027**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علی بن ابی طالب، فی: مسند العشرة المبشرین بالجنة (باب) مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث:**1197**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علی بن ابی طالب، فی: مسند العشرة المبشرین بالجنة (باب) مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث:**1323**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علی بن ابی طالب، فی: مسند العشرة المبشرین بالجنة (باب) مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث:**1351**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه بن زید، مسند المدینین، حدیث عبداللّٰه بن زید، رقم الحدیث:**16478**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه بن زید، مسند المدینین، حدیث عبداللّٰه بن زید، رقم الحدیث:**16506**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه بن زید، مسند المدنیین، حدیث عبداللّٰه بن زید، رقم الحدیث:**16514**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن مقدام بن معدیکرب، مسند الشامیین، حدیث مقدام بن معدیکرب، رقم الحدیث:**17227**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، باب: کان رسول الله یا خذ الراسه ماء اجدیدا، رقم الحدیث:**709**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الوضوء، باب: استحباب تجدید حمل الماء، رقم الحدیث:**154**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الوضوء، باب: اباحته غسل بعض اعضاء الوضوء شفعا و بعضه وترا، رقم الحدیث:**173**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، باب : فرض الوضوء، رقم الحدیث:**1084**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، باب : فرض الوضوء، رقم الحدیث:**1085**

اخرجه الشافعی، فی "مسنده"، عن عبداللّٰه بن زید، باب: ماخرج من کتاب الوضوء، رقم الحدیث:**47**

اخرجه الشافعی فی "مسنده" (مسندالشافعی بترتیب السندی)،عن عبداللّٰه بن زید، کتاب الطهارة، الباب الخامس: فی صفة الوضوء، رقم الحدیث: **73**

اخرجه دار قطنی فی "سننه"، عن عثمان بن عفان، کتاب الطهارة، باب: ماروی فی الحث علی المضمضته، رقم الحدیث:**9**

اخرجه دار قطنی فی "سننه"، عن عثمان بن عفان، کتاب الطهارة، باب: ماروی فی الحث علی المضمضته، رقم الحدیث:**10**

اخرجه الطیالسی فی "مسنده"، عن عبداللّٰه بن زید، (مسند) عبداللّٰه بن زید، رقم الحدیث:**1102**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن مقدام بن معدیکرب، باب المیم، مقدام بن معدیکرب، رقم الحدیث:**654**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن علی بن ابی طالب، مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث:**365**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ربیع بنت عفراء، کتاب الطهارة، باب: کم الوضوء من غسلة، رقم الحدیث:**119**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن علی، بنت عفراء، کتاب الطهارة، باب: کم الوضوء من غسلة، رقم الحدیث:**122**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن الامام محمد الباقر عن ابیه الامام زین العابدین عن ابیه سیدنا الامام حسین عن الامام علی بن ابی طالب، فی: کتاب الطهارة، باب: کم الوضوء من غسلة، رقم الحدیث:**123**

حدیث نبوی ﷺ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے جدامجد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت امیر المومنین علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے وضوء کیا۔ آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، یہ عمل آپ نے تین، تین مرتبہ کئے پھر آپ نے اپنے سر اور دونوں کانوں پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا۔

2-قَالَ اَبُوْ خَالِد رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسٰى مَسْحَ رَأْسِهٖ حَتّٰى يَجُفَّ وُضُوْئُهٗ؟ قَالَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: يُعِيْدُ مَسْحَ رَأْسِهٖ، وَيُجْزِئُهٗ، وَلَا يُعِيْدُ وُضُوْئَهٗ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلْاِسْتِنْجَاءُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَّلَا يَجُوْزُ تَرْكُهَا اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ الْمَاءَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ، وَلَيْسَ مِثْلَ الْاِسْتِنْجَاءِ

(وَقَالَ) زَيْدُ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَجُوْزُ تَرْكُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

قَالَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَلَا بَأْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ،

لَيْسَ الْحَيْضُ وَالْجَنَابَةُ فِي الْيَدِ اِنَّمَا هِيَ حَيْثُ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(قال) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ بِمَاءٍ قَدْ وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ وَلَا سَبُعٌ

(وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا بَأْسَ بِسُؤْرِ السِّنَّوْرِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَالْفَرَسِ، وَاَمَّا الْبِغَالُ وَالْحِمَارُ فَاِنْ كَانَ لَهُمَا لُعَابٌ لَمْ يُتَوَضَّاْ بِسُؤْرِهِمَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا لُعَابٌ اَجْزَاَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِهٖ، وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ لَهٗ لُعَابٌ اَمْ لَا؟ فَتَرْكُهٗ اَصْلَحُ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدَ غَيْرَهٗ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اعضائے وضوء خشک ہو جاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص اپنے سر پر مسح کرلے گا اور یہی اس کے

(بقیہ تخریج حدیث 1) اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن عثمان بن عفان' کتاب الطهارة' باب: مایکفر الوضوء والصلوٰة' رقم الحدیث: **139**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن علی' فی: کتاب الطهارات' باب: فی الوضوء کم هو مرة' رقم الحدیث: **54**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن علی' کتاب: الطهارة' باب: الوضوء فی الاناء' والوضوء فی الطست' رقم الحدیث: **77**

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن عبدالله بن زید' کتاب الطهارة' باب: الجمع بین المضمضة والاستنشاق' رقم الحدیث: **230**

اخرجه الهیثمی فی "مجمع الزوائد" عن عثمان بن عفان' کتاب الطهارة' باب: فضل الوضو' رقم الحدیث: **1133**

اخرجه الهیثمی فی "مجمع الزوائد" عن عثمان بن عفان' کتاب الطهارة' باب: ماجاء فی الوضوء' رقم الحدیث: **1163**

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنز العمال"، عن عثمان' کتاب الطهارة من قسم الافعال' باب: فرائض الوضوء' رقم الحدیث: **26870**

لیے کافی ہوگا اسے دوبارہ وضوء نہیں کرنا پڑے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی شخص کو پانی نہ ملے (تو وہ اسے ترک کرسکتا ہے)۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے اس کا حکم استنجاء کی مانند نہیں ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کو غسل جنابت میں ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

آپ فرماتے ہیں: حائضہ عورت اور جنبی شخص کے جوٹھے کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حیض اور جنابت ہاتھ میں نہیں ہے۔ ان کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے پانی کے ساتھ وضوء کرنا جائز نہیں ہے جس میں کتے نے یا کسی درندے نے منہ ڈالا ہو۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلی، بکری، اونٹ یا گھوڑے کے جوٹھے کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جہاں تک خچر اور گدھے کا تعلق ہے تو اگر ان کا لعاب موجود ہے تو وہ شخص ان کے جوٹھے کے ساتھ وضوء نہیں کرسکتا اور اگر ان کا لعاب نہ ہو تو اس کے ساتھ وضوء کرنا جائز ہے۔

اگر تمہیں یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس کا لعاب ہے یا نہیں ہے؟ تو اسے ترک کرنا زیادہ بہتر ہے البتہ اگر تمہیں اس کے علاوہ اور کوئی پانی نہ ملے (تو تم اس کے ساتھ وضوء کرسکتے ہو)۔

3- (وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِاللَّبَنِ وَلَا بِالنَّبِيْذِ كَانَ حُلْوًا، اَوْ شَدِيْدًا وَّلَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِالْمَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿مَاءً طَهُوْرًا﴾

(حَدَّثَنِيْ) اَبُوْ خَالِدٍ قَالَ: سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ؟ فَقَالَ: اَلْغَائِطُ وَالْبَوْلُ وَالرِّيْحُ وَالرِّعَافُ وَالْقَيْءُ وَالْمِدَّةُ وَالصَّدِيْدُ وَالنَّوْمُ مُضْطَجِعًا

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ

(وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا وَطِئْتَ شَيْئًا مِنْ رَجِيْعِ الدَّوَابِّ وَهُوَ رَطْبٌ فَاغْسِلْهُ، وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا بَاْسَ بِهِ

قَالَ: وَالْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِيْرُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ،

وَكَانَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرَخِّصُ فِيْ لَحْمِ الْخَيْلِ، وَيَكْرَهُ رَجِيْعَهَا وَاَبْوَالَهَا

(قَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْغَنَمِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيْبُ الثَّوْبَ.

(قال) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَمْسَحَ عَلَى الْخِمَارِ وَاِنْ مَسَحَتْ مُقَدَّمَ رَاْسِهَا اَجْزَاَهَا .

(قال) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَلدَّمِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ، فَاِنْ كَانَ دُوْنَ الدِّرْهَمِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ، وَاِنْ تَغْسِلَهٗ كَانَ اَحْسَنَ فَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ فَاغْسِلْهُ .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دودھ یا نبیذ جو میٹھی ہو یا گاڑھی ہو چکی ہو اس کے ساتھ وضوء کرنا جائز نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف پانی کے ساتھ وضوء کرنا جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''پاک پانی۔''

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ان چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جو وضوء کو توڑ دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا، ہوا خارج ہونا، نکسیر پھوٹنا، قے کرنا، پیپ نکلنا اور لیٹ کر سو جانا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمام کے پانی سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی چوپائے کی لید کے اوپر پاؤں رکھ دو اور وہ تر ہو تو اسے دھو لو اور اگر وہ خشک ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گھوڑے، خچر اور گدھے کا حکم اس بارے میں برابر ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں رخصت دی ہے۔ انہوں نے اس کی ہڈی اور اس کے پیشاب کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بکریوں، اونٹوں، گائے اور ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اگر ان کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح کرے اگر وہ سر کے آگے والے حصے پر مسح کر لے تو یہ جائز ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو خون کپڑوں پر لگ جائے' اگر وہ ایک درہم سے کم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر تم اسے دھو لو تو زیادہ بہتر ہے اگر وہ ایک درہم سے زیادہ ہے تو تم اسے دھو لو۔

4-(حَدَّثَنِیْ) اَبُوْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عن اٰبائه، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِم قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطِئَ بَعْرَ بَعِيْرٍ رَطْبٍ فَمَسَحَهٗ بِالْاَرْضِ، وَصَلّٰى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً، وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمًا .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل

کیا ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: آپ نے ایک اونٹ کی مینگنی پر پاؤں دیا جو ''تر'' تھی تو آپ نے زمین کے ذریعے اسے پونچھ لیا پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضوء نہیں کیا اور نہ ہی پاؤں کو دھویا۔

آثار امام زید رضی اللہ عنہ

5-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ: کَانَ یَقُوْلُ اَبِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ: اِذَا ظَھَرَ الْبَوْلُ عَلَی الْحَشْفَۃِ فَاغْسِلْہُ

قَالَ: وَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنِ الْقُلْسِ؟ فَقَالَ: اَلْوُضُوْءُ فِیْ قَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: جب پیشاب حشفہ کے اوپر آ جائے تو اسے دھولو۔

ابوخالد فرماتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ''قلس'' (قے) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وضوء کرنا لازم ہے۔

6-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَلْقُلْسُ یُفْسِدُ الْوُضُوْءَ

قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَسَاَلْتُ زَیْدًا عَنِ الْقُبْلَۃِ تَنْقُضُ الْوُضُوْءَ؟

فَقَالَ: لَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ اِلَّا الْحَدَثُ وَلَیْسَ ھٰذَا بِحَدَثٍ ۔

قَالَ وَسَاَلْتُ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ یَاْکُلُ لَحْمَ الْاِبِلِ اَوْ لَحْمَ الْغَنَمِ ھَلْ یَنْقُضُ ذٰلِکَ وُضُوْءَہٗ؟ فَقَالَ: لَا وَقَالَ: اِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِنْ ذٰلِکَ اَدَبٌ،

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قلس (یعنی منہ بھر کر قے) وضوء کو توڑ دیتی ہے۔

ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ وضوء کو توڑ دیتا

حدیث **6**:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن عائشة رضی الله عنها' معناً و مطولاً فی کتاب الطهارة' باب: ماجاء فی البناء علی الصلوٰة

واخرجه الدارقطنی فی "سننه" بسنده' عن الامام زید بن علی عن آبائه' فی کتاب الطهارة' باب فی الوضوء من الخارج من البدن

واخرجه السیوطی فی "جمع الجوامع" فی "حرف القاف" (القلس) معناً' وعزاه الی الدار قطنی' وقال السیوطی' القلس' القئی القلیل

واخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی "کتاب الصلوٰة" الباب الثانی ' فی احکام الصلوٰة و مفسد اتها' الفصل الثالث: فی مفسدات الصلوٰة مطولاً و معناً

ہے۔ انہوں نے فرمایا: وضوء کو صرف وہی چیز توڑتی ہے جو ''حدث'' ہو اور یہ ''حدث'' نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اونٹ یا بکری کا گوشت کھا لیتا ہے تو کیا اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اس کے بعد وضوء کرنا ادب (سنت) ہے۔

7-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَا وُضُوْءَ عَلٰی مَنْ مَسَّ ذَکَرَهٗ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اس پر وضوء کرنا لازم نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْغُسْلُ الْوَاجِبُ وَالسُّنَّةُ

باب 2: واجب اور سنت غسل کا بیان

8-حَدَّثَنِیْ نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنَ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَالِدٍ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضوان اللّٰه علیهم قَالَ:

اَلْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاجِبٌ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ سُنَّةٌ وَّاِنْ تَطَهَّرْتَ اَجْزَاَكَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْحَجَامَةِ وَاِنْ تَطَهَّرْتَ اَجْزَاَكَ، وَغَسْلُ الْیَدَیْنِ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَدَعَهَا وَغُسْلُ الْجُمُعَةِ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَدَعَهٗ،

لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ"

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابوخالد عمرو بن خالد واسطی، امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابت کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔

جو شخص کسی میت کو غسل دے تو اس کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور اگر تم صرف وضوء کرلو تو یہ بھی جائز ہے۔

حجامت کے بعد غسل کرنا (سنت ہے) اور اگر تم وضوء کرلو تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا (سنت ہے) اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں انہیں چھوڑ دوں۔

جمعہ کے دن غسل کرنا (سنت ہے) اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اسے ترک کروں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جمعہ کے دن آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

9-حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: سَاَلْتُ زَيْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: تَغْسِلُ يَدَيْكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَسْتَنْجِی، وَتَوَضَّأُ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَاْسَكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ تُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَغْسِلُ قَدَمَيْكَ

قَالَ: حَدَّثَنِیْ بِهٰذَا اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے جنابت کے غسل کے بارے میں دریافت کیا (کہ اس کا طریقہ کیا ہے) انہوں نے فرمایا: تم پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولو، پھر استنجاء کرو پھر نماز کے وضوء کا سا وضوء کرو پھر اپنے سر کو تین مرتبہ دھو پھر پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہاؤ پھر تم اپنے دونوں پاؤں دھولو۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے والد نے' میرے دادا کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

10-وَحَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ فَغَسَلْتُ رَاْسِیْ، ثُمَّ جَلَسْتُ حَتّٰی جَفَّ رَاْسِیْ اَفَاُعِيْدُ الْمَاءَ عَلٰی رَاْسِیْ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ يُجْزِئُكَ غُسْلُ رَاْسِكَ عَنِ الْاِعَادَةِ''

حدیث نبوی

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ میں نے اپنا سر دھولیا پھر میں بیٹھ گیا پھر میرا سر خشک ہو گیا کیا میں (غسل کرتے ہوئے) اپنے سر پر دوبارہ پانی بہاؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ تمہارے لیے دوبارہ دھونے کے بجائے پہلی مرتبہ کا اپنے سر کو دھولینا کافی ہے۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

11-حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا الْتَقَی

اَلْخَتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشْفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ

امام زید رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب ختنے مل جائیں اور حشفہ گم ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

12- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ يَجِبُ الْحَدُّ وَلَا يَجِبُ الْغُسْلُ؟

قَالَ: سَاَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِى الْمَنَامِ الْاِحْتِلَامِ فَتَنْزِلُ؟ قَالَ: تَغْتَسِلُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَرَى الرُّؤْيَا قَالَ: اِنْ كَانَ مَاءً دَافِقًا اِغْتَسَلَ۔

قَالَ: سَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ قَالَ: يُغْسَلُ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ،

قَالَ: وَالْبَوْلُ وَالْغَائِطُ يُغْسَلُ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حد واجب ہو جائے جبکہ غسل واجب نہ ہو۔

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں احتلام دیکھتی ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص جو تری کو پائے لیکن اس نے خواب نہ دیکھا ہو تو امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ پانی اچھل کر باہر آیا ہو تو تم غسل کرلو۔

میں نے ان سے منی کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اسے دھویا جائے گا۔

وہ فرماتے ہیں: پیشاب اور پاخانے کا یہی حکم ہے کہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ اسے دھویا جائے گا۔

13- حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ لِمَكَانِ اِبْنَتِهٖ مِنِّىْ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: "يَا مِقْدَادُ! هِىَ اُمُوْرٌ ثَلَاثَةٌ

اَلْوَدِىُّ شَىْءٌ يَتْبَعُ الْبَوْلَ كَهَيْئَةِ الْمَنِىِّ، فَذٰلِكَ مِنْهُ الطُّهُوْرُ وَلَا غُسْلَ مِنْهُ

وَالْمَذِىُّ اَنْ تَرٰى شَيْئًا اَوْ تَذْكُرَهُ فَيَنْتَشِرُ فَذٰلِكَ مِنْهُ الطُّهُوْرُ، وَلَا غُسْلَ مِنْهُ

وَالْمَنِىُّ اَلْمَاءُ الدَّافِقُ اِذَا وَقَعَ مَعَ الشَّهْوَةِ وَجَبَ الْغُسْلُ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی مجھے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے شرم آتی تھی کیونکہ ان کی صاحبزادی کا میرے ساتھ جو تعلق تھا تو میں نے مقداد بن الاسود سے کہا کہ وہ آپ سے اس بارے میں دریافت کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے مقداد! یہ تین چیزیں ہوتی ہیں:

ایک مذی ہے جو منی کی طرح کی ہوتی ہے جو پیشاب کے بعد آتی ہے اس سے وضوء کرنا لازم ہوتا ہے، غسل کرنا لازم نہیں ہوتا۔

ایک مذی ہے یہ وہ چیز ہے جب تم (کسی عورت کو) دیکھو یا تمہیں کسی چیز کا خیال آئے اور منتشر ہونے کی صورت میں (یہ خارج ہو جائے) تو اس سے بھی وضوء لازم ہوتا ہے۔ غسل لازم نہیں ہوتا۔

منی وہ پانی ہے جو اچھل کر باہر آئے اس وقت جب یہ شہوت کے ساتھ واقع ہو تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

14- قَالَ الْاِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اُحِبُّ لِلْجُنُبِ اَنْ يَّبُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَهُ الْغُسْلُ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جنبی شخص غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا غسل درست ہوگا۔

15- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَعْرِقَانِ فِي الثَّوْبِ؟

قَالَ: اَلْحَيْضُ وَالْجَنَابَةُ حَيْثُ جَعَلَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا يَغْسِلَا ثِيَابَهُمَا،

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ اور جنبی کے بارے میں جنہیں اپنے کپڑے میں پسینہ آجائے یہ فرمایا ہے: حیض اور جنابت کی وہی حیثیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کی ہے ان کے کپڑوں کو دھویا نہیں جائے گا۔

16- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَحَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جُنُبٌ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ".

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ: فِي الرِّعَافِ وَالنَّوْمِ وَالْحِجَامَةِ

باب 3: نکسیر، سوجانے اور پچھنے لگوانے کا بیان

•••——•••——•••

17-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْحِجَامَةِ اَنَّهَا تَنْقُضُ الْوُضُوْءَ، وَتُغْسَلُ مَوَاضِعُهَا، وَاِنْ تَغْتَسِلُ فَهُوَ اَفْضَلُ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما پچھنے لگوانے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور جس جگہ یہ لگوائے گئے ہوں اسے دھونا چاہئے اور اگر تم غسل کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

18-حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ تَطَهَّرَ لِلصَّلَاةِ فَاَمَسَّ اِبْهَامَهٗ اَنْفَهٗ فَاِذَا دَمٌ فَاَعَادَهَا مَرَّةً فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاَهْوٰى بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَهٗ، وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءًا وَّمَضٰى اِلَى الصَّلَاةِ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز کے لیے وضوء کیا پھر آپ نے اپنے انگوٹھے کو ناک پر رکھا تو وہاں خون لگا ہوا تھا پھر آپ نے دوبارہ اسے وہاں رکھا تو آپ کو خون نظر نہیں آیا تو آپ نے اسے زمین کی طرف بڑھایا اور اسے پونچھ لیا آپ نے دوبارہ وضوء نہیں کیا اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

19-قَالَ: وَسَاَلْتُ زَيْدًا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ الَّذِيْ لَا يَرْقَأُ رِعَافُهٗ؟ قَالَ: يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَاِنْ سَالَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ .

قَالَ وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ فِي الصَّلَاةِ، وَهُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ، اَوْ جَالِسٌ، فَقَالَ: لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی نکسیر مسلسل چلتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ ہر نماز کے لیے وضوء کرے گا اور اگرچہ مسلسل خون بہتا رہے تاہم وہ آخری وقت میں ایسا کرے گا۔

ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا وہ شخص جو نماز کے دوران سو جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) وہ رکوع، سجدے یا بیٹھنے کے دوران سوتا ہے؟ تو حضرت امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا۔

بَابُ: مِقْدَارُ مَا يُتَوَضَّأُ بِهِ لِلصَّلٰوةِ وَمَا يَكْفِي الْغُسْلَ

باب 4: (پانی کی) اس مقدار کا بیان جس کے ذریعے نماز کے لیے وضوء کیا جا سکتا ہے اور جتنا (پانی) غسل کے لیے کافی ہوتا ہے

...—...—...

20-حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ فِي الْغُسْلِ لِلْجَنَابَةِ لِلرَّجُلِ بِصَاعٍ، وَلِلْمَرْاَةِ بِصَاعٍ وَنِصْفٍ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہمیں مردوں کو غسل جنابت کے لیے ایک صاع (پانی) اور خواتین کو ڈیڑھ صاع (پانی) استعمال کرنے کا حکم دیا گیا۔

21-قَالَ زَيْدٌ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: كُنَّا نُوَقِّتُ الْوُضُوءَ لِلصَّلَاةِ مُدًّا وَّالْمُدُّ رِطْلَانِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نماز کے لیے وضوء کے لیے ایک "مد" پانی مقرر کرتے تھے اور ایک "مد" دو "رطل" کا ہوتا ہے۔

22-قَالَ اَبُوْ خالد حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ هَلْ يَطْعِمُ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى يَغْتَسِلَ اَوَ يَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کیا اجنبی شخص غسل کرنے سے پہلے کچھ کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کر لیتا یا نماز کے وضوء کی طرح وضوء نہیں کر لیتا (اس وقت تک کچھ نہیں کھا سکتا۔)

23- قَالَ اَبُوْ خالد: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا بَاْسَ اَنْ يُجَامِعَ ثُمَّ يُعَاوِدَ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مَاءِ الْمَطَرِ اَخُوضُهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اَلْاَرْضُ يَطْهُرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص صحبت کرے اس

کے بعد وضوء کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کرلے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اگر میں بارش کے پانی (جو تالاب میں جمع ہو) میں ڈبکی لگاؤں۔ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کو دیتا ہے۔

24-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَسْتَنْجِی الْمَرْاَۃُ بِشَیْءٍ سِوَی الْمَاءِ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدَ الْمَاءَ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پانی کے علاوہ اور کسی چیز سے استنجاء نہیں کرسکتی۔ البتہ اگر اسے پانی نہ ملے (تو وہ کسی اور چیز کے ذریعے کرسکتی ہے)۔

25-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْ ثَلَاثٍ مِنَ الْبَوْلِ وَالدَّیْنِ وَالنَّمِیْمَةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، قبر کا عذاب تین چیزوں سے ہوتا ہے۔ پیشاب، قرض اور چغل خوری۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلسِّوَاكُ وَفَضْلُ الْوُضُوْءِ

باب 5: مسواک اور وضوء کی فضیلت

•••—•••—•••

26-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الطُّهُوْرِ فَلَا تَدَعْهُ یَا عَلِیُّ وَمَنْ اَطَاقَ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ فَلَا یَدَعْهُ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کردوں گا تو میں ان پر ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنا لازم قرار دیتا۔ اے علی! تم اسے نہ چھوڑنا جو شخص ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرسکتا ہو وہ اسے نہ چھوڑے۔

27-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ قَامَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ اِلٰی سِوَاکِهٖ فَاسْتَنَّ بِهٖ ثُمَّ تَطَهَّرَ لِلصَّلَاةِ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَتَاهُ مَلَكٌ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰی فِیْهِ فَلَا یَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ اِلَّا دَخَلَ فِیْ جَوْفِ الْمَلَكِ حَتّٰی یَجِیْءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَهِیْدًا شَفِیْعًا".

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان رات کے وقت اٹھ کر مسواک کرے اور پھر نماز کے لیے وضوء کرے اور اچھی طرح وضوء کرے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں جائے (اور وہاں نماز ادا کرے) تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے۔ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو اس کے منہ میں سے جو بھی چیز نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فرشتہ گواہ اور شفاعت کرنے والے کے طور پر قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا۔

28-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِزَکَاةٍ، وَلَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَلَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ.

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور قرآن پاک کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور وضوء کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال میں سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

29-(وحَدَّثَنِیْ) اَبُوْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اُعْطِیْتُ ثَلَاثًا لَمْ یُعْطَهُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِیْ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

قَالَ اللّٰه عز وجل: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا﴾

وَاُحِلَّ لِیَ الْمَغْنَمُ وَلَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ

قَوْلُهٗ تَعَالٰی: ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی﴾ اَلْاٰیَةَ

وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلٰی مَسِیْرَةِ شَهْرٍ

وَفُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ علیهم السلام یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِثَلَاثٍ:

تَاْتِیْ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ مَعْرُوْفِیْنَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ

وَیَاْتِی الْمُؤَذِّنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَطْوَلَ النَّاسِ اَعْنَاقًا یُنَادُوْنَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَالثَّالِثَةُ لَيسَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَهُوَ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِذَنْبٍ غَيْرِیْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی:
﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ .

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: مجھے تین چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کونہیں دی گئیں۔

میرے لیے زمین کونماز پڑھنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے:
''اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمّم کرلو۔''

اور میرے لیے مالِ غنیمت کوحلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال قرارنہیں دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے:

''یہ بات جان لوکہ تمہیں غنیمت میں سے جو کچھ بھی ملتا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ہوگا۔''

اور ایک ماہ کے فاصلے سے رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور مجھے قیامت کے دن تمام انبیاء پر تین چیزوں کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے۔

قیامت کے دن میری اُمت کے لوگ آئیں گے۔ وضوء کے آثار کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور وہ دوسری امتوں کے درمیان پہچانے جائیں گے۔

پھر قیامت کے دن مؤذن آئیں گے جن کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔ وہ بلند آواز میں اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور تیسرا یہ کہ جو بھی نبی ہے اس سے قیامت کے دن کسی نہ کسی ''ذنب'' کا حساب لیا جائے گا۔ صرف میرے ساتھ ایسا نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے:
''اس لیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے۔''

30-حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم، عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ قَالَ:

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" .
فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَخْرَجِ قَالَ:
"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی" .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب وہ بیت

الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے اے اللہ تعالیٰ! میں ناپاکی اور نجس اور خبیث اور خبیث کردینے والے اور مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

جب وہ بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا کی ہے۔ ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھ سے گندگی کو دور کیا ہے''۔

31-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَقُوْلُ عِنْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وُضُوْئِهٖ:

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''

اِلَّا كُتِبَتْ فِیْ رِقٍّ، ثُمَّ خُتِمَ عَلَیْهَا ثُمَّ وُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ حَتّٰی تُدْفَعَ اِلَیْهِ بِخَاتَمِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان وضوء کرتا ہے اور پھر وضوء سے فارغ ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کردے اور میری مغفرت کردے۔ بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ دعا صحیفے میں لکھ لی جاتی ہے پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے پھر اسے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے پھر قیامت کے دن اسے اس مہر سمیت اس شخص کے حوالے کردیا جائے گا۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: مَسَائِلُ فِی الْوُضُوْءِ

باب 6: وضوء کے مسائل کا بیان

32-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً فَقَالَ: جَائِزٌ وَّالثَّلَاثُ اَفْضَلُ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ وضوء کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جائز ہے البتہ تین مرتبہ کرنا افضل ہے۔

33- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ نَعْلَيْهِ وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے وضوء کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کر لیا۔

انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کا وضوء ٹوٹا نہ ہو۔

34-وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْمُشْرِكِ؟ فَقَالَ: يُتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ شُرْبِهٖ، وَلَا يُتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ وُضُوْئِهٖ، اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ اَنَّهُ شَرِبَ خَمْرًا اَوْ اَكَلَ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَلَا يُتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ شُرْبِهٖ، وَلَا وُضُوْئِهٖ .

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّمِيْمَةِ وَالْغِيْبَةِ تَنْقُضُ الْوُضُوْءَ؟ فَقَالَ: لَا

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْاِنَاءِ يَمُوْتُ فِيْهِ الْخُنْفَسَاءُ وَالصَّيَاحُ وَالشِّقَاقُ؟

فَقَالَ: لَا يَضُرُّكَ .

سَاَلْتُ زَيْدًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّاُ مَرَّتَيْنِ؟ فَقَالَ: يُجْزِئُهُ

قلت: فَاِنْ تَوَضَّاَ مَرَّةً؟ قَالَ يُجْزِئُهُ .

وَسَاَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَقُصُّ اَظْفَارَهُ؟ قَالَ: يُمِرُّ الْمَاءَ عَلٰى اَظْفَارِهٖ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مشرک شخص کے جھوٹے پانی کے ذریعے وضوء کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آدمی ایسے شخص کے پیئے ہوئے پانی کے جوٹھے کے ساتھ وضوء کر سکتا ہے لیکن اس کے وضوء کے جوٹھے کے ساتھ وضوء نہیں کر سکتا البتہ اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس مشرک نے شراب پی تھی یا خنزیر کا گوشت کھایا تھا تو اس کے پیئے ہوئے جوٹھے کے ساتھ بھی وضوء نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ وضوء کیا جا سکتا ہے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے چغلی کرنے اور غیبت کرنے کے بارے میں دریافت

کیا، کیا یہ وضوء کو توڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسا برتن جس میں گریلا' صیاح یا شقاق (مختلف طرح کے کیڑے) مر چکا ہو (اس پانی سے وضوء کیا جاسکتا ہے؟) انہوں نے فرمایا: یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی وضوء کیا جاسکتا ہے۔)

امام ابوخالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو دو مرتبہ وضوء کر لیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے میں نے دریافت کیا اگر وہ ایک مرتبہ وضوء کرے۔ انہوں نے فرمایا: یہ بھی جائز ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضوء کرنے کے بعد ناخن تراش لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ناخنوں کی جگہ پر پانی بہادے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمَسْحُ عَلٰى الْخُفَّيْنِ وَالْجَبائِرِ

باب 7: موزوں اور پٹی پر مسح کرنے کا بیان

35-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمَائِدَةِ لَمْ یَمْسَحْ بَعْدَهَا ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورہ مائدہ'' نازل ہونے سے پہلے مسح کیا تھا جب سورہ ''مائدہ'' کی آیت نازل ہوگئی تو اس کے بعد آپ نے مسح نہیں کیا۔

36-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ الحسین بن علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّا وَلَدُ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا نَمْسَحُ عَلٰى الْخُفَّیْنِ وَلَا عِمَامَةٍ وَلَا كُمَّةٍ وَلَا خِمَارٍ وَلَا جِهَازٍ ۔

آثار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا ہوں۔ ہم لوگ موزوں پر یا عمامے پر یا آستین پر یا اوڑھنی پر چادر پر مسح نہیں کرتے۔

37-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُسِرَتْ اِحْدٰى زِنْدَیَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجُبِرَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ

اَصْنَعُ بِالْوُضُوْءِ؟ قَالَ: اِمْسَحْ عَلٰى الْجَبَائِرِ قُلْتُ وَالْجَنَابَةُ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ فَافْعَلْ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میری ایک کلائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر یا جہاد کرتے ہوئے) ٹوٹ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت اس پر پٹی باندھ دی گئی۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں وضوء کیسے کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پٹی کے اوپر مسح کر لینا۔ میں نے عرض کی اور غسل جنابت؟ آپ نے فرمایا: اسی طرح کر لینا۔

38-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدٍ عَنْ اٰبَائِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ الرَّجُلِ تَكُوْنُ بِهِ الْقُرُوْحُ وَالْجَدْرِی وَالْجَرَاحَاتُ؟ قَالَ اُصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جسے کوئی زخم لگا ہو یا چیچک، پھوڑے ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کے اوپر پانی بہا دو۔

39-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن اٰبائه عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ قُرُوْحٌ فَاحِشَةٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَهَا فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ، وَلِيُصِبْ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا۔

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب کسی شخص کو گہرا زخم آ جائے اور وہ اسے دھو نہ سکتا ہو تو اسے نماز کے وضوء کی طرح وضوء کر لینا چاہئے اور اس جگہ کو پانی سے گیلا کر لینا چاہئے۔

40-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَخِيْ اَوْ اِبْنُ اَخِيْ بِهٖ جَدْرِيٌّ وَّقَدْ اَصَابَته جَنَابَةٌ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهٖ؟ فَقَالَ: يَمِّمُوْهُ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میرا بھائی یا میرا بھتیجا اسے چیچک لاحق ہو گئی تھی، اب اسے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ ہم اس کے ساتھ کیا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے تیمّم کروا دو۔

41-سَاَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُسَافِرِ يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الثَّلْجِ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ هٰذَا عُذْرٌ مِثْلَ الْمَسْحِ عَلٰى الْجَبَائِرِ، فَاِنْ اِسْتِطَاعَ الْغُسْلَ لَمْ يُجزهُ الْمَسْحُ۔

وَسَاَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ بِهِ الدَّمَامِيْلُ تَسِيْلُ لَا يَنْقَطِعُ؟ قَالَ: يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جسے اپنی ذات

کے حوالے سے سردی لگ جانے لگنے کا اندیشہ ہوگیا۔ اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ موزوں پر مسح کرلے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں یہ عذر ہے جو پٹی پر مسح کرنے کی مانند ہے البتہ اگر وہ غسل کرسکتا ہوتو اس کے لیے مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا پھوڑے نکلے ہوں اور ان میں سے خون رستا ہو بند نہ ہوتا ہو۔ انہوں نے فرمایا: ایسا شخص ہر نماز کے لیے وضوء کرلے گا۔

42-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ: "سَبَقَ الْکِتَابُ الْخُفَّیْنِ" .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں کتاب کا حکم پہلے آچکا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا یُفْسِدُ الْمَاءَ

باب 8: کون سی چیز پانی کو خراب کردیتی ہے

43-سَاَلْتُ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبِرْ تَقَعِ فِیْهَا الْقِنْبَرُ اَوِ الْعَضَاوَةُ اَوِ الْعُصْفُوْرُ؟

قَالَ: اِنْ کَانَ الْمَاءُ لَمْ یَتَغَیَّرْ نُزِحَ مِنْهُ اَرْبَعُوْنَ صَاعًا وَّاِنْ کَانَ الْمَاءُ قَدْ تَغَیَّرَ نُزِحَ الْمَاءُ حَتّٰی یَطِّیَّبَ

قُلْتُ: فَاِنْ وَقَعَتْ فِیْهِ دَجَاجَةٌ اَوْ حَمَامَةٌ اَوْ سِنَّوْرٌ فَمَاتَتْ وَلَمْ یَتَغَیَّرِ الْمَاءُ؟

قَالَ: یُنْزَحُ مِنْهَا مِائَةُ صَاعٍ مِنْ مَاءٍ

قُلْتُ: فَاِنْ تَغَیَّرَ الْمَاءُ؟ قَالَ: یُنْزَحُ حَتّٰی یَطِّیَّبَ .

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الْبِئْرِ یَقْطُرُ فِیْهَا الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ اَوِ الْخَمْرُ قَالَ: یُنْزَحُ مَاؤُهَا کُلُّهٗ .

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الْغَدِیْرِ الْکَبِیْرِ وَالْبَرْکَةِ الْوَاسِعَةِ اَنَّ مَاءَ هَا لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ

وَقَالَ فِی الْمَاءِ الْجَارِیِّ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے کنوئیں کے بارے میں دریافت کیا جس میں چکاوک (چڑیا سے چھوٹا) سبز طوطا یا چڑیا گر جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر تو اس پانی کی حیثیت تبدیل نہ ہوئی ہوتو اس میں سے چالیس صاع پانی نکال لیا جائے گا اور اگر پانی کی حیثیت تبدیل ہو چکی ہوتو اس وقت تک پانی نکالا جائے گا جب تک وہ

پانی صاف نہیں ہو جاتا۔
میں نے دریافت کیا اگر اس میں کوئی مرغی یا کبوتر گر جاتا ہے یا بلی گر جاتی ہے اور مر جاتی ہے تو وہ پانی تبدیل نہیں ہوتا۔
انہوں نے فرمایا: اس میں سے ایک ''صاع'' پانی نکالا جائے گا۔
میں نے دریافت کیا اگر پانی تبدیل ہو چکا ہو۔ انہوں نے فرمایا: پھر اس وقت تک نکالا جائے گا جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کنوئیں کے بارے میں فرماتے ہیں: جس میں پیشاب یا خون یا شراب کا قطرہ گر گیا ہو اس کا پورا پانی نکالا جائے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑے کنویں یا بڑے حوض کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام زید رضی اللہ عنہ بہتے ہوئے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں، اس کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ: اَلتَّيَمُّمُ

باب 9: تیمّم کا بیان

44-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا كُنْتَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَكَ مَاءٌ، وَاَنْتَ تَخَافُ الْعَطَشَ فَتَيَمَّمْ وَاَبْقِ الْمَاءَ لِنَفْسِكَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب تم سفر کی حالت میں ہو اور تمہارے پاس پانی موجود ہو اور تمہیں پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو تو تم تیمّم کر لو اور پانی کو اپنے لیے سنبھال کر رکھو۔

45-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تیمّم میں دو ضربیں لگائی جائیں گی۔ ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی۔

46-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

فِیْ اَلْجُنُبِ لا یَجِدُ الْمَاءَ

قَالَ: یَتیمَّمُ وَیُصَلِّیْ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اِغْتَسَلَ، وَلَمْ یُعِدِ الصَّلَاۃ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کر

ہیں، ایسے جنبی کے بارے میں جو پانی نہیں پاتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص تیمّم کر کے نماز ادا کرلے گا جب وہ پا

پالے گا تو غسل کرلے گا لیکن وہ اپنی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

46-قَالَ: وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ: یَتیَمَّمُ لِکُلِّ صَلَاۃٍ وَیُصَلِّیْ بِکُلِّ تیَمُّمٍ صَلَاتَہٗ تِلْ

وَنَافِلَتَھَا ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص ہر نماز کے لیے وضوء کرے گا، تیمّم کرے گا، اور اس تیمّم کے ذریعے مخصو

وقت کی نماز اور نفل نمازیں ادا کرلے گا۔

48-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَهٗ قَالَ: لَا یَؤُ

التیَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِیْنَ، وَلَا الْمُقَیِّدُ الْمُطْلَقِیْنَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تیمّم کر

والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت نہیں کرسکتا اسی طرح ''مقید'' شخص ''مطلق'' لوگوں کی امامت نہیں کرسکتا۔

49-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: وَکُلُّ شَیْءٍ تیَمَّمْتَ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ یُجْزِئُکَ،

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ الْمُتیَمِّمِ یَجِدُ الْمَاءَ فِیْ الصَّلَاۃِ قَالَ: یَسْتَقْبِلُ الصَّلَاۃ ۔

سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عنهما فِیْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ السَّفَرِ فِیْ رِدْغَۃٍ مِنْ طِیْنٍ، وَلَمْ یَجِدِ الْمَا

قَالَ: یَتیَمَّمُ مِنْ غُبَارِ سَرْجِهٖ، اَوْ بِرَذْعَۃِ حِمَارِهٖ، اَوْ غُبَارِ ثَوْبِهٖ

وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَۃُ فِیْ التَّیَمُّمِ سَوَاءً ۔

سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَۃِ الْحَائِضِ تَطْھَرُ فِیْ السَّفَرِ؟ قَالَ: تَتیَمَّمُ فَإِذَا وَجَدَتِ الْمَا

اِغْتَسَلَتْ، وَلَمْ تُعِدْ شَیْئًا مِنْ صَلَاتِھَا

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ: وَلَا بَاْسَ اَنْ یُجَامِعَ وَھُوَ فِیْ السَّفَرِ فَیَتیَمَّمُ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روئے زمین کی جس چیز کے ذریعے بھی تیمّم کرو گے۔ وہ درست ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ تیمّم کرنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے نماز کے وقت کے دوران پانی مل جائے وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سفر کی حالت میں ہو اور وہ کیچڑ والی جگہ پر ہو اسے پانی نہ ملے؟ تو امام زید نے فرمایا: وہ اپنی ''زین'' کے غبار یا اپنے گدھے کے کیچڑ یا اپنے کپڑے (پر لگے ہوئے) غبار کے ساتھ تیمّم کر لے گا۔

تیمّم کے حوالے سے 'مرد اور عورت' یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو سفر کے دوران پاک ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ تیمّم کر لے گی' پھر جب اسے پانی مل جائے گا تو غسل کر لے گی۔ (اور تیمّم کی حالت میں) پڑھی ہوئی اپنی کسی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سفر کے دوران (اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت کر لے اور (پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں) تیمّم کر کے (نماز وغیرہ پڑھ لے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْحَيْضُ وَالْاِسْتِحَاضَةُ وَالنِّفَاسُ

باب 10: حیض، استحاضہ اور نفاس کا بیان

•••———•••———•••

50-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: اَتَتْ اِمْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا تَسْتَفْرِغُ الدَّمَ فَقَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَعَنَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ هٰذِهٖ رِكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فِیْ رَحِمِكِ فَلَا تَدَعِی الصَّلَاةَ لَهَا

قَالَتْ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اُقْعُدِی اَيَّامَكِ الَّتِی كُنْتِ تَحِيضِيْنَ فِيْهِنَّ كُلَّ شَهْرٍ فَلَا تُصَلِّيْنَ فِيْهِنَّ وَلَا تَصُوْمِيْنَ، وَلَا تَدْخُلِی مَسْجِدًا وَّلَا تَقْرَئِی قُرْآنًا، وَاِذَا مَرَّتْ اَيَّامَكِ الَّتِی كُنْتِ تَجْلِسِيْنَ تَحِيضِيْنَ فِيْهِنَّ وَاجْعَلِی ذٰلِكَ اَقْصٰى اَيَّامِكَ الَّتِی كُنْتِ تَحِيضِيْنَ فِيْهِنَّ فَاغْتَسِلِی لِلْفَجْرِ، ثُمَّ اِسْتَدْخِلِی الْكُرْسُفَ وَاسْتَثْفِرِی اِسْتِثْفَارَ الرَّجُلِ' ثُمَّ صَلِّی الْفَجْرَ ثُمَّ اَخِّرِی الظُّهْرَ لِاٰخِرِ وَقْتٍ وَاغْتَسِلِی وَاسْتَدْخِلِی الْكُرْسُفَ وَاسْتَثْفِرِی اِسْتِثْفَارَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلِّی الظُّهْرَ، وَقَدْ دَخَلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ، وَصَلِّی الْعَصْرَ، ثُمَّ اَخِّرِی الْمَغْرِبَ لِاٰخِرِ وَقْتٍ، ثُمَّ اغْتَسِلِی، وَاسْتَدْخِلِی الْكُرْسُفَ

وَاسْتَثْفِرِيْ اِسْتِثْفَارَ الرَّجُلِ، ثُمَّ صَلِّي الْمَغْرِبَ، وَقَدْ دَخَلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ، ثُمَّ صَلِّي الْعِشَاءَ"

قَالَ: فَوَلَّتْ وَهِيَ تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُطِيْقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَقَّ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

"اِغْتَسِلِيْ لِكُلِّ طُهْرٍ كَمَا كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ، وَاجْعَلِيْهِ بِمَنْزِلَةِ الْجُرْحِ فِيْ جَسَدِكِ كُلَّمَا حَدَثَ دَمٌ اَحْدَثْتِ طُهُوْرًا، وَلَا تَتْرُكِيْ الْكُرْسُفَ وَالْاِسْتِثْفَارَ، فَاِنْ طَالَ ذٰلِكَ بِهَا فَلْتَدْخُلِيَ الْمَسْجِدَ وَلْتَقْرَئِيْ الْقُرْآنَ وَلْتُصَلِّيْ الصَّلَاةَ وَلْتَقْضِيْ الْمَنَاسِكَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے یہ بات بیان کی کہ اس کا خون مسلسل جاری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان پر لعنت کرے۔ یہ شیطان نے تمہارے رحم میں ٹھونگا مارا ہے۔ تم اس کی وجہ سے نماز ترک نہ کرو۔ اس نے عرض کی میں کیا کروں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اپنے مخصوص ایام میں جن میں پہلے تمہیں ہر مہینے میں حیض آتا ہے ان میں بیٹھی رہو اور ان دنوں میں نہ نماز ادا کرو اور نہ روزہ رکھو اور مسجد میں داخل نہ ہو اور قرآن پاک نہ پڑھو پھر جب تمہارے وہ مخصوص ایام گزر جائیں جو پہلے تم حیض کی حالت میں بسر کرتی تھی تو اس کی جو انتہائی مدت ہے جو ان ایام کی تھی جن میں پہلے تمہیں حیض آتا تھا۔ اس کے بعد تم فجر کے لیے غسل کرو پھر ایک کپڑا لے کر (اپنی شرمگاہ کو) اچھی طرح صاف کرو جیسے مرد (اپنی شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں) پھر تم فجر کی نماز ادا کرو پھر تم ظہر کی نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کرو پھر غسل کرو پھر روئی لے کر اسے اچھی طرح صاف کرو جیسے مرد صاف کرتے ہیں پھر تم ظہر کی نماز ادا کرلو اسی دوران عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جائے گا پھر تم عصر کی نماز ادا کرلو پھر تم مغرب کی نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کرو پھر تم غسل کرو پھر روئی لے کر جس طرح مرد صاف کرتے ہیں اس طرح (اپنی شرمگاہ کو) صاف کرو پھر تم مغرب کی نماز ادا کرلو اسی وقت عشاء کا ابتدائی وقت داخل ہو جائے گا پھر تم عشاء کی نماز ادا کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ خاتون روتی ہوئی واپس مڑگئی وہ یہ کہہ رہی تھی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ نہیں کرسکوں گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر ترس آیا آپ نے اسے یہ ہدایت کی۔ تم ہر طہر کے لیے اسی طرح غسل کرو جیسے تم پہلے کیا کرتی تھی اور اس (جاری ہونے والے خون) کو اپنے جسم میں موجود زخم تصور کرو جب بھی خون نکلے گا تم نے نئے سرے سے وضوء کرنا ہے۔ البتہ (شرمگاہ پر) روئی رکھنا اور اسے صاف کرنا ترک نہ کرنا اگر یہ (خون کا بہاؤ) طویل ہو جائے تو تم مسجد میں بھی داخل ہو سکتی ہو۔ قرآن پاک بھی پڑھ سکتی ہو اور نماز بھی ادا کرسکتی ہو اور مناسک بھی ادا کرسکتی ہو۔

51-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَقْرَءُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ

الْآيَةَ وَالآيَتَيْنِ، وَيَمُسَّانِ الدِّرْهَمَ الَّذِیْ فِيهِ اِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَيَتَنَاوَلَانِ الشَّیْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنبی شخص اور حائضہ عورت ایک یا دو آیت کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ یہ ایسے درہم کو چھو سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا نام موجود ہو اور یہ مسجد سے متعلق کوئی چیز پکڑا سکتے ہیں۔

52-قَالَ: سمعت زَيْدًا بْنِ عَلِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يقول: اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

53-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا الْحُيَّضُ يَتَوَضَّأْنَ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَيَسْتَقْبِلْنَ الْقِبْلَةَ، وَيُسَبِّحْنَ وَيُكَبِّرْنَ نَاْمُرُهُنَّ بِذٰلِكَ ۔

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کا بیان نقل کرتے ہیں: ہماری خواتین حیض کے دوران ہر نماز کے وقت وضوء کرتی ہیں اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے ''سبحان اللہ'' پڑھتی ہیں۔ اللہ اکبر پڑھتی ہیں۔ ہم انہیں ایسا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

54-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلَاةَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حائضہ عورت روزے کی قضاء ادا کرے گی۔ نماز کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

55-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَضَتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَاِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ قَضَتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب حائضہ عورت مغرب سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی قضاء بھی ادا کرے گی اور اگر وہ فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو مغرب اور عشاء کی قضاء ادا کرے گی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

56-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا کَ
فِیْ وِلَایَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَیْهِ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ قَالُوْا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَشْیَاءٍ،
نَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهٖ اِذَا کَانَتْ حَائِضًا؟
فَقَالَ: بِاِذْنٍ جِئْتُمْ اَمْ بِغَیْرِ اِذْنٍ؟ قَالُوْا: لَابَلْ بِاِذْنٍ، قَالَ: لَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ قُلْتُمْ لَنَکَّلْتُکُمْ عُقُوْبَةً وَّیْحَ
اَسَحَرَةٌ اَنْتُمْ؟ لَقَدْ سَأَلْتُمُوْنِیْ عَنْ اَشْیَاءٍ مَا سَأَلَنِیْ عَنْهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَ
عَنْهُنَّ اَلَسْتَ کُنْتَ شَاهِدًا یَا اَبَا الْحَسَنِ؟
قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: فَاَدِّمَا اَجَابَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ اَحْفَظُ لِذٰلِكَ مِنِّیْ
فَقُلْتُ: سَأَلْتَهٗ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَصُبُ الْمَاءَ عَلٰی یَدَیْكَ قَبْلَ اَنْ تُدْخِلَهُمَا فِیْ اِنَائِكَ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِیَدِكَ اِلٰی مَرَافِقِكَ فَتُنْقِیْ الْمَاءَ
تَضْرِبُ بِیَدَیْكَ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ تَصُبُّ مِنْ عَلَیْهَا الْمَاءَ، ثُمَّ تَمَضْمَضُ وَتَسْتَنْشِقُ، وَتَسْتَنْثِرُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَغْ
وَجْهَكَ وَذِرَاعَیْكَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّتَمْسَحُ بِرَأْسِكَ وَتَغْسِلُ قَدَمَیْكَ، ثُمَّ تُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی رَأْسِكَ ثَلَاثًا تُفِیْضُ الْ
عَلٰی جَانِبَیْكَ وَتَدْلُكُ جَسَدَكَ مَا نَالَتْ یَدَاكَ"
وَسَأَلْتَهٗ: مَا لَكَ مِنِ امْرَأَتِكَ اِذَا کَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
"مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَلَا تَطَّلِعُ عَلٰی مَا تَحْتِهٖ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان
کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور حکومت تھا اس دوران اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد ان کے پاس آ
بولے: ہم آپ کے پاس کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہم آپ سے غسل جنابت
بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ جب عورت حائضہ ہو تو مرد اس سے کس حد تک (جنسی تعلق قائم کرسکتا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم لوگ اجازت لے کر آئے ہو یا اجازت کے بغیر آئے ہو۔ انہوں نے دریافت کی
اجازت لے کر آئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کے برعکس جواب دیتے تو میں تمہیں سزا دیتا تمہارا استیانا
کیا تم لوگ جادوگر ہو تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ جب سے ان کے بارے می
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے اس کے بعد کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔
(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اے ابوالحسن! کیا آپ اس وقت وہاں موج
تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جواب دیا تھا وہ آپ بیان کیجئے کیونکہ آپ کو میرے مقابلے میں وہ زیادہ اچھی طرح یاد ہو گا۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: آپ نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہاؤ یہ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے کرو۔ پھر تم اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ پھر تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارو پھر تم ان کے اوپر پانی بہاؤ (یعنی انہیں دھولو) پھر تم کلی کرو پھر ناک میں پانی ڈالو تم تین مرتبہ ایسا کرو تم اپنے چہرے اور کلائیوں کو تین تین مرتبہ دھوؤ پھر تم اپنے سر کا مسح کرو پھر دونوں پاؤں دھولو پھر تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اس طرح کہ وہ پانی تم اپنے دونوں پہلوؤں پر بہاؤ اور تم اپنے جسم کو ملتے رہو جہاں تک تمہارے ہاتھ پہنچیں۔

آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جب بیوی حیض کی حالت میں ہو تو اس کے ساتھ کیا عمل کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ازار بند سے اوپر اس سے نیچے تم نہیں جاؤ گے۔

57-سَاَلْتُ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النِّفَاسِ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ اِنْ کَانَتْ تَجْلِسُ سِتًّا فَثَمَانِیَ عَشَرَهُ، وَاِنْ کَانَتْ تَجْلِسُ سَبْعًا فَاَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ، وَاِنْ کَانَتْ تَجْلِسُ عَشْرًا فَثَلَاثُوْنَ یَوْمًا .

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا یَکُوْنُ النِّفَاسُ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا .

قَالَ: سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ غُسْلِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ؟

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مِثْلُ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

قُلْتُ: هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَ رَأْسِهَا؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نفاس کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: وہ تین "قروء" ہے اگر وہ عورت چھ دن (حیض کی حالت میں) بسر کرتی ہے تو نفاس اٹھارہ دن ہو گا اگر وہ عورت سات دن بسر کرتی ہے تو نفاس اکیس دن ہو گا اور اگر وہ دس دن بسر کرتی ہے تو نفاس کے تیس دن ہوں گے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس دن سے زیادہ نفاس نہیں ہو سکتا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت یا نفاس والی عورت کے غسل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ غسل جنابت کی مانند ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ عورت اپنے سر کے بالوں کو کھولے گی۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

58-سَاَلَتْ اُمُّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَکْفِیْكِ ثَلَاثُ غَسَلَاتٍ" .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے لیے تین مرتبہ پانی بہانا کافی ہے۔

59-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ الصُّفْرَةِ وَالْحُمْرَةِ اَنَّهَا حَيْضٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَكُوْنُ حَيْضٌ عَلٰى حَمْلٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَحِلُّ وَطْئُ الْحَائِضَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ، لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى:

﴿فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِى الْمَحِيْضِ، وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ، فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾.

قَالَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمِنْ قِبَلِ الْقُبُلِ

قَالَ الْاِمَامُ الشَّهِيْدُ اَبُو الْحُسَيْنُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى الْحَائِضِ تَزِيْدُ اَيَّامَهَا، اَنَّ ذٰلِكَ حَيْضٌ مَا كَانَ ذٰلِكَ فِىْ الْعَشْرِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما زرد اور سرخ نکلنے والے مواد (کے بارے میں فرماتے ہیں) یہ حیض ہے۔ امام زید فرماتے ہیں: حمل کی حالت میں حیض نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت جب تک غسل نہ کر لے اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"حیض کی حالت میں تم عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو تم ان کے ساتھ صحبت کرو اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔"

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد اگلی شرمگاہ میں صحبت کرنا ہے۔

امام شہید ابوالحسن زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس حیض والی عورت کے مخصوص ایام سے زیادہ (مواد نکلتا رہے) تو جب تک دس دن نہیں ہو جاتے وہ حیض شمار ہوگا۔

كِتَابُ الصَّلاةِ

نماز کا بیان

بَابُ الْاَذَانِ

باب 11: اذان کا بیان

60-(حَدَّثَنِی) عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ: (حَدَّثَنِی نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمِ الْمُنْقَرِیّ قَالَ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الزِّبْرِقَانُ التَّیْمِیُّ قَالَ: (حَدَّثَنِی) اَبُوْ خَالِدٍ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِیُّ قَالَ: (حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰی مَثْنٰی، وَیُرَتَّلُ فِی الْاَذَانِ، وَیُحَدَّرُ فِی الْاِقَامَةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اذان میں (کلمات) دو، دومرتبہ، اور اقامت میں بھی دو، دومرتبہ پڑھے جائیں گے۔ اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کئے جائیں گے اور اقامت کے الفاظ تیزی سے ادا کئے جائیں گے۔

61-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَلِی بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اَذَانِهٖ "حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ، حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ" ۔

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، وہ اپنی اذان میں حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ

حدیث 60:

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" کتاب الصلوٰة من قسم الافعال' الباب الخامس: فی الجماعة و فضلها و احکامها' فصل: فضل الاذان و احکامه وآدابه' عن الهجیع بن قیس عن علی رضی الله عنه "موقوفا"

وفی الباب احادیث کثیرة تدل علی هذا ان الاذان والاقامة مثنیٰ مثنیٰ

(نیک عمل کی طرف آؤ، نیک عمل کی طرف آؤ) دومرتبہ کہا کرتے تھے۔

62-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ اَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَحَرَّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُؤَذِّنَ الرَّجُلُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، وَاَكْرَهُ لِلْجُنُبِ اَنْ يُؤَذِّنَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَا يُقِيْمُ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح صادق سے پہلے اذان دیدے اس نے اس چیز کو حلال کردیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام کردیا جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص وضوء کے بغیر اذان دے البتہ میں جنبی شخص کے لیے اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اذان دے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اقامت وضوء کی حالت میں کہی جائے گی۔

63-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا يَدَعُهُنَّ اِلَّا عَاجِزٌ، رَجُلٌ سَمِعَ مُؤَذِّنًا وَّلَا يَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ، وَرَجُلٌ لَقِيَ جَنَازَةً وَّلَا يُسَلِّمُ عَلٰى اَهْلِهَا، وَيَاْخُذُ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ، فَاِنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ، وَرَجُلٌ اَدْرَكَ الْاِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ لَمْ يُكَبِّرْ، ثُمَّ يَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَعْتَدُّ بِهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں کوئی عاجز شخص ہی ترک کرسکتا ہے۔ ایک وہ شخص جو مؤذن کو سنے اور اس طرح نہ کہے جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔ ایک وہ شخص جو کسی جنازے کا سامنا کرے اور میت کو سلام نہ کرے اور اس کے پلنگ کے کناروں کو نہ تھامے (یعنی جنازے کو کندھا نہ دے) کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اسے دوگنا اجر ملے گا اور وہ شخص جو امام کو سجدے کی حالت میں پائے اور تکبیر کہہ کر سجدے میں اس کے ساتھ شامل نہ ہو اور اسے کچھ نہ سمجھے۔

64-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ .

امام زید رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

65-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اِنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ فِی اللّٰهِ، قَالَ: وَلٰکِنِّیْ اُبْغِضُکَ فِی اللّٰهِ قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّکَ تَتَغَنّٰی بِاَذَانِکَ یَعْنِیْ تَطْرُبُهٗ، وَتَاْخُذُ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ اَجْرًا،

وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ اَخَذَ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ اَجْرًا کَانَ حَظُّهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

دیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تم سے نفرت کرتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا وہ کیوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لیے کیونکہ تم اذان کو گانے کی طرز پر دیتے ہو اور تم قرآن پاک سکھانے کا معاوضہ لیتے ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص قرآن پاک سکھانے کا معاوضہ لے گا قیامت کے دن اسے اس کا حصہ (یعنی عذاب ہوگا)۔"

66-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْاَذَانُ فِی الصَّلٰوَاتِ الْخَمْسِ وَفِی الْجُمُعَةِ، وَلَیْسَ فِی الْعِیْدَیْنِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ، وَلَا فِی الْوِتْرِ اَذَانٌ، وَلَا اِقَامَةٌ،

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا کُنْتَ فِیْ سَفَرٍ فَاَذِّنِ الْفَجْرَ، وَاَقِمْ لِبَاقِی الصَّلَوَاتِ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا یَجُوْزُ اَذَانُ الصَّبِیِّ، وَلَا الْمَرْاَةِ لِلرِّجَالِ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا کُنْتَ فِیْ حَضَرٍ فَاَذَانُهُمْ یُجْزِیْکَ وَاِنْ اَذَّنْتَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچوں نمازوں میں اور جمعے کی نماز میں اذان دی جائے گی۔

حدیث **65**:

هذه الرواية تدل على عدم جواز اخذ الاجر على تعليم القرآن لانه يكون حظاً للآخذ يوم القيامة وفى الباب احاديث اخرى تدل على هذا المعنى واخرج البيهقى حديثا عن ابى الدرداء فى هذا المعنىٰ

وههنا ايضا احاديث اخرىٰ تدل علىٰ ان تعليم القرآن يكون بدلا و عوضا كما فى حديث ان بعض الاصحاب اخذوا اجرا فى الرقية بالقرآن وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "قداصبتم" وهذا الحديث اخرجه اصحاب الجوامع والسنن

وهكذا يجوز النكاح على تعليم القرآن وهوا ى التعليم بدلا و صدا قا للمراة وهذا الحكم ثابت بالحديث النبوى اخرجه اصحاب الصحاح والسنن

دونوں عیدوں کی نمازوں میں اذان یا اقامت نہیں ہوگی اور وتر کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم سفر کی حالت میں ہو تو تم فجر کی نماز کے لیے اذان دو اور باقی نمازوں میں اقام کہہ دیا کرو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچے کا اذان دینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاتون کا مردوں کے لیے (اذان دینا جا ہے)۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم سفر کی حالت میں ہو تو لوگوں کی اذان تمہارے لیے کافی ہوگی اور اگر تم خود اذا دے دو تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

67-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم، عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَاْتِی الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلَ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یُنَادُوْنَ بِشَهَادَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَلَا یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنِیْنَ شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُمْ بِذٰلِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَغْفِ لِلْمُؤَذِّنِ صَوْتُهٗ، وَلَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ الْمُجَاهِدِ الشَّاهِرِ سَیْفَهٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ"۔

✧✧✧ حدیث **67**:

اخرج مسلم فی "صحیحه" هذا الحدیث مختصرا' عن معاویة رضی اللّٰه عنه' ان النبی علیه السلام قال:

"المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامة"

(صحیح مسلم' کتاب الصلوٰة' باب: فضل الاذان وهرب الشیطان عند سماعه) رقم الحدیث **1389**

واخرجه ابن ماجه' فی "سننه" عن معاویة بن ابی سفیان رضی اللّٰه عنهما۔

فی کتاب: الاذان والسنة فیها' باب: فضل الاذان و ثواب المؤذنین رقم الحدیث: **725**

واخرجه احمد' فی "مسنده" عن انس بن مالك رضی الله عنه

فی مسند المکثرین من الصحابة: مسند انس بن مالك' رقم الحدیث: **13815**

وعن معاویه ایضا' فی: مسند الشامیین' حدیث معاویة بن ابی سفیان رقم الحدیث: **16907**

واخرجه ابن حبان' فی "صحیحه" عن معاویة وعن ابی هریرة' رضی الله عنها

فی کتاب الصلوٰة' باب: الاذان (رقم الحدیث: **1669-1670**)

واخرجه الحاکم فی "المستدرك" عن زید بن ارقم' مع الزیادة فیه وهو "نعم المرء بلال وهو سید المؤذنین" رقم الحدیث: **5244**

فی کتاب: معرفة الصحابة' باب: ذکر بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

واخرج الحاکم ایضا عن عبداللّٰه بن زبیر "مختصرًا" رقم الحدیث: **6350**

فی کتاب: معرفة الصحابة' باب: ذکر عبداللّٰه بن الزبیر بن العوام

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" عن مسلم (سبق تخریجه)

فی کتاب: الحیض' باب: الترغیب فی الاذان' رقم الحدیث: **1879**

واخرجه ابو یعلیٰ الموصلی فی "مسنده" عن معاویه' مختصرًا' باب: حدیث میمونة زوج النبی' رقم الحدیث: **7388**

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اذان دینے والے آئیں گے ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔ وہ بلند آواز میں اس کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اذان دینے والوں کی آواز کو جو بھی چیز سنتی ہے وہ قیامت کے دن ان کے حق میں گواہی دے گی اور اس کی آواز اذان دینے والے کے لیے دعائے مغفرت کرے گی اور اذان دینے والے کو اس مجاہد کے اجر کی مانند اجر ملے گا جو اپنی تلوار کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونت کر نکلتا ہے۔

(بقیه تخریج حدیث نمبر 67) واخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" عن بلال رضی الله عنه ' مع الزیادة فیه' باب الباء' بلال بن رباح موذن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: 1080

واخرجه الطبرانی ایضاً عن زید بن ارقم و عقبة بن عامر رضی الله عنه

واخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" فی الجزء الاول' باب: مایروی عن خلاس بن عمرو و عمار بن ابی عمار' رقم الحدیث:151

واخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" عن زید بن ارقم' مع الزیادة فیه'

کتاب: الاذان والاقامة' باب: فی فضل الاذان و ثوابه' رقم الحدیث:2343

◇◇◇ 67:

اما شهادة شئی یسمع صوت المؤذن فهذا الحدیث

اخرجه البخاری فی "صحیحه" عن ابی سعید الخدری' مع اختلاف الفاظ الروایة فی کتاب: الاذان' باب: رفع الصوات بالنداء' رقم الحدیث: 584

واخرجه النسائی فی "سننه" ایضاً عن ابی سعید الخدری' مثل روایة البخاری فی کتاب: الاذان' باب: رفع الصوت بالاذان' رقم الحدیث:644

واخرجه احمد فی "مسنده" ' ایضاً عن ابی سعید الخدری' فی مسند المکثرین من الصحابة'م (باب)(مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث:11411

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" ، عن ابی سعید الخدری' کتاب الصلوٰة' باب الاذان' رقم الحدیث:1661

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه" ، کتاب الصلوٰة' باب: فضل الاذان و رفع الصوت به شهادة من یسمعهن حجر و مدر و شجر و جن و انس' للمؤذن' ررقم الحدیث:389

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" ، کتاب الاذان' باب: رفع الصوت بالاذان' رقم الحدیث:1608

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" ، فی "من مسند ابی سعید الخدری" رقم الحدیث:982

اخرجه الحمیدی فی "مسنده" ، فی "احادیث ابی سعید الخدری" رقم الحدیث:732

اما فی الحدیث ذکر اجر المؤذن مثل المجاهد فلم اطلع علی هذه الالفاظ مرفوعاً ولکن اخرج عبدالرزاق فی "مصنفه" کتاب الصلوٰة' باب: البغی فی الاذان والاجر علیه' عن محمد بن حنفیة'

بَابُ: اَوْقَاتُ الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے اوقات کا بیان

•••———•••———•••

68-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِیْلُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الظُّهْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ قَامَةً، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْعَصْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ وَقَعَ قُرْصُ الشَّمْسِ، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ وَقَعَ الشَّفَقُ، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْفَجْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ مِنَ الْغَدِ حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ عَلٰی قَامَةٍ مِنَ الزَّوَالِ، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الظُّهْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ عَلٰی قَامَتَیْنِ مِنَ الزَّوَالِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْعَصْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ وَقَعَ الْقُرْصُ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذِهَابِ ثُلُثِ اللَّیْلِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ حِیْنَ اَسْفَرَ الْفَجْرُ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ وَقْتٌ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے۔ اس وقت جب سورج ڈھل چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ظہر کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مانند ہو چکا تھا۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ عصر کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب سورج کی ٹکیا چھپ چکی تھی۔ انہوں نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب شفق ڈوب چکی تھی (یا نمودار ہو چکی تھی) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ عشاء کی نماز ادا کرلیں۔

حدیث **68**

هذه الرواية معروف بحديث امامة جبريل وهومنقول عن ابن شهاب' عن عروة بن الزبير عن ابى مسعودالانصارى فى قصة تاخير الصلوٰة من عمر بن عبدالعزيز و مغيرة بن شعبه

اخرجه الامام مالك فى "المؤطا" ، باب: وقوت الصلوٰة' رقم الحديث:**1**

اخرجه البخارى فى "صحيحه" ، كتاب: مواقيت الصلوٰة' رقم الحديث:**499**

اخرجه ابوداؤد فى "سننه" ، كتاب الصلوٰة' باب فى المواقيت' رقم الحديث' **394**

اخرجه الدارمى فى "سننه" ، كتاب الصلوٰة' باب: فى مواقيت الصلوٰة' رقم الحديث:**1185**

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، باقى مسند الانصار' حديث ابى مسعود عقبه بن عمرو انصارى' رقم الحديث:**22407**

اخرجه الطبرانى فى "معجمه الكبير" ، باب العين' عقبه بن عمرو ابو مسعود انصارى' رقم الحديث:**713**

پھر اگلے دن اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ آپ فجر کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ زوال کے وقت سے ایک مثل گنا ہو چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ظہر کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ زوال کے بعد دو مثل ہو چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ عصر کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب سورج ڈوب چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ عشاء کی نماز ادا کرلیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب صبح روشن ہو چکی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ فجر کی نماز ادا کرلیں

پھر انہوں نے بتایا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان دونوں وقتوں کے درمیان (آپ کی امت کے لیے نماز کا مخصوص) وقت ہے۔

69-سَمِعْتُ الْإِمَامَ الشَّهِيدَ اَبَا الْحُسَيْنِ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾

فَقَالَ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) دُلُوْكُ الشَّمْسِ زَوَالُهَا وَغَسَقُ اللَّيْلِ ثُلُثُهُ، حِيْنَ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ مِنْ اَسْفَلِ السَّمَاءِ، وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفْضَلُ الْاَوْقَاتِ اَوَّلُهَا، وَاِنْ اَخَّرْتَ فَلَا بَاْسَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلشَّفَقُ اَلْحُمْرَةُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شہید ابوالحسین زید بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''دلوک شمس'' سے لے کر ''غسق لیل'' تک نماز قائم کرو اور بے شک ''قرآن فجر'' کے وقت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے۔''

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''دلوک شمس'' سے مراد اس کا ڈھل جانا ہے اور ''غسق لیل'' سے مراد اس کا ایک تہائی حصہ رخصت ہو جانا ہے۔ اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب آسمان کے نچلے کنارے سے سفیدی رخصت ہو جائے اور ''قرآن فجر'' میں حاضری سے مراد یہ ہے کہ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز ادا کرنے کے لیے) سب سے افضل وقت اس کا ابتدائی وقت ہے اور اگر تم اسے (ابتدائی وقت سے) مؤخر کر دو گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

70-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَّهٗ سَيَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ اَئِمَّةٌ بَعْدِیْ يُمِيْتُوْنَ لِلصَّلَاةَ كَمَيْتَةِ الْاَبْدَانِ، فَاِذَا اَدْرَكْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلْتَكُنْ صَلَاتُكُمْ مَعَ الْقَوْمِ نَافِلَةً، فَاِنَّ تَرْكَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا كُفْرٌ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کچھ ایسے لوگ حکمران بنیں گے جو نماز کو یوں فوت کر دیں گے جیسے جسم مردہ ہو جاتے ہیں اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور لوگوں کے ساتھ تمہاری ادا کی جانے والی (با جماعت) نماز، نفل نماز ہو گی کیونکہ نماز کو اس کے وقت پہ ادا نہ کرنا کفر ہے۔

71-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ رَجُلٌ: مَا اِفْرَاطُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الَّذِیْ بَعْدَهَا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا "نماز" میں "افراط" سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اس کے

حدیث **70**

اخرجه مسلم فی "صحيحه" ، كتاب الساجد و مواضع الصلوٰة' باب: كراهية تاخير الصلوٰة عن و قتها المختار' رقم الحديث:**648**

اخرجه النسائی فی "سننه" ، كتاب الامامة باب: اعادة الصلوٰة بعه ذهاب و قتها مع الجماعة' رقم الحديث:**859**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" ، كتاب اقامة الصلوٰة' باب: ما جاء اذا اخروا الصلوٰة عن وقتها' رقم الحديث' **1257**

اخرجه الدارمی فی "سننه" ، كتاب الصلوٰة' باب: الصلوٰة خلف من يؤخر الصلوٰة عن وقتها' رقم الحديث:**1227**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، مسند شاميين' حديث شداد بن اوس' رقم الحديث: **17163**

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" ، كتاب الصلوٰة' باب: مواقيت الصلوٰة' رقم الحديث:**1482**

اخرجه ابن خزيمة فی "صحيحه" ، كتاب الصلوٰة' باب: النهی عن ترك الصلوٰة جماعة نافلة' رقم الحديث: **1639**

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰى" ، كتاب الامامة والجماعة' باب: اعادة الصلوٰة بعد ذهاب وقتها' رقم الحديث: **932**

اخرجه ابويعلی فی "مسنده" ، باب: سعيد بن سنان عن انس بن مالكؓ' رقم الحديث:**4323**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، باب العين' عبدالله بن مسعود الهذلی يكنى ابا عبدالرحمان' رقم الحديث: **9495**

اخرجه الطيالسی فی "مسنده" ، فی احاديث ابی ذر غفاری' رقم الحديث: **454**

ادب: فی "العطاس" باب : تحريك الراس و عض الشفتين عند التعجب' رقم الحديث: **954**

بعد والی نماز کا وقت داخل ہو جائے (یعنی شروع ہو جائے۔)

72-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ الصَّلَاۃَ فِیْ اَرْبَعِ اَحْیَانٍ بَعْدَ صَلَاۃِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ، وَبَعْدَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ، وَنِصْفُ النَّھَارِ حِیْنَ تَزُوْلَ الشَّمْسُ، وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ چار اوقات میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے طلوع ہو کر بلند ہو جانے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے ڈوب جانے تک اور نصف نہار کے وقت جب زوال کا وقت ہوتا ہے اور جمعہ کے دن اس وقت جب امام منبر پر کھڑا ہو جائے۔

73-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا فَاتَتْکَ الصَّلَاۃُ نَسِیْتَھَا فَذَکَرْتَھَا بَعْدَ الْعَصْرِ، اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ فَلَا تُصَلِّھَا حَتّٰی یَخْرُجَ ذٰلِکَ الْوَقْتُ ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ غَرَبَتْ: اَنَّ ذٰلِکَ یُجْزِیْہِ، وَکَذٰلِکَ لَوْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ طَلَعَتْ ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَا بَاْسَ اَنْ یُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْھَا بَعْدَ طُلُوْعِھَا، وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا، وَلَا عِنْدَ قِیَامِھَا ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب تمہاری نماز قضاء ہو جائے یا تم اسے بھول جاؤ اور پھر تمہیں عصر کے بعد یا فجر کے بعد یاد آئے تو تم اس وقت تک اسے ادا نہ کرو جب تک وہ وقت گزر نہ جائے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اور پھر سورج غروب ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

اسی طرح اگر وہ شخص فجر کی نماز میں ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے اور پھر سورج طلوع ہو جائے (تو یہ نماز بھی جائز ہوگی)۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عصر کے بعد نماز جنازہ ادا کر لی جائے یا فجر کے بعد ادا کی جائے۔

البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد نماز جنازہ ادا کرنا درست نہیں ہے اور نہ ہی سورج غروب ہوتے وقت اور نہ ہی اس کے قیام (یعنی زوال کے وقت)۔

بَابُ: اَلتَّکْبِیْرُ فِیْ الصَّلَاۃِ

باب 13: نماز میں تکبیر کہنا

74-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی اِلٰی فُرُوْعِ اُذُنَیْهِ، ثُمَّ لَا یَرْفَعُهُمَا حَتّٰی یَقْضِیْ صَلَاتَهٗ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ پہلی تکبیر میں کانوں کی اوپری کنارے تک اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے اور پھر ''رفع یدین'' نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ وہ نماز مکمل کر لیتے تھے۔

75-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ، کَبَّرَ، وَلَمْ یَنْتَظِرْ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: جب مؤذن یہ کہتا ''قد قامت الصلوٰۃ'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے تھے اور وہ (اقامت ختم ہونے کا) انتظار نہیں کرتے تھے۔

76-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ رَفْعٍ وَخَفْضٍ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (نماز کے دوران) اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

77-وَقَالَ زَیْدٌ: اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلتَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی فَرِیْضَۃٌ، وَبَاقِیْ التَّکْبِیْرِ سُنَّۃٌ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ سَبَّحَ اَوْ هَلَّلَ کَانَ دَاخِلًا فِیْ الصَّلَاۃِ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِیْ الصَّلَاۃِ اِلَّا بِتَکْبِیْرٍ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہی جائے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی تکبیر فرض ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سبحان اللہ پڑھ لے یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے تو وہ نماز میں داخل شمار ہوگا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی نماز میں صرف تکبیر کہہ کر داخل ہوسکتا ہے۔

78-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کی کنجی وضوء ہے اور یہ تکبیر کے ذریعے شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہوتی ہے۔

79-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَدْرَکَ الْاِمَامَ، وَهُوَ رَاکِعٌ فَکَبَّرَ تَکْبِیْرَةً وَّاحِدَةً یُرِیْدُ بِهَا الدُّخُوْلَ فِی الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَکَعَ اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نمازی امام کو ایسی حالت میں پائیں کہ وہ رکوع میں جاچکا ہو تو مقتدی ایک تکبیر کہہ کر اس کے ذریعے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اور پھر رکوع میں چلا جائے تو یہ بات اس کے لیے جائز ہوگی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اِسْتِفْتَاحُ الصَّلَاةِ

باب 14: نماز کا آغاز کرنا

حدیث 78

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن علیؓ، ابواب الطهارة، باب: ان مفتاح الصلوٰة الطهور، رقم الحديث: 3

اخرجه ابوداؤد فی "سننه"، عن علیؓ، کتاب الطهارة، باب: فرض الوضوء، رقم الحديث: 61

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن علیؓ، کتاب الطهارة و سننها، باب: مفتاح الصلوٰة الطهور، رقم الحديث: 275

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن علیؓ، کتاب الطهارة، باب: مفتاح الصلوٰة طهور، رقم الحديث: 687

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علیؓ، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علی بن ابی طالب، رقم الحديث: 1006

اخرجه الحاکم فی "المستدرك"، عن ابی سعید، کتاب الطهارة، رقم الحديث: 457

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن علیؓ، مسند علی بن ابی طالبؓ، رقم الحديث: 616

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبير"، عن ابن عباس، باب العين، مسند عبدالله بن العباس، رقم الحديث: 11369

80-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاۃَ قَالَ:

"اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ، وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ"

ثُمَّ یَبْتَدِئُ وَیَقْرَأُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو صحیح طریقے کے ساتھ اپنا فرمانبردار پیدا کیا ہے اور میں مشرک لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں میں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر وہ نماز کا آغاز کرتے تھے اور قرأت شروع کر دیتے تھے۔

81-قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا دَخَلَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْکُوْفَةَ اِسْتَخْفٰی فِیْ دَارِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ الْاَسَدِیِّ، فَبَلَغَ ذٰلِکَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَکَلَّمَ مُعَاوِیَةَ بْنَ اِسْحَاقَ السُّلَّمِیَّ، وَنَصْرَ بْنَ خُزَیْمَةَ الْعَبْسِیَّ وَسَعِیْدَ بْنَ خَثِیْمَ حَتّٰی دَخَلُوْا عَلٰی زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَهَاءِ الْکُوْفَةِ فَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا اِفْتِتَاحُهَا وَمَا اِسْتِفْتَاحُهَا وَمَا تَحْرِیْمُهَا وَمَا تَحْلِیْلُهَا قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُوْرُ، وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ، وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ، وَافْتِتَاحُ الصَّلَاةِ التَّکْبِیْرُ، لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ، وَالْاِسْتِفْتَاحُ هُوَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ، لِاَنَّهٗ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاۃَ قَالَ ذٰلِکَ، فَاَعْجَبَ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِکَ مِنْهُ۔

آراء امام ابوحنیفہ

ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہما جب کوفہ تشریف لائے تو وہ عبداللہ بن زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔

اس بات کی اطلاع امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے معاویہ بن اسحاق' نصر بن خزیمہ اور سعید بن خثیم سے اس بارے میں بات چیت کی یہ حضرات امام زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: یہ صاحب کوفہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا افتتاح کیسے ہوتا ہے؟ اس کا استفتاح کیسے ہوتا ہے؟ اس کی تحریم کیا ہے؟ اور اس کی تحلیل کیا ہے؟ (یعنی یہ شروع کیسے ہوتی ہے اور ختم کیسے ہوتی ہے؟)

ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وضوء نماز کی کنجی ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔ اس کا آغاز تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور رفع یدین کیا کرتے تھے اور نماز کے شروع میں یہ پڑھا جاتا ہے:

"تو پاک ہے اے اللہ، حمد تیرے لیے ہے، تیرا اسم برکت والا ہے، تیری عظمت بلند ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ شروع میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

تو یہ جواب امام زید رضی اللہ عنہ کو بہت پسند آیا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْقِرَأَةُ فِیْ الصَّلَاةِ

باب 15: نماز میں قرأت کرنا

82-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَنَّهٗ کَانَ یُعْلِنُ الْقِرَأَةَ فِیْ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَیُسِرُّ الْقِرَأَةَ فِیْ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَکَانَ یُسَبِّحُ فِیْ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ وَالرَّکْعَةِ الْاَخِیْرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مغرب، عشاء کی ابتدائی دو رکعات میں اور فجر کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔ جبکہ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں پست آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔ وہ ظہر، عصر اور عشاء کی آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھا کرتے تھے اور مغرب کی آخری رکعت میں (بھی تسبیح پڑھا کرتے تھے)۔

83-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ

كَانَ يُجْهِرُ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔﴾

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کر

ہیں: وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

84-حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ بِغَيْرِ قِرَاْ

خُدَاجٌ ۔

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر وہ نما

قرأت کے بغیر ہو وہ نامکمل ہو گی۔

85-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانُوْا يَقْرَؤُنَ خَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَلَطْتُمْ عَلَىَّ فَلَا تَفْعَلُوْا" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات

کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے میرے

(قرأت کو) خلط ملط کر دیا ہے۔ آئندہ ایسا نہیں کرنا۔

86-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَنَسِىَ فَاتِحَةَ الْكِ

فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فَقَرَاَهَا فِى الثَّانِيَةِ وَسَجَدَ سَجْدَةَ السَّهْوِ ۔

حدیث **85**:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید هذا الحدیث باختلاف الالفاظ مع الزیادة والنقصان كما

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن ابی هریرة' ابواب الصلوٰة' باب: ترك القراة خلف الامام' رقم الحدیث: **312**

اخرجه ابوداؤد فی "سننه"، عن عبادة بن الصامت' كتاب الصلوٰة' باب: من ترك القراة فی صلاته' رقم الحدیث: **824**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' صفة الصلوٰة' باب: ترك القراة خلف الامام' رقم الحدیث: **919**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن ابی هریرة' كتاب اقامة الصلوٰة' باب: اذا قرأ الامام فانصتوا' رقم الحدیث: **848**

اخرجه الامام مالك فی "المؤطا"، عن ابی هریرة' كتاب الصلوٰة' باب: ترك القراة خلف الامام فیما جهر فیه' رقم الحدیث: **193**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' مسند المكثرین من الصحابة' باب: مسند ابی هریرة' رقم الحدیث: **7268**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب الصلوٰة' باب: صفة الصلوٰة' رقم الحدیث: **1849**

اخرجه اتطبرانی فی "معجمعه الصغیر" عن عبادة بن صامت' باب العین' من اسمه عبداللّٰه' رقم الحدیث: **643**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی هریرة' كتاب الصلوات' باب: من كره القراة خلف الامام' رقم الحدیث: **3776**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ابی هریرة' كتاب الصلوٰة' باب: القراة خلف الامام' رقم الحدیث: **2795**

آثارامام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی۔ انہیں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا یاد نہیں رہا تو انہوں نے اسے دوسری رکعت میں پڑھ لیا اور آخر میں سجدہ سہو کرلیا۔

87-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ فِی الصَّلَاۃِ فَنَسِیَ اَنْ یَقْرَءُ حَتّٰی یَرْکَعَ فَلْیَسْتَوِ قَائِمًا، ثُمَّ یَقْرَأُ، ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ۔

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَفْتَحُ عَلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلَاۃِ وَاِنْ فَتَحَ عَلَیْہِ فَالصَّلَاۃُ تَامَّۃٌ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلْمُعَوَّذَتَانِ مِنَ الْقُرْآنِ۔

آراءامام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص نماز میں داخل ہو اور پھر قرأت کرنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ رکوع میں چلا جائے تو پھر وہ سیدھا کھڑا ہو پھر قرأت کرے پھر رکوع میں جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کوئی بھی شخص امام سے پہلے نماز شروع نہ کرے لیکن اگر وہ اس سے پہلے شروع کرلے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"معوذتین" قرآن پاک کا حصہ ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَمَا یُقَالُ فِیْ ذٰلِكَ

باب 16: رکوع اور سجدے کا بیان اور ان میں کیا پڑھا جائے گا

•••——•••——•••

88-حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حدیث **88**:

اخرج اصحاب السنن والسانید ھذہ الروایۃ مطولاً و مختصرًا کما

اخرجہ مسلم فی "صحیحہ"، عن علی ' فی کتاب الصلوٰۃ' باب: النھی عن قراۃ القرآن فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث: **480**

واخرجہ الشافعی فی "مسندہ" عن ابن عباس' باب: من کتاب استقبال القبلۃ' رقم الحدیث: **155**

اخرجہ ابوداؤد فی "سننہ"، عن ابن عباس' کتاب الصلوٰۃ' باب: الدعاء فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث: **876**

اخرجہ النسائی فی "سننہ"، عن ابن عباس' کتاب صفۃ الصلوٰۃ' باب: تعظیم الرب فی الرکوع' رقم الحدیث: **1045**

اخرجہ النسائی فی "سننہ"، عن علی ' کتاب صفۃ الصلوٰۃ' باب: النھی عن القراۃ فی السجود' رقم الحدیث: **1119**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّاَنَا سَاجِدٌ

قَالَ: وَاِذَا رَكَعْتَ فَعَظِّمِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَاِذَا سَجَدْتَّ فَسَبِّحْهُ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب تم رکوع میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تذکرہ کرو۔ اور جب تم سجدے جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو۔

89-وعَنْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرُّكُوْعِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ شِئْتَ قُلْتَ ذٰلِكَ تِسْعًا، وَاِنْ شِئْتَ سَبْعًا، وَاِنْ شِئْتَ خَمْسًا، شِئْتَ ثَلَاثًا۔

(بقیہ تخریج حدیث **88**) اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابن عباس' فی: من مسند بنی هاشم' (باب) مسند عبدالله بن عباس الحدیث: **1900**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن ابن عباس' کتاب الصلوٰة' باب: النهی عن القراة فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث: **1325**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن ابن عباس' کتاب الصلوٰة' باب: النهی عن قراة القرآن فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث: **548**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن ابن عباس' کتاب الصلوٰة' باب: الامر بتعظیم الرب فی الرکوع' رقم الحدیث: **602**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابن عباس' کتاب الصلوٰة' باب: صفة الصلوٰة' رقم الحدیث: **1900**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابن عباس' کتاب الرئویا' رقم الحدیث: **6045**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابن عباس' عن علی' فی مسند علی بن ابی طالب' رقم الحدیث: **603**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابن عباس' عن علی' فی مسند علی بن ابی طالب' رقم الحدیث: **604**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابن عباس' فی اول مسند ابن عباس' رقم الحدیث' **2387**

اخرجه البزار فی "مسنده" عن ابن عباس عن علی' فی مسند علی بن ابی طالب' (باب) عبدالله بن حارث عن ابن عباس عن علی' رقم الحدیث:

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابن عباس' کتاب الصلوات' باب: فی القراة فی الرکوع و السجود ومن کرهها' رقم الحدیث: **59**

اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" فی: الاربعون من شعب الایمان وهو باب فی الملابس والزی والا وانی ومایکره' فصل: فی تحلی الرجال' رقم الحدیث: **31**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابن عباس' فی کتاب الستطبیق' باب: تعظیم الرب فی الرکوع' رقم الحدیث: **633**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن علی' کتاب الزینة' باب: القسی' رقم الحدیث: **9565**

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن علی' کتاب الحیض' باب: النهی عن قراة القرآن فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث: **2398**

اخرجه الحمیدی فی "مسنده"، عن ابن عباس' فی: احادیث ابن عباس ایضاً' رقم الحدیث: **489**

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" کتاب المعیشة والآداب' فرع فی الرؤیا' رقم الحدیث: **41409**

قَالَ: وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .

آراءامام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا کرتے تھے اور سجدے میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھا کرتے تھے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اگر تم چاہو تو اسے نو مرتبہ پڑھ سکتے ہو اگر چاہو تو سات مرتبہ اگر چاہو تو پانچ مرتبہ اور اگر چاہو تو تین مرتبہ پڑھ سکتے ہو۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھایا کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔

''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ''

(اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے)۔

90-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عن اٰبائه عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فَلْيَتَفَجَّجْ فِيْ سُجُوْدِهِ، وَاِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ وَلتجمَعْ بَيْنَ فَخِذَيْهَا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے سجدے میں دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے اور جب کوئی عورت نماز ادا کرے تو وہ سمٹ کر سجدہ کرے اور اپنے رانوں کو ملا کر رکھے۔

91- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا اَدْرَكَ الْاِمَامَ رَاكِعًا فَرَكَعَ مَعَهُ اِعْتَدَّ بِالرَّكْعَةِ، وَاِنْ اَدْرَكَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ فَسَجَدَ مَعَهُ لَمْ يَعْتَدَّ بِذٰلِكَ .

آراءامام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' : جب تم امام کو رکوع کی حالت میں پاؤ اور اس کے ساتھ رکوع کر لو تو اسے ایک رکعت شمار کرو اور اگر تم اسے سجدے کی حالت میں پاؤ اور اس کے ساتھ سجدہ کر لو تو یہ ایک رکعت شمار نہیں ہوگی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلتَّشَهُّدُ

باب 17: تشہد کا بیان

92-قَالَ: وكان زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يقول فِىْ التَّشَهُّدِ فِىْ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْ لِلّٰهِ، وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ، اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُهٗ، ثُمَّ يَنْهَضُ

قَالَ: وكان زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَفْرُشُ الْيُسْرٰى

قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ تَشَهُّدٍ ۔

آراءامام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ابتدائی دو رکعات کے بعد تشہد میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔تمام اچھے نام اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔'' پھر وہ (تیسری رکعت کے لیے) اٹھ جایا کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید رضی اللہ عنہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا کرتے تھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تشہد کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

93-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ قَالَ:

''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ الطَّيِّبَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ الطَّاهِرَاتُ النَّاعِمَاتُ السَّابِغَاتُ مَا طَ وَطَهُرَ، وَزَكٰى وَخَلُصَ، وَنَمٰى فَلِلّٰهِ، وَمَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، اَشْهَدُ نِعْمَ الرَّبِّ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلِ''

ثُمَّ يَحْمَدُاللّٰهَ وَيُثْنِىْ عَلَيْهِ وَيُصَلِّىْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے بات بیان کرتے ہیں، جب وہ تشہد میں جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں حق کے ہمراہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو سب سے بہتر پروردگار ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر رسول ہیں۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتے تھے پھر دائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور پھر بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اسلام علیکم ورحمتہ اللہ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ پڑھا کرتے تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْقُنُوْتُ

باب 18: قنوت کا بیان

94-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ کَانَ یُقْنُتُ فِی الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ، وَفِی الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ قَنَتَ بِالْکُوْفَةِ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور وتر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

پھر انہوں نے کوفہ میں وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا شروع کردی۔

95-وَکَانَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ وَالْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

96-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

''ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، اسباط علیہ السلام کی طرف نازل کی گئی اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے نبیوں کو دی گئی''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

97-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمَهُنَّ جِبْرِیْلُ

حدیث **97**:

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والمسانید هذه الروایة مختصرًا و مطولاً مع زیادة الالفاظ و نقصانه کما

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن الحسن بن علی، کتاب: قیام اللیل و تطوع النهار، باب: الدعاء فی الوتر، رقم الحدیث:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه"، عن الحسن بن علی، کتاب: سجود القرآن، باب: القنوت فی الوتر، رقم الحدیث: **1425**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن الحسن بن علی، فی مسند اهل البیت، حدیث الحسن بن علی، رقم الحدیث: **1727**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن الحسن بن علی، فی کتاب: الصلوٰة، باب: الدعاء فی القنوت، رقم الحدیث: **1591**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن الحسن بن علی، فی کتاب: الصلوٰة، باب: الدعاء فی القنوت، رقم الحدیث: **1593**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن الحسن بن علی، کتاب الصلوٰة، باب: ذکر خبر روی عن وتر النبی بعد الفجر، رقم الحدیث: **1095**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن الحسن بن علی، کتاب الرقائق، باب الادعیة، رقم الحدیث: **945**

اخرجه الحاکم فی "المستدرك"، عن الحسن بن علی، کتاب: معرفة الصحابة، باب: من فضائل الحسن بن علی، رقم الحدیث: **4800**

اخرجه الحاکم فی "المستدرك"، عن الحسن بن علی، کتاب: معرفة الصحابة، باب: من فضائل الحسن بن علی، رقم الحدیث: **4801**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2701**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2702**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2703**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2704**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2705**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2706**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **2707**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **27011**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **27012**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن الحسن بن علی، باب الحاء، (فصل) حسن بن علی، رقم الحدیث: **27013**

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ:

"اَللّٰھُمَّ اِھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَنْ اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاَنَّہٗ لَا یَذُلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں یہ چند کلمات ہیں جنہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا تھا آپ انہیں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! تو مجھے اس چیز میں سے ہدایت عطا کر جو ہدایت تو نے ادا کی ہے تو مجھے وہ عافیت عطا کر جو عافیت تو عطا کرتا ہے تو مجھے اس چیز سے پھیر دے جس سے تو پھیرتا ہے اور تو مجھے اس چیز میں برکت عطا کر جو تو نے عطا کی ہے تو مجھے اسی چیز کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا اور جس کا تو نگہبان ہو اسے کوئی رسوا نہیں کر سکتا اور جس کا تو دشمن ہو اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا تو برکت والا ہے۔ ہمارے پروردگار اور بلند و برتر ہے۔"

❀—❀❀—❀
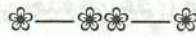
بَابُ: فَضْلُ الصَّلَاۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ
باب19: باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان

(بقیہ تخریج حدیث97) اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط"، عن عائشه عن حسن بن علی' جزء ٤' من اسمه علی' رقم الحدیث: 3887

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط"، عن سلیمان بن بریدة عن ابیه' جزء 5' من اسمه محمد' رقم الحدیث: 7360

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن الحسن بن علی' فی مسند الحسن بن علی بن ابی طالب' رقم الحدیث: 6762

اخرجه البزار فی "مسنده" عن الحسن بن علی' فی مسند الحسن بن علی' رقم الحدیث: 1336

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ابن عباس و محمد بن علی' فی کتاب الصلوٰة' باب القنوت' رقم الحدیث: 4957

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن الحسن بن علی' فی کتاب الصلوٰة' باب: القنوت' رقم الحدیث: 4984

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن الحسن بن علی' فی کتاب الصلوات' باب: فی قنوت الوتر من الدعاء' رقم الحدیث: 6889

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی"، عن الحسن والحسین' فی کتاب الحیض' باب: دعاء القنوت' رقم الحدیث: 2957

اخرجه الشیبانی فی "الآحاد و المثانی" عن عائشه عن الحسن بن علی' فی: من ذکر الحسن بن علی' رقم الحدیث: 415

اخرجه الهیثمی فی "مجمع الزوائد" عن بریدة' فی کتاب الصلوٰة' باب القنوت' رقم الحدیث: 2381

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الصلوٰة من قسم الاقوال' القنوت من الاکمال' رقم الحدیث: 19575

98-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلصَّلٰواتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ، وَهِیَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ ﴾

قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ مَا الْكَبَائِرُ؟ فَقَالَ: قَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ، وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، پانچ نمازیں ان کے درمیان ہونے والے (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

"بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔"

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے دریافت کیا کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کسی مومن کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جھوٹی گواہی دینا، والدین کی نافرمانی کرنا، میدان جنگ سے فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

99-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ یَكُفُّ عَنْهَا الْبَلَاءُ مَا لَمْ یَظْهَرُوْا خِصَالًا عَمَلًا بِالرِّیَاءِ وَاِظْهَارَ الرِّشَاءِ، وَقَطْعَ الْاَرْحَامِ وَقَطْعِ الصَّلَاةِ فِیْ جَمَاعَةٍ وَتَرْكِ هٰذَا الْبَیْتِ اَنْ یُؤَمَّ، فَاِذَا تُرِكَ هٰذَا الْبَیْتُ اَنْ یُؤَمَّ لَمْ یُنَاظَرُوْا" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت سے بلائیں دور رہیں گی جب تک ان میں یہ عادتیں ظاہر نہیں ہوں گی دکھاوے کے طور پر عمل کرنا، رشتے داری کے حقوق پامال کرنا' باجماعت نماز ترک کرنا اور اس گھر (خانہ کعبہ) کو چھوڑ دینا کہ (حج، عمرے کے لیے) اس کا قصہ کیا جائے جب وہ اس گھر کو یوں ترک کردیں گے کہ اس کی طرف رخ کیا جائے تو ان لوگوں پر نظر رحمت نہیں کی جائے گی۔

100-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ لَا یُجِیْبُ اِلَی الصَّلَاةِ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، مسجد کے پڑوس میں رہنے والے (کی اپنے گھر میں) نماز نہیں ہوتی جو اذان سننے کے بعد نماز کا جواب نہیں دیتا (یعنی مسجد میں آ کر نماز ادا نہیں کرتا۔)

101 - (حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقول: "تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰی، فَهَلَكَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ قَامَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ بَعْدَمَا هَدَاَتِ الْعُیُوْنُ فَاَسْبَغَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلَكَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ ذٰلِكَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اس کے سائے کے نیچے وہ سایہ میں ہوگا جو اپنے گھر سے نکلے گا اس نے اچھی طرح وضوء کیا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر کی طرف جائے گا تا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرض (نماز) کو ادا کرے اور اسی درمیان میں (یعنی اللہ تعالیٰ کے گھر اور اپنے گھر کے درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے) اور ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت جبکہ آنکھیں سو چکی ہوں' کھڑا ہو اور اچھی طرح وضوء کرے پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر کی طرف کھڑا ہو (یعنی اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو) اور اسی دوران انتقال کر جائے۔

102 - (حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ غَدَا عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ

حدیث **102**:

اخرج اصحاب الحدیث هذه الروایة' مختصرًا و مطولاً كما

اخرجه الامام مالك فی "المؤطا"، عن ابی هریرة' كتاب: الصلوٰة' باب: ما جاء فی النداء للصلوٰة' رقم الحدیث: **149**

اخرجه الامام مالك فی "المؤطا"، عن ابی هریرة' كتاب: صلاة الجامعة باب: ما جاء فی العتمة والصبح' رقم الحدیث: **293**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب: الاذان' باب: الاستهام فی الاذان' رقم الحدیث: **590**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب: الجماعة والامامة' باب: فضل التهجیر الی الظهر: رقم الحدیث: **624**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب: الجامعة والامامة' باب: فضل العشاء فی الجماعة' رقم الحدیث: **626**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب: الجامعة والامامة' باب: الصف الاول' رقم الحدیث: **688**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب الشهادات' باب: القرعة فی المشكلات' رقم الحدیث: **254**

اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' كتاب الصلوٰة' باب: تسویة الصفوف واقامتها' رقم الحدیث: **437**

فَوَجَدَهُ مُتَصَبِّحًا يَعْنِي: نَائِمًا،
فَقَالَ: مَا لَكَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ!
قَالَ: كَانَ مِنِّي مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ فَنِمْتُ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَفَتَرَكْتَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ؟

(بقیہ تخریج حدیث **102**) اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة' باب: فضل صلوٰة الجامعة' رقم الحديث:**651**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: المواقیت' باب: الرخصة فی ان یقال للعشاء العتمة' رقم الحديث:**540**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب :الاذان' باب: الاستهام علی التاذین' رقم الحديث:**671**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی بن کعب' کتاب: الامامة' باب: الجامعة اذا کانوااثنین' رقم الحديث:**843**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن عائشة' کتاب: المساجد والجماعات' باب: صلاة العشاء والفجر فی جماعة' رقم الحديث:**796**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب:المساجد والجماعات' باب: صلاة العشاء والفجر فی جماعة' رقم الحديث:**797**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**7225**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**7724**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**8009**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**8859**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**9482**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**10017**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**10102**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**10221**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**10889**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند ابی هریرة' رقم الحديث:**10911**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن انس' فی مسند المکثرین من الصحابة' (باب) مسند انس بن مالک' رقم الحديث:**12555**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی بن کعب' فی مسند الانصار' (باب) حدیث ابی بصیر العبدی وابنه عبداللّٰه بن ابی البصیر عن ابی بن کعبؓ' رقم الحديث:**21302**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی بن کعب' فی مسند الانصار' (باب) حدیث ابی بصیر العبدی وابنه عبداللّٰه بن ابی بصیر عن ابی بن کعبؓ' رقم الحديث:**21303**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی بن کعب' فی مسند الانصار' (باب) حدیث ابی بصیرالعبدی وابنه عبداللّٰه بن ابی بصیر عن ابی بن کعبؓ' رقم الحديث:**21309**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عائشه' فی باقی مسند الانصار' (باب) حدیث السیده عائشة' رقم الحديث:**24550**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن ابی بن کعب' فی کتاب الصلوٰة' باب. ای الصلوٰة علی المنافقین اثقل' رقم الحديث:**1269**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن ابی هریرة' فی کتاب الصلوٰة' باب: ای الصلوٰة علی المنافقین اثقل' رقم الحديث:**1273**

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن ابی هریرة' فی کتاب الصلوٰة' باب: ای الصلوٰة علی المنافقین اثقل' رقم الحديث:**1274**

فَقَالَ: نَعَمْ!

فَـقَـالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ لَاَنْ اُصَلِّيَ الْفَجْرَ وَعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحْيِيَ مَا بَيْنَهُمَا اَوَ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا، وَاَنَّهُمَا لَيُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ حضرت

(بقیہ تخریج حدیث **102**) اخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه"، عن ابى هريرة' فى كتاب الصلوٰة' باب: ذكر الحض على شهود صلوٰة العشاء والصبح' رقم الحديث: **1475**

اخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه"، عن ابى بن كعب' فى كتاب الصلوٰة' باب: ذكر بيان ان ماكثر من العدد فى الصلوٰة جماعة كانت الصلوٰة افضل' رقم الحديث: **1476**

اخرجه ابن حبان فى "صحيحه"، عن ابى هريرة' كتاب الصلوٰة' باب: الاذان' رقم الحديث: **1659**

اخرجه ابن حبان فى "صحيحه"، عن ابى بن كعب' كتاب الصلوٰة' باب: الامامة والجماعة' رقم الحديث: **2056**

اخرجه ابن حبان فى "صحيحه"، عن ابى هريرة' كتاب الصلوٰة' باب: فرض الجامعة الاعذار التى تبيح تركها' رقم الحديث: **2098**

اخرجه ابن حبان فى "صحيحه"، عن ابى هريرة' كتاب الصلوٰة' باب: فرض متابعة الامام' رقم الحديث: **2153**

اخرجه الطيالسى فى "مسنده"، عن ابى بن كعب' (باب) احاديث ابى ن كعب' رقم الحديث: **554**

اخرجه الطبرانى فى "معجمه الاوسط"، عن ابى بن كعب' جزء: **2** رقم الحديث: **1834**

اخرجه الطبرانى فى "معجمه الاوسط"، عن ابى بن كعب' جزء: **9**' (باب) من اسمه مفضل' رقم الحديث: **9217**

اخرجه ابن ابى شيبة فى "مصنفه"، عن ابى هريرة' كتاب الصلوات' باب: فى التخلف فى العشاء والفجر' رقم الحديث: **3351**

اخرجه ابن ابى شيبة فى "مصنفه"، عن ابى بن كعب' كتاب الصلوات' باب: فى التخلف فى العشاء و الفجر' رقم الحديث: **3352**

اخرجه ابن ابى شيبة فى "مصنفه"، عن عائشه' كتاب الصلوات' باب: فى التخلف فى العشاء والفجر' رقم الحديث: **3356**

اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ"، عن عائشه' كتاب الصلوٰة' باب: فضل صلوٰة و العشاء و الآخرة' رقم الحديث: **386**

اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ"، عن عائشه' كتاب الصلوٰة' باب: فضل صلوٰة و العشاء و الآخرة' رقم الحديث: **387**

اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ"، عن ابى بن كعب' كتاب: الامامة والجماعة' باب: الجماعة اذا كانوا اثنين' رقم الحديث: **917**

اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ"، عن ابى هريرة' كتاب: مواقيت الصلوٰة' باب: الرخصة فى ان يقال للعشآء والعتمة' رقم الحديث: **1521**

اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ"، عن ابى هريرة' كتاب: الاذان' باب: الاستهام على النداء' رقم الحديث: **1635**

اخرجه البيهقى فى "سننه الكبرىٰ"، عن ابى هريرة' كتاب: الحيض' باب: ماجاء فى التشديد فى ترك الجماعة من غير عذر' رقم الحديث: **4710**

اخرجه الطحاوى' فى "شرح معانى الآثار" عن ابى هريرة' كتاب الصلوٰة

باب: الصلوٰة الوسطىٰ اى الصلوات' رقم الحديث: **918**

اخرجه الكسى' فى "المنتخب من مسند عبد بن حميد" عن ابى بن كعب' (باب) حديث ابى بن كعب' رقم الحديث: **173**

اخرجه الهيثمى' فى "مجمع الزوائد" عن انس' فى كتاب: الصلوٰة' باب: فى صلوٰة العشاء الآخرة والصبح فى جماعة' رقم الحديث: **2145**

ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہیں صبح کے وقت سویا ہوا پایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اے ابودرداء! کیا وجہ ہے، انہوں نے جواب دیا میں رات کو کچھ نوافل پڑھتا رہا تھا اس لیے سو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے صبح کی نماز باجماعت ترک کردی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابودرداء! میرا فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں ان دونوں نمازوں کے درمیان عبادت کرتا رہوں کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ان دونوں (نمازوں کو باجماعت ادا کرنے) کا کیا ثواب ہے تو یہ ضرور اس میں شریک ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسیٹ کر آئیں اور یہ دونوں نمازیں ان کے درمیان (کی جانے والی خطائیں) معاف کردیتی ہیں۔''

103-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِسْبَاغُ الطُّهُوْرِ فِی السَّبَرَاتِ، وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل سردی کے موسم میں (یا طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت) اچھی طرح وضو کرنا اور جماعت کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: مَنْ يَؤُمُّ النَّاسَ وَمَنْ اَحَقُّ بِذٰلِكَ

باب 20: لوگوں کی امامت کون کرے اور کون اس کا زیادہ حقدار ہے

104-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقُرْآنِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً، فَاَکْبَرُهُمْ سِنًّا ۔

حدیث **104**

اخرج هذا الحدیث اصحاب الجوامع والمسانید والسنن مع الزیادة والاختصار واختلاف الالفاظ کما

اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی مسعود الانصاری' کتاب: المساجد و مواضع الصلوٰة' باب: من احق بالامامة' رقم الحدیث:**673**

اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی مسعود الانصاری' فی کتاب: المساجد و مواضع الصلوٰة' باب: من احق بالامامة' رقم الحدیث:**673**

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن ابی مسعود الانصاری' فی: ابواب الصلوٰة' من احق بالامامة' رقم الحدیث:**235**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی مسعود الانصاری' کتاب: الامامة' باب: من احق بالامامة' رقم الحدیث:**780**

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو نماز وہ شخص پڑھائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی اس کا حافظ ہو) اور اگر وہ لوگ قرآن پاک میں برابر ہوں تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو۔

105-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يُصَلّٰى خَلْفَ الْحَرُوْرِيَّةِ وَلَا خَلْفَ الْمُرْجِئَةِ وَلَا الْقَدَرِيَّةِ، وَلَا مَنْ نَصَبَ حَرْبًا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ

قَالَ وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْمَكْفُوْفِ وَالْاَعْرَابِ

قَالَ: وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرَخِّصُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُلُوْكِ وَوَلَدِ الزِّنَا اِذَا كَانَ عَفِيْفًا ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حروریہ، خوارج، مرجئہ، قدریہ اور جن لوگوں نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کی ہو، ان کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام زید رضی اللہ عنہ نابینا شخص اور دیہاتی کے پیچھے نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے غلام اور زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت دی ہے جبکہ وہ

(بقیه تخریج حدیث **104**)اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی مسعود الانصاری' فی مسند الشامیین' (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری' رقم الحدیث:**17104**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی مسعود الانصاری' فی مسند الشامیین' (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری' رقم الحدیث:**17133**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی مسعود الانصاری' فی مسند الشامیین' (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری' رقم الحدیث:**17138**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی مسعود الانصاری' فی مسند الشامیین' (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری' رقم الحدیث:**17140**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی مسعود الانصاری' فی: باقی مسند الانصار' (باب) حدیث ابی مسعود عقبه بن عامر انصاری' **22394**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن ابی مسعود الانصاری' فی: کتاب الصلوٰة' باب: ذکر احق الناس بالامامة' رقم الحدیث:**1507**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابی مسعود الانصاری' فی کتاب الصلوٰة' باب: فرض متابعة الامام" رقم الحدیث:**2133**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابی مسعود الانصاری' فی کتاب الصلوٰة' باب: فرض متابعة الامام" رقم الحدیث:**2144**

اخرجه الطیالسی فی "مسنده"، عن ابی مسعود' فی: احادیث ابی مسعود البدری' رقم الحدیث:**618**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ابی مسعود' فی: کتاب الصلوٰة' باب: القوم یجتمعون من یؤمهم' رقم الحدیث:**3808**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی مسعود' فی: کتاب الصلوٰات' باب: من قال یؤم القوم اقراهم' رقم الحدیث:**3451**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی مسعود' فی: کتاب الامامة والجماعة' باب: من احق بالامامة' رقم الحدیث:**855**

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنزالعمال"،(عن مسلم) فی کتاب الصلوٰة من قسم الافعال' (باب) صفات الامام وآدابه' رقم الحدیث:**20414**

اخرجه الخطیب التبریزی' فی "مشکاة المصابیح"، (عن مسلم) کتاب الصلوٰة' باب الامامة' الفصل الاول' رقم الحدیث:**117**

شخص خود پاکدامن ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اِقَامَةُ الصُّفُوْفِ
باب21: صفیں قائم کرنا

106-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَفْضَلُ الصُّفُوْفِ اَوَّلُهَا وَهُوَ صَفُّ الْمَلَائِکَةِ وَافْضَلُ الْمُقَدَّمِ مَیَامِنِ الْاِمَامِ

قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلَاةِ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَاَلْزِمُوْا عَوَاتِقَکُمْ وَلَا تَدَعُوْا خِلَلًا فَیَتَخَلَّلَکُمُ الشَّیْطَانُ کَمَا یَتَخَلَّلُ اَوْلَادَ الْحَذْفِ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، سب سے افضل صف پہلی صف ہے اور وہ فرشتوں کی صف ہے اور پہلی صف میں وہ لوگ زیادہ فضیلت رکھتے ہیں جو امام کے دائیں طرف ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو درست کرلو اور اپنے کندھوں کو ملا کر رکھو اور کوئی خلاء نہ چھوڑو ورنہ شیطان تمہارے درمیان اسی طرح خلل ڈال دے گا جیسے اس نے (یمن میں رہنے والی ایک قوم) "اولادِ حذف" کے درمیان خلل ڈال دیا گیا تھا۔

107-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَتَقَدَّمَنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَّفَنَا خَلْفَهٗ، فَصَلّٰی بِنَا، ثُمَّ قَالَ:

"اِذَا کَانَ اِثْنَانِ فَلْیَقُمْ اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِ الْاٰخَرِ".

حدیث **106**

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والسانید هذه الروایة مع اختلاف الالفاظ کما

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابراء' فی: مسند الکوفیین (باب) حدیث ابراء بن عازب' رقم الحدیث:**18641**

البر عن البراء بن عازب' حرف الجیم' باب الجیم من اسمه جعفر' رقم الحدیث:**330**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن البراء بن عازب' کتاب الصلوات' باب: ماقالوا فی اقامة الصف' رقم الحدیث:**3526**

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن البراء بن عازب' کتاب الحیض' باب: اقامة الصفوف و تسویتها' رقم الحدیث:**4965**

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، میں تھا اور ایک انصاری شخص تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"جب دو لوگ ہوں تو ان میں سے ایک دوسرے کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے۔"

108-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی رَجُلٌ خَلْفَ الصُّفُوْفِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰكَذَا صَلَّیْتَ وَحْدَكَ لَیْسَ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "فَاَعِدْ صَلَاتَكَ".

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے صفوں کے پیچھے (تنہا) کھڑے ہو کر نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس طرح اکیلے نماز ادا کی ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی نہیں تھا؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز دوبارہ پڑھو۔

❀——❀❀——❀

حدیث **108**:

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن وابصة بن معبد، فی کتاب الصلوٰة، باب: الصلوٰة خلف الصف وحده، رقم الحدیث: **230**

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن وابصة بن معبد، فی کتاب الصلوٰة، باب: الصلوٰة خلف الصف وحده، رقم الحدیث: **231**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن وابصة بن معبد، فی کتاب الصلوٰة، باب: فرض متابعة الامام، رقم الحدیث: **2200**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن وابصة بن معبد، فی کتاب الصلوٰة، باب: فرض متابعة الامام، رقم الحدیث: **2201**

اخرجه دار قطنی فی "سننه"، عقن وابصة، فی کتاب الصلوٰة، باب: صلوٰة الامام وهو جنب او محدث، رقم الحدیث: **5**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن ابن عباس، باب العین، احادیث عبداللّٰه بن العباس، رقم الحدیث: **11658**

اخرجه الطبرانی، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **374**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **377**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **378**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **380**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **382**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة، رقم الحدیث: **384**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، حنش بن معتمر عن وابصة، رقم الحدیث: **395**

اخرجه الطبرانی فی "مصنفه"، عن وابصة، باب الواو، حنش بن معتمر عن وابصة، رقم الحدیث: **397**

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن وابصة، فی کتاب الصلوٰة، باب: من صلی خلف الصف وحده، رقم الحدیث: **2139**

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن وابصة، کتاب الحیض، باب: کراهیة الوقوف خلف الصف وحده، رقم الحدیث: **4991**

بَابُ: مَا يَنبَغِي اَنْ يُجتَنَبَ فِي الصَّلَاةِ

باب 22: نماز کے دوران کن چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے

...——...——...

109-(حَدَّثَنِي) زَيدُ بنُ عَلِيٍّ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهِ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اَلنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيطَانِ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُم فِي صَلَاةٍ، فَليَضَع يَدَهُ عَلٰى فِيهِ، وَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُم فِي الصَّلَاةِ فَليَحمَدِ اللّٰهَ فِي نَفسِهِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نماز کے دوران اونگھ اور جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو نماز کے دوران جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور جب کسی شخص کو نماز کے دوران چھینک آئے تو وہ اپنے دل میں الحمد اللہ پڑھے۔

110-(حَدَّثَنِي) زَيدُ بنُ عَلِيٍّ عَن اَبِيهِ، عَن جَدِّهِ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اَبصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعبَثُ بِلِحيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: "اَمَّا هٰذَا فَلَو خَشَعَ قَلبُهُ لَخَشَعَت جَوَارِحُهُ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کے دوران اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع وخضوع ہوتا تو اس کے اعضاء بھی ایسے ہوتے۔

111-وَقَالَ زَيدُ بنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: اِذَا دَخَلتَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَا تَلتَفِت يَمِينًا وَّلَا شِمَالًا، وَلَا تَعبَث بِالحَصٰى، وَلَا تُفَرقِع اَصَابِعَكَ وَلَا تَنفُض اَنَامِلَكَ، وَلَا تَمسَح جَبهَتَكَ حَتّٰى تَفرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب تم نماز میں داخل ہو تو دائیں طرف یا بائیں طرف توجہ نہ کرو اور کنکریوں کے ساتھ نہ کھیلو اور اپنی انگلیوں کو چٹخاؤ نہیں اور اپنے ناخنوں کو منہ میں نہ ڈالو اور اپنی پیشانی کو اس وقت تک صاف نہ کرو جب تک تم نماز سے فارغ نہیں ہو جاتے۔

112-(حَدَّثَنِي) زَيدُ بنُ عَلِيٍّ عَن اَبِيهِ، عَن جَدِّهِ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَا يَقطَعُ الصَّلَاةَ شَيءٌ وَادرَأُوا مَا استَطَعتُم۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو توڑتی نہیں ہے۔ تاہم جہاں تک ہو سکے تم ایسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کرو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْحَدَثُ فِیْ الصَّلَاةِ

باب 23: نماز کے دوران وضوء ٹوٹ جانا

...——...——...

113-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الرَّجُلِ تَخْرُجُ مِنْهُ الرِّیْحُ، اَوْ یَرْعَفُ، اَوْ یَذْرَعُهُ الْقَیْءُ، وَهُوَ فِیْ الصَّلَاةِ فَاِنَّهٗ یَتَوَضَّأُ وَیَبْنِیْ عَلٰی مَا مَضٰی مِنْ صَلَاتِهٖ، فَاِنْ تَكَلَّمَ اِسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَشَهَّدَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جس کی ہوا خارج ہو جائے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسے قے آجائے اور وہ اس وقت نماز کی حالت میں ہو (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ شخص وضوء کرے گا اور جتنی نماز اس کی گزر چکی تھی وہیں سے آگے شروع کر دے گا لیکن اس دوران اس نے اگر کوئی گفتگو کر لی تو وہ شروع سے نماز پڑھے گا اگر وہ تشہد پڑھ چکا ہو تو اس کی نماز مکمل شمار ہو گی۔

114-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذِهِ الثَّلَاثُ یَبْنِیْ عَلَیْهِنَّ، وَثَلَاثٌ لَا یَبْنِیْ عَلَیْهِنَّ اَلْبَوْلُ وَالْغَائِطُ وَالْقَهْقَهَةُ، اَنَّهَا تَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الْاِمَامِ یُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ، فَیَحْدُثُ بِهٖ حَدَثٌ یَاْخُذُ بِیَدِ رَجُلٍ مِمَّنْ خَلْفَهٗ، فَیُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ بَاقِیَ صَلَاتِهِمْ، وَیَذْهَبُ هُوَ فَیَتَوَضَّأُ، ثُمَّ یَجِیْءُ فَاِنْ لَحِقَ الْاَوَّلُ الثَّانِیَّ صَلّٰی مَعَهٗ، وَاِنْ لَمْ یَلْحَقْهُ قَضٰی مَا بَقِیَ عَلَیْهِ

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الْاِمَامِ یَحْدُثُ فَیُقَدِّمُ رَجُلًا لَمْ یُدْرِكْ اَوَّلَ الصَّلَاةِ اِنَّ الْاِمَامَ الثَّانِیَّ یُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ بَاقِیَ صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ یُقَدِّمُ رَجُلًا مِمَّنْ اَدْرَكَ اَوَّلَ الصَّلَاةِ، فَیُسَلِّمُ بِهِمْ وَیَقُوْمُ فَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ، وَیَتَوَضَّأُ الْاَوَّلُ فَیَجِیْءُ وَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تین صورتیں ایسی ہیں جن میں وہیں سے نماز آگے پڑھی جائے گی (جہاں پر وضو ٹوٹ گیا تھا) البتہ تین چیزوں میں ایسا نہیں کیا جا سکے گا، پیشاب، پاخانہ اور (نماز کے دوران) قہقہہ لگانا کیونکہ یہ وضوء اور نماز دونوں کو توڑ دیتے ہیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اور اس کا وضوء ٹوٹ جائے تو وہ اپنے پیچھے موجود کسی شخص کا ہاتھ تھام کر اسے آگے کر دے گا اور وہ دوسرا شخص لوگوں کو باقی نماز پڑھا دے گا وہ امام جائے گا وضو کرے گا اور پھر واپس آئے گا اگر پہلا امام دوسرے امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کر لے گا اور اگر وہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوا تو جتنی نماز باقی رہ گئی تھی وہ اسے ادا کر لے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا وضوء ٹوٹ چکا ہو اگر وہ کسی ایسے شخص کو آگے کرے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ نہیں پایا تھا تو دوسرا امام لوگوں کو باقی کی نماز پڑھا دے پھر اس شخص کو آگے کرے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ پایا تھا تو وہ ان لوگوں کو سلام پھیروا دے اور وہ امام (جسے پہلے آگے کیا تھا) اپنی بقیہ نماز پوری کر لے پہلے والا امام وضو کرے گا باقی جو نماز رہ گئی تھی اسے ادا کر لے گا۔

115-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا اَوْ مُتَعَمِّدًا اَنَّهٗ تَنْقَطِعُ صَلَاةٌ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ اِنَّ صَلَاتَهٗ فَاسِدَةٌ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران بھول کر یا جان بوجھ کر کوئی بات کر لے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران سلام کا جواب دیدے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

116-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث **116**:

اخرجہ اصحاب الصحاح والسنن ھذہ الروایۃ عن ابن مسعود' معناً

اخرجہ الطبرانی فی "مصنفہ"، باب العین' عبداللہ بن مسعود الھزلی' یکنی ابا عبدالرحمان حلیف بنی زھرۃ بدری وکان ممن ھاجر الی ارض الحبشۃ الھجرۃ الاولی' رقم الحدیث: **10178**

اخرجہ المتقی الھندی' فی "کنزالعمال"، (عن الطبرانی) فی کتاب الصلوٰۃ من قسم الاقوال' الفصل الثالث: فی مفسدات الصلوٰۃ ومحظور اتھا آدابھا ومباحاتھا' الفرع الاول: فی المفسدات' رقم الحدیث: **19916**

اخرجہ السیوطی فی "الجامع الکبیر او جمع الجوامع"، (عن الطبرانی)' حرف النون' (نھینا عن الکلام)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى وَانْصَرَفَ قَالَ: اَيْنَ الْمُسَلِّمُ قُبَيْلُ؟ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنَّهُ اُمَّتَكَ اَنْ يَرُدُّوْا السَّلَامَ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز کی حالت میں تھے۔ آپ نے اس کو جواب نہیں دیا جب آپ نے نماز مکمل کر لی جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے سلام کرنے والا شخص کہاں ہے میں نماز کی حالت میں تھا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اورانہوں نے کہا' آپ اپنی امت کو اس بات سے منع کر دیں کہ وہ نماز کے دوران سلام کا جواب دیں۔

117-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عن اٰبائه عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شَمَالِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

حدیث **117**:

اخرج اصحاب الجوامع والمسانيد الرواية "مرفوعا" مع اختلاف الالفاظ والزيادة والاختصار كما

اخرجه البخاری فی "صحيحه"، عن انس' ابواب المساجد' باب: حك البزاق باليد' رقم الحديث: **397**

اخرجه البخاری فی "صحيحه"، عن ابی هريرة وابی سعيد' ابواب المساجد' باب: حك المخاط بالحصی من المسجد' رقم الحديث: **400**

اخرجه البخاری فی "صحيحه"، عن ابی هريرة وابی سعيد' ابواب المساجد' باب: لايبصق عن يمينه فی الصلوٰة' رقم الحديث: **401**

اخرجه البخاری فی "صحيحه"، عن ابی سعيد' ابواب المساجد' باب: ليبزق عن يساره او تحت قدمه اليسریٰ' رقم الحديث: **404**

اخرجه مسلم فی "صحيحه"، عن ابی سعيد الخدری' كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة' باب: النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلوٰة و غيرها' رقم الحديث: **548**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی سعيد الخدری' كتاب المساجد' باب: ذكر نهی النبی عن ان يبصق الرجل بين يديه او عن يمينه' رقم الحديث: **725**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هريرة' فی مسند المكثرين من الصحابه' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: **7598**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی سعيد الخدری' فی مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی سعيد الخدری' رقم الحديث: **11309**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی سعيد الخدری' فی مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی سعيد الخدری' رقم الحديث: **11567**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی سعيد الخدری' فی مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی سعيد الخدری' رقم الحديث: **11855**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هريرة وابی سعيد' فی مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی سعيد الخدری' رقم الحديث: **11897**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن انس بن مالك' فی مسند المكثرين من الصحابة' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: **13088**

اخرجه ابن خزيمة فی "صحيحه"، عن ابی سعيد الخدری' فی كتاب الصلوٰة' باب: الرخصة فی بصق المصلی عن يساره او تحت قدمه اليسریٰ' رقم الحديث: **874**

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه"، عن جابر' كتاب الصلوٰة' باب: مايكره للمصلی ومالايكره' رقم الحديث: **2266**

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص نماز کے دوران سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے وہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

118-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ فِیْ الصَّلَاةِ۔

(بقیہ تخریج حدیث 117)اخرجہ ابن حبان فی "صحیحہ"، عن ابی سعید' کتاب الصلوٰۃ' باب: مایکرہ للمصلی و مالایکرہ' رقم الحدیث:2271

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابی سعید' فی: من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث:**975**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابی سعید' فی: من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث:**993**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن انس' فی: قتادة عن انس' رقم الحدیث:**3169**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ابی هریرة' فی: کتاب الصلوٰة' باب: النخامة فی المسجد' رقم الحدیث:**1681**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی سعید الخدری' فی: کتاب المساجد' باب: ذکر نهی النبی عن ان یبزق الرجل بین یدیه او عن یمینه' رقم الحدیث:**804**

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، (عن مسلم)' کتاب الحیض' باب: من بزق و هو یصلی' رقم الحدیث:**3408**

اخرجه الحمیدی فی "مسنده"، عن ابی سعید الخدری' فی: احادیث ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: **728**

اخرجه الحمیدی فی "مسنده"، عن ابی سعید الخدری' فی: احادیث ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: **729**

اخرجه الحمیدی فی "مسنده"، عن انس بن مالك' فی: احادیث انس بن مالك' رقم الحدیث:**1219**

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنز العمال"،(عن البخاری)' کتاب الصلوٰة من قسم الاقوال' (باب) البزاق تجاه القبلة' رقم الحدیث:**19941**

حدیث **118**:

اخرج اصحاب الحدیث هذه الروایة "مرفوعا"

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' ابواب العمل فی الصلوٰة' باب: التصفیق للنساء' رقم الحدیث:**1145**

اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی هریرة' کتاب الصلوٰة' باب: تسبیح الرجل وتصفیق المراة" رقم الحدیث:**422**

اخرجه ابوداؤد فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب الصلوٰة' باب: التصفیق فی الصلوٰة' رقم الحدیث:**939**

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن ابی هریرة' ابواب الصلوٰة' باب: ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء' رقم الحدیث: **369**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: التصفیق فی الصلوٰة' رقم الحدیث:**1207**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: التصفیق فی الصلوٰة' رقم الحدیث:**1208**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: التسبیح فی الصلوٰة' رقم الحدیث:**1209**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: التسبیح فی الصلوٰة' رقم الحدیث:**1210**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن ابی هریرة' کتاب: اقامة الصلوٰة والسنة فیها' باب: التسبیح للرجال فی الصلوة والتصفیق للنساء' رقم الحدیث:**1034**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن سهل بن سعد الساعدی' کتاب: اقامة الصلوٰة والسنة فیها' باب: التسبیح للرجال فی الصلوة والتصفیق للنساء' رقم الحدیث:**1035**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی: مسند المکثرین من الصحابة' مسند ابی هریرة' رقم الحدیث: **7283**

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (امام

(بقیه تخریج حدیث 118)اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی: مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 7541

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی: مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 8878

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی: مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 9583

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' فی: مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 9679

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة والحسن' فی: مسند المكثرين من الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 10118

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن الحسن(مرسل)' فی مسند المكثرين الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 10393

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' (مرسل) فی مسند المكثرين الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 10599

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابی هریرة' (مرسل) فی مسند المكثرين الصحابة' مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 10863

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن سهل بن سعد' فی: باقی مسند الانصار' حديث ابی مالك سهل بن سعد' رقم الحديث: 22914

اخرجه الدارمی فی "سننه" ، عن ابی هریرة' فی: كتاب الصلوٰة' باب: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء' رقم الحديث: 1363

اخرجه ابن خزيمة فی "صحيحه" ، عن ابی هریرة' فی: كتاب الصلوٰة' امر النساء بالتصفيق فی الصلوٰة عندالنائبة' رقم الحديث: 894

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" ، عن ابی هریرة' فی كتاب الصلوٰة' مايكره للمصلی ومالايكره' رقم الحديث: 2262

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" ، عن ابی هریرة' فی كتاب الصلوٰة' مايكره للمصلی ومالايكره' رقم الحديث: 2263

اخرجه الشافعی' فی "مسنده"، عن ابی هریرة' باب: من كتاب استقبال القبلة' رقم الحديث: 201

اخرجه الشافعی فی "مسنده" (مسندالشافعی بترتيب السندی)' كتاب الصلوٰة' الباب الثامن: فيما يمنع فعله فی الصلوٰة وما يباح فيها' عن ابی هريرة' رقم الحديث: 348

اخرجه دار قطنی فی "سننه"، عن ابی هریرة' كتاب الجنائز' باب: الاشارة فی الصلوٰة

اخرجه الطيالسی فی "مسنده" ، عن ابی هریرة' ابو صالح عن ابی هريرة' رقم الحديث: 2399

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5742

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5749

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5824

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5857

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5966

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5979

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" ، عن سهل بن سعد' باب السين' سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث: 5994

اخرجه ابويعلی فی "مسنده" ، عن ابی هریرة' فی: مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 5955

اخرجه ابويعلی فی "مسنده" ، عن ابی هریرة' فی: مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 6042

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه" ، عن ابی هريرة "موفوعا" فی: كتاب الصلوٰة' باب: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء' رقم الحديث: 4067

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه" ، عن ابی هريرة "مرفوعا" فی: كتاب الصلوٰة' باب: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء' رقم الحديث: 4068

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه" ، عن ابی هريرة "مرقوعا" فی: كتاب الصلوٰة' باب: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء' رقم الحديث: 4069

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه" ، عن ابی هريرة "موقوفا" فی: كتاب الصلوٰة' باب: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء' رقم الحديث: 4070

کو) نماز کے دوران (متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ پڑھنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔

بَابُ: اَلسَّهْوُ فِی الصَّلاةِ

باب 24: نماز میں کوئی سہو ہو جانا

119-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ

(بقیہ تخریج حدیث 118) اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن سهل بن سعد الساعدی، فی کتاب الصلوٰة، باب: التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، رقم الحدیث: 4072

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی هریرة، کتاب الصلوات، من قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، رقم الحدیث: 7253

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی هریرة، کتاب الصلوات، من قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، رقم الحدیث: 7254

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن سهل بن سعد، کتاب الصلوات، من قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، رقم الحدیث: 7255

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن جابر، کتاب الصلوات، من قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، رقم الحدیث: 7263

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی هریرة، کتاب الروعلٰی ابی حنیفه، باب: هذا ماخالف به ابوحنیفه الاثر، رقم الحدیث: 36273

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ابی هریرة، کتاب الروعلٰی ابی حنیفه، باب: هذا ماخالف به ابوحنیفه الاثر، رقم الحدیث: 36274

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن سهل بن سعد، کتاب الروعلٰی ابی حنیفه، باب: هذا ماخالف بد ابوحنیفه الاثر، رقم الحدیث: 36275

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب السهو، باب: التصفیق فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 534

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب السهو، باب: التسبیح فی الصلوٰة عند النائبة، رقم الحدیث: 543

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب صفة الصلوٰة، باب: التصفیق فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 1130

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب صفة الصلوٰة، باب: التصفیق فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 1131

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب صفة الصلوٰة، باب: التسبیح فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 1132

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب صفة الصلوٰة، باب: التسبیح فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 1133

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب الحیض، باب: مایقول اذا نابه شئی فی صلاته، رقم الحدیث: 3150

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب الحیض، باب: مایقول اذا نابه شئی فی صلاته، رقم الحدیث: 3151

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب الحیض، باب: مایقول اذا نابه شئی فی صلاته، رقم الحدیث: 3153

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن سهل بن سعد، کتاب الصلوٰة، باب: الکلام فی الصلوٰة لما یحدث فیها من السهو، رقم الحدیث: 2395

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن ابی هریرة، کتاب الصلوٰة، باب: الکلام فی الصلوٰة لما یحدث فیها من السهو، رقم الحدیث: 2396

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن ابی هریرة، کتاب الصلوٰة، باب: الاشارة فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 2410

اخرجه الخطیب التبریزی، فی "مشکاة المصابیح"، عن سهل بن سعد، کتاب الصلوٰة، باب مالایجوزمن العمل فی الصلوٰة، رقم الحدیث: 988

اخرجه المتقی الهندی، فی "کنزالعمال"، (عن النسائی) کتاب الصلوٰة من قسم الاقوال، سجود السهو، رقم الحدیث: 19838

السَّلَامِ، وَقَبْلَ الْكَلَامِ تُجْزِيَانِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سہو کے دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے اور کلام کرنے سے پہلے ہوں گے یہ کسی اضافے یا کسی کمی کو پورا کر دیں گے۔

120 -(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَامَ ذُوْ الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰه هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ بِنَا خَمْسًا قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِيْهِمَا قِرَاءَةٌ، وَلَا رُكُوْعٌ وَّقَالَ: هُمَا الْمُرْغِمَتَانِ

حدیث **120**:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' ابواب القبله' باب: ما جاء فی القبله ومن لایریٰ الاعادة' رقم الحدیث: **396**

اخرجه البخاری فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' ابواب السهو' باب: اذا صلی خمسا' رقم الحدیث: **1168**

اخرجه البخاری فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' کتاب التمنی' باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد' رقم الحدیث: **6822**

اخرجه مسلم فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' کتاب المساجد مواضع الصلوٰة' باب: السهو فی الصلوٰة والسجود له' رقم الحدیث: **572**

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب الصلوٰة، باب: اذا صلی خمسا' رقم الحدیث: **1019**

اخرجه الترمذی فی "جامعه" ، عن عبداللّٰه (بن مسعود)' ابواب الصلوٰة' باب: سجدتی السهو بعد السلام والکلام' رقم الحدیث: **392**

اخرجه النسائی فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: مایفعل من صلی خمسا' رقم الحدیث: **1254**

اخرجه النسائی فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: مایفعل من صلی خمسا' رقم الحدیث: **1256**

اخرجه النسائی فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب: صفة الصلوٰة' باب: مایفعل من صلی خمسا' رقم الحدیث: **1259**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها' باب: السهو فی الصلوٰة' رقم الحدیث: **1203**

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" ، عن عبداللّٰه' کتاب: اقامة الصلوٰة والسنة فیها' باب: من صلی الظهر خمسا وهو ساه' رقم الحدیث: **1205**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه' فی: مسند المکثرین من الصحابة' مسند عبداللّٰه بن مسعود' رقم الحدیث: **3983**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه' فی: مسند المکثرین من الصحابة' مسند عبداللّٰه بن مسعود' رقم الحدیث: **4418**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن عبداللّٰه' فی: مسند المکثرین من الصحابة' مسند عبداللّٰه بن مسعود' رقم الحدیث: **4431**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' کتاب الصلوٰة' باب: ذکر المصلی یصلی خمس رکعات' رقم الحدیث: **1056**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' کتاب الصلوٰة' باب: ذکر المصلی یصلی خمس رکعات' رقم الحدیث: **1057**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه" ، عن عبداللّٰه' کتاب الصلوٰة' باب: ذکر السنة فی سجدتی بعدالکلام ساهیا' رقم الحدیث: **1059**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" ، عن عبداللّٰه' باب العین' عبداللّٰه بن مسعود ' رقم الحدیث: **9837**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" ، عن عبداللّٰه' باب العین' عبداللّٰه بن مسعود ' رقم الحدیث: **9841**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" ، عن عبداللّٰه' باب العین' عبداللّٰه بن مسعود ' رقم الحدیث: **9845**

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں تو حضرت ذوالشمالین کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں کوئی اضافہ ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ نے تکبیر کہی آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ نے دو سجدے کئے (آپ نے ان دونوں سجدوں میں) کوئی قرأت نہیں کی (یعنی قیام نہیں کیا) اور نہ ہی رکوع کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں (شیطان کو) رسوا کرنے کے لیے ہیں۔

121 - وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ الرَّجُلِ يَنْسٰى فِيْ مَوْضَعِ الْقِيَامِ، فَيَجْلِس، اَوْ يَقُوْمُ فِيْ مَوْضَعِ الْجُلُوْسِ، اَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فِيْ الرَّجُلِ يَجْهَرُ فِيْ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُخَافَتُ فِيْهَا . اَوْ يُخَافِتُ فِيْ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا نَاسِيًا؟ اَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَصَلَاةٌ تَامَّةٌ

وَقَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ الرَّجُلِ يَنْسٰى التَّكْبِيْرَ فِيْ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ، وَالتَّسْبِيْحَ فِيْ الرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، ثُمَّ يَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلَاةِ اَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِيْ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، اَوِ الْعَصْرِ اَوِ الْعِشَاءِ نَاسِيًا اَنَّهُ يَبْنِيْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ . اِنْ سَلَّمَ عَلٰى تَمَامٍ فِيْ نَفْسِهِ اِسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ الرَّجُلِ يَنْسٰى سَجْدَةً مِنْ فَرِيْضَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِيْ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، اَوِ الثَّالِثَةِ اَنَّهُ يَسْجُدُهَا وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتّٰى سَلَّمَ وَتَكَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِذَا نَسِيَ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، اَنَّ صَلَاتَه تَامَّةٌ

(بقیہ تخریج حدیث **120**) اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبدالله، باب العین، عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث:**9846**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبدالله، باب العین، عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث:**9852**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبدالله، باب العین، عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث:**9853**

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبدالله، باب العین، عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث:**9854**

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَتَشَهَّدُ مِثْلَ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ۔

آراءِ امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران قیام کو بھول جائے اور بیٹھ جائے یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے تو اس کو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص ایسی نماز جس میں پست آواز میں قرأت ہوتی ہے اس میں بلند آواز میں قرأت کر لے یا بلند آواز میں قرأت والی نماز میں بھول کر پست آواز میں قرأت کر لے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا البتہ اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قیام میں یا بیٹھتے ہوئے تکبیر کہنا بھول جائے یا رکوع میں تسبیح کہنا بھول جائے یا سجدے میں تسبیح پڑھنا بھول جائے جو اسے نماز کے آخر میں یاد آئے تو اس کا سجدہ سہو کرنا لازمی ہوگا اور اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص ظہر کی نماز میں یا عصر کی نماز میں یا عشاء کی نماز میں دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دے اور وہ بھول کر ایسا کرے تو وہ وہیں سے آگے نماز پڑھے گا اور آخر میں سجدہ سہو کر لے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر اس نے اپنے خیال میں مکمل طور پر سلام پھیر دیا تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فرض نماز میں سجدہ کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوسری یا تیسری رکعت میں یاد آئے تو وہ سجدہ کر لے گا اور اس کا سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا لیکن اگر اسے یاد نہیں آئے یہاں تک کہ اس نے سلام پھیر لیا اور کلام بھی کر لیا تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی کسی سنت کو بھول جائے پھر اسے سلام پھیرنے اور بات کرنے کے بعد وہ یاد آئے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سجدہ سہو کے بارے میں فرماتے ہیں: ان میں تشہد میں دو رکعات کے بعد والے تشہد جیسا تشہد پڑھا جائے گا اس کے بعد وہ سلام پھیر دے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ

باب 25: خاتون کا دیگر خواتین کی امامت کرنا

122-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاِذَا نِسْوَةٌ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ یُصَلِّیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَا اُمَّ سَلْمَةَ اَیَّ صَلَاةٍ تُصَلِّیْنَ؟ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْمَكْتُوْبَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اَمَّمْتِهِنَّ؟ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوَ یَصْلُحُ ذٰلِكَ قَالَ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَقُوْمِیْنَ وَسْطَهُنَّ لَا هُنَّ اَمَامَكِ، وَلَا خَلْفَكِ، وَلْیَكُنَّ عَنْ یَمِیْنِكِ، وَعَنْ شِمَالِكِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے وہاں گھر میں ایک کنارے میں کچھ خواتین موجود تھیں جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کون سی نماز پڑھ رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ فرض نماز پڑھ رہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ان کی امامت کیوں نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کے درمیان کھڑی ہو جاؤ نہ وہ تمہارے آگے ہوں اور نہ ہی وہ تمہارے پیچھے ہوں بلکہ وہ تمہارے دائیں طرف ہوں اور تمہارے بائیں طرف ہوں۔

123-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ لَیْسَ مَعَهٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْدَثَ كَیْفَ یَصْنَعُ؟ قَالَ: زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ وَّلَا صَلَاةٌ فِیْ جَمَاعَةٍ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی مرد ایسی خواتین کی امامت نہیں کروا سکتا جن کے ہمراہ کوئی مرد (مقتدی) نہ ہو۔ تم نے غور نہیں کیا اگر اس کا وضوء ٹوٹ جائے تو پھر وہ کیا کرے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا ایسا نہیں ہے؟ خواتین پر اذان دینا، اقامت کہنا یا نماز باجماعت ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابٌ: اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهٗ

باب 26: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود شخص کی بھی فاسد ہو جائے گی

...—...—...

124-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: صَلّٰی عُمَرُ بِالنَّاسِ الْفَجْرَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلَاةَ اَقْبَلَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ، اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی بِكُمْ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: فَمَا تَرٰی یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ: عَلَیَّ الْاِعَادَةُ، وَلَا اِعَادَةَ عَلَیْكُمْ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ عَلَیْكَ وَعَلَیْهِمْ

اَلْإِعَادَةُ اَلا تَرٰى اَنَّ الْقَوْمَ يَاْتَمُّوْنَ بِاِمَامِهِمْ يَدْخُلُوْنَ بِدُخُوْلِهٖ، وَيَخْرُجُوْنَ بِخُرُوْجِهٖ، وَيَرْكَعُوْنَ بِرُكُوْعِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ، فَاِنْ دَخَلَ عَلَيْهِ سَهْوٌ دَخَلَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهٗ قَالَ: فَاَخَذَ قَوْمٌ بِقَوْلِ عَلِيٍّ وَاَخَذَ قَوْمٌ بِقَوْلِ عُمَرَ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! عمر نے تمہیں نماز پڑھا دی ہے لیکن وہ تو جنابت کی حالت میں تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے دریافت کیا اب آپ کی کیا رائے ہے، اے امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہے لیکن تم پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ آپ پر بھی لازم ہے اور ان سب لوگوں پر دوبارہ پڑھنا لازم ہے کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ جو لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں وہ امام کے داخل ہونے کے ساتھ نماز میں داخل ہوں گے۔ امام کے باہر نکلنے سے نماز سے باہر آئیں گے۔ امام کے رکوع کے ہمراہ رکوع کریں گے۔ امام کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کریں گے اگر امام پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے تو اس کے پیچھے موجود شخص پر بھی لازم ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا اور کچھ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا۔

125-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهٗ ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود شخص کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

126-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْاِمَامِ يَسْهُوْ فِيْ صَلَاةٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَجِبُ عَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ خَلْفَهٗ اَنْ يَسْجُدُوْا لِلسَّهْوِ، قُلْتُ: وَاِنْ سَهٰى مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ، وَلَمْ يَسْهُ الْاِمَامُ، قَالَ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَهْوٌ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے امام کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی نماز میں سہو کا شکار ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کے پیچھے موجود شخص پر بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

میں نے دریافت کیا اگر امام کے پیچھے موجود شخص سے سہو سرزد ہو جاتا ہے لیکن امام سے نہیں ہوتا؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ: اَلرَّجُلُ یُدْرِكُ مَعَ الْاِمَامِ بَعْضَ الصَّلَاةِ

باب 27: جو شخص امام کے ہمراہ نماز کا کچھ حصہ پا لیتا ہے

127-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا اَدْرَكْتَ الْاِمَامَ، وَهُوَ رَاكِعٌ، وَرَكَعْتَ مَعَهٗ فَاعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ وَاِذَا اَدْرَكْتَهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَسَجَدْتَ مَعَهٗ فَلَا تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم امام کو پاؤ اور وہ رکوع کی حالت میں ہو تو تم اس کے ہمراہ رکوع میں چلے جاؤ تو تم اس کو رکعت شمار کرو گے لیکن جب تم امام کو سجدے کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ سجدہ کر لو تو تم اسے ایک رکعت شمار نہیں کرو گے۔

128-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِجْعَلْ مَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْاِمَامِ اَوَّلَ صَلَاتِكَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی ہے اسے اپنی نماز کا آغاز قرار دو۔

129-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَفْسِیْرِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، اَوِ الْمَغْرِبِ، اَوِ الْعِشَاءِ فَاَضِفْ اِلَیْهَا اُخْرٰی، ثُمَّ تَشَهَّدْ وَهِیَ الثَّانِیَةُ لَكَ وَاقْرَاْ فِیْهَا مَا فَاتَكَ كَمَا كَانَ یَجِبُ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَقْرَاَ ۔

سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ یُدْرِكُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَةً وَّعَلَی الْاِمَامِ سُجُوْدُ السَّهْوِ؟ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَسْجُدُ مَعَهٗ، وَلَا یُسَلِّمُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ مِنْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَامَ هُوَ فَقَضٰی مَا سَبَقَهٗ بِهِ الْاِمَامُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی وضاحت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم امام کو نماز کی ایک رکعت میں پاؤ اور وہ ظہر یا عصر کی نماز ہو یا مغرب کی نماز ہو یا عشاء کی نماز ہو تو تم اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لو پھر اس کے بعد تم تشہد کرو گے تو یہ تمہارے لیے دوسری رکعت ہو جائے گی تم اس میں وہ قرأت کرو گے جو فوت ہو گئی تھی جیسا کہ امام پر یہ لازم تھا کہ وہ قرأت کرتا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو امام کے

ہمراہ ایک رکعت پا لیتا ہے اور امام پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا البتہ سلام نہیں پھیرے گا جب سجدہ سہو کرنے کے بعد امام سلام پھیر دے گا تو وہ شخص کھڑا ہوگا اور امام کی جو پہلے نماز گزر چکی تھی اسے ادا کر لے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرَّجُلُ تفُوْتُهُ الصَّلَاةُ

باب 28: وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے

130-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلَانِ، فَسَلَّمَا عَلَیْهِ، وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَصَلَّیْتُمَا؟ قَالَا: لَا قَالَ: وَلٰكِنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فَتَنَحِّیَا فَصَلِّیَا، وَلْیَؤُمَّ اَحَدُكُمَا صَاحِبَهٗ، وَلَا اَذَانَ عَلَیْكُمَا، وَلَا اِقَامَةَ وَلَا تَطَوُّعَ حَتّٰی تَبْدَأَ بِالْمَكْتُوْبَةِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو شخص ان کے پاس آئے۔ انہوں نے سلام کیا وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا جی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں تم دونوں ایک طرف جاؤ اور تم دونوں نماز ادا کر لو تم میں سے ایک اپنے ساتھی کو نماز پڑھا لے تم دونوں پر اذان دینا لازم نہیں ہے اور نہ ہی اقامت کہنا لازم ہے اور نہ ہی نفلی نماز پڑھنا لازم ہے جب تک تم فرض نماز ادا نہیں کر لیتے۔

131-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا صَلَّیْتَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ حَضَرْتَ اَیْضًا مَعَ قَوْمٍ فَلَمْ تَسْتَطِعْ اِلَّا اَنْ تُصَلِّیَ مَعَهُمْ، فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِذَا سَلَّمَ اِمَامُهُمْ فَقُمْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ وَسَجْدَتَیْنِ وَسَلِّمْ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم مغرب کی نماز ادا کر لو اور پھر تم کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور تمہارا ان کے ساتھ نماز پڑھنا مجبوری ہو تو تم ان کے ساتھ نماز پڑھ لو جب امام سلام پھیر دے تو تم کھڑے ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم کوئی بات کرو اور پھر ایک رکعت اور دو سجدوں کے ذریعے اس نماز کو جفت کر لو اور پھر سلام پھیر لو۔

132-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلَّیْتَ الظُّهْرَ فِیْ مَنْزِلِكَ اَوِ الْعِشَاءَ، ثُمَّ لَحِقْتَهَا فِیْ جَمَاعَةٍ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَالْاُوْلٰی هِیَ الْفَرِیْضَةُ وَالْاُخْرٰی نَافِلَةٌ، وَاِذَا كَانَتِ الْفَجْرُ اَوِ الْعَصْرُ اَوِ الْمَغْرِبُ، فَلَا

تَدْخُلْ مَعَ الْقَوْمِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم ظہر کی نماز اپنے گھر میں یا عشاء کی نماز اپنے گھر میں ادا کرلو اور پھر تم جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو۔ پہلی نماز فرض شمار ہوگی اور دوسری نفل شمار ہوگی لیکن اگر تم فجر، عصر یا مغرب کی نماز میں ایسا کرو تو تم لوگوں کے ساتھ شامل نہ ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَيْنَ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَطَوَّعَ

باب 29: جب امام سلام پھیر لے تو اسے نوافل کہاں ادا کرنے چاہئیں

...———...———...

133- حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّتَطَوَّعَ الْاِمَامُ فِي الْمَوْضَعِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْهِ، حَتّٰى يَتَنَحّٰى اَوْ يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام اسی جگہ پر نوافل ادا کرے جہاں کھڑے ہو کر اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ اسے چاہئے کہ وہ ایک طرف ہٹ کر جائے (اور پھر نوافل ادا کرے) یا اپنے گھر واپس جا کر (نوافل ادا کرے)۔

134- (حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِيْ صَلَاةٍ فَلَا يَدْرِيْ اَصَلّٰى ثَلَاثًا، اَمْ اَرْبَعًا فَلْيُتِمَّ عَلَى الثَّلَاثِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِمَا زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جو اپنی نماز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ آیا اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو وہ تین کے حساب سے نماز مکمل کرے (یعنی چوتھی رکعت ادا کرلے) کیونکہ اس نے نماز میں جو اضافہ کیا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے کوئی عذاب نہیں دے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَلَاةُ التَّطَوُّعِ

باب 30: نفل نماز کا بیان

135-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَاةُ الْاَوَّابِیْنَ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ الزَّوَالِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
"اوابین" کی نماز میں آٹھ رکعات ہوں گی اور یہ ظہر سے پہلے زوال کے قریب ادا کی جائے گی۔

136-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَدَعَنَّ صَلَاةَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، لَافِیْ سَفَرٍ، وَلَا فِیْ حَضَرٍ فَاِنَّهَا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾
وَلَا تَدَعَنَّ صَلَاةَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تُصَلِّیَ الْفَرِیْضَةَ، فِیْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ فَهِیَ قَوْلُهٗ عَزَّ اسْمُهٗ وَجَلَّ ذِكْرُهٗ
﴿وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) ہرگز نہ چھوڑنا، سفر میں بھی نہیں اور حضر میں بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ"
اور تم صبح صادق کے بعد اور (فجر کے) فرض ادا کرنے سے پہلے کی دو رکعات سفر یا حضر میں کبھی نہیں چھوڑنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی دو رکعات ہیں "وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ"۔

137-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: صَلَّیْتُ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَرَكْعَةً بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَعِدْهُمَا فَاِنَّهُمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں صبح صادق سے پہلے ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور ایک رکعت صبح صادق کے بعد پڑھتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تم ان دونوں کو دوبارہ پڑھو کیونکہ وہ دونوں (سنت رکعات) صبح صادق کے بعد ہوتی ہیں۔

138-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَا یُصَلِّیْهِمَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ یَقْرَاُ فِیْهِمَا﴿قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ ان دونوں رکعات کو اس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے جب تک صبح صادق

نہ ہو جائے اور وہ ان دونوں رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَلَاةُ الضُّحٰى

باب 31: چاشت کی نماز

•••———•••———•••

139-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

139———

اخرج اصحاب الحديث هذه فى روايتين على حدة' الاول منها فى صلاة الضحى والثانى فى استيذان رسول الله فى فتح مكة واعادة حرمتها الى يوم القيامة

اما الاول فقد اخرج اصحاب الجوامع والمسانيد هذه الرواية كما

اخرجه الامام مالك فى "المؤطا"، عن ام هانى' كتاب: قصر الصلوٰة فى السفر' باب: صلاة الضحىٰ' رقم الحديث:355

اخرجه الامام مالك فى "المؤطا"، عن ام هانى' كتاب: قصر الصلوٰة فى السفر' باب: صلاة الضحىٰ' رقم الحديث:356

اخرجه الشيبانى فى "المؤطا" براوية محمد بن حسن شيبانى'عن ام هانى' فى ابواب الصلوٰة' باب: الصلوٰة فى الثوب الواحد' رقم الحديث:163

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن ام هانى' ابواب الصلوٰة فى الثياب' الصلوٰة فى الواحد ملتحفابه' رقم الحديث:350

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن ام هانى' ابواب التطوع' باب: صلاة الضحىٰ فى السفر" رقم الحديث:1122

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن ام هانى' ابواب الجزية والموادعة' باب: امان النساء وجوارهن' رقم الحديث:3000

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن ام هانى' كتاب المغازى' باب: منزل النبى يوم الفتح' رقم الحديث:4041

اخرجه البخارى فى "صحيحه"، عن ام هانى' كتاب الادب' باب: ماجاء فى زعموا' رقم الحديث:5806

اخرجه مسلم فى "صحيحه"، عن امام هانى' كتاب: صلاة المسافرين و قصرها' باب: استحباب صلوٰة الضحىٰ' رقم الحديث:336

اخرجه ابوداؤد فى "سننه"، عن ام هانى' كتاب: الصلوٰة' باب: صلاة الضحىٰ' رقم الحديث:1290

اخرجه النسائى فى "سننه"، عن ام هانى' كتاب: الطهارة' باب: ذكر الاستتار عندالاغتسال' رقم الحديث:225

اخرجه ابن ماجه فى "سننه"، عن ام هانى' كتاب: اقامة الصلوٰة والسنة فيها' باب: ماجاء فى صلاة الليل والنهار مثنىٰ' رقم الحديث:1323

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26941

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26943

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26944

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26945

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26946

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26949

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:26952

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:27427

اخرجه الامام احمد فى "مسنده"، عن ام هانى' فى: باقى مسند الانصار' من حديث ام هانى بنت ابى طالب' رقم الحديث:27431

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الضُّحٰی اِلَّا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ فَاِنَّهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا یَوْمَئِذٍ رَکْعَتَیْنِ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ

(بقیہ تخریج حدیث **139**) اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ام هانی، فی: باقی مسند الانصار، من حدیث ام هانی بنت ابی طالب، رقم الحدیث: **27432**

اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن ام هانی، کتاب: الوضوء، باب: الاستتار للاغتسال من الجنابة، رقم الحدیث: **237**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ام هانی، کتاب: الطهارة، باب: الغسل، رقم الحدیث: **1187**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ام هانی، کتاب: الصلوٰة، باب: النوافل، رقم الحدیث: **2538**

اخرجه الحاکم فی "المستدرک"، عن انس بن مالک، کتاب صلاة التطوع، رقم الحدیث: **1183**

اخرجه البزار، فی "مسنده"، عن سعد بن ابی وقاص، فی مسند سعد بن ابی وقاص، رقم الحدیث: **1208**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ام هانی، کتاب: الصلوات، باب: فی الصلوٰة فی الثوب الواحد، رقم الحدیث: **3176**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن ام هانی، کتاب: المغازی، باب: حدیث فتح مکه، رقم الحدیث: **36928**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ام هانی، کتاب: الطهارة، باب: الاستتار عندالاغتسال، رقم الحدیث: **229**

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن ام هانی، کتاب السیر، کتاب الحجة فی فتح رسول الله مکة، رقم الحدیث: **5042**

اخرجه الحنظلی فی "مسند اسحاق بن راہویه"، عن ام هانی، باب: مایروی عن ام هانی بنت ابی طالب، رقم الحدیث: **2124**

اخرجه المتقی الهندی، فی "کنزالعمال"، عن ام هانی، کتاب الصلوٰة من قسم الافعال، فصل: فی جامع النوافل: صلاة الضحیٰ رقم الحدیث: **23454**

اخرجه الخطیب التبریزی، فی "مشکاة المصابیح"، عن ام هانی، کتاب الصلوٰة، باب: صلاة الضحیٰ، الفصل الاول، رقم الحدیث: **1309**

139◇◇◇

اماحدیث حرمة مکه فقدا خرجه اصحاب الحدیث مع اختلاف الالفاظ والزیادة والاختصار کما

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابن عباس، کتاب: الجنائز، باب: الاذخروالحشیش فی القبر، رقم الحدیث: **1284**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابن عباس، ابواب الاحصار وجزاء الصید، باب: لاینفر صیدالحرم، **1736**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة، کتاب: اللقطة، باب: کیف تعرف تقطة، رقم الحدیث: **2302**

اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن ابی هریرة، کتاب: الدیات، باب: من قتل له قتیل، رقم الحدیث: **6486**

اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن ابی هریرة، کتاب: الحج، باب: تحریم مکة وصیدها وخلاها، رقم الحدیث: **1355**

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن ابی شریح الکعبی، کتاب: الدیات، باب: حکم ولی القتیل فی القصا والعفو، رقم الحدیث: **1406**

اخرجه النسائی فی "سننه"، عن ابن عباس، کتاب: مناسک الحج، باب: النهی ان ینفر صیدالحرم، رقم الحدیث: **2892**

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن ابن عباس، فی: من مسند بنی هاشم، باب: مسند عبداللّٰه بن عباس، رقم الحدیث: **2279**

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن ابی هریرة، کتاب الحج، باب: فضل مکة، رقم الحدیث: **3715**

اخرجه دار قطنی فی "سننه"، عن ابی هریرة، کتاب الحدودوالدیات وغیره، رقم الحدیث: **60**

اخرجه عبدالرزاق فی "مصنفه"، عن ابن عباس، باب العین، احادیث عبداللّٰه بن عباس، رقم الحدیث: **11634**

اخرجه ابویعلی فی "مسنده"، عن ابی هریرة، مسند ابی هریرة، رقم الحدیث: **5954**

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه"، عن زهری عن رجل من اصحاب النبی، کتاب المغازی، باب: فتح مکه، رقم الحدیث: **36922**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابن عباس، کتاب الحج، باب: السهنی ان ینفر صیدالحرم، رقم الحدیث: **3875**

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی هریرة، کتاب العلم، باب: کتابة العلم، رقم الحدیث: **5855**

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن ابی هریرة، کتاب مناسک الحج، باب: دخول الحرم هل یصلح بغیراحرام، رقم الحدیث: **3856**

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن ابی هریرة، کتاب الحجة فی فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: **5054**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ، ثُمَّ اَقْفَلَهَا، وَلَمْ يَحِلَّهَا لِاَحَدٍ قَبْلِیْ، وَلَا يَحِلُّهَا لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَهِیَ حَرَامٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز ادا کی تھی اس نماز میں آپ نے اس دن دو رکعات ادا کی تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے اپنے پروردگار سے مکہ فتح کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو اس نے مجھے دن کے ایک مخصوص حصے میں (یہاں جنگ کرنے) کی اجازت دے دی پھر اس کے بعد اس کی (حرمت) واپس آ گئی یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں یہ قابلِ احترام ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب 32: رات کے نوافل کا بیان

140-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِیْ وِلَايَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ تَهَجُّدِ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهٖ ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ مَا هُوَ لَهٗ؟

فَقَالَ: يَا اَبَا الْحَسَنِ اَلَسْتَ شَاهِدِیْ حِيْنَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰی

قَالَ: فَاَدِّمَا اَجَابَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ اَحْفَظُ لِذٰلِكَ مِنِّیْ

فَقُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلتَّهَجُّدُ هُوَ نُوْرٌ تُنَوِّرُ بِهٖ بَيْتَكَ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں آدمی کے اپنے گھر میں نمازِ تہجد پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا اور قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا آپ میرے ساتھ اس وقت موجود نہیں تھے؟ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو جواب دیا تھا وہ آپ بیان کیجئے کیونکہ آپ میرے مقابلے میں اسے زیادہ اچھی طرح یاد رکھتے ہوں گے' تو میں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تہجد نور ہے اس کے ذریعے تم اپنے گھر کو روشن کرو۔

141-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَکْعَتَانِ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِیْرِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کے آخری ایک تہائی حصے میں دو رکعات ادا کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

142-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰی مِنَ اللَّیْلِ ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ ثَمَانِیَةَ اَبْوَابٍ مِنَ الْجِنَانِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کرلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا وہ ان میں سے جس سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَلٰوۃُ الْخَمْسِیْنَ

باب 33: پچاس رکعات

143-قَالَ (حَدَّثَنِی) مولانا زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ اَبِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یُفَرِّطُ فِیْ صَلٰوۃِ خَمْسِیْنَ رَکْعَةً فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ، وَلَقَدْ کَانَ رُبَّمَا صَلّٰی فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ اَلْفَ رَکْعَةٍ

قُلْتُ: وَکَیْفَ صَلٰوۃُ الْخَمْسِیْنَ رَکْعَةً؟ قَالَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَکْعَةِ الْفَرَائِضِ، وَثَمَانٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاَرْبَعٌ بَعْدَهَا، وَاَرْبَعٌ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَاَرْبَعٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثَمَانٍ صَلٰوۃُ السَّحَرِ، وَثَلَاثُ الْوِتْرِ، وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (زین العابدین) دن اور رات میں پچاس سے کم رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ ایک دن اور ایک رات میں ایک ہزار رکعات ادا کرلیا کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا وہ پچاس رکعات کیسے ہوتی تھیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ رکعت فرض ادا کئے ہیں، آٹھ رکعت ظہر سے پہلے ادا کی ہیں، چار اس کے بعد ادا کی ہیں، چار عصر سے پہلے ادا کی ہیں، چار مغرب کے بعد ادا کی ہیں اور آٹھ سحری کی نماز میں ادا کی ہیں اور تین وتر ہیں اور فجر کی دو رکعات ہیں۔

144-قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُعَلِّمُهَا اَوْلَادَهٗ ۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (زین العابدین) اپنی اولاد کو ان کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

بَابُ: صَلٰوةُ الْوِتْرِ

باب 34: وتر کی نماز کا بیان

•••——•••——•••

145-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْوِتْرُ سُنَّةٌ، وَلَيْسَ هُوَ حَتْمٌ كَالْفَرِيْضَةِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وتر سنت ہے یہ فرض کی طرح لازم نہیں ہے۔

146-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عن عن اٰبائه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ، يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾

وَفِي الثَّانِيَةِ

﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾

وَفِي الثَّالِثَةِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور پھر اس کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورہ الکافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص اور "معوذتین" پڑھا کرتے تھے۔

147-وَقَالَ: اِنَّمَا نُوْتِرُ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ اِذَا خِفْنَا الصُّبْحَ فَنُبَادِرُهٗ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ہمیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہوتو ہم وتر کی نماز میں صرف سورہ اخلاص پڑھ لیتے ہیں اور جلدی نماز ادا کرتے ہیں۔

148-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر ادا کئے ہیں۔ آپ نے سحری کے وقت تک وتر ادا کئے ہیں۔

149-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتٰی رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ یَزْعُمُ اَنَّهٗ لَا وِتْرَ بَعْدَ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ اَغْرَقَ فِی النَّزْعِ، وَاَفْرَطَ فِی الْفَتْوٰی اَلْوِتْرُ مَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں' صبح صادق کے بعد وتر ادا نہیں کئے جاسکتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اس بارے میں مبالغے سے کام لیا ہے اور فتویٰ دیتے ہوئے شدت پسندی کا مظاہرہ کیا ہے دواذانوں کے درمیان وتر ادا کئے جاسکتے ہیں۔

150- قَالَ: فَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ؟ فَقَالَ: مَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ اِلَی الْاِقَامَةِ

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتَمٍ وَلَا یَنْبَغِیْ لِلْعَبْدِ اَنْ یَتَعَمَّدَ تَرْکَهٗ وَمَنْ رَاٰی اَنَّهٗ یَفْرُغُ مِنْ وِتْرِهٖ وَمِنْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَمِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْیَفْعَلْ، وَلْیَبْدَاْ بِالْوِتْرِ۔

سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ یَنَامُ عَنْ وِتْرِهٖ، اَوْ یَنْسَاهُ؟

قَالَ زَیْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یُوْتِرُ مِنَ النَّهَارِ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رُبَّمَا اَوْتَرْتُ ضُحًی ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دواذانوں کے درمیان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عشاء کی نماز سے لے کر فجر کی نماز کی اقامت تک (مراد ہے)۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر فرض نہیں ہیں تاہم کسی بھی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جان بوجھ کرانہیں ترک کردے اور جو شخص یہ اندازہ لگائے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے اپنے وتر فجر کی دو سنتیں اور فجر کے دوفرض ادا کرسکتا ہے اسے ایسا کرلینا چاہئے اور پہلے وتر ادا کرنے چاہئے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وتر پڑھے بغیر سو جاتا ہے یا انہیں ادا کرنا بھول جاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دن کے وقت وتر ادا کرلے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات میں چاشت کے وقت وتر ادا کرتا ہوں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: دُعَاءُ الْوِتْرِ

باب 35: وتر کی دعا

151-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَقْنُتُ بِالْمَدِیْنَةِ بَعْدَ الرَّكُوْعِ، ثُمَّ قَنَتَ بِالْكُوْفَةِ، وَهُوَ یُحَارِبُ مُعَاوِیَةَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، وَكَانَ یَدْعُوْ فِیْ قُنُوْتِهٖ عَلٰی مُعَاوِیَةَ وَاَشْیَاعِهٖ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ مدینہ منورہ میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے پھر انہوں نے کوفہ میں بھی دعائے قنوت پڑھی۔

جن دنوں وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کررہے تھے۔وہ اپنی دعائے قنوت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیے دعائے ضرر کیا کرتے تھے۔

152-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ كَانَ یَقْنُتُ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَیَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَبْصَارُ وَبُسِطَتِ الْاَیْدِیْ وَاُفْضِتِ الْقُلُوْبُ وَدُعِیَتْ بِالْاَلْسِنِ، وَتُحُوْكِمَ اِلَیْكَ فِی الْاَعْمَالِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ بَیْنَمَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ، نَشْكُوْ اِلَیْكَ غِیْبَةَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا، وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَتَظَاهُرِ الْفِتَنِ وَشِدَّةِ الزَّمَنِ، اَللّٰهُمَّ فَاَغِثْنَا بِفَتْحٍ تَعَجِّلِهٖ، وَنَصْرٍ تَعِزُّ وَلِیَّكَ، وَلِسَانُ الْحَقِّ اِلَّا الْحَقَّ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ رکوع سے پہلے وتر میں دعائے قنوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اپنی نگاہوں کو تیری طرف بلند کرتا ہوں، میں اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہوں، اپنے دل کو مائل کرتا ہوں، اپنی زبان کے ذریعے دعا کرتا ہوں اور ہر معاملے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ہمراہ معاملہ واضح کردے بے شک تو بہترین واضح کرنے والا ہے۔ہم تیری طرف شکایت کرتے ہیں، اپنے نبی کی غیر موجودگی میں اپنے نبی کی غیر موجودگی کی اور اپنے دشمن کی کثرت تعداد کی اور اپنی قلت تعداد کی، فتنوں کے ظاہر ہونے کی اور وقت کے سخت ہونے کی۔اے اللہ! تو اس کی جلدی فتح کے ذریعے ہماری مدد کر اور اس کے ذریعے اپنے دوست کی مدد کر اور حق کی زبان صرف حق ہوتی ہے۔آمین۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار!''

بَابُ: صَلٰوۃُ اللَّیۡلِ کَمۡ هِیَ
باب 36: رات کے نوافل کتنے ہوتے ہیں

...—...—...

153-(حَدَّثَنِی) زَیۡدُ بۡنُ عَلِیٍّ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ جَدِّہٖ عَنۡ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: صَلٰوۃُ اللَّیۡلِ مَثۡنٰی مَثۡنٰی لٰوۃُ النَّهَارِ اِنۡ شِئۡتَ اَرۡبَعًا، وَاِنۡ شِئۡتَ مَثۡنٰی ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کے نوافل دو، دو کر کے ادا کئے جائیں گے ہاں دن کے نوافل اگر تم چاہو تو چار چار کر ادا کرو اور اگر چار نہ ہوں تو دو، دو کر کے ادا کرو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرَّجُلُ یَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوۡ یَنۡسَاهَا
باب 37: جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

...—...—...

154-(حَدَّثَنِی) زَیۡدُ بۡنُ عَلِیٍّ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ جَدِّہٖ عَنۡ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ سَفَرٍ فَلَمَّا نَزَلۡنَا قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ "مَنۡ یَکۡلَؤُنَا اللَّیۡلَةَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا یَا وۡلَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَاتَ بِلَالٌ مَرَّۃً قَائِمًا، وَمَرَّۃً جَالِسًا، حَتّٰی اِذَا کَانَ قَبۡلَ الۡفَجۡرِ غَلَبَته عَیۡنَاہُ، فَنَامَ فَلَمۡ یَسۡتَیۡقِظۡ وۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمۡسِ فَاَمَرَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَتَوَضَّأَ وَاَمَرَ فَاَذَّنَ، ثُمَّ صَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا ثُمَّ صَلّٰی بِهِمُ الۡفَجۡرَ"۔

ث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے جب ہم پڑاؤ کرنے لگے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ ﷺ! ت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بلال رات کے وقت کبھی کھڑے ہوتے کبھی بیٹھ جاتے یہاں تک کہ صبح صادق سے کچھ پہلے آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ دھوپ کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں ضوء کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے و حکم دیا (انہوں نے اقامت کہی) پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی۔

155-قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسٰى الظُّهْرَ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْ
قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ بَدَاَ بِالظُّهْرِ، ثُمَّ بِالْعَصْرِ وَاِنْ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ بَدَءَ بِالْعَصْرِ
قَالَ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ وَّعَلَيْهِ صَلٰوةٌ اُخْرٰى، اِلَّا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا
قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنْ هُوَ لَمْ يَعْلَمْ حَتّٰى قَضَى الْعَصْرَ، ثُمَّ عَلِمَ اَعَادَ الظُّهْرَ وَلَمْ يُعِدِ الْعَصْ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ظہر کی نماز پڑ
بھول جاتا ہے اور پھر اسے عصر کی نماز کے وقت میں وہ یاد آتی ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو وہ عصر کا ابتدائی وقت ہو
ظہر کی نماز پہلے پڑھے گا اور پھر عصر کی نماز پڑھے گا اور اگر وہ عصر کا آخری وقت ہو تو پھر پہلے عصر کی نماز پڑھ لے گا۔
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی کوئی نماز درست نہیں ہوتی جب آدمی پر اس سے پہلے کی نماز فرض ہو البتہ اگر
(موجودہ وقت کی نماز) کا آخری وقت ہو (تو پہلے اسے ہی ادا کیا جائے گا۔)
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص کو علم نہ ہو یہاں تک کہ وہ عصر ادا کرلے اور پھر علم ہو تو وہ ظہر کی نماز دوبارہ
کرے گا لیکن عصر کی نماز دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَالْمَوَاطِنَ الَّتِيْ يُصَلّٰى فِيْهَا وَمَا يُجْزِئُ مِنَ الثِّيَابِ لِلصَّلٰو

باب 38: کونسی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور وہ مقامات جن میں نماز ادا کی جاسکتی ہے اور کن کپڑوں میں نماز ادا کرنا جائز ہے

...—...—...

156-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَزَةً يَتَوَكَّاُ عَلَيْهَا وَيَغْرُزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا صَلّٰى، فَصَلّٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ كَلْبٌ
حِمَارٌ، ثُمَّ مَرَّتْ اِمْرَاَةٌ فَلَمَّا اِنْصَرَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُمْ لَيْسَ يَقْطَعُ صَ
الْمُسْلِمِ شَيْئٌ، وَلٰكِنْ اِدْرَأُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ'' -

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیزہ تھا (چھڑی تھی) آپ اس پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور
جب نماز پڑھتے تھے تو اسے اپنے آگے گاڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نیزے کے دوسری طرف سے کتے گزرے پھر
گزرا پھر کوئی عورت گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں نے بھی وہ چیز دیکھی ہے

نے دیکھی ہے۔ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے (کسی کو آگے گزرنے سے) روک دو۔

157-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَاعِیًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُصَلِّیْ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا فَاُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ: نَعَمْ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چرواہے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

158-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ: لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی الْبِسَاطِ وَالْمِسْرَحِ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَدْنٰی مَا یُصَلِّیْ فِیْهِ الرَّجُلُ ثَوْبَهٗ، وَاَدْنٰی مَا تُصَلِّیْ فِیْهِ الْمَرْاَةُ قَمِیْصٌ وَّخِمَارٌ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْاَمَةُ تُصَلِّیْ بِغَیْرِ خِمَارٍ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چٹائی اور بچھونے کے اوپر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کم از کم جن کپڑوں میں نماز ادا کی جاسکتی ہے وہ ایک کپڑا ہے اور عورت کم از کم جن کپڑوں میں نماز ادا کرسکتی ہے وہ قمیص اور چادر ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز چادر کے بغیر بھی نماز ادا کرسکتی ہے۔

❀—❀❀—❀
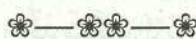
بَابُ: صَلٰوةُ الْمَرِیْضِ وَالْمُغْمٰی عَلَیْهِ وَصَلٰوةُ الْعُرْیَانِ

باب 39: بیمار شخص اور جس پر بے ہوشی طاری ہو اور برہنہ شخص کی نماز کا حکم

•••———•••———•••

159-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَقِیْلٌ فَاَتَاهُ، وَهُوَ مُغْمٰی عَلَیْهِ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُغْمِیَ عَلَیَّ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَکَیْفَ اَصْنَعُ بِالصَّلٰوةِ؟ قَالَ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "صَلِّ صَلٰوةَ یَوْمِكَ الَّذِیْ اَفَقْتَ فِیْهِ، فَاِنَّهٗ یُجْزِیْكَ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن

رواحہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سخت خراب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے ان پر بیہوشی طاری تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن رواحہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر تین دن تک بے ہوشی طاری رہی ہے۔ اب میں نماز کے بارے میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن تمہیں افاقہ ہوا تم اس دن کی نماز ادا کرو تمہارے لیے یہ جائز ہوگا۔

160- قَالَ زَيْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي الْمُغْمٰى عَلَيْهِ اِنْ اُغْمِيَ عَلَيْهِ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَعَادَ جَمِيْعَ ذٰلِكَ، وَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَكْثَرَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تُفِيْقُ فِيْ وَقْتِهَا، فَاِنْ اَفَاقَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَعَادَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَاِنْ اَفَاقَ قَبْلَ الْفَجْرِ اَعَادَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءِ

وَهٰذَا تَفْسِيْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "اَعِدْ صَلٰوةَ يَوْمِكَ"

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو اگر اس پر تین دن سے کم کی بے ہوشی طاری ہوئی ہو تو وہ تمام نمازوں کا اعادہ کرے گا اور اگر تین دن یا اس سے زیادہ بے ہوشی طاری رہی ہو تو وہ صرف اس دن کی نمازیں پڑھے گا جس دن اسے افاقہ ہوا تھا اگر اسے مغرب سے پہلے افاقہ ہوگیا تھا تو وہ ظہر اور عصر کی نماز دوبارہ پڑھے گا اور اگر اسے فجر سے پہلے افاقہ ہوا تھا تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز دوبارہ پڑھے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہے جانے والے ان الفاظ سے مراد یہی ہے:

''تم اپنی اس دن کی نماز دوبارہ پڑھ لو۔''

161-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَقَدْ شَبَّكَته الرِّيْحُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ؟ فَقَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تُجْلِسُوْهُ فَاجْلِسُوْهُ وَاِلَّا فَوَجِّهُوْهُ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَمُرُوْهُ اَنْ يُؤْمِيْ اِيْمَاءً وَّيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ الْقُرْآنَ فَاقْرَؤُا عِنْدَهٗ وَاَسْمِعُوْهُ" .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جو شدید بیمار تھا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیسے نماز ادا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے بٹھا سکتے ہو تو بٹھا دو ورنہ اس کا رخ قبلہ کی طرف کردو اور اس سے کہو کہ وہ اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے اور سجدے میں اس کا سر رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا ہوا ہو اور اگر یہ قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا تو تم اس کے پاس قرآن پاک پڑھو اور اسے سناؤ۔

162-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي الْمَرِيْضُ قَائِمًا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، وَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ عَلَى الْاَرْضِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَوْمَاَ اِيْمَاءً قَالَ: لَا يَسْجُدُ عَلٰى عُوْدَة، وَلَا مِرْوَحَةٍ، وَلَا وِسَادَةٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُصَلِّي الْقَائِمُ خَلْفَ الْمَرِيْضِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ جَالِسًا

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیمار آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا اگر وہ کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر کرے گا اور وہ رکوع کرے گا اور زمین پر سجدہ کرلے گا اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی لکڑی کے اوپر یا کسی آرام دہ چیز کے اوپر یا تکیے کے اوپر سجدہ نہیں کرسکتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا شخص ایسے مریض کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔

163- حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْعُرْيَانِ قَالَ: اِنْ كَانَ حَيْثُ يَرَاهُ اَحَدٌ صَلّٰى جَالِسًا يُؤْمِيْ اِيْمَاءً، وَاِنْ كَانَ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ صَلّٰى قَائِمًا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ برہنہ شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی اور اسے دیکھ سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکتا ہو تو پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا۔

164-حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ مَعَهٗ عُوْدٌ يَسْجُدُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَزَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِهٖ، وَقَالَ: "لَا تَعْبُدْ وَلٰكِنْ اُوْمِيْ اِيْمَاءً وَّيَكُوْنُ سُجُوْدُكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ اس کے پاس تشریف فرما تھے کہ اس شخص نے اپنے پاس موجود ایک لکڑی پر سجدہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس لکڑی کو پیچھے ہٹا دیا اور آپ نے فرمایا: تم اس طرح عبادت نہ کرو بلکہ اشارے کے ذریعے نماز پڑھ لو اور تمہارے سجدے میں تمہارا سر رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا ہوا ہونا چاہئے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ : صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ

باب 40: جمعہ کی نماز کا بیان

165-حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِيٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ الْجُمُعَةَ وَالنَّ
فَرِیْقَانِ: فَرِیْقٌ یَقُوْلُ: قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَفَرِیْقٌ یَقُوْلُ: لَمْ تَزُلْ، وَکَانَ هُوَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْلَمُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مرتبہ انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو لوگوں کے دوگروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نے یہ کہا کہ سورج ڈھل چکا ہے اور ایک گروہ نے یہ کہا کہ ابھی نہیں ڈھلا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے۔

166-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَ
یَخْطُبُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَیْنِ یَجْلِسُ بَیْنَهُمَا جَلْسَةً خَفِیْفَةً ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جمعہ سے پہلے دو خطبے دیا کرتے تھے ان کے درمیان ذرا سی دیر کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔

167-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةُ، ثُمَّ یَسْجُدُ، وَیُکَبِّرُ اِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ، وَفِی
الثَّانِیَةِ قَرَأَ بِ ﴿هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ تنزیل السجدہ کی تلاوت کی تو آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہی اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو بھی تکبیر کہی (کیونکہ اس سورۃ میں سجدہ موجود تھا)۔ اور دوسری رکعت میں آپ نے ''سورۃ الدہر'' پڑھی۔

168-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اَرْبَعًا، ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَقِیْلُ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے پھر چار رکعات ادا کرتے تھے پھر واپس تشریف لے جاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

169- قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْاَذَانُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا صَعِدَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ
الْمُؤَذِّنُ

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَیَجْهَرُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْقِرَاۃِ، وَلَا یَقْنُتُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلَّا عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ، وَمَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْحُضُوْرُ، فَاِنْ كَانَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحُضُوْرُ، وَاِلَّا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى عَبْدٍ، وَلَا عَلٰى مَرِيْضٍ، وَلَا عَلٰى اِمْرَاَةٍ، وَ لَا عَلٰى مَسَاكَةٍ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھ جائے گا تو اذان ہوگی اور جب وہ منبر سے نیچے اترے گا تو مؤذن اقامت کہہ دے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن امام بلند آواز میں قرأت کرے گا اور دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ صرف شہر میں رہنے والوں پر لازم ہے جو شخص شہر سے باہر رہتا ہو اس پر جمعہ میں حاضری واجب نہیں ہے اگر وہ اذان سن سکتا ہو تو اس پر حاضری واجب ہوگی اگر نہیں سن سکتا تو اس پر واجب نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غلام، بیمار یا عورت کے اوپر جمعہ واجب نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَلٰوةُ الْعِيْدَيْنِ

باب 41: عیدین کی نماز کا بیان

170-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَيْنِ، يَبْدَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ اُخْرٰى، فَيَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ، فَيَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ اُخْرٰى، فَيَرْكَعُ بِهَا فَذٰلِكَ اِثْنَى عَشَرَةَ تَكْبِيْرَةً وَّكَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاَةِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں وہ سب سے پہلے تکبیر پڑھتے تھے پھر اس کے بعد قرأت کرتے تھے پھر پانچ تکبیریں کہتے تھے پھر ایک اور تکبیر کہتے تھے اور اس کے ذریعے رکوع میں چلے جاتے تھے پھر وہ دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرتے تھے پھر چار تکبیریں کہتے تھے پھر ایک اور تکبیر کہتے تھے اور اس تکبیر کے ہمراہ رکوع میں چلے جاتے تھے یہ بارہ تکبیریں ہو جاتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں بلند آواز میں قرأت کی تھی اور انہوں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل نماز) ادا نہیں کی۔

171-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّهٗ کَانَ یَخْطُبُ فِی الْعِیْ
خُطْبَتَیْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ' عیدین کی نماز میں' نماز کے بعد' دو خطبے دیا کرتے تھے۔

172-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ اِجْتَمَعَ عِیْدَانِ فِیْ
فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِی الْجَبَّانَةِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ خُطْبَةٍ: اِنَّا مُجْتَمِعُوْنَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَحْضُرَ فَذٰلِکَ فَ
اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ، وَمَنْ تَرَکَ ذٰلِکَ فَلَا حَرَجَ عَلَیْهِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک دن دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعہ کے دن عید آ گئی تو انہوں
جبانہ (یعنی صحرا) میں لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے خطبہ کے بعد ارشاد فرمایا: ہم زوال کے بعد پھر اکٹھے ہوں گے جو
اس میں شامل ہونا چاہتا ہو اس کی مرضی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا وہ جسے چاہے عطا کر دے اور جو شخص اس کو ترک کر
تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

173-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا فَاتَکَ الْاِمَامُ فِیْ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ وَالْجُمُعَةِ فَصَلِّ اَرْبَعًا
وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْمَنْ اَدْرَکَ الْاِمَامَ رَاکِعًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَیَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ صَلٰوةِ الْعِیْ
اَنْ یَرْکَعَ فِی الثَّانِیَةِ، اَنَّهٗ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ، وَاِنْ اَدْرَکَهٗ بَعْدَمَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ اَنَّهٗ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم امام کے ہمراہ عیدین اور جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکو تو چار رکعات ادا کر لو۔
امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن امام کو رکوع کی حالت میں پائے یا عید کے دن عید کی نماز میں د
رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے پالے تو وہ شخص دو رکعات ادا کرے گا لیکن اگر وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد
پالے تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

174-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم: اَنَّ اُنَاسًا مِنْ اَهْلِ الْ
شَکَوْا اِلَیْهِ الضُّعْفَ، فَاَمَرَ رَجُلًا اَنْ یُصَلِّیَ بِهِمْ فِی الْمَسْجِدِ وَصَلّٰی هُوَ بِالنَّاسِ فِی الْجَبَّانَةِ وَقَالَ لَهُمْ
السُّنَّةُ لَصَلَّیْتُ فِی الْمَسْجِدِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے ان کی خدمت میں کمزوری

(عید گاہ تک نہ جانے) کی شکایت کی تو آپ نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ انہیں مسجد میں نماز پڑھا دے آپ نے لوگوں کو جبانہ (کھلے میدان) میں نماز پڑھائی۔

آپ نے ان سے فرمایا: اگر سنت کا حکم نہ ہوتا تو میں بھی مسجد میں نماز پڑھا دیتا۔

بَابُ: اَلتَّكْبِيْرُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب 42: ایام تشریق میں تکبیر کہنا

175- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ اور تشریق صرف بڑے شہر میں ہوں گے۔

176- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: "يَا عَلِيُّ! كَبِّرْ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! عرفہ کے دن فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک ہر نماز کے بعد تکبیر کہنا۔

177- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلتَّكْبِيْرُ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تکبیر کے الفاظ یہ ہوں گے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔''

178- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ اَهْلِ الْحَضَرِ وَاَهْلِ السَّفَرِ، وَمَنْ صَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَرِيْضَةٍ، وَفِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يُكَبِّرُ فِيْ دُبُرِ الْعِيْدَيْنِ وَلَا فِي النَّوَافِلِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ تکبیر پڑھنا مردوں اور عورتوں سب کے لیے لازم ہے۔ خواہ وہ شہر میں قیام پذیر ہوں یا سفر کی حالت میں ہوں اور جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا اور جو شخص تنہا نماز پڑھے، اس کے لیے ہر فرض نماز کے بعد اسے پڑھنا لازم ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد پڑھنا بھی لازم ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد یا نوافل کے بعد اس تکبیر کو نہیں پڑھا جائے گا۔

بَابُ: اَلصَّلٰوۃُ فِی السَّفَرِ

باب 43: سفر کے دوران نماز ادا کرنا

179-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ قَالَ: اِذَا سَافَرْتَ فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ کُلَّھَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ فَاِنَّھَا ثَلَاثٌ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم سفر کرو تو ہر نماز کی دو، دو رکعت ادا کرو سوائے مغرب کے کیونکہ یہ تین رکعت ہی ہوگی۔

180-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: اِذَا قَدِمْتَ بَلَدًا فَاَزْمَعْتَ عَلٰی اِقَامَۃِ عَشْرٍ، فَاَتِمَّ

حضرت علی فرماتے ہیں: جب تم (سفر کے دوران) کسی شہر میں پہنچو اور وہاں دس دن قیام کرنے کا ارادہ کرلو تو (اس دوران تمام نمازیں) مکمل ادا کرو۔

181-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: وَلَا تَقْصُرِ الصَّلٰوۃَ اِلَّا فِیْ مَسِیْرَۃِ ثَلَاثٍ، فَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ تُرِیْدُ سَفَرَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ، اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَاقْصِرْ حِیْنَ تَجَاوَزَ اَبْیَاتِ اَھْلِکَ وَبَلَدِکَ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید فرماتے ہیں، صرف تین دن (کی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ) سفر میں نماز قصر کی جائے گی، جب تم تین دن (کی مسافت کے برابر) یا اس سے زیادہ سفر کے لیے اپنے گھر سے نکلو تو جیسے ہی تم اپنے شہر کی آبادی سے باہر آ جاؤ تو قصر نماز پڑھنا شروع کردو۔

182-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ صَلّٰی بِمَکَّةَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعَ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ (حجۃ الوداع کے موقع پر) واپس جانے تک نبی اکرم ﷺ، مکہ میں، دو، دو رکعات (فرض) ادا کرتے رہے۔

183-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَطَوَّعُ عَلٰی بَعِیْرِهٖ فِیْ سَفَرِهٖ حَیْثُ تَوَجَّهَ بِهٖ بَعِیْرُهٗ یُوْمِیْ اِیْمَاءً، وَیَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُکُوْعِهٖ، وَکَانَ لَا یُصَلِّیْ الْفَرِیْضَةَ، وَلَا الْوِتْرَ اِلَّا اِذَا نَزَلَ

حدیث 182 :

اخرجه البخاری فی صحیحه' أبواب تقصیر الصلاة باب ما جاء فی التقصیر و کم حتی یقصر' رقم الحدیث : 1031

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن أنس بن مالك کتاب الصلاة باب متی یتم المسافر ؟' رقم الحدیث : 1233

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' عن أنس بن مالك کتاب تقصیر الصلاة فی السفر باب المقام الذی یقصر بمثله الصلاة' رقم الحدیث :1452

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن ابن عباس کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها باب کم یقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة' رقم الحدیث :1075

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن أنس کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها باب کم یقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة' رقم الحدیث :1077

اخرجه أحمد بن حنبل فی السند' عن بن عباس مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث :1958

اخرجه أحمد بن حنبل فی السند' عن أنس (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه' رقم الحدیث : 12335

اخرجه أحمد بن حنبل فی السند' عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه' رقم الحدیث : 12968

اخرجه أحمد بن حنبل فی السند' عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه' رقم الحدیث : 12998

اخرجه أحمد بن حنبل فی السند' عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه' رقم الحدیث : 14033

اخرجه السلمی النیسابوری فی صحیح ابن خزیمة' عن أنس بن مالك کتاب المناسك باب استحباب الصلاة بالمحصب إذا نزله المرء' رقم الحدیث :2996

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" عن أنس بن مالك کتاب قصر الصلاة فی السفر المقام الذی تقصر بمثله الصلاة' رقم الحدیث :1910

اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' عن أنس بن مالك کتاب الحیض باب السفر الذی تقصر فی مثله الصلاة' رقم الحدیث :5172

اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' عن أنس بن مالك کتاب الحیض باب إتمام المغرب فی السفر والحضر وأن لا قصر فیها' رقم الحدیث : 5227

اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' عن بن عباس کتاب الحیض باب المسافر یقصر ما لم یجمع مکثا ما لم یبلغ مقامه ما أقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة عام الفتح' رقم الحدیث :5253

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن أنس بن مالك کتاب الصلاة باب المسافر' رقم الحدیث :2751

حدیث 183 :

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن جابر کتاب الصلاة باب التطوع إلی الراحلة والوتر' رقم الحدیث :1227

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' سفر کے دوران' اونٹ پر ہی نوافل ادا کرلیا کرتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' آپ اشارے کے ذریعے (رکوع وسجدہ کرتے تھے) سجدے میں آپ رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے آپ فرض نماز اور وتر' (سواری سے) نیچے اُتر کر ہی ادا کرتے تھے۔

184-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِىْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ، فَسَلَّمَ الْمُسَافِرُ، قَامَ الْمُقِيْمُ فَاَتَمَّ، وَاِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِىْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ صَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مقیم شخص' کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرے' اور مسافر (دو رکعت کے بعد) سلام پھیر دے' تو مقیم کھڑا ہو جائے گا اور پوری نماز ادا کرے گا۔

جب کوئی مسافر' کسی مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کرے' تو مقیم کی نماز (کی طرح مکمل) نماز ادا کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلصَّلٰوةُ فِى السَّفِيْنَةِ

باب 44: کشتی میں نماز ادا کرنا

•••——•••——•••

185-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا كُنْتَ فِىْ سَفِيْنَةٍ، وَكَانَتْ تَسِيْرُ، فَصَلِّ وَاَنْتَ جَالِسٌ، وَاِنْ كَانَتْ وَاقِفَةً فَصَلِّ وَاَنْتَ قَائِمٌ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب تم کشتی میں ہو' اور وہ چل رہی ہو' تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو' لیکن اگر وہ ٹھہری ہوئی ہو تو

(بقیه تخریج حدیث183) اخرجه مسلم فی صحیحه' عن جابر کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب تحریم الکلام فی الصلاة ونسخ ما کان من إباحة' رقم الحدیث :540

اخرجه الترمذی فی سننه' عن جابر أبواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب ماجاء فی الصلاة علی الدابة حیث ما توجهت به' رقم الحدیث :351

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' عن جابر (مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه' رقم الحدیث : 14595

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن جابر کتاب الصلاة باب النوافل' رقم الحدیث :2523

اخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف' عن جابر کتاب الصلوات من کان یصلی علی راحلته حیثما توجهت به' رقم الحدیث :8507

اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' عن جابر کتاب الحیض باب الإیماء بالرکوع والسجود والسجود أخفض من الرکوع' رقم الحدیث :2043

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' عن جابر کتاب الصلاة باب صلاة التطوع علی الدابة' رقم الحدیث :4522

تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلسُّجُوْدُ فِی الْقُرْآنِ

باب 45: قرآن میں موجود سجدہائے (تلاوت)

•••——•••——•••

186-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَزَائِمُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ اَرْبَعٌ:

﴿آلٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةُ﴾ وَ﴿حٰمٓ السَّجْدَةِ﴾﴿ وَالنَّجْمِ﴾وَ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَسَائِرِ مَا فِی الْقُرْآنِ فَاِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ ـ وَاِنْ شِئْتَ فَاتْرُكْ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قرآن میں موجود لازمی سجدہائے تلاوت چار ہیں:

﴿آلٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةُ﴾ وَ﴿حٰمٓ السَّجْدَةِ﴾﴿ وَالنَّجْمِ﴾وَ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾

ان کے علاوہ قرآن میں موجود دیگر سجدہائے تلاوت (کا حکم یہ ہے کہ) اگر تم چاہو تو سجدہ کرلو اور اگر چاہو تو اسے ترک کردو۔

187-وَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ یَقْرَاُ السَّجْدَةَ فِی الْمَجْلِسِ مِرَارًا؟

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَجْدَةٌ وَّاحِدَةٌ تُجْزِئُهٗ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ فِیْ اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَارْکَعْ بِهَا وَاِنْ کَانَتْ فِیْ وَسْطِ السُّوْرَةِ فَلَابُدَّ مِنْ اَنْ تَسْجُدَ ـ

سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ یَسْمَعُ السَّجْدَةَ مِنَ الذِّمِیِّ، اَوِ الْمَرْاَةِ، اَوِ الصَّبِیِّ؟

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَسْجُدُ ـ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک ہی محفل میں کئی مرتبہ آیت سجدہ پڑھ لیتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ سجدہ کرلینا اس کے لیے کافی ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر سجدہ (سے متعلق آیت) سورت کے آخر میں تو (اس آیت کو پڑھنے کے بعد) تم رکوع میں چلے جاؤ۔

لیکن اگر وہ سورت کے درمیان میں ہو تو تمہارے لیے سجدے میں جانا ضروری ہے۔

(ابوخالد بیان کرتے ہیں) میں نے امام زید سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی ذمی' خاتون' یا بچے کی زبانی آیت سجدہ سن لیتا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ شخص سجدہ (تلاوت) کرے گا۔

بَابُ: صَلٰوۃُ الْکُسُوْفِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ

باب 46: نمازِ کسوف اور نمازِ استسقاء

188-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ مَا یَکُوْنَ مِنَ الْعَمَلِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلصَّلٰوۃُ وَقِرَاْءَۃُ الْقُرْاٰنِ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت کیے جانے والے' سب سے زیادہ فضیلت والے' عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

''نماز (کسوف) ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا''۔

189-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا صَلّٰی بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ بَدَاَ فَکَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ الْحَمْدَ، وَسُوْرَۃً مِنَ الْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِالْقِرَاْءَۃِ لَیْلًا کَانَ اَوْ نَهَارًا، ثُمَّ یَرْکَعُ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ، فَیُکَبِّرُ، حَتّٰی یَفْعَلَ ذٰلِکَ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ الْخَامِسِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، فَاِذَا قَامَ لَمْ یَقْرَاْ، ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَفْعَلُ فِی الثَّانِیَۃِ کَمَا فَعَلَ فِی الْاُوْلٰی، یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فِی الْاَرْبَعِ، وَیَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فِی الْخَامِسَۃِ، وَلَا یَقْرَاُ بَعْدَ الرُّکُوْعِ الْخَامِسِ۔

آثارِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' جب وہ لوگوں کو نماز کسوف پڑھاتے تو سب سے پہلے تکبیر کہتے' پھر سورۂ فاتحہ پڑھتے' پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھتے' آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے' خواہ رات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو' پھر اتنا لمبا رکوع کرتے جتنی دیر قرأت کی ہوتی' پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ آپ پانچ مرتبہ ایسے کرتے تھے۔

جب پانچویں رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے' اس مرتبہ (رکوع سے اٹھنے کے بعد) آپ قرأت نہیں کرتے تھے' پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدے میں چلے جاتے) اور دو سجدے کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے (اور کھڑے ہو جاتے) دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے جیسے پہلی ادا کی تھی۔ پہلی چار مرتبہ میں رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے اور پانچویں مرتبہ میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے' پانچویں رکوع کے بعد وہ قرأت نہیں کرتے تھے۔

190-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلّٰی مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ، وَکَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنِیْنَ وَحَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ وَالصِّبْیَانَ اَنْ یَخْرُجُوْا اِمَامَهُمْ، ثُمَّ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِیْدِ، ثُمَّ یَخْطُبُ وَیُقَلِّبُ رِدَائَهٗ، وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰی مِائَةَ مَرَّةٍ یَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' جب انہوں نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا ہوتی تو اسے نماز عیدین کی طرح پڑھاتے تھے' وہ اذان دینے والوں' قرآن کے حافظوں اور بچوں کو یہ ہدایت کرتے کہ وہ بھی (اسے ادا کرنے کے لیے آئیں) پھر آپ نماز عید کی طرح (اجتماعی طور پر) لوگوں کو نماز استسقاء پڑھاتے تھے۔ پھر خطبہ دیتے' پھر ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے' آپ بلند آواز میں استغفار پڑھتے تھے۔

❀—❀❀—❀
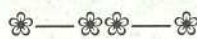
بَابُ: صَلٰوةُ الْخَوْفِ

باب 47: نماز خوف کا بیان

•••——•••——•••

191-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ یُقَسِّمُ الْاِمَامُ اَصْحَابَهٗ طَائِفَتَیْنِ، فَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مُوَازِیَةً لِلْعَدُوِّ وَیَاْخُذُوْنَ اَسْلِحَتَهُمْ، وَیُصَلِّیْ بِالطَّائِفَةِ الَّتِیْ مَعَهٗ رَکْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ، فَاِذَا رَفَعَ الْاِمَامُ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَهٗ وَنَکَصَ هٰؤُلَاءِ فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ، فَیُصَلِّیْ بِالطَّائِفَةِ الثَّانِیَةِ، رَکْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ یُسَلِّمُ فَیَقُوْمُ هٰؤُلَاءِ فَیَقْضُوْنَ رَکْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ، ثُمَّ یَقِفُوْنَ فِیْ مَوْقِفِ اَصْحَابِهِمْ وَیَجِیْءُ مَنْ کَانَ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَیُصَلُّوْنَ رَکْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ وَیُسَلِّمُوْنَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دن نماز خوف میں امام اپنے ساتھیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کرے گا ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے گا اور اپنا اسلحہ سنبھال کر رکھے گا۔ دوسرا گروہ جو امام کے ساتھ ہوگا، وہ ایک رکعت ادا کرے گا اور دو سجدے کرے گا جب امام دوسرے سجدے سے سر اٹھائے گا تو یہ لوگ پیچھے ہو جائیں گے اور وہ گروہ آگے آجائے گا جس

نے نماز نہیں ادا کی تھی اور وہ گروہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے پھر امام اس دوسرے گروہ کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا تو یہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی بقیہ ایک رکعت دو سجدے ادا کر کے یہ لوگ بھی سلام پھیر دیں گے پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر دشمن کے سامنے جا کر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ لوگ ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیں گے۔

192-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ: يُصَلِّي بِالطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى رَكْعَتَيْنِ وَبِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ رَكْعَةً، وَتَقْضِي الطَّائِفَةُ الْاُوْلٰى رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الثَّانِيَةُ رَكْعَتَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: پہلا گروہ دو رکعت ادا کرے گا اور دوسرا گروہ ایک رکعت ادا کرے گا۔ پہلا گروہ ایک رکعت (امام کے علاوہ) پڑھے گا اور دوسرا گروہ دو رکعات (امام کے علاوہ) پڑھے گا۔

193-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي صَلٰوةِ الْمُقِيمِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ: يُصَلِّي بِالطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى رَكْعَتَيْنِ وَبِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَتَقْضِي كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ مقیم شخص کی نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: پہلا گروہ دو رکعات ادا کرے گا اور دوسرا گروہ بھی دو رکعات ادا کرے گا اور پھر دونوں میں سے ہر ایک گروہ (بقیہ رہنے والی دو رکعات) پڑھ لے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَضْلُ الْمَسْجِدِ

باب 48: مسجد کی فضیلت

194-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 194 :

اخرجه الترمذی فی سننه' عن عثمان بن عفان أبواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب (ما جاء) فی فضل بنیان المسجد' رقم الحدیث :318

اخرجه البخاری فی صحیحه' عن عثمان بن عفان أبواب المساجد باب من بنی مسجدا' رقم الحدیث :439

اخرجه مسلم فی صحیحه' عن عثمان بن عفان کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل بناء المساجد والحث علیها' رقم الحدیث :533

اخرجه الترمذی فی سننه' أبواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب (ما جاء) فی فضل بنیان المسجد' رقم الحدیث :319

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' عن عمرو بن عبسة کتاب المساجد الفضل فی بناء المساجد' رقم الحدیث :688

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن عمر بن الخطاب کتاب المساجد والجماعات باب من بنی لله مسجدا' رقم الحدیث :735

اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن عثمان بن عفان کتاب المساجد والجماعات باب من بنی لله مسجدا' رقم الحدیث :736

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبْنَى الْمَسَاجِدُ، وَاَنْ تَطَيَّبَ وَتُطَهَّرَ، وَاَنْ تُجْعَلَ عَلٰى اَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ".

(بقیه تخریج حدیث 194) اخرجه ابوداؤد فی سننه' عن علی بن أبی طالب كتاب المساجد والجماعات باب من بنی لله مسجدا' رقم الحدیث :737

اخرجه الدارمی فی سنن الدارمی' عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب من بنى لله مسجدا' رقم الحديث :1392

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند' عن عثمان بن عفان رضي الله عنه (مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه' رقم الحديث : 434

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' عن عثمان بن عفان رضی الله عنه (مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه' رقم الحديث : 506

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' عن بن عباس (مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث :2157

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده (مسند عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما' رقم الحديث : 7056

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' عن أسماء بنت يزيد (من حديث أسماء ابنة يزيد رضى الله عنها' رقم الحديث : 27653

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن عمر بن الخطاب كتاب الصلاة باب المساجد' رقم الحديث :1608

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب المساجد' رقم الحديث :1609

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن أبی ذر كتاب الصلاة باب المساجد' رقم الحديث :1610

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' عن أبی ذر كتاب الصلاة باب المساجد' رقم الحديث :1611

اخرجه السلمی النیسابوری فی صحیح ابن خزیمة' عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب فضل بناء المساجد إذا كان البانى يبنى المسجد لله لا رياء ولا سمعة' رقم الحديث :1291

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' عن عثمان بن عفان كتاب الحيض باب فی فضل بناء المساجد' رقم الحديث :4087

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' عن عثمان بن عفان كتاب الحيض باب فی فضل بناء المساجد' رقم الحديث :4088

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' عن أبی ذر كتاب الحيض باب فی فضل بناء المساجد' رقم الحديث :4089

اخرجه الموصلی فی مسند أبی یعلی' عن ابن عباس أول مسند ابن عباس' رقم الحدیث :2534

اخرجه الموصلی فی مسند أبی یعلی' عن أنس الأعمش عن أنس' رقم الحديث :4018

اخرجه الموصلی فی مسند أبی یعلی' عن أنس بن مالك سعيد بن سنان عن أنس بن مالك' رقم الحديث :4298

اخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير' (باب الألف من اسمه أحمد' رقم الحديث : 66

اخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير' عن أبی ذر (باب النون من اسمه نصر' رقم الحديث : 1105

اخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير' عن أبی ذر (من اسمه يحيى' رقم الحديث : 1159

اخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط' عن أنس بن مالك جزء 2' رقم الحديث :1857

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' عن أبی أمامة باب الصاد صدی بن العجلان أبو أمامة الباهلی' رقم الحديث :7889

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' عن واثلة بن الأسقع باب الواو من اسمه واثلة' رقم الحديث :213

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' عن أسماء بنت يزيد باب الألف من اسمه أسماء أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية' رقم الحديث :468

اخرجه الطيالسی فی المسند' عن أبی ذر أحاديث أبی ذر الغفاری رضى الله عنه' رقم الحديث :461

اخرجه الطيالسی فی المسند' عن بن عباس سعيد بن جبير عن بن عباس رضى الله عنهما' رقم الحديث :2617

اخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف' عن أبی ذر (كتاب الصلوات) فی ثواب من بنی لله مسجدا 3155

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ہدایت کی کہ مساجد قائم کی جائیں انہیں پاک اور صاف رکھا جائے، ان کے دروازوں پر طہارت خانے بنائے جائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

195-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو (جملہ حاضرین مسجد) آپ سب پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔''

196-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ

حدیث 196 :

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والكراث' رقم الحدیث :815

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والكراث' رقم الحدیث :817

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والكراث' رقم الحدیث :818

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب الأطعمة باب ما یكره من الثوم والبقول' رقم الحدیث :5136

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب الأطعمة باب ما یكره من الثوم والبقول' رقم الحدیث :5137

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة باب الأحكام التی تعرف بالدلائل وكیف معنی الدلالة وتفسیرها رقم الحدیث :6926

اخرجه مسلم فی صحیحه' كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب نهی من أكل ثوم أو بصلا أو كراثا أو نحوها' رقم الحدیث :562

اخرجه مسلم فی صحیحه' كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب نهی من أكل ثوم أو بصلا أو كراثا أو نحوها' رقم الحدیث :564

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الأطعمة باب فی أكل الثوم' رقم الحدیث :3822

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الأطعمة باب فی أكل الثوم' رقم الحدیث :3825

اخرجه الترمذی فی سننه' كتاب الأطعمة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جاء فی كراهیة أكل الثوم والبصل' رقم الحدیث :1806

وَقَدْ اَكَلَ الثَّوْمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا" -

(بقيه تخريج حديث196) اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' كتاب المساجد من يمنع من المسجد' رقم الحديث : 707

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد' رقم الحديث :1016

اخرجه الإمام مالك فی الموطأ برواية المصمودی' باب وقوت الصلاة باب النهی عن دخول المسجد بريح الثوم وتغطية الفم' رقم الحديث :30

اخرجه الدارمی فی سنن الدارمی 'كتاب الأطعمة باب فی أكل الثوم' رقم الحديث :2053

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ' (مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث : 9540

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ' مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما' رقم الحديث :4619

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما' رقم الحديث :4715

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب المساجد' رقم الحديث :1644

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب فرض الجماعة الأعذار التی تبيح تركها' رقم الحديث :2086

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب فرض الجماعة الأعذار التی تبيح تركها' رقم الحديث :2088

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب فرض الجماعة الأعذار التی تبيح تركها' رقم الحديث :2089

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب فرض الجماعة الأعذار التی تبيح تركها' رقم الحديث :2090

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصلاة باب فرض الجماعة الأعذار التی تبيح تركها' رقم الحديث :2095

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة باب النهی عن إتيان الجماعة لآكل الثوم' رقم الحديث :1661

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة باب توقيت النهی عن إتيان الجماعة لآكل الثوم' رقم الحديث :1663

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة باب النهی عن إتيان المساجد لآكل الثوم' رقم الحديث :1664

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة باب ذكر الدليل على أن النهی عن ذلك لتأذی الملائكة بريحه إذ الناس يتأذون به' رقم الحديث :1668

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة باب النهی عن إتيان المسجد لآكل الثوم و البصل و الكراث إلى أن يذهب ريحه' رقم الحديث :1669

اخرجه النسائی فی 'سننه الكبرٰی' كتاب المساجد من يمنع من المسجد' رقم الحديث :786

اخرجه النسائی فی 'سننه الكبرٰی' كتاب الوليمة البصل' رقم الحديث :6679

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' كتاب الحيض باب ما جاء فی منع من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا من أن يأتی المسجد' رقم الحديث :4830

اخرجه الموصلی فی مسند أبی يعلى' تابع مسند جابر' رقم الحديث :2226

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' باب الياء بشير الأسلمی أبو بشر' رقم الحديث :1225

اخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف' كتاب الصلوات من كان يكره إذا أكل بصلا أو ثوما أن يحضر المسجد' رقم الحديث :8656

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' كتاب الصلاة باب أكل الثوم والبصل ثم يدخل المسجد' رقم الحديث :1736

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس نے لہسن کھایا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ سبزی کھائی ہوئی ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِی فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ

باب 49: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک آل پر درود بھیجنے کی فضیلت

•••——•••——•••

197-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوٰاتٍ، وَمَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ، وَاَثْبَتَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَاسْتَبَقَ مَلَكَاهُ الْمُوَكَّلَانِ بِهٖ اَیُّهُمَا یَبْلُغُ رُوْحِیْ مِنْهُ السَّلَامَ"

حدیث 197 :

اخرجه مسلم فی صحيحه' كتاب الصلاة باب الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد' رقم الحديث :408

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب سجود القرآن باب فی الاستغفار' رقم الحديث :1530

اخرجه الترمذی فی سننه' أبواب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحديث :485

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' صفة الصلاة باب الفضل فی الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحديث :1296

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' صفة الصلاة باب الفضل فی الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحديث :1297

اخرجه الدارمی فی سنن الدارمی' ومن كتاب الرقاق باب فی فضل الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحديث :2772

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :7551

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :7552

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :8841

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :8869

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :10292

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :12017

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه' رقم الحديث : 13780

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث :905

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث :906

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث :913

اخرجه الحاكم النيسابوری فی المستدرك' كتاب الدعاء و التكبير و التهليل و التسبيح و الذكر' رقم الحديث :2018

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔ اس کے دس گناہ معاف کر دے گا۔ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دو فرشتے جو اس پر تعینات ہیں وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہیں کہ ان میں سے کون میری روح تک اس شخص کا سلام پہنچائے گا۔

198-قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهٗ يَوْمٌ

بقيه تخريج حديث 197) اخرجه النسائي في "سننه الكبرىٰ" كتاب صفة الصلاة الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث :1219

خرجه النسائي في "سننه الكبرىٰ" كتاب صفة الصلاة الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث :1220

خرجه النسائي في 'سننه الكبرىٰ' كتاب عمل اليوم والليلة ثواب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث :9888

خرجه النسائي في 'سننه الكبرىٰ' كتاب عمل اليوم والليلة ثواب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث :9892

خرجه النسائي في 'سننه الكبرىٰ' كتاب عمل اليوم والليلة باب ما يقول إذا انتهى إلى قوم فجلس إليهم' رقم الحديث :10194

خرجه الموصلي في مسند أبي يعلىٰ' شهر بن حوشب عن أبي هريرة' رقم الحديث :6495

خرجه الموصلي في مسند أبي يعلىٰ' شهر بن حوشب عن أبي هريرة' رقم الحديث :6527

خرجه الطبراني في المعجم الصغير' باب العين من اسمه علي' رقم الحديث :579

خرجه الطبراني في المعجم الصغير' باب الميم باب الميم من اسمه محمد' رقم الحديث :899

خرجه الطبراني في المعجم الكبير' باب الزاي زيد بن سهل أبو طلحة الأنصاري عقبي بدري نقيب' رقم الحديث :4717

خرجه الطبراني في المعجم الكبير' باب العين عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما' رقم الحديث :13269

◇◇198:

لحديث "السؤال للوسيلة"

خرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" (حرف السين)' رقم الحديث :13136

خرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الفضائل والمناقب فضائل النبي صلى الله عليه وسلم مناقبه نوع خامس' رقم الحديث :6345

خرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث : 2156

خرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" كِتَابُ الصَّلاةِ بَيَانُ إِيجَابِ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ إِذَا أَذَّنَ، والصلاة على النبي ' اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الصلاة باب إجابة المؤذن' رقم الحديث :763

خرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الأدعية باب في الصلاة على النبي' رقم الحديث :6284

خرجه البزار في "مسنده" في: المجلد الثاني مسند عبد الله بن عَمْرو بن العاص' رقم الحديث :2453

خرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 9 (من اسمه هارون)' رقم الحديث :9335

خرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب الحيض (91باب ما يقول إذا فرغ من ذلك ' رقم الحديث :1789

تُـضَـاعَفُ فِيـهِ الْاَعْـمَـالُ وَاسْـأَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِىَ الدَّرَجَةَ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ" قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّرَجَـ

(بقيه تخريج حديث 198) اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب المناقب باب1فى فضل النبى صلى الله عليه و سلم، رقم الحديث :3612

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب المناقب، باب 1فى فضل النبى صلى الله عليه و سلم، رقم الحديث :3614

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الأذان، فى باب 34الصلاة على النبى صلى الله عليه و سلم بعد الأذان، رقم الحديث :1642

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب عمل اليوم والليلة، فى باب 12الترغيب فى الصلاة على النبى صلى الله عليه و سلم ومسألة الوسيلة له بين الأذان والإقامة، رقم الحديث : 9873

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب المواقيت، فى باب 37الصلاة على النبى صلى الله عليه و سلم بعد الأذان، رقم الحديث : 678

اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الاثار" فى كتاب الصلاة، فى (6باب ما يستحب للرجل أن يقوله إذا سمع الأذان، رقم الحديث :01

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الصلاة، فى باب -7باب الأذان، رقم الحديث :1690

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الصلاة، فى باب -7باب الأذان، رقم الحديث :1691

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الصلاة، فى باب -7باب الأذان، رقم الحديث :1692

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى شهر بن حوشب عن أبى هريرة 6414، رقم الحديث :-

اخرجه أحمد بن حنبل فى "السند" فى مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما، رقم الحديث : 6568

اخرجه أحمد بن حنبل فى "السند" فى مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبى هريرة رضى اللّٰه عنه، رقم الحديث : 7588

اخرجه أحمد بن حنبل فى "السند" فى مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبى هريرة رضى اللّٰه عنه، رقم الحديث : 8755

اخرجه الحنظلى فى "مسند إسحاق بن راهويه " جزء 1،ما يروى عن أبى يحيى مولى جعدة وأبى السدى وكعب بن زياد و أبى مدلة وغيرهم، رقم الحديث : 297

اخرجه الحنظلى فى "مسند إسحاق بن راهويه " جزء 1 (زيادات الكوفيين والبصريين وغيرهم عن أبى هريرة عن النبى صلى اللّٰه عليه و سلم، رقم الحديث : 365

اخرجه أبو محمد الكسى فى "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فى مسند عبد الله بن عمرو رضى اللّٰه عنه، رقم الحديث :354

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى، فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب الفضائل باب ما أعطى اللّٰه تعالى محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم، رقم الحديث :31784

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصلاة باب الصلاة على النبى صلى الله عليه و سلم، رقم الحديث :3120

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب الصلاة، فى 7 باب اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّى عَلَى النَّبِىِّ، رقم الحديث :575

اخرجه ابوداؤد فى "سننه" فى كتاب الصلاة، فى باب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ.، رقم الحديث :523

اخرجه البيهقى فى سننه فى كتاب الصلاة باب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ.، رقم الحديث :2008

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى الكتاب الثانى من حرف الهمزة:فى الأذكار من قسم الأقوال الباب السادس:فى الـ عليه وعلى آله عليه الصلاة والسلام، رقم الحديث :2182

✧✧✧ 198 :

الحديث "أكثروا الصلاة على يوم الجمعة"

الْوَسِيلَةُ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"هِيَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا نَبِيٌّ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ "اَنَا هُوَ"".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن اعمال دگنے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت میں وسیلے کے درجے کا سوال کرو۔
عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں وسیلے کا درجہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا سب سے بلند ترین درجہ ہے جس پر کوئی دوسرا نبی فائز نہیں ہو سکے گا۔ مجھے یہ امید ہے کہ میں اس پر فائز ہوں گا۔
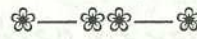
بَابُ: اَلتَّسْبِيْحُ وَالدُّعَاءُ

باب 50: تسبیح اور دعا کا بیان

199-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ، فَاِنْ لَمْ يُعْطَهَا فِي الدُّنْيَا اُعْطِيَهَا فِي الْاٰخِرَةِ".

(بقیه تخریج حدیث 198) اخرجه البيهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب الجمعة ما يؤمر به في ليلة الجمعة ويومها' رقم الحديث: 1835

اخرجه الإمام السيوطی فی "جامع الأحاديث" الهمزة مع الكاف' رقم الحديث: 4299

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث: 40

اخرجه الإمام البوصيری فی "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الأدعية باب فی الصلاة على النبی' رقم الحديث: 6277

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب الجنائز' فی (65) باب ذكر وفاته صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 1637

اخرجه البيهقی فی "شعب الإيمان" فی باب الحادی و العشرون من شعب الإيمان و هو باب فی الصلوات فضل الصلاة على النبی صلى الله عليه و سلم - ليلة الجمعة و يومها' رقم الحديث: 3030

اخرجه أبو عمرو النيسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن كتاب إيجاب الجمعة' رقم الحديث: 307

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الصلوات فی ثواب الصلاة على النبی صلى الله عليه و سلم' رقم الحديث: 8700

اخرجه المتقی الهندی فی "كنز العمال" فی الكتاب الثانی من حرف الهمزة: فی الأذكار من قسم الأقوال الباب السادس: فی الصلاة عليه وعلى آله عليه الصلاة والسلام فی الصلاة عليه وعلى آله ' رقم الحديث: 2179

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مومن کوئی دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اگر اسے وہ چیز دنیا میں نہیں ملتی تو آخرت میں مل جائے گی۔

200-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَالْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ، وَالْمَظْلُوْمُ وَالرَّجُلُ یَدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' چار طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی، عادل حکمران، باپ کی دعا اپنی اولاد کے لیے، مظلوم کی دعا اور آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے، جو اس کی غیر موجودگی میں کی گئی ہو۔

201-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

202-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ علی بن الحسین رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تعالٰی فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴾

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ وتر کی دعائے قنوت میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے پھر یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

''اور وہ لوگ سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں۔''

203-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ وَعِنْدَهَا نُوَی الْعَجْوَةِ تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ اُسَبِّحُ عَدَدَ هٰذَا کُلَّ یَوْمٍ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا اَکْثَرَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَّحْتِ بِهٖ فِیْ اَیَّامِكِ کُلِّهَا، قَالَتْ: وَمَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ:

حدیث 200:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید هذا الحدیث مختصرًا

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث " الهمزة مع الراء' رقم الحدیث :3106

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر " حرف الهمزة' رقم الحدیث :68

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُكَ، وَسُبْحَانَكَ زِنَةَ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهٰى رِضَا نَفْسِكَ''۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ ان زوجہ محترمہ کے پاس عجوہ کھجور کی گٹھلیاں تھیں جس پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کس لیے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ان اسی تعداد کے حساب سے تسبیح پڑھتی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے ایسی چیز پڑھ لی ہے جو اس سے زیادہ ہے۔ جو تم نے ان تمام دنوں کے اندر تسبیح پڑھی ہوگی۔ ان زوجہ محترمہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا کلمہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ پڑھا ہے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اس تعداد کے حساب سے جسے تیری کتاب نے گھیرا ہوا ہے اور تو پاک ہے اپنے عرش کے وزن کے حساب سے اور اپنی ذات کی رضامندی کی انتہاء کے حساب سے۔''

204-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَحَمِدَهٗ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَكَبَّرَهٗ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَهَلَّلَهٗ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْبَلَاءِ سَبْعِينَ نَوْعًا اَدْنَاهَا الْقَتْلُ، وَكَتَبَ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ مَا سَبَّحَ سَبْعِينَ ضِعْفًا، وَمَحٰى عَنْهُ مِنَ السَّيِّاٰتِ سَبْعِينَ ضِعْفًا۔

قولِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص روزانہ سومرتبہ سبحان اللہ پڑھے، سومرتبہ الحمد للہ پڑھے، سومرتبہ اللہ اکبر پڑھے سومرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے اور پھر ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم'' سومرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کر دیتا ہے جن میں سب سے کمتر قتل ہونا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں اتنی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جتنی اس کی تسبیح سے ستر گنا زیادہ ہوں اور اس کے ستر گنا' گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْقِيَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 51: رمضان المبارک میں قیام کی فضیلت

205-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: اَنَّهٗ اَمَرَ الَّذِي يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُرَاوِحُ مَا بَيْنَ كُلِّ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَيَرْجِعُ ذُو الْحَاجَةِ، وَيَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ، وَاَنْ يُوتِرَ بِهِمْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حِينَ الْاِنْصِرَافِ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے اس شخص کو ہدایت کی جو رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتا تھا ان لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے جس میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کرے تا کہ کوئی ضرورت مند شخص چلا جائے کسی نے وضوء کرنا ہو تو ازسر نو وضوء کر لے اور یہ کہ آخر میں جب لوگ واپس جانے والے ہوں (یا نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہوں) تو انہیں وتر کی نماز پڑھا دے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلدُّعَاءُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ وَعِنْدَ اِنْفِلَاقِ الصُّبْحِ

باب 52: ہر نماز کے بعد دعا کرنا اور صبح صادق کے وقت دعا کرنا

...——...——...

206-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم: اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ حِیْنَ یُسَلِّمُ مِنْ الْوِتْرِ:

"سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ وَالْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ وَاِذَا انْفَجَرَ الْفَجْرُ قَالَ:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْاَصْبَاحِ، رَبِّ الصَّبَاحِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ وَفَالِقِ الْاَصْبَاحِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاَنْتَ خَیْرُ اَرْحَمِ الرَّاحِمِیْنَ۔"

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ وتر کی نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"میرا پروردگار پاک ہے جو بادشاہ ہے، ہر طرح کے عیب سے پاک ہے، فرشتوں کا اور روح کا پروردگار ہے، غالب اور حکمت والا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے اور اسے بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح صادق ہوتی تھی اس وقت وہ یہ پڑھا کرتے تھے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو صبح کو نمودار کرنے والا ہے جو صبح کا پروردگار ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے جو صبح کا پروردگار ہے، صبح کو نمودار کرنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور بہتر ہے۔"

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلدُّعَاءُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب53: فجر کی دو رکعات کے بعد کی جانے والی دعا

...——...——...

207-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى يَعْتَرِضَ الْفَجْرُ، وَكَانَ اِذَا صَلَّاهُمَا قَالَ:
"اِسْتَمْسَكْتُ بِعُرْوَةِ اللّٰهِ الْوُثْقٰى الَّتِیْ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَلْجَاتُ ظَهْرِیْ اِلَى اللّٰهِ طَلَبْتُ حَاجَتِیْ مِنَ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ".

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات اس وقت ادا کرتے تھے جب فجر چوڑائی میں پھیل جاتی تھی (یعنی صبح صادق ہو جاتی تھی)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے تو فرمایا کرتے تھے:
''میں نے اللہ تعالیٰ کی اس مضبوط رسی کو تھام لیا ہے جو ٹوٹے گی نہیں، میں نے اللہ تعالیٰ کی اس مضبوط رسی کو تھام لیا ہے اور میں انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں عرب اور عجم کے گنہگار لوگوں کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے، اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں، میں اپنی پشت اس کے ساتھ لگاتا ہوں، اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تیرے علاوہ گناہوں کو اور کوئی نہیں بخش سکتا''۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: اَلدُّعَاءُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

باب54: فجر کی نماز کے بعد کی جانے والی دعا

...——...——...

208-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰى فِی الْفَجْرِ يَذْكُرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيَحْمِدُهٗ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، كَانَ كَالْحَاجِّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَكَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی اسی جائے نماز پر بیٹھا رہے جہاں اس نے فجر کی نماز ادا کی تھی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور اس کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہوگی جو بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے جائے یا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جائے۔

209-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ: اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ فِیْ الْفَجْرِ بَعْدَمَا یَدْعُوْ

"اَللّٰهُمَّ، وَاجْعَلْ اَللّٰهُمَّ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَلٰی لِسَانِیْ نُوْرًا، وَمِنْ بَیْنِ یَدَیْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شَمَالِیْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیَ النُّوْرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا اَمْشِیْ بِهٖ فِیْ النَّاسِ، وَلَا تَحْرِمْنِیْ نُوْرِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"۔

حدیث 209:

اخرجه البخاری فی صحیحه' کتاب الدعوات باب الدعاء إذا انتبه باللیل' رقم الحدیث :5957

اخرجه مسلم فی صحیحه' کتاب صلاة المسافرین وقصرها باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه' رقم الحدیث :763

اخرجه ابوداؤد فی سننه' کتاب الصلاة باب فی صلاة اللیل' رقم الحدیث :1353

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' کتاب الصلاة باب الدعاء فی السجود' رقم الحدیث :1121

اخرجه النسائی فی 'سننه الکبریٰ' کتاب الصلاة الأول ذکر اختلاف الناقلین لخبر عبد الله بن عباس فی کیفیة صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل' رقم الحدیث :397

اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' کتاب الحج (باب أفضل الدعاء دعاء یوم عرفة' رقم الحدیث :9258

اخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف' کتاب الدعاء)ما یدعو به عشیة عرفة' رقم الحدیث : 29656

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' (کتاب الصلاة)باب الرجل یؤم الرجل' رقم الحدیث : 3862

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ' مسند عبد اللّٰه بن العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث : 2567

اخرجه السلمی النیسابوری فی صحیح ابن خزیمة' کتاب الصلاة باب الدعاء عند الخروج إلی الصلاة' رقم الحدیث :448

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' کتاب الصلاة باب النوافل' رقم الحدیث :2636

اخرجه الموصلی فی مسند أبی یعلی' ذکر عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضی اللّٰه عنهما' رقم الحدیث :6286

اخرجه الطیالسی فی المسند' کریب أبو مسلم عن بن عباس رضی الله عنهم' رقم الحدیث :2706

اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر' أحادیث عبد اللّٰه بن العباس' رقم الحدیث :10648

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنز العمال" الفصل السادس فی جوامع الأدعیة' رقم الحدیث :3616

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ فجر کی نماز میں فرض نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو اس کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے، میری بصارت میں نور ڈال دے، میری سماعت کو نور کر دے، میری زبان کو نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے لیے نور کو پھیلا دے اور مجھے ایسا نور عطا کر دے جس کے ہمراہ میں لوگوں کے درمیان چلی پھروں اور جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گا، اس دن مجھے نور سے محروم نہ کرنا تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کا بیان

بَابُ: غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 55: میت کو غسل دینا

210-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ غَسَّلَ اَخَاهُ مُسْلِمًا فَنَظَّفَهُ وَلَمْ يَقْذِرْهُ وَلَمْ يَنْظُرْ اِلٰى عَوْرَتِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْهُ سُوْاً، ثُمَّ شَيَّعَهُ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى يُدْلٰى فِيْ قَبْرِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ عُطْلًا .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو غسل دے اسے اچھی طرح پاک صاف کرے، اسے گندا نہ رہنے دے۔ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے نہیں، اس کی کسی برائی کا ذکر نہ کرے اس کے جنازے کے ساتھ چلے، اس کی نماز جنازہ ادا کرے، پھر اتنی دیر تک بیٹھا رہے کہ اس کو قبر میں دفنا دیا جائے تو وہ شخص مکمل طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

211-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ تَجْعَلُهُ عَلٰى مُغْتَسِلِهِ، وَتُوَجِّهُهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، وَتَسْتُرُ عَوْرَتَهُ، ثُمَّ تُوَضِّيْهِ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ وَكَافُوْرٍ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ مُّفْرَدٍ لَا يُخَالِطُهُ شَيْئٌ، فَذٰلِكَ ثَلَاثُ غَسَلَاتٍ، ثُمَّ تَنْشِفُهُ بِمِنْدِيْلٍ، ثُمَّ تَضَعُ الْحُنُوْطَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَتَتَبَّعُ بِالْكَافُوْرِ اثَارَ سُجُوْدِهِ، ثُمَّ تَبْسَطُ اَكْفَانَهُ وَهِيَ ثَلَاثَةُ اَثْوَابٍ قَمِيْصٌ وَّاِزَارٌ وَّلِفَافَةٌ، ثُمَّ تَلْبَسُهُ الْقَمِيْصَ وَتَعْطِفُ عَلَيْهِ اِزَارَهُ وَتَدْرِجُهُ فِيْ لِفَافَةٍ كَهَيْئَةِ الرِّدِيِّ، وَتَحْمِلُهُ عَلٰى اَعْوَادِهِ فَاِنْ خِفْتَ اِنْحَلَالَ شَيْءٍ مِنْ اَكْفَانِهِ عَقَدْتَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَدْ تَمَّ غُسْلُهُ .

سَاَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ؟ قَالَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيْصٌ، وَاِزَارٌ وَّلِفَافَةٌ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ كَمْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: فِيْ خَمْسَةِ أَثْوَابٍ دِرْعٌ وَّخِمَارٌ وَّإِزَارٌ وَّعِصَابَةٌ تَرْبُطُ بِهَا الْأَكْفَانَ وَلِفَافَةٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے میت کو غسل دینے کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے غسل کے تختے پر رکھو پھر اس کا رخ قبلہ کی طرف کردو، اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دو پھر تم اسے وضوء کرواؤ جیسے نماز کے لیے وضوء کروایا جاتا ہے پھر تم اس کے سر، داڑھی اور تمام جسم کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھوؤ پھر تم اس کے سر داڑھی اور سارے جسم کو پانی اور کافور کے ذریعے دھوؤ پھر تم اس کے سر، داڑھی اور سارے جسم کو صرف پانی کے ذریعے دھوؤ جس میں کوئی چیز نہ ملائی گئی ہو۔ یہ تین غسل ہو جائیں گے، تم اسے رومال کے ساتھ خشک کردو پھر تم اس کے سر اور داڑھی پر ''حنوط'' (خوشبو) لگاؤ، اس کے بعد تم اس کے سجدے کے مقامات پر کافور لگاؤ پھر تم اس کو کفن میں لپیٹ دو۔ یہ تین کپڑے ہوں گے، قمیص، تہبند اور لفافے پھر تم اسے قمیص پہناؤ اس پر اس کا تہبند پیٹو اور پھر اسے لفافے کے اندر ڈال دو جیسے کوئی چیز لفافے میں ڈالی جاتی ہے پھر تم اسے جنازے کی چارپائی پر اٹھاؤ اگر تمہیں اس کے کفن میں کسی چیز کے کھلنے کا اندیشہ ہو تو تم اس پر گرہ بھی لگا سکتے ہو اس طرح تم اس کا غسل مکمل کرو گے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' مرد کو کفن کتنا دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں قمیص، تہبند اور لفافہ۔

میں نے ان سے دریافت کیا' عورت کو کفن کتنا دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ چیزوں میں قمیص، چادر، تہبند، پٹی جس کے ذریعے اس کے کفن کو باندھا جائے اور لفافہ۔

212-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ الْغُسْلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ سُنَّةٌ، وَإِنْ تَوَضَّأْتَ أَجْزَأَكَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا سنت ہے اور اگر تم وضوء کر لو تو یہ بھی تمہارے لیے جائز ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمَرْأَةُ تَغْسِلُ زَوْجَهَا وَالرَّجُلُ يَجُوْزُ لَهٗ أَنْ يَغْسِلَ اِمْرَأَتَهٗ.

باب **56**: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟ آدمی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟

...——...——...

213-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فِیْ: رَجُلٍ تُوُفِّیَتْ اِمْرَاَتُہٗ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَرٰی شَیْئًا مِنْھَا؟ قَالَ: (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) لَا اِلَّا مَا یَرٰی الْغَرِیْبُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی اہلیہ فوت ہو جائے کیا وہ اس اہلیہ کے جسم کے کسی حصے کو دیکھ سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف اسی حصے کو دیکھ سکتا ہے جو حصہ کوئی اجنبی دیکھ سکتا ہے۔

214- وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فِی الرَّجُلِ یَمُوْتُ فِی السَّفَرِ وَمَعَہٗ اِمْرَاَتُہٗ قَالَ: تَغْسِلُہٗ وَ لَا تَعْمَدُ النَّظَرَ اِلٰی فَرْجِہٖ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْمَرْاَۃِ تَمُوْتُ فِی السَّفَرِ وَمَعَھَا زَوْجُھَا یُیَمِّمُھَا، لِاَنَّہٗ قَدِ انْقَطَعَ بَیْنَھُمَا، وَتَغْسِلُہٗ ھِیَ لِاَنَّھَا مِنْہُ فِیْ عِدَّۃٍ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الرَّجُلِ تَمُوْتُ مَعَہُ الْمَرْاَۃُ فِی السَّفَرِ، وَھِیَ ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ النِّسَاءِ یُؤَزِّرُھَا فَوْقَ ثِیَابِھَا، وَیُصِبُّ عَلَیْھَا الْمَاءَ صَبًّا

وَقَالَ: زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الرَّجُلِ یَمُوْتُ فِی السَّفَرِ وَمَعَہٗ نِسَاءٌ ذَوَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ قَالَ یُؤَزِّرْنَہٗ وَیُصِبْنَ الْمَاءَ صَبًّا، وَیَمْسَسْنَ جِلْدَہٗ، وَلَا یَمْسَسْنَ فَرْجَہٗ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ، وَلَیْسَ فِیْھِنَّ اِمْرَاَتُہٗ وَلَا ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ نِسَائِہٖ وَزَّرْنَہٗ اِلَی الرُّکْبَتَیْنِ، وَصَبَبْنَ عَلَیْہِ الْمَاءَ صَبًّا، وَلَا یَمْسَسْنَہٗ بِاَیْدِیْھِنَّ، وَلَا یَنْظُرْنَ اِلٰی عَوْرَتِہٖ وَیُطَھِّرْنَہٗ۔

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فِی الْمَرْاَۃِ تَمُوْتُ فِی السَّفَرِ مَعَ الْقَوْمِ لَیْسَ فِیْھِمْ ذُوْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ قَالَ تُیَمَّمُ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ہمراہ اس کی بیوی موجود ہو تو امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی بیوی اسے غسل دے گی لیکن اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہیں کرے گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود ہو وہ فرماتے ہیں: وہ شوہر اس عورت کو تیمم کروا دے گا کیونکہ ان دونوں کے درمیان (رشتہ) ختم ہو چکا ہے۔ عورت اس شوہر کو غسل اس لیے دے گی کیونکہ وہ ابھی اس کی طرف سے عدت میں ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ کوئی عورت ہو اور وہ سفر کے دوران فوت

جائے اور وہ عورت اس کی کوئی محرم عزیزہ ہو وہ شخص اس کے کپڑوں کے اوپر اسے تہبند پہنائے گا اور اس کے جسم پر پانی بہا دے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ساتھ اس کی محرم خواتین ہوں، امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ محرم خواتین اسے تہبند پہنائیں گی اور اس کے جسم پر پانی بہا دیں گی۔ وہ اس کی جلد کو چھو سکتی ہیں لیکن اس کی شرمگاہ کو نہیں چھو سکتی ہیں۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خواتین کے ساتھ ہو اور فوت ہو جائے اور ان میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہو جو اس کی محرم ہو تو وہ خواتین اس کو گھٹنوں تک تہبند پہنائیں گی پھر اس کے جسم پر پانی بہا دیں گی۔ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئیں گی نہیں اور نہ ہی اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کریں گی اور اسے صاف کر دیں گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ لوگوں کے ہمراہ ہو اور فوت ہو جائے ان لوگوں میں اس کا کوئی بھی محرم نہ ہو تو امام فرماتے ہیں: اس عورت کو تیمّم کروا دیا جائے گا۔

215-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِمْرَاَةً مَعَنَا تُوُفِّیَتْ وَلَیْسَ مَعَهَا ذُوْ رَحْمٍ مَحْرَمٍ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "کَیْفَ صَنَعْتُمْ بِهَا"؟ فَقَالُوْا: صَبَبْنَا الْمَاءَ عَلَیْهَا صَبًّا قَالَ: اَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِمْرَاَةٌ نغسلُهَا قَالُوْا: لَا، قَالَ: اَفَلَا یَمَّمْتُمُوْهَا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ساتھ ایک خاتون تھیں جو فوت ہو گئی۔ اس کا کوئی محرم عزیز ساتھ نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے عرض کی، ہم نے اس پر پانی بہا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت نہیں ملی تھی جو اسے غسل دے دیتی۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے تیمّم کیوں نہیں کروا دیا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلشَّهِیْدُ وَالَّذِیْ یَحْتَرِقُ بِالنَّارِ وَالْغَرِیْقُ۔

باب 57: شہید کا بیان، وہ شخص جو آگ کے ذریعے جل جائے یا ڈوب کر مر جائے

•••——•••——•••

216-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنَ الْغَدِ فَوَارُوْهُ فِي ثِيَابِهِ، وَإِنْ بَقِيَ أَيَّامًا حَتَّى تَغَيَّرَتْ جِرَا[حُهُ]
غُسِّلَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب شہید اسی دن فوت ہو جائے یا اس سے اگلے [دن] فوت ہو جائے تو تم اسے اس کے کپڑوں میں ڈھانپ دو لیکن اگر کچھ دن گزر جائیں یہاں تک کہ اس کے زخم تبدیل ہو جائیں تو پھر اسے غسل دو۔

217-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ أُحُدٌ أُصِ[يبَ] فَذَهَبَتْ رُؤُسُ عَامَّتِهِمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلْهُمْ، وَقَالَ: "انْزَعُوا عَنْهُمُ الْفِرَ[اءَ]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر کچھ لوگ شہید ہو گئے۔ ان میں سے کئی لوگوں کے سر کاٹے [گئے] تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا کی لیکن ان کو غسل نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے کوٹ (وغیرہ) اتار دو۔

218-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يُنْزَعُ عَنِ الشَّهِيدِ الْفِرَ[اءُ] وَالْخُفُّ وَالْقَلَنْسُوَةُ وَالْعِمَامَةُ، وَالْمِنطَقَةُ وَالسَّرَاوِيلُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَصَابَهُ دَمٌ، فَإِنْ كَانَهُ أَصَابَهُ تُرِكَ، وَلَمْ يُتْرَ[كْ] عَلَيْهِ مَعْقُودًا، إِلَّا حُلَّ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہید کا کوٹ اتروا دیا جائے گا، موزہ، ٹوپی، عمامہ پٹکا اور شلوار اتروا دیا جائے گا اور ا[س کا] لپیٹنے والا کپڑا اور شلوار اتروا دی جائے گی البتہ اگر انہیں خون لگا ہوا ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اگر انہیں خون لگا ہوا ہو تو انہیں چھ[وڑ] دیا جائے گا ورنہ جو بھی چیز جسم پر باندھی جاتی ہے اس کو کھول جائے گا۔

219-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ احْتَرَ[قَ] بِالنَّارِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو آگ میں جل گیا [تھا] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر پانی بہا دیا جائے۔

220-سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْغَرِيقِ وَالَّذِي يَقَعُ عَلَيْهِ الْحَائِطُ فَيَمُوتُ؟ قَالَ يَغْسِلُوْنَهُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ڈوب کر مر جائے اس پر کوئی دیوار گر جائے اور

فوت ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اسے غسل دیں گے۔

221-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حدیث 221 :

اخرجه الإمام مالك فی الموطأ برواية المصمودی' كتاب الجنائز باب النهی عن البكاء علی الميت' رقم الحديث :554

اخرجه الإمام مالك فی الموطأ برواية محمد بن الحسن' أبواب الصلاة باب ما يكون من الموت شهادة' رقم الحديث :302

اخرجه البخاری فی صحيحه' كتاب الجماعة والإمامة باب فضل التهجير إلی الظهر' رقم الحديث :624

اخرجه مسلم فی صحيحه' كتاب الإمارة باب بيان الشهداء' رقم الحديث :1914

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الجنائز باب (فی)فضل من مات فی الطاعون' رقم الحديث :3111

اخرجه الترمذی فی سننه' كتاب الجنائز باب ما جاء فی الشهداء من هم' رقم الحديث :1063

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' كتاب الجنائز النهی عن البكاء علی الميت' رقم الحديث :1846

اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الجهاد باب ما يرجی فيه الشهادة' رقم الحديث :2804

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' (مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث : 8288

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا باب المريض وما يتعلق به' رقم الحديث :3188

اخرجه الحاكم النيسابوری فی المستدرك' كتاب الجنائز' رقم الحديث :1300

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' باب الجيم جابر بن عتيك الأنصاری بدری ويقال جب' رقم الحديث :1779

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' (كتاب الجنائز ((باب الصبر والبكاء والنياحة' رقم الحديث : 6695

اخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف' (كتاب الجهاد ((ما ذكر فی فضل الجهاد والحث عليه' رقم الحديث : 19475

اخرجه البيهقی فی "شعب الايمان" السبعون من شعب الإيمان و هو باب فی الصبر علی المصائب فصل فی ذكر ما فی الأوجاع و الأمراض و المصيبات من الكفارات' رقم الحديث :9880

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" كتاب الجنائز وتمنی الموت النهی عن البكاء علی الميت' رقم الحديث :1973

✧✧✧الحديث "المبطون شهيد"

اخرجه البخاری فی صحيحه' كتاب الطب باب ما يذكر فی الطاعون' رقم الحديث :5401

اخرجه مسلم فی صحيحه' كتاب الإمارة باب بيان الشهداء' رقم الحديث :1915

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' كتاب الجهاد من خان غازيا فی أهله' رقم الحديث :3194

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث :8078

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الجنائز باب المريض وما يتعلق به' رقم الحديث :3186

اخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط' جزء 2' رقم الحديث :1243

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' سهيل بن حنظلة' رقم الحديث :6115

اخرجه الطيالسی فی المسند' أحاديث عبادة بن الصامت رضی الله عنه' رقم الحديث :582

اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَدْرُوْنَ مَنِ الشَّهِيْدُ مِنْ اُمَّتِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ اَلَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى صَابِرًا مُحْتَسِبًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ: اَلشَّهِيْدُ الَّذِيْ ذَكَرْتُمْ وَالطَّعِيْنُ وَالْمَبْطُوْنُ، وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالْغَرِيْقُ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ جَمْعًا، قَالُوْا: وَكَيْفَ تَمُوْتُ الْمَرْاَةُ جَمْعًا؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَرِضُ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا فَتَمُوْتُ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی، جی ہاں وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کے عالم میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے، شہید وہ بھی ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور طاعون کے باعث مرنے والا بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا بھی اور کسی ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا بھی اور ڈوب کر مرنے والا بھی اور وہ عورت بھی جس کے پیٹ میں بچہ موجود ہو اور وہ اسی دوران فوت ہو جائے (یہ سب شہید ہیں) لوگوں نے عرض کی اس سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ بچہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو اور اس کے نتیجے میں وہ عورت فوت ہو جائے۔

بَابُ: كَيْفَ يُحْمَلُ السَّرِيْرُ وَالنَّعْشُ

باب 58: جنازے کی چارپائی اور میت کو کیسے اٹھایا جائے گا

222-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: تُحْمَلُ الْيَدُ الْيُمْنٰى مِنَ الْمَيِّتِ، ثُمَّ الرِّجْلُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ الْيَدُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ الرِّجْلُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ لَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَفْعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا مَرَّةً، فَاِذَا حَمَلْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَكُلَّمَا زِدْتَ فَهُوَ اَفْضَلُ مَالَمْ تُؤْذِ اَحَدًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میت کے دائیں ہاتھ کی طرف سے پہلے چارپائی کو اٹھاؤ پھر دائیں پاؤں کی طرف سے اٹھاؤ پھر بائیں ہاتھ کی طرف سے اٹھاؤ اور پھر بائیں پاؤں کی طرف سے اٹھاؤ ایسا کرنا صرف ایک مرتبہ تم پر لازم ہوگا لیکن اگر تم تین مرتبہ (اس طرح کندھا دے دو) تو تم نے اپنے ذمے (اخلاقی فرض) ادا کر لیا تم اس سے زیادہ جو کچھ کرو گے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا جبکہ تم کسی کو اذیت نہ دو۔

223-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنهَا اَوَّلُ مَنْ اَحدَثَ العَنْش ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تابوت کا آغاز کیا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلصَّلٰوةُ عَلٰى الْمَيِّتِ وَكَيْفَ يُقَالُ فِىْ ذٰلِكَ

باب 59: میت پر نماز جنازہ ادا کرنا اس میں کیا پڑھا جائے

...—...—...

224-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَبَّرَ اَرْبَعًا وَّخَمْسًا، وَسِتًّا وَّسَبْعًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے (نماز جنازہ میں) چار، پانچ، چھ اور سات تکبیریں کہی ہوئی ہیں۔

225-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰى الْمَيِّتِ قَالَ: تَبْدَأُ فِی التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِالْحَمْدِ، وَالثَّنَاءِ عَلٰى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَفِی الثَّانِيَةِ الصَّلٰوةُ عَلٰى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِی الثَّالِثَةِ اَلدُّعَاءُ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَفِی الرَّابِعَةِ اَلدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهٗ، وَفِی الْخَامِسَةِ تُكَبِّرُ، ثُمَّ تُسَلِّمُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تم سب سے پہلی تکبیر کے بعد حمد پڑھو پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرو پھر دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، تیسری تکبیر کے بعد اپنے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے دعا کرو اور چوتھی تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرو اور اس کے لیے مغفرت طلب کرو جب پانچویں تکبیر کہہ لو تو پھر تم سلام پھیر دو۔

226-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جُعِلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِی الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِی الْقِبْلَةَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو مردوں کی میتیں امام کی سمت میں رکھی جائیں گی اور خواتین کی میتیں قبلے والی سمت میں رکھی جائیں گی۔

227-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے (نماز جنازہ میں) صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا تھا اس کے

بعد انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

228-سَاَلْتُ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الرَّجُلِ یَفُوْتُہٗ شَیْءٌ مِّنَ التَّکْبِیْرِ؟ قَالَ: لَا یُکَبِّرُ حَتّٰی یُکَبِّرَ الْاِمَ
فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَضٰی مَا سَبَقَہٗ بِہِ الْاِمَامُ تِبَاعًا۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی کوئی ایک تکبیر (نماز جنازہ میں) فوت ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اس وقت تک تکبیر نہیں کہے گا جب تک امام تکبیر نہ کہتا اور جب امام سلام پھیر دے گا تو وہ شخص پہلے گزر جانے والی تکبیر ادا کر لے گا۔

229-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ قَامَ عِنْدَ سُرَّتِہٖ، وَاِنْ کَانَتْ اِمْرَاَۃً قَامَ حِیَالَ ثَدْیِھَا۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب وہ کسی مرد کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو اس کی ناف کے مدمقابل کھڑے ہوتے تھے اور جب کسی خاتون کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو اس کے سینے کے مدمقابل کھڑے ہوتے تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الطِّفْلِ وَعَلَی الصَّبِیِّ الصغیر

باب 60: بچے اور کمسن بچے کی نماز جنازہ ادا کرنا

230-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّہٗ قَالَ فِی السَّقْطِ: لَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ، قَالَ: فَاِنْ کَانَ تَامًّا قَدْ اِسْتَھَلَّ، وَاِسْتِھْلَالُہٗ صِیَاحُہٗ، وَشَھِدَ عَلٰی ذٰلِکَ اَرْبَعُ نِسْوَۃٍ، اَوْ اِمْرَاَتَانِ مُسْلِمَتَانِ وَرِثَ، وُوُرِّثَ، وَسُمِّیَ، وَصُلِّیَ عَلَیْہِ، فَاِذَا لَمْ یُسْمَعْ لَہُ اِسْتِھْلَالٌ لَمْ یُوَرَّثْ وَلَمْ یَرِثْ وَلَمْ یُسَمَّ، وَلَمْ یُصَلَّ عَلَیْہِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے انہوں نے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا: اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ مکمل ہو اور پیدائش کے وقت چیخ کر رویا ہو، لفظ استہلال سے مراد اس کا چیخ مارنا ہے اور چار خواتین اس بات کی گواہی دے دیں یا دو مسلمان خواتین اس بات کی گواہی دے دیں تو اس بچے کو وراثت میں حصہ ملے گا اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہوگی اور نام بھی رکھا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی لیکن

اگر اس کے چیخنے کی آواز نہیں آئی تو نہ وہ کسی کا وارث ہوگا نہ اس کی وراثت تقسیم ہوگی نہ اس کا نام رکھا جائے گا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

231-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بچے کی نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو آگے جانے والا اور اجر کا ذریعہ بنا دے۔"

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَنْ اَحَقُّ اَنْ یُصَلِّیَ عَلَى الْمَرْاَةِ

باب 61: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار کون ہے؟

•••——•••——•••

232-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ تُوُفِّیَتْ اِمْرَاَتُهٗ هَلْ یُصَلِّیْ عَلَیْهَا؟ قَالَ: لَا، عَصَبَتُهَا اَوْلٰى بِهَا،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس شخص کی اہلیہ فوت ہو جائے کیا وہ شخص اس کی نماز جنازہ پڑھائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس عورت کے قریبی رشتے دار اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

233-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا تُوُفِّیَتِ الْمَرْاَةُ صَلّٰى عَلَیْهَا اَقْرَبُ النَّاسِ اِلَیْهَا مِنْ عَصَبَتِهَا، وَلَیْسَ لِزَوْجِهَا اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهَا اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَهٗ عَصَبَتُهَا،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے گا جو اس کے عصبہ رشتے داروں میں سب سے قریب ہو اس کے شوہر کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے البتہ اگر اس عورت کے عصبہ اسے اجازت دے دیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

234-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِمْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَاسْتَاْذَنَ اَبِیْ عَصَبَتَهَا فِی الصَّلٰوةِ عَلَیْهَا، فَقَالُوْا: صَلِّ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد کی ایک اہلیہ بنو سلیم سے تعلق رکھتی تھیں، میرے والد نے اس خاتون کے عصبہ رشتے

داروں سے اجازت لی کہ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں تو انہوں نے کہا آپ نماز جنازہ پڑھائیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَنْ تَكْرَهُ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

باب 62: کس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے اور کس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

•••—•••—•••

235-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ شَابٌّ فَاَسْلَمَ، وَهُوَ اَغْلَفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِخْتَتِنْ: فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيَّ نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتَ تَخَافُ عَلٰى نَفْسِكَ فَاتْرُكْ فَكَفَّ فَمَاتَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَاَهْدٰى لَهٗ فَاَكَلَ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نوجوان تھا اس نے اسلام قبول کیا اس کے ختنے نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ختنے کروالو، اس نے عرض کی مجھے اپنی جان کے بارے میں اندیشہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اپنی جان کے بارے میں اندیشہ ہے تو پھر نہ کرو' وہ رک گیا اس کا انتقال ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی (اس شخص نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ پیش کیا تھا تو آپ نے اسے کھالیا تھا۔

236-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ،عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُصَلّٰى عَلَى الْاَغْلَفِ لِاَنَّهٗ ضَيَّعَ مِنَ السُّنَّةِ اَعْظَمَهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ تَرَكَ ذٰلِكَ خَوْفًا عَلٰى نَفْسِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کے ختنے نہ ہوئے ہوں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے سنت پر عمل نہیں کیا البتہ اگر اس نے اپنی جان کے خوف سے ایسا نہ کیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

237-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلٰوةِ عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا وَالْمَرْجُوْمِ فِي الزِّنَا وَالْمَغْرَمِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ؟ فَقَالَ: صَلِّ عَلَيْهِمْ، وَكَفِّنْهُمْ وَوَارِهِمْ فِيْ حُفْرَتِهِمْ، فَاللّٰهُ تَعَالٰى اَوْلٰى بِهِمْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِلٰى مَنْ تَوَلَّوْهُمْ اِلَى الْيَهُوْدِ اَمْ اِلَى النَّصَارٰى،

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تُصَلِّ عَلَى الْمُرْجِئَةِ، وَلَا الْقَدَرِيَّةِ، وَلَا عَلٰى مَنْ نَصَبَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ

حَرْبًا اِلَّا اَنْ لَا تَجِدُ بُدًّا مِنْ ذٰلِكَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں اور زناء کے نتیجے میں سنگسار کئے جانے والے شخص کے نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں اور جس شخص کے ذمہ قرض کی ادائیگی لازم ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کی نماز جنازہ ادا کرو انہیں کفن دو اور انہیں قبرستان میں دفن کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے معاملے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو کیا تم انہیں یہودیوں کے سپرد کروگے یا عیسائیوں کے سپرد کروگے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرجہ، قدریہ، اور جو شخص آل محمد کے خلاف جنگ کرے اس کی نماز جنازہ ادا نہ کرو البتہ اگر مجبوری ہو (تو پڑھ سکتے ہو)۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: كَيْفَ يُوْضَعُ الْمَيِّتُ فِي اللَّحدِ

باب 63: میت کو قبر میں کیسے رکھا جائے

238-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَسِلُّ الرَّجُلُ سِلًّا وَيُسْتَقْبَلُ بِالْمَرْاَةِ اِسْتِقْبَالاً، وَيَكُوْنُ اَوْلَى النَّاسِ بِالرَّجُلِ فِي مَقْدَمِهٖ، وَاَوْلَى النَّاسِ بِالْمَرْاَةِ فِي مُؤَخَّرِهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مرد کو (سر اور پاؤں یعنی قبر کی لمبائی) کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا اور عورت کو (پہلو کے بل یعنی قبر کی چوڑائی) کی سمت میں قبر میں اتارا جائے گا۔

مرد کے جنازے میں سب سے پہلی صف میں کھڑے ہونا بہتر ہے اور عورت کے جنازے میں سب سے بعد والی صف بہتر ہے۔

239-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: "آخِرُ جَنَازَةٍ صَلّٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَلَدِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالسَّرِيْرِ فَوُضِعَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ اللَّحْدِ، ثُمَّ اَمَرَ فَسُلَّ سِلًّا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضَعُوْهُ فِي حُفْرَتِهٖ لِجَنْبِهِ الْاَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَقُوْلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُبُوْهُ لِوَجْهِهٖ، وَلَا تُلْقُوْهُ لِقَفَائِهٖ، ثُمَّ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَصَعِّدْ بِرُوْحِهٖ، وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا فَلَمَّا اُلْقِيَ عَلَيْهِ التُّرَابُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثّٰى فِيْ قَبْرِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ اَمَرَ بِقَبْرِهٖ، فَرُبِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ قِرْبَةٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِهٖ، وَصَعِّدْ رُوْحَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ دَفْنِهٖ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اُدْرِكِ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ اَفَاُصَلِّيْ عَلٰى قَبْرِهٖ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ قُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدْعُ لِاَخِيْكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری جونماز جنازہ ادا کی تھی وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کی نماز جنازہ تھی۔ آپ نے اس میں چار تکبیری کہی تھیں پھر آپ تشریف لائے یہاں تک کہ قبر کے کنارے بیٹھ گئے پھر آپ کے حکم کے تحت قبر کے پاؤں کی طرف میت کی چارپائی رکھی گئی پھر آپ کے حکم کے تحت اسے (قبر کی لمبائی کی سمت میں سے یعنی سرہانے یا پاؤں کی طرف سے) قبر میں اتارا گیا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اس کی قبر میں دائیں پہلو کے بل رکھو جبکہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر (ہم اسے قبر میں رکھ رہے ہیں) تم اسے منہ کے بل نہ رکھنا اور نہ ہی پاؤں کی طرف سے اندر ڈالنا پھر تم یہ پڑھنا:

''اے اللہ! اسے اس کی حجت کی تلقین کر اور اسکی روح کو بلندی کی طرف لے جا اور اس سے راضی رہتے ہوئے اس کے ساتھ ملاقات کر۔''

جب میت پر مٹی ڈال دی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے دونوں مٹھیوں میں مٹی بھر کر اس کی قبر پر ڈالی پھر آپ کے حکم کے تحت اس کی قبر کو برابر کر دیا گیا اور اس پر مشکیزے میں سے پانی چھڑکا دیا گیا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے اس کے لیے دعا کی پھر آپ نے فرمایا:

''اے اللہ! اس کے پہلو سے زمین کو دور کر دے (یعنی قبر کو کشادہ کر دے) اور اس کی روح کو بلندی کی طرف لے جا اور اس کے ساتھ راضی رہتے ہوئے ملاقات کر۔''

جب ہم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکا کیا میں ان کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اس کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرو اور اس کے لیے رحم کی دعا کرو اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔

بَابُ: اَلسَّيْرُ بِالْجَنَازَةِ وَالْقِيَامُ اِلَيْهَا وَكَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ لَقِيَهَا

باب 64: جنازے کو لے کر چلنا اس کے لیے کھڑے ہونا جس شخص کے سامنے جنازہ آجائے وہ کیا کرے

...—...—...

240-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِیْ حَافِيًا فِیْ خَمْسَةِ مَوَاطِنٍ، وَقَالَ: هِیَ مِنْ مَوَاطِنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اِذَا عَادَ مَرِيْضًا، وَاِذَا شَيَّعَ جَنَازَةً وَّفِی الْعِيْدَيْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' وہ پانچ مقامات پر ننگے پاؤں چلا کرتے تھے وہ فرماتے تھے: یہ وہ مقامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں جب وہ بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تھے جب وہ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے، عیدین کی دونوں نمازوں میں اور جمعہ کی نماز میں (وہ ننگے پاؤں چل کر جایا کرتے تھے)۔

241-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَارَ بِالْجَنَازَةِ سَارَ سَيْرًا بَيْنَ السَّيْرَيْنِ، لَيْسَ بِالْعَجَلِ، وَلَا بِالْبَطِیْءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب وہ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو درمیانی رفتار سے چلتے تھے نہ تیز چلتے تھے اور نہ ہی آہستہ چلتے تھے۔

242-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُ، وَقَالَ اِنَّهُ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے پھر آپ نے اس سے منع کردیا آپ نے فرمایا: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

243-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا لَقِيتَ جَنَازَةً فَخُذْ بِجَوَانِبِهَا، وَسَلِّمْ عَلَى اَهْلِهَا، فَاِنَّهُ لَا يَتْرُكُ ذٰلِكَ اِلَّا عَاجِزٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم کسی جنازے کے سامنے آؤ تو (میت کی چارپائی کو) کناروں کی طرف سے پکڑ لو اور میت کو سلام کرو اس کو وہی شخص ترک کرسکتا ہے جو عاجز ہو۔

بَابُ: اَلصِّيَاحُ وَالنَّوْحُ

باب 65: چیخ وپکار کرنا اور نوحہ کرنا

244-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَلَقَ، وَلَا مَنْ سَلَقَ، وَلَا مَنْ خَرَقَ، وَلَا مَنْ دَعَا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو (عورت) سر منڈوالے، (اور جو شخص یا عورت) چیخ وپکار کرے جو کپڑے پھاڑ دے یا جو بربادی وتباہی کی دعا کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

245-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: اَلسَّلْقُ اَلصِّيَاحُ وَالْخَرْقُ خَرْقُ الْجَيْبِ، وَالْحَلْقُ حَلْقُ الشَّعْرِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "السلق" کا مطلب چیخ وپکار کرنا ہے اور "الخرق" سے مراد جیب پھاڑنا ہے اور "الحلق" سے مراد سر منڈوا دینا ہے۔

246-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنِ النَّوْحِ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ: تَوْجِيْهُ الْمَيِّتِ اِلَى الْقِبْلَةِ

باب 66: میت کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

247-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ، وَقَدْ وَجَّهُوْهُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجِّهُوْهُ اِلَى الْقِبْلَةِ فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ اَقْبَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ، وَاَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقْبَضَ، قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَقَالَ: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ كَانَتْ اٰخِرُ كَلَامِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جناب عبدالمطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے پاس تشریف لائے۔ وہ اس وقت آخری سانسیں لے رہے تھے۔ لوگوں نے ان کا رُخ قبلے کی بجائے دوسری طرف کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کا رُخ قبلہ کی طرف کردو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو فرشتے اس کی طرف آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اس دوران انہیں "لا الہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے مرنے کے قریب لوگوں کو اس کی تلقین کرو کیونکہ جس شخص کا آخری کلام یہ ہوگا وہ جنت میں چلا جائے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُحْرِمُ يَمُوتُ كَيْفَ حُكْمُهُ

باب 67: حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

248-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ غُسِّلَ وَكُفِّنَ، وَخُمِّرَ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ، فَاِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ مُحْرِمِينَ، لَمْ يَمُسُّوهُ طِيبًا، وَاِنْ كَانُوا اَحِلَّاءَ يَمُسُّوهُ الطِّيبَ، وَقَالَ اِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ اِحْرَامُهُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اسے غسل دیا جائے گا اور کفن بھی دیا جائے گا اس کے سر اور چہرے کو ڈھانپ بھی دیا جائے گا اگر اس کے ساتھی حالت احرام میں ہوں تو اسے خوشبو نہیں لگائیں گے اور اگر حالت احرام کے بغیر ہوں تو خوشبو بھی لگا دیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ شخص فوت ہو گیا تو اس کا احرام ختم ہو گیا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: غُسْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمْ وَتَكْفِيْنُهُ

باب 68: نبی اکرم ﷺ کو دیا جانے والا غسل اور کفن

249-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفَ اَصْحَابُهُ اَيْنَ يُدْفَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ؟ فَقَالُوا:

حَدِّثْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

249:

"اللحدُ لنا ، والشَّقُّ لغيرنا"

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله : اللحد لنا والشق لغيرنا أو لأهل الكتاب'، رقم الحديث :2366

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الجنائز باب الطاعون

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث :37

اخرجه الإمام ابن الأثير فى "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الموت وما يتعلق به أولًا وآخراً' رقم الحديث :-8649

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" الهمزة مع اللام' رقم الحديث :4730

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الجنائز باب فى اللحد ووضع الميت فيه' رقم الحديث :1946

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى جرير بن عبد الله البجلى يكنى أبا عبد الله ويقال أبو عمرو' رقم الحديث :2319

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الجنائز باب السنة فى اللحد' رقم الحديث :6509

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب الجنائز' فى (39)باب ما جاء فى استحباب اللحد' رقم الحديث :1554

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب الجنائز -53باب ما جاء فى قول النبى صلى الله عليه و سلم اللحد لنا والشق لغيرنا' رقم الحديث :1045

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الجنائز وتمنى الموت' فى 85اللحد والشق' رقم الحديث : 2136

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب الجنائز' فى باب 85اللحد والشق' رقم الحديث : 2009

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند"، رقم الحديث :19181

فى أول مسند الكوفيين (ومن حديث جرير بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه و سلم

اخرجه الطيالسى فى "مسند الطيالسى" فى باب24أحاديث جرير بن عبد الله البجلى رضى الله عنه' رقم الحديث : 669

اخرجه الحميدى فى "مسند الحميدى" فى باب أحاديث جرير بن عبد الله البجلى رضى الله عنه' رقم الحديث : 808

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى ' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب الجنائز فى اللحد للميت من أقر به وكره الشق' رقم الحديث :11628

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" كتاب الجنائز باب اللحد' رقم الحديث :6385

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب الموت وأحوال تقع بعده من قسم الأقوال الباب الثانى:فى أمور قبل الدفن الفصل السادس فى الدفن' رقم الحديث :-42377

اخرجه ابوداؤد فى "سننه" فى كتاب الجنائز' فى باب :فِى اللَّحْدِ' رقم الحديث :3210

249: "ما قبض الله نبيًا"

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند أبى بكر الصديق' رقم الحديث :27899

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" حرف الميم' رقم الحديث :20216

اخرجه الإمام ابن الأثير فى "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الموت وما يتعلق به أولًا وآخراً' رقم الحديث :8543

"لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى كَمَا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدُ، اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِىٌّ اِلَّا دُفِنَ مَكَانَهُ الَّذِىْ قُبِضَ فِيْهِ"

قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَتْ رُوْحُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ نَحْوَ فِرَاشِهٖ ثُمَّ حَفَرُوْا مَوْضِعَ الْفِرَاشِ، فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالُوْا مَا نَدْرِىْ اَنَلْحِدُ، اَمْ نُضَرِّحُ

(بقيه تخريج حديث 249) اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من الميم 860

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الرؤيا باب تأويل الثياب والفرش

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب الجنائز -33باب، رقم الحديث :1018

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب الشمائل باب شمائل الأخلاق، رقم الحديث :18762

249: "اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد"

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب الجنائز بناء المساجد على القبور، رقم الحديث :2369

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب الجنائز بناء المساجد على القبور، رقم الحديث :2370

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى لعنه زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج، رقم الحديث :4132

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من القاف، رقم الحديث :5

اخرجه الإمام الإسفراينى فى "مستخرج أبى عوانة" مُبْتَدَأُ أَبْوَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ مُبْتَدَأُ أَبْوَابٍ فِى الْمَسَاجِدِ وَمَا فِيهَا مِنْ ذَلِكَ، رقم الحديث :924

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الرؤيا كتاب الرؤيا

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الحج باب ما جاء فى فضل مسجد قباء، رقم الحديث :2698

اخرجه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول، فى: مسند على بن أبى طالب، رقم الحديث :605

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 8 من اسمه مطلب، رقم الحديث :8776

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب الألف أسامة بن زيد بن حارثة، رقم الحديث :393

اخرجه الشيبانى فى "موطأ الإمام محمد": أبواب الجنائز باب القبر يتخذ مسجدا أو يصلى (1)إليه أو يتوسد، رقم الحديث :320

اخرجه الإمام مالك فى "الموطأ برواية المصمودى فى كتاب الجامع (5باب ما جاء فى اجلاء اليهود من المدينة، رقم الحديث :1583

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب الصلاة (120باب النهى عن اتخاذ القبور مساجد، رقم الحديث : 1403

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الجنائز باب النهى عن أن يبنى على القبر مسجدا، رقم الحديث :7010

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الجنائز وتمنى الموت، فى 106إتخاذ القبور مساجد، رقم الحديث : 2173

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الجنائز وتمنى الموت، فى 106إتخاذ القبور مساجد، رقم الحديث : 2174

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب المساجد، فى باب 13النهى عن اتخاذ القبور مساجد، رقم الحديث : 703

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الصلاة، فى باب -16باب ما يكره للمصلى وما لا يكره، رقم الحديث :2327

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى: أبواب المساجد، فى -22باب الصلاة فى البيعة، رقم الحديث :425

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى (مسند أبى هريرة)، رقم الحديث :5844

فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"اَللَّحَدُ لَنَا وَالضَّرْحُ لِغَيْرِنَا"

فَالْحَدُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو حدیث سناتا ہوں انہوں نے کہا: آپ ہمیں حدیث سنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں کے اوپر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ جس بھی نبی کا انتقال ہوا اسے اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ آپ کے جسدِ مبارک سے مخصوص جگہ پر نکل گئی تو پھر اس بستر کی جگہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جگہ کو کھود دیا جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ہمیں نہیں پتہ کہ ہم اس کی لحد بنائیں یا ضریح بنائیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "لحد" کا حکم ہمارے لئے ہے اور ضریح کا حکم دوسروں کے لئے ہے"۔

تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد تیار کی۔

250-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا اَخَذْنَا فِيْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ لَا تَخْلَعُوا الْقَمِيْصَ قَالَ: فَغَسَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ الْقَمِيْصُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْسِلُهٗ وَيَدُ غَيْرِيْ لَتُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَاِنِّيْ لَاُعَانُ عَلٰى تَقْلِيْبِهٖ، وَلَقَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُكُبَّهٗ فَنُوْدِيْتُ اَنْ لَا تَكُبَّهٗ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا شروع کیا تو میں نے ایک منادی کو

(بقیہ تخریج حدیث 249) اخرجه أحمد بن حنبل فی "السند" فی من مسند بنی هاشم مسند عبد الله بن العباس' رقم الحديث :1984

اخرجه أبو محمد الكسی فی "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فی مسند زيد بن ثابت رضی الله عنه' رقم الحديث :244

اخرجه الطيالسی فی "مسند الطيالسی" فی باب 21أحاديث أسامة بن زيد رضی الله عنه' رقم الحديث : 634

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصلاة باب الصلاة على القبور' رقم الحديث :1588

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الصلوات فی الصلاة عند قبر النبی صلى الله عليه وسلم وإتيانه' رقم الحديث :7547

اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی كتاب الساجد' فی -4باب النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا' رقم الحديث :1212

کے ایک کنارے کی طرف سے ندا کرتے ہوئے سُنا اُن کی قمیص نہ اُتارو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور قمیص آپ کے جسم پر موجود تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میں آپ کو غسل دے رہا تھا میرے ہاتھ کے ساتھ کسی دوسرے کا ہاتھ بھی اس میں شامل تھا اور آپ کو الٹانے میں میری مدد کی جارہی تھی۔ میں نے آپ کو اوندھا کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے آواز دی گئی کہ تم انہیں اوندھا نہ کرو۔

251-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كفنت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ ثَوْبَیْنِ یَمَانِیَیْنِ اَحَدُهُمَا سُحُقٌ وَقَمِیْصٌ كَانَ یَتَجَمَّلُ بِهٖ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا تھا جن میں سے دو یمانی تھے۔ اور ان میں سے ایک پرانا تھا اور ایک قمیص تھی جسے آپ آرائش کے طور پر پہنا کرتے تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمِسْكُ فِی الْحُنُوْطِ

باب 69: حنوط میں مشک مِلا دینا

...—...—...

252-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ عِنْدِیْ مِسْكٌ فَضْلٌ مِّنْ حُنُوْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْصٰی اَنْ یُّحَنَّطَ بِهٖ قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تُجْمِرُ اَكْفَانَ الْمَیِّتِ، وَلَا یَتْبَعُ اِلٰی قَبْرِهٖ بِمِجْمَرَةٍ فَاِنَّهٗ یَكْرَهُ اَنْ یَّكُوْنَ اٰخِرَ زَادِهِ النَّارُ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی جانے والی حنوط کا باقی رہ جانے والا حصہ موجود ہے میں نے یہ وصیت کی ہے کہ مجھے بھی یہی حنوط لگائی جائے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میت کے کفن کے اوپر دھونی دو لیکن دھونی والی انگیٹھی قبر تک نہ لے جاؤ

امام زید رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی کے ساتھ جانے والا آخری سامان آگ ہو۔

253-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا بَاْسَ بِالْحُنُوْطِ عَلَی الْاَكْفَانِ وَالنَّعْشِ ۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کفن اور میت کے جسم پر حنوط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْیَهُوْدِیَّةُ تَمُوْتُ وَفِیْ بَطْنِهَا وَلَدٌ مُّسْلِمٌ وَّالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ وَفِیْ بَطْنِهَا وَلَدٌ حَیٌّ

باب 70: جو یہودی عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ ہو یا کوئی عورت

فوت ہو اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو

...———...———...

254-قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا مَاتَتِ الذِّمِّيَّةُ، وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ مِنْ زَوْجٍ لَهَا مُسْلِمٍ دُفِنَتْ بَيْنَ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَبَيْنَ مَقَابِرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَرْاَةِ تَمُوْتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ حَيٌّ فَقَالَ: يُشَقُّ بَطْنُهَا، وَيُسْتَخْرَجُ الْوَلَدُ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی ذمی عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں کوئی مسلمان بچہ ہو جو اس کے مسلمان شوہر کا ہو تو اس عورت کو مسلمانوں کے قبرستان اور اہل ذمہ کے قبرستان کے درمیان دفن کیا جائے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو، فرماتے ہیں: اس کے پیٹ کو چیر کر بچے کو نکال لیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس نے اسے زندہ کیا گویا اس نے تمام بنی نوع انسان کو زندہ کیا"۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ

باب 71: بیمار کی عیادت کرنا

...———...———...

255-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 255 :

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنىٰ باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما اخرجه مسلم فى صحيحه، كتاب البر والصلة والآداب باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها، رقم الحديث :2571

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، مسند عبدالله بن مسعود، رقم الحديث :3618

اخرجه البستى فى صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان، كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا باب ما جاء فى الصبر وثواب الأمراض والأعراض، رقم الحديث :2937

اخرجه الموصلى فى مسند أبى يعلىٰ، مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث :5164

اخرجه البيهقى فى "شعب الايمان" السبعون من شعب الإيمان و هو باب فى الصبر على المصائب فصل-فى أى الناس أشد بلاء، رقم الحديث :272..

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَرِضَ لَیْلَةً وَّاحِدَةً کُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُ سَنَةٍ، فَاِذَا عُوْفِیَ الْمَرِیْضُ مِنْ مَرْضِهٖ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُ کَمَا تَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ الْیَابِسِ فِی الْیَوْمِ الْعَاصِفِ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک رات بیمار رہے اس کے ایک سال کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور جب مریض کو اس کی بیماری سے عافیت دیدی جائے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے آندھی کے دن خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

256-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِیْضًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ، وَکَانَ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیمار کی عیادت کرے گا اسے اس بیمار کے اجر کی مانند اجر ملے گا اور وہ شخص جنت کے باغات سے پھل چن رہا ہوگا جب تک وہ واپس نہیں آجاتا۔

257-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُوْا مَرْضَاکُمْ، وَاشْهَدُوْا جَنَائِزَکُمْ وَزُوْرُوْا قُبُوْرَ مَوْتَاکُمْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ یُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَةَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیماروں کی عیادت کرو اپنے جنازوں کے

(بقیہ تخریج حدیث 254) اخرجه البیهقی فی سننه الکبریٰ' کتاب الجنائز باب ما ینبغی لکل مسلم أن یستشعره من الصبر' رقم الحدیث :6323

اخرجه النسائی فی ' سننه الکبریٰ' کتاب الطب شدة المرض' رقم الحدیث :7483

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنز العمال" الکتاب الثالث فی الأخلاق الإکمال من الصبر علی مطلق الأمراض' رقم الحدیث :6735

اخرجه الخطیب التبریزی فی "مشکوة المصابیح" کتاب الجنائز باب عیادة المریض وثواب المرض ' الفصل الأول' رقم الحدیث :1538

حدیث 256:

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث " قسم الأقوال حرف المیم' رقم الحدیث :22919

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب الفضائل والمناقب فضائل الأعمال والأقوال' رقم الحدیث :-7270

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من المیم' رقم الحدیث :5652

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب الثاء ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم' رقم الحدیث :1446

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی: باقی مسند الأنصار ' ومن حدیث ثوبان رضی اللہ تعالی عنه ، رقم الحدیث :22497

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی ' فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الجنائز ما جاء فی ثواب عیادة المریض' رقم الحدیث :10832

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب البر والصلة والآدب' فی -13 باب فَضْلِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ' رقم الحدیث :6717

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الصحبة من قسم الأقوال الباب الرابع:فی حقوق تترتب علی الصحبة حق عیادة المریض' رقم الحدیث :25142

ساتھ جاؤ اپنے مُردوں کی قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گے۔

259-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ!

"اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ، وَخُرُوْجًا اِلٰى رَحْمَتِكَ"

فَقُلْتُهَا فَقُمْتُ كَاَنَّمَا نُشِطْتُّ مِنْ عِقَالٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت کا اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے انہیں پڑھ لیا تو میں یوں اُٹھ کھڑا ہوا جیسے مجھے رسیوں سے کھول دیا گیا ہو۔

259-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 259:

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الميم، رقم الحديث :20731

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الصحبة عيادة المريض، رقم الحديث :4896

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من الميم، رقم الحديث :1220

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الجنائز باب كفارة المريض وما يصيب المؤمن من الأذى

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الطب باب ما جاء في العيادة من الرمد، رقم الحديث :3867

اخرجه البخاري في "الادب المفرد" في (باب أين يقعد العائد) رقم الحديث :536

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرك" في: كتاب الجنائز، رقم الحديث :1268

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الطب، باب 32، رقم الحديث :2083

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، رقم الحديث :12272

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب عمل اليوم والليلة، في باب 253موضع مجلس الإنسان، رقم الحديث :10882

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الجنائز، في باب -2باب المريض وما يتعلق به، رقم الحديث :2975

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس، رقم الحديث :2430

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في (من مسند بني هاشم)(مسند عبد الله بن العباس، رقم الحديث :2137

اخرجه أبو محمد الكسي في "المنتخب من مسند عبد بن حميد" في مسند بن عباس رضي الله عنه، رقم الحديث :718

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي، في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الطب في المريض ما يرقى به وما يعوذ به، رقم الحديث :23572

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصحبة من قسم الأقوال الباب الرابع:في حقوق تترتب على الصحبة حق عيادة المريض، رقم الحديث :-25133

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَرِیْضٍ یَعُوْدُہٗ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قُلْ:

"اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَاَسْاَلُ اللّٰہَ الْکَبِیْرَ"

فَقَالَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ کَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری بیمار کی عیادت کرنے کے لئے اس کے پاس تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے اللہ سے دُعا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم پڑھو:

"میں عظیم اللہ تعالیٰ سے عظیم پروردگار سے کبیر اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں"۔

اس نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے تو وہ یوں اُٹھ کھڑا ہوا جیسے اسے رسیوں سے کھول دیا گیا ہو۔

260 -(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْاَجْرُ عَلٰی قَدْرِ الْمُصِیْبَۃِ فَمَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَلْیَذْکُرْ مُصِیْبَتَہٗ بِیْ فَاِنَّکُمْ لَنْ تُصَابُوْا بِمِثْلِیْ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اجر مصیبت کے حساب سے ہوتا ہے۔ جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو وہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے کیونکہ تمہیں میری مانند مصیبت لاحق نہیں ہوگی۔

261 -(حَدَّثَنِیْ) امیر المومنین ابو الحسین زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِی

حدیث 260 :

اخرجه ابوداؤد فی سننه' کتاب الجنائز باب ما جاء فی الصبر علی المصیبة' رقم الحدیث:1599

اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" السبعون من شعب الإیمان و هو باب فی الصبر علی المصائب و عما تنزع إلیه النفس من لذة و شهوة' رقم الحدیث:10154

اخرجه المتقی الهندی' فی "کنز العمال" کتاب الموت وأحوال تقع بعده الفصل الرابع فی التعزیة' رقم الحدیث:42612

حدیث 261:

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأفعال مسند علی بن أبی طالب' رقم الحدیث:33919

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب الزهد باب قصر الأمل والإکثار من ذکر الموت والاستعداد له' رقم الحدیث:7296

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 6' رقم الحدیث:6488

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب المیم من اسمه محمد' رقم الحدیث:1008

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی عبد الله بن عمر بن الخطاب' رقم الحدیث:13536

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الموت من قسم الأفعال ذکر الموت' رقم الحدیث:42792

رَضِیَ اللّٰـہُ عَنۡھُمۡ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لِاَصۡحَابِہٖ: "مَنۡ اَکۡیَسُ النَّاسِ؟ قَالُوۡا: اَللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَمُ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَکۡثَرُھُمۡ ذِکۡرًا لِلۡمَوۡتِ وَاَشَدُّھُمۡ لَہٗ اِسۡتِعۡدَادًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا' سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے لئے سب سے زیادہ اہتمام سے تیاری کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَسَائِلُ مِّنَ الصَّلٰوۃِ

باب 72: نماز کے مسائل کا بیان

262-قَالَ سَاَلۡتُ زَیۡدُ بۡنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا عَنِ الۡمَرۡاَۃِ تُصَلِّیۡ فِیۡ وَسۡطِ الصَّفِّ؟ فَقَالَ: تُفۡسِدُ صَلٰوۃَ مَنۡ عَنۡ یَمِیۡنِھَا وَعَنۡ شِمَالِھَا وَمَنۡ خَلۡفَھَا۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدَ بۡنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ الرَّجُلِ یُدۡرِکُ مَعَ الۡاِمَامِ رَکۡعَۃً، وَعَلَی الۡاِمَامِ سُجُوۡدُ السَّھۡوِ؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ: یَسۡجُدُ مَعَ الۡاِمَامِ، ثُمَّ یَنۡھَضُ وَیَقۡضِیۡ۔

وَسَاَلۡتُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ الۡمُسَافِرِ یُصَلِّیۡ بِالۡمُقِیۡمِیۡنَ وَالۡمُسَافِرِیۡنَ رَکۡعَۃً، فَیَحۡدِثُ عَلَی الۡاِمَامِ حَدَثٌ مِّنۡ رِعَافٍ، فَیُقَدِّمُ رَجُلًا مِنَ الۡمُقِیۡمِیۡنَ، فَیُصَلِّیۡ بِھِمۡ بَاقِیۡ صَلٰوۃِ الۡمُسَافِرِ، ثُمَّ یُقَدِّمُ رَجُلًا مِنَ الۡمُسَافِرِیۡنَ فَیُسَلِّمُ بِھِمۡ، ثُمَّ یَقُوۡمُ الۡمُقِیۡمُوۡنَ فَیَقۡضُوۡنَ مَا بَقِیَ عَلَیۡھِمۡ مِنۡ صَلَاتِھِمۡ، وَلَا یَؤُمُّھُمۡ اَحَدٌ مِّنۡھُمۡ۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدًا بن عل یرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ اللَّحۡنِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ: یَقۡطَعُ الصَّلٰوۃَ۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدَ بۡنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ: الرَّجُلِ یُسَلِّمُ عَلَیۡہِ فِی الصَّلٰوۃِ، فَیَسۡھُوۡ فَیَرُدُّ السَّلَامَ فَقَالَ تَنۡتَقِضُ صَلٰوۃً۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدَ بۡنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا عَنِ الرَّجُلِ یَتَوَضَّاُ وَعَلَیۡہِ الۡخَاتَمُ؟ فَقَالَ: یُحَرِّکُ الۡخَاتَمَ فِیۡ یَدِہٖ

وَسَاَلۡتُ زَیۡدًا بۡنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ھَلۡ عَلَی الرَّجُلِ اَنۡ یُّخَلِّلَ لِحۡیَتَہٗ فِی الۡوُضُوۡءِ لِلصَّلٰوۃِ؟ فَقَالَ: لَا یَنۡبَغِیۡ لَہٗ اَنۡ یَّقۡصُرَ فِیۡ ذٰلِکَ۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدَ بۡنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا عَنِ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ؟ فَقَالَ: اُدۡعُ فِی التَّشَھُّدِ بِمَا اَحۡبَبۡتَ اِذَا کَانَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوۡنُ مِثۡلُہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ۔

وَسَاَلۡتُ زَیۡدَ بۡنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا عَنِ السَّعۡیِ اِلَی الۡجُمُعَۃِ فَقَالَ: لَیۡسَ یَجِبُ عَلَیۡکَ السَّعۡیُ اِلَی الۡاَئِمَّۃِ الۡفَسَقَۃِ، اِنَّمَا یَجِبُ عَلَیۡکَ اَنۡ تَسۡعٰی اِلٰی اَئِمَّۃِ الۡھُدٰی۔

وَسَالْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمْعَةِ؟ فَقَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَسْتَمِعَ وَتَنْصُتُ، فَإِذَا صَلَّيْتَ لَمْ تَسْتَمِعْ وَلَمْ تَنْصُتْ.

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلٰوةِ خَلْفَ مَنْ لَا يَجْهَرُ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَائِزٌ فَقُلْتُ: فَالصَّلٰوةُ خَلْفَ مَنْ قَدْ مَسَحَ؟ فَقَالَ: لَا تُجْزِئُكَ.

قُلْتُ: فَإِنْ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ، وَقَدْ تَطَهَّرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ؟ فَقَالَ: تُجْزِئُكَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يَرٰى الْمَسْحَ، وَلَا اَدْرِىْ اَمَسَحَ، اَمْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ؟ فَقَالَ: لَا اُحِبُّ الصَّلٰوةَ خَلْفَهُ.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلٰوةِ فِىْ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ؟ فَقَالَ: صَلِّ فِيْهِمَا، وَمَا يَضُرُّكَ.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْاُمِّيِّ الَّذِىْ لَا يُحْسِنُ الْقِرَاَةَ كَيْفَ يُصَلِّىْ؟ فَقَالَ: يُسَبِّحُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَيُجْزِيْهِ ذٰلِكَ

قُلْتُ: فَالْاَخْرَسُ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُصَلِّىْ رَاكِعًا وَّسَاجِدًا وَّيُجْزِيْهِ مَا فِىْ قَلْبِهٖ.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَسَنٌ

قُلْتُ: فَكَيْفَ اَجْلِسُ فِىْ صَلَاتِىْ؟ قَالَ: كَمَا تَجْلِسُ اِذَا صَلَّيْتَ قَائِمًا.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَةِ كَيْفَ تَجْلِسُ فِىْ الصَّلٰوةِ: فَقَالَ: تَجْتَمِعُ وَتَضُمُّ رِجْلَيْهَا.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّوْمِ فِىْ الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسٰى الْقُنُوْتَ فِىْ الْفَجْرِ، حَتّٰى يَرْكَعَ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ؟ فَقَالَ: لَا يَقْنُتُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

قُلْتُ: فَهَلْ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ؟ فَقَالَ: لَا

قُلْتُ: فَإِنْ نَسِىَ قُنُوْتَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَرْكَعَ؟ قَالَ: يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ

قُلْتُ: فَإِنْ ذَكَرَهُ وَقَدْ سَجَدَ؟ قَالَ: لَا يَقْنُتُ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّمَا الْقُنُوْتُ فِىْ الْفَجْرِ دُعَاءٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِىْ ذٰلِكَ سَهْوٌ.

وَسَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْاَذَانِ فِىْ السَّفَرِ؟ فَقَالَ: مِثْلَهُ فِىْ الْحَضَرِ، وَاِنْ اَذَّنْتَ لِلْفَجْرِ وَاَقَمْتَ لِبَاقِي الصَّلٰوةِ اَجْزَاَكَ

وَسَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسٰى صَلٰوةً، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِىْ وَقْتِ اٰخَرَ، بِاَيِّهِمَا يَبْدَاُ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاُوْلٰى، فَالْاُوْلٰى

قُلْتُ: فَإِنْ بَدَاَ بِهٰذِهٖ؟ فَقَالَ: لَا تُجْزِئُهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ يَخَافُ وَقْتَهَا.

قَالَ اَبُوْ خالد رَحِمَهُ اللّٰهُ سمعت زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ بِالرَّفْعِ، وَكَانَ يَقْرَءُ

﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾

وَكَانَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَهُ سَمِعْنَا وَقَعَ دُمُوْعِهِ عَلَى الْحَصِيْرِ

وَسَمِعْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ: ﴿اِقْتَرَبَتْ﴾ فَرَتَّلَهَا، وَقَرَأَهَا قِرَاءَةً لَّا يَسْمَعُهَا فَرِحٌ، وَلَا مَحْزُوْنٌ اِلَّا اَقْرَحَتْ قَلْبُهُ فَمَرِضَ مِنْ اَصْحَابِهِ رَجُلٌ مِّنْ طَيٍّ مِنْ وَجْدَانِ تِلْكَ الْقِرَاءَةِ فَدَفَنَّاهُ بَعْدَ اَيَّامٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا قَتِيْلُ الْقُرْآنِ وَشَهِيْدُ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ اَمْسَيْتَ مُغْتَبَطًا وَّمَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَدًا

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو صف کے درمیان کھڑی ہو کر نماز پڑھ لیتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے دائیں طرف موجود اس کے بائیں طرف موجود اور اس کے پیچھے موجود لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو امام کے ہمراہ ایک رکعت پا لیتا ہے اور امام پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا پھر اُٹھ جائے گا اور باقی نماز کو ادا کرے گا۔

میں نے ان سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جو مقیم اور مسافر لوگوں کو ایک رکعت پڑھا دیتا ہے اور امام کو کوئی حدث لاحق ہو جاتا ہے جیسے کوئی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ مقیم لوگوں میں سے ایک شخص کو آگے کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو مسافر کی بقیہ نماز پڑھا دیتا ہے۔ پھر وہ شخص مسافر لوگوں میں سے ایک کو آگے کرے گا اور وہ ان سب کو سلام پھیروا دے گا پھر وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی بقیہ نماز ادا کریں گے۔ ان مقیم لوگوں میں سے کوئی ایک ان افراد کی امامت نہیں کر سکتا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران لحن کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے نماز کے دوران سلام کیا جاتا ہے، تو وہ بھول کر سلام کا جواب دے دیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتا ہے اور اس نے انگوٹھی پہنی ہوئی ہے؟ تو فرمایا وہ اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو حرکت دے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرنا آدمی پر لازم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے ترک کر دے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا: تم تشہد میں جو چاہو دُعا کر لو جبکہ وہ دُعا اس کی مانند ہو جو دعائیں قرآن میں موجود ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن جلدی جانے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: گناہگار حکمرانوں کی طرف جلدی جانا تم پر واجب نہیں ہے تم پر واجب یہ ہے کہ تم ہدایت یافتہ پیشواؤں کی طرف جلدی جاؤ۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا جبکہ جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تم غور سے سُنو اور خاموش رہو۔ جب تم نماز ادا کر رہے ہو گے تو نہ تم غور سے سُن سکو گے اور نہ ہی خاموش رہو گے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا جو بلند آواز میں قرآن نہیں کرتا' انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے۔

میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے جس نے مسح کیا ہوا ہو تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔

میں نے دریافت کیا: اگر میں اس کے پیچھے نماز ادا کر چکا ہوں اور اس شخص نے وضو کرنے کے بعد پاؤں بھی دھوئیں ہوں تو انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لئے جائز ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: اگر یہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے نزدیک مسح کرنا درست ہے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس نے مسح کیا ہے یا پاؤں دھوئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کو پسند نہیں کروں گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے عیسائیوں کی عبادت گاہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم وہاں نماز پڑھ لو وہ تمہیں کیا نقصان پہنچاتا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے ان پڑھ شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قرأت نہیں کر سکتا تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سبحان اللہ پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

میں نے دریافت کیا: گونگے کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور دل میں قرأت کر لینا اس کے لئے کافی ہوگا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے بیٹھ کر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

میں نے دریافت کیا: میں نماز کے دوران کیسے بیٹھوں تو انہوں نے فرمایا: اسی طرح جیسے تم اس وقت بیٹھتے ہو جب تم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہو۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے خاتون کے بارے میں دریافت کیا' وہ نماز کے دوران کیسے بیٹھے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اکٹھی ہو کر پاؤں سمیٹ کر بیٹھے گی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران سو جانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وضو کو نہیں توڑتا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے پھر وہ سر اُٹھا لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کے بعد قنوت نہیں پڑھے گا۔

میں نے دریافت کیا: کیا اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ وتر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ رکوع کے بعد دُعائے قنوت پڑھ لے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر اسے سجدہ کرنے کے بعد یہ یاد آتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ دُعائے قنوت نہیں پڑھے گا البتہ اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا صرف دُعا ہے اور اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

میں نے ان سے سفر کے دوران اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال "حضر" کی اذان کی طرح ہے۔ اگر تم فجر کی نماز کے لئے اذان دیدو اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت کہو تو یہ بھی جائز ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز پڑھنا بھول جاتا ہے اور پھر اسے دوسری نماز کے وقت یاد آتی ہے تو وہ پہلے کون سی نماز ادا کرے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ترتیب کے ساتھ پہلے والی اُدا کرے گا۔

میں نے عرض کی: اگر وہ اس وقت کی نماز پڑھ لے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کے لئے جائز نہیں ہوگا البتہ اس (وقت والی نماز) کے وقت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو (تو پڑھ سکتا ہے)

ابوخالد بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو سُنا انہوں نے "علیھم ولا الضالین" پڑھا یعنی رفع کے ساتھ پڑھا۔

وہ "مالك یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

جب ہم ان کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم ان کے آنسو چٹائی پر گرنے کی آواز سُنا کرتے تھے۔ میں نے انہیں ایک مرتبہ "اقتربت الساعة" پڑھتے ہوئے سنا انہوں نے اسے ترتیل کے ساتھ پڑھا۔

ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح قرأت کی کہ جس بھی خوش یا غمگین شخص نے اسے سُنا اس کا دل لرز گیا۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص جو "طے" قبیلے سے تعلق رکھتا تھا وہ اس قرأت کی وجہ سے بیمار ہو کر فوت ہوگیا تو ہم نے اسے چند دن بعد دفن کر دیا۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر آپ نے فرمایا: یہ قرآن کا مقتول ہے اور ایمان کا شہید ہے۔ شام کے وقت میں اس پر رشک کر رہا تھا ویسے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دیتا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

❀—❀❀—❀

بَابُ: زَكٰوةُ الْاِبِلِ السَّائِمَةِ

باب 73: سائمہ اونٹوں کی زکوٰۃ

...—...—...

263-قَالَ ابراهيم بن الزبرقان التميمى، حدثنا اَبُوْ خَالِدٍ عمرو بن خالد الواسطى، عن زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ

263◇◇◇

"ليس فى اقل من خمس ذود" اخرجه اصحاب الجوامع والسنن مرفوعًا

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، (مسند أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث :11588

اخرجه الدارقطنى فى سننه، كتاب الزكاة باب وجوب زكاة الذهب والورق والماشية والثمار والحبوب، رقم الحديث :7

اخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، كتاب الزكاة)من قال ليس فيما دون الخمس من الإبل صدقة، رقم الحديث :9901 ،

اخرجه البيهقى فى سننه الكبرٰى، كتاب الزكاة باب نصاب الورق، رقم الحديث :7307

263◇◇◇

"خمس من الإبل شاة" اخرجه اصحاب الجوامع والسنن مرفوعًا

اخرجه ابوداؤد فى سننه، كتاب الزكاة باب فى زكاة السائمة، رقم الحديث :1568

اخرجه الترمذى فى سننه، كتاب الزكاة باب ما جاء فى زكاة الإبل والغنم، رقم الحديث :621

اخرجه ابوداؤد فى سننه، كتاب الزكاة باب صدقة الإبل، رقم الحديث :1798

اخرجه الحاكم النيسابورى فى المستدرك، كتاب الزكاة، رقم الحديث :1443

اخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، جزء 7، رقم الحديث :7566

اخرجه الموصلى فى مسند أبى يعلى، مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث :5470

اخرجه الصنعانى فى مصنف عبد الرزاق، كتاب الزكاة، باب الصدقات، رقم الحديث : 6794

اخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، كتاب الزكاة، فى زكاة الإبل ما فيها، رقم الحديث : 9889

اخرجه البيهقى فى سننه الكبرٰى، كتاب الزكاة باب كيف فرض الصدقة، رقم الحديث :7044

اخرجه المتقى الهندى، فى "كنز العمال" كتاب الزكاة الفصل الثالث (فى الأحكام)، رقم الحديث :15830

عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
لَیْسَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ خَمْسِ ذُوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ
فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِیْهَا شَاةٌ ثُمَّ لَا شَیْءَ فِیْهَا
فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِیْهَا شَاتَانِ
فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِیْهَا ثَلَاثُ شِیَاةٍ
فَاِذَا بَلَغَتْ عِشْرِیْنَ، فَفِیْهَا اَرْبَعُ شِیَاةٍ
فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ فَفِیْهَا خَمْسُ شِیَاةٍ
فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِیْهَا اِبْنَةُ مَخَاضٍ
فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِبْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ وَّهُوَ اَكْبَرُ مِنْهَا بِعَامٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلَاثِیْنَ
فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰی خَمْسٍ وَّثَلَاثِیْنَ فَفِیْهَا اِبْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ
فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰی الْخَمْسِ وَاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ
فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی السِّتِّیْنَ وَاحِدَةً فَفِیْهَا جِذْعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ
فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰی الْخَمْسِ وَسَبْعِیْنَ فَفِیْهَا اِبْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ
فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی التِّسْعِیْنَ وَاحِدَةً فَفِیْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ
فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ -

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ جب وہ پانچ تک پہنچ جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی پھر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ جب وہ دس تک پہنچ جائیں تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ پندرہ تک پہنچ جائیں تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ بیس تک پہنچ جائیں تو چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب وہ پچیس تک پہنچ جائیں تو ان میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ پچیس سے ایک بھی اوپر پہنچ جائیں تو ان میں ایک ''بنت مخاض'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر ''بنت مخاض'' نہ ہو تو ''ابن لبون'' مذکر جو اس سے ایک سال بڑا ہو وہ لیا جائے گا اور ایسا پینتیس تک ہوگا اور اگر پینتیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک ''بنت لبون'' کی ادائیگی ہوگی اور یہ حکم پینتالیس تک ہے اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک ''حقہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی اور پھر یہ ساٹھ تک ہوگا اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ایک ''جذعہ'' کی ادائیگی ہوگی اور یہ پچھتر تک ہوگا اور اگر پچھتر سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں دو ''بنت لبون'' کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ حکم نوے تک ہے اگر نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو دو ''حقے'' ہوں گے جنہیں جفتی کے

لیے دیا جاسکے یہ ایک سو بیس تک ہے۔ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

264-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَیْسَ فِیْ الْاِبِلِ الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کام میں استعمال ہونے والے اور بوجھ اٹھانے والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

265-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا لَمْ یَجِدْ الْمُصَدِّقُ السِّنَّ الَّتِیْ تَجِبُ فِیْ الْاِبِلِ اَخَذَ سِنًّا فَوْقَهَا وَرَدَّ عَلَیْهِ شَاةً اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب صدقہ وصول کرنے والا اس مخصوص سال کے جانور کو نہ پائے جو اونٹوں کے اندر واجب ہوتا ہے تو وہ اس سے ایک سال بڑی عمر کے جانور کو وصول کرلے اور اس کے مالک کو ایک بکری یا ایک درہم دے دے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: زَکَاةُ الْبَقَرِ

باب74: گائے کی زکوٰۃ

266-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ الثَّلَاثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَیْءٌ

فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِیْنَ فَفِیْهَا تَبِیْعٌ حَوْلِیٌّ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ

فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا مُسِنَّةٌ اِلٰی السِّتِّیْنَ

فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّیْنَ فَفِیْهَا تَبِیْعَانِ اِلٰی سَبْعِیْنَ

فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعِیْنَ فَفِیْهَا مُسِنَّةٌ وَّتَبِیْعٌ اِلٰی ثَمَانِیْنَ

حدیث 264 :

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف اللام' رقم الحديث: 19423

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث: 1236

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الزكاة باب ما يسقط الصدقة عن الماشية' رقم الحديث: 7183

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الزكاة' في 6باب ليس في العوامل صدقة' رقم الحديث: 1

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الزكاة من قسم الأفعال وجوبها' رقم الحديث: 16913

فَاِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّتَيْنِ اِلٰى تِسْعِيْنَ
فَاِذَابَلَغَتْ تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ تَبَايِعَ اِلٰى مِائَةٍ
فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَّتَبِيْعَانِ
فَاِذَا كَثُرَتِ الْبَقَرُ فَفِىْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ
وَفِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ ـ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیس سے کم گائے کے اندر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب ان کی تعداد تیس ہو جائے تو اس میں ایک ''تبیع'' ہوگا جو ایک جذع یا جذعہ کے برابر ہوگا۔ چالیس تک یہی حکم ہوگا اور جب چالیس تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ''مسنۃ'' لازم ہوگا یہ حکم ساٹھ تک ہے اور جب یہ ساٹھ تک پہنچ جائیں تو اس میں دو ''تبیع'' لازم ہوں گے اور یہ حکم ستر تک ہے جب وہ ستر تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ''تبیع'' لازم ہوگا اور ایک مسنہ لازم ہوگا یہ حکم اسی تک ہے اور جب یہ اسی تک پہنچ جائیں تو دو ''مسنۃ'' لازم ہوں گے اور یہ حکم نوے تک ہے جب وہ نوے تک پہنچ جائیں تو اس میں تین ''تبیع'' لازم ہوں گے اور یہ حکم سو تک ہے جب وہ سو تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ''مسنہ'' اور دو ''تبیع'' لازم ہوں گے۔ جب گائے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک ''تبیع'' یا ایک ''تبیعہ'' لازم ہوگا اور ہر چالیس میں ایک ''مسنہ'' لازم ہوگا۔

267-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
لَيْسَ فِى الْبَقَرِ الْحَوَامِلِ وَالْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَاِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِى الرَّاعِيَةِ ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (؟؟) کے لئے استعمال ہونے والی یا کام میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوۃ لازم نہیں ہوگی اور زکوۃ اس پر لازم ہوگی جو چرتی ہیں (اور بعد میں فروخت کی جاتی ہیں)

❀—❀❀—❀

بَابُ: زَكَاةُ الْغَنَمِ

باب 75: بکریوں کی زکوۃ

...—...—...

268-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
لَيْسَ فِىْ اَقَلِّ مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةٍ مِنَ الْغَنَمِ شَىْءٌ
فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٌ
فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ

فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰی الْمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاةٍ اِلٰی ثَلَاثُ مِائَةٍ

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِ مِائَةٍ فَلَيْسَ فِیْ الزِّيَادَةِ شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ اَرْبَعَمِائَةٍ

فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعَمِائَةٍ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاةٍ

اِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِیْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ: شَاةٌ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس سے کم بکریوں کے اندر کوئی چیز لازم نہیں ہے جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے۔

اور جب ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں دو سو تک دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہے

جب دو سو سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہے

اگر تین سو سے زیادہ ہو جائے تو اضافی چیز میں کوئی مزید ادائیگی لازم نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد چار سو ہو جائے

اور جب وہ چار سو تک پہنچ جائیں گی تو ان میں ار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگئی۔

جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

269-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَاْخُذُ الْمُصَدِّقُ هَرِمَةً، وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسًا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ اَنْ يَاْخُذَ ذَاتَ الْعَوَارِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ وصول کرنے والا شخص بوڑھی یا کانی بکری، بکرا قبول نہیں کرے گا تاہم اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو وہ کانی بکری کو قبول کر سکتا ہے۔

270-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَا يُفَرِّقُ الْمُصَدِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صدقہ وصول کرنے والا شخص اکٹھے مال کو الگ نہیں کرے گا اور متفرق مال کو جمع نہیں کرے گا۔ زکوٰۃ (لازم کرنے) کے اندیشے کے لئے۔

271-قَالَ: سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفُصْلَانِ وَالْحُمْلَانِ وَالْعَجَاجِيْلُ الصِّغَارُ؟ فَقَالَ: لَا صَدَقَةَ فِيْهَا ۔

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اونٹنی کے ایسے بچے، جس کا دودھ چھڑوایا گیا ہو اور ایسے بچے، جو دوسرے برس میں داخل ہوئے ہوں اور کم سن بچھڑوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ: زَكَاةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب 76: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

272-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ
فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ
فَإِنْ زَادَتْ فَبِالْحِسَابِ
وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ مِثْقَالاً صَدَقَةٌ
فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا، فَفِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسو سے کم چاندی میں کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔ جب یہ دوسو تک پہنچ جائیں تو اس میں (؟؟) درہم لازم ہوں گے جب یہ اس سے زیادہ ہوجائیں تو اسی حساب سے لازم ہوجائیں اور بیس مثقال سے کم میں صدقہ لازم نہیں ہوتا اور جب یہ بیس مثقال تک پہنچ جائیں تو اس میں نصف مثقال کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا وہ اسی حساب سے ہوگا۔

273-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ تَكُوْنُ فِيْ الْمِصْرِ، وَعَنِ الْغَنَمِ تَكُوْنُ فِيْ الْمِصْرِ، فَإِذَا رَعَتْ وَجَبَتْ فِيهَا الزَّكَاةُ وَعَنِ الدُّوْرِ وَالرَّقِيْقِ وَالْخَيْلِ وَالْحَمِيْرِ وَالْبَرَاذِيْنِ وَالْكِسْوَةِ وَالْيَاقُوْتِ وَالزُّمُرُّدِ مَالَمْ ترد به تِجَارَةٌ .

حديث 272 :

اخرجه اصحاب الجوامع والسنن مرفوعًا

اخرجه الترمذى فى سننه، كتاب الزكاة باب ما جاء فى زكاة الذهب والورق، رقم الحديث :620

273◇◇◇

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنٰى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الهيثمى فى "مجمع الزوائد" فى كتاب الزكاة، باب صدقة الخيل والرقيق وغير ذلك، رقم الحديث: **4371**

وعن أبى ثعلبة قال:سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أفى الحمير زكاة ؟ قال: لا إلا الآية الفاذة الشاذة (فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره)

رواه الطبرانى فى الكبير وفيه سعيد بن بشير وفيه كلام وقد وثق

273◇◇◇

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنٰى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الهيثمى فى "مجمع الزوائد" فى كتاب الزكاة، باب صدقة الخيل والرقيق وغير ذلك، رقم الحديث: 4375

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کرنے والے اونٹوں، جو شہر میں موجود ہوتے ہیں، اور بکریوں، جو شہر میں موجود ہوتے ہیں، سے زکوٰۃ معاف کی ہے لیکن اگر وہ چرنے لگیں تو ان میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اسی طرح آپ نے گھروں، غلاموں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں، ٹٹوؤں، کپڑوں، یاقوت، زمرد پر زکوٰۃ معاف کی ہے جب تک ان کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔

274-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَالِ الَّذِي تَسْتَفِيدُهُ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مُنْذُ اَفَدْتَهُ، فَاِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَزَكِّهِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ مال جو زکوٰۃ کے طور پر حاصل ہوا ہو جب تک اس کے حاصل ہونے کے بعد ایک سال نہیں گزر جاتا تب تک اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر اس پر ایک سال گزر جائے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

275-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ وَّعَلَيْكَ دَيْنٌ فَاحْتَسِبْ بِدَيْنِكَ وَزَكِّ مَا فَضَلَ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِي عَلَيْكَ، وَزَكِّ الدَّيْنَ الَّذِي لَكَ، وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ لَا تُزَكِّيَهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ كَانَ لَكَ ذٰلِكَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب تم نے قرض لینا ہو اور تم پر قرض کی ادائیگی لازم بھی ہو تو تم اپنے قرض کا حساب کرو اور وہ قرض جو تم نے ادا کرنا ہے اس سے اضافی جو بھی چیز ہو تم اس کی زکوٰۃ ادا کرو اور تم نے جو قرض لینا ہے اس کی بھی زکوٰۃ ادا کرو لیکن اگر تم چاہو تو اس کی زکوٰۃ اس وقت تک ادا نہ کرو جب تک وہ قرض تمہیں واپس نہ مل جائے۔ تمہیں اس بات کا بھی حق حاصل ہے۔

276-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَاْخُذُ الزَّكَاةَ مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا، وَلَا يُعْطَاهَا مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس شخص کے پاس پچاس درہم ہوں تو وہ زکوٰۃ وصول نہیں کرسکتا اور نہ ہی زکوٰۃ کسی ایسے شخص کو دی جاسکتی ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں۔

277-وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ زَكَاةِ الْحُلِيِّ؟ فَقَالَ: زَكِّ لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا زَكَاةَ فِي الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، وَاللُّؤْلُؤِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْجَوَاهِرِ ۔

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ: لَا

فَقُلْتُ: اِنَّ اٰلَ اَبِي رَافِعٍ يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ زَكّٰى مَالَهُمْ؟ فَقَالَ: نَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ نُنْكِرُ

هٰذَا

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ الْعِنبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ؟

فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِيْ ذٰلِكَ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَعْدَنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالرِّصَاصِ وَالْحَدِيْدِ وَالزِّئْبَقِ وَالنُّحَاسِ؟ فَقَالَ: فِيْ ذٰلِكَ الْخُمُسُ .

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ مَعْدَنِ الْجَوْهَرِ مِنَ الْجَزْعِ وَنَحْوِهٖ

فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ فِيْ ذٰلِكَ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) لَا .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الزَّكَاةِ تُجْزِئُ الرَّجُلَ اَنْ يُعْطِيَهَا اَحَدًا مِنْ قَرَابَتِهٖ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يُعْطِهَا مَنْ يَفْرُضُ لَهُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ نَفْقَةً

قُلْتُ: وَمَنِ الَّذِيْ يَفْرُضُ لَهُ الْإِمَامُ النَّفْقَةَ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ وَارِثٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تُعْطِ مِنْ زَكَاةِ مَالِكَ الْقَدَرِيَّةَ، وَلَا الْمُرْجِئَةَ، وَلَا الْحَرُوْرِيَّةَ، وَلَا مَنْ نَصَبَ حَرْبًا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ وَقْتُهَا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَائِزٌ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مِائَةُ دِرْهَمٍ وَخَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَهُ خَمْسَةُ دَنَانِيْرَ فَقَالَ: فِيْ ذٰلِكَ الزَّكَاةُ، قَالَ: وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا مِنْ هٰذَيْنِ يَنْقُصُ، فَلَا زَكَاةَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاٰخِيْرُ يَزِيْدُ زِيَادَةً فِيْهَا وَفَاءُ نُقْصَانِ الْاٰخَرِ فَتَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّكَاةُ

وَقَالَ زَيْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُجْزِئُ اَنْ تُعْطِيَ مِنَ الزَّكَاةِ اَهْلَ الذِّمَّةِ، وَلَا يَجُوْزُ اَنْ تُعْطِيَ اَهْلَ الذِّمَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ فَرِيْضَةٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سونے اور چاندی میں تم زکوٰۃ ادا کرو البتہ دُر، یاقوت، موتی اور دیگر جواہر میں کوئی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا' کیا اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں ہوگی۔

میں نے عرض کی: ابورافع کی آل نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے

مال میں سے زکوٰۃ ادا کی تھی تو انہوں نے فرمایا: ہم اہل بیت ہیں اور ہم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو سمندر سے عنبر یا موتی وغیرہ نکالتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سونے، چاندی، سیسے، لوہے تانبے اور پیتل کی کان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں نے ان سے سفید و سیاہ مہروں سے تعلق رکھنے والی جواہر کی کان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے مکاتب کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے ان سے زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا آدمی کے لئے یہ بات جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنے قریبی رشتے داروں میں سے کسی کو دیدے؟ انہوں نے فرمایا: وہ ایسے شخص کو زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا جس کے لئے امام نے حد مقرر کی ہو۔

میں نے عرض کی: وہ کون سا شخص ہے جس کے لئے امام نے حد مقرر کرنا ہے انہوں نے فرمایا: ہر وارث شخص۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے مال کی زکوٰۃ قدریہ، مرجئہ، حروریہ یا ان لوگوں کو نہ دو جو آل محمد کے ساتھ جنگ کرتے ہوں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کی جلدی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا، یعنی اس کا وقت آنے سے پہلے تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس دوسو پچاس درہم ہیں اور پانچ دینار ہیں انہوں نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ پھر انہوں نے فرمایا: اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ماسوائے اس صورت کے کہ دوسرے میں اتنا ہی اضافہ ہو جائے جتنی پہلے میں کمی ہوئی تھی۔ اس صورت میں زکوٰۃ لازم ہو جائے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم ذمیوں کو زکوٰۃ دو۔

اور یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ تم اہل ذمہ کو اپنے فرض صدقے میں سے کوئی چیز ادا کرو۔

278-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ فِيْ عَشَرَةِ اَشْيَاءٍ: فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمَرِ وَالزَّبِيْبِ وَالذُّرَه، وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں میں زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور، کشمش، مکئی، اونٹ، گائے، بکری۔

279-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ فِي كَفَنِ مَيِّتٍ، وَلَا بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَلَا تُعْتَقُ مِنْهَا رَقَبَةٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تُوْضَعُ الزَّكَاةُ فِي الثَّمَانِيَةِ الْاَصْنَافِ الَّتِي سَمَّاهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ وَاِنْ اَعْطَيْتَ صِنفًا وَّاحِدًا اَجْزَأَكَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ کے مال میں سے کفن نہیں دیا جاسکتا اور مسجد تعمیر نہیں کی جاسکتی اور اس میں سے غلام کو آزاد نہیں کیا جاسکتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ آٹھ طرح کے لوگوں کو دی جاسکتی ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک کو بھی دیدو تو یہ تمہارے لئے جائز ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَرْضُ الْعُشْرِ

باب 77: ''عُشر'' والی زمین

•••——•••——•••

280-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِيْمَا اَخْرَجَتْ اَرْضُ الْعُشْرِ صَدَقَةٌ مِّنْ تَمْرٍ وَلَا زَبِيْبٍ وَلَا حِنْطَةٍ، وَلَا شَعِيْرٍ، وَلَا ذُرَّةٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الصِّنْفُ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ اَلْوَسَقُ سِتُّوْنَ صَاعًا، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ جَرَتْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ فَمَا سَقَتْ اَلسَّمَاءُ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ سَقَى فَتْحًا اَوْ سَيْحًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشر والی زمین جو پیدا کرتی ہے خواہ وہ کھجور ہو یا کشمش ہو، گندم ہو یا جو ہو یا مکئی ہو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس مخصوص صنف کے پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے' ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جب وہ اس حد تک پہنچ جائے گی تو اس میں زکوٰۃ کا حکم لازم ہو جائے گا

تو جو چیز آسمان سے سیراب ہوتی ہے یا دریائی (یا نہری) پانی سے (سیراب ہوتی ہو) یا چشموں (یعنی دیگر قدرتی ذرائع سے) سیراب ہوتی ہے اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عُشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

281-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخُضْرَوَاتِ

صَدَقَةٌ
امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ پھلوں میں کوئی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخِرَاجُ

باب 78: خراج کا بیان

•••———•••———•••

282-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یَجْعَلُ عَلٰی اَرْضِ الْخِرَاجِ
عَلٰی كُلِّ جَرِیْبٍ مِنْ زَرْعِ الْبُرِّ الْغَلِیْظِ دِرْهَمَیْنِ، وَثُلُثَیْ دِرْهَمٍ وَصَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ
وَعَلٰی كُلِّ جَرِیْبِ الْبُرِّ الْوَسَطِ دِرْهَمَیْنِ
وَعَلٰی كُلِّ جَرِیْبِ الْبُرِّ الرَّقِیْقِ دِرْهَمًا
وَعَلٰی كُلِّ جَرِیْبٍ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ
وَعَلٰی كُلِّ جَرِیْبِ الْقَصَبِ وَالْكَرْمِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ
وَعَلٰی الْمَیَاسِرِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ ثَمَانِیَةً وَّاَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا
وَعَلٰی الْاَوْسَاطِ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ دِرْهَمًا
وَعَلٰی الْفَقِیْرِ اِثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَمًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے خراج کی زمین میں، موٹے گیہوں کے ایک جریب (60X60 گز) درہم اور ایک صاع گندم مقرر کیا تھا اور درمیانے درجے کے کھیت میں دو درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اور ہلکے درجے کے کھیت میں ایک درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اسی طرح انہوں نے کھجور کے باغ یا درختوں کے ایک جریب میں دس درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اور کماد اور انگور کے ایک جریب میں دس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوشحال زمینداروں کو 48 درہم کی ادائیگی کا پابند کیا ہے۔ درمیانے درجے کے لوگوں کو 24 درہم کا پابند کیا تھا اور غریب لوگوں کو 12 درہم کا پابند کیا تھا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

باب 79: صدقہ فطر کا بیان

•••———•••———•••

283-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ یُخْرِجُهَا عَنْ نَفْسِهٖ، وَعَمَّنْ هُوَ فِیْ عَیَالِهٖ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی حُرًّا کَانَ اَوْ عَبْدًا نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمَرٍ، اَوْ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان شخص پر لازم ہے، اس کی اپنی ذات کی طرف سے اور اپنے زیر کفالت لوگوں کی طرف سے نکلے گا' خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں مذکر ہوں یا مونث ہوں غلام ہوں یا آزاد ہوں اور یہ گیہوں کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

284-وَسَاَلْتُ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ یَکُوْنُ لَهٗ اَقَلُّ مِنْ خَمْسِیْنَ دِرْهَمًا؟ قَالَ: لَیْسَ عَلَیْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔

قَالَ: وَلَا یَاْخُذُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مَنْ لَهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا وَّتَجِبُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلٰی مَنْ لَهٗ خَمْسِیْنَ دِرْهَمًا۔

سَاَلْتُ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّاعِ کَمْ مِقْدَارُهٗ؟ قَالَ: خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٍ، بِالرِّطْلِ الْکُوْفِیِّ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس پانچ سے کم درہم ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

انہوں نے فرمایا: صدقہ فطر کوئی ایسا شخص وصول نہیں کرسکتا جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اور صدقہ فطر ہر اس شخص پر واجب ہوگا جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے "صاع" کے بارے میں دریافت کیا' اس کی مقدار کیا ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: کوفہ کے رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگی۔

حدیث 283 :

اخرجه البخاری فی صحیحه' أبواب صدقة الفطر باب فرض صدقة الفطر' رقم الحدیث :1432

اخرجه النسائی فی المجتبی من السنن' کتاب الزکاة فرض زکاة رمضان علی المسلمین دون المعاهدین' رقم الحدیث :2504

اخرجه البستی فی صحیحه ابن حبان بترتیب ابن بلبان' کتاب الزکاة باب صدقة الفطر' رقم الحدیث :3303

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" کتاب الزکاة فرض زکاة رمضان علی المسلمین دون المعاهدین' رقم الحدیث :2283
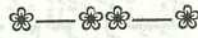
بَابُ: فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى الْقَرَابَةِ

باب 80: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینے کی فضیلت

285-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَدَقَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَدَقَةٍ عَلٰى ذِیْ رَحْمٍ، اَوْ اَخٍ مُسْلِمٍ، قَالُوْا: وَکَیْفَ الصَّدَقَةِ عَلَیْهِمْ؟ قَالَ: صَلَاتُکُمْ اِیَّاهُمْ بِمَنْزِلَةِ الصَّدَقَةِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ عظیم صدقہ اور کوئی نہیں ہے جو صدقہ کسی قریبی رشتے دار کو دیا جائے یا مسلمان بھائی کو دیا جائے۔

لوگوں نے عرض کی، اگر صدقہ نہ دیا جاسکتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا ان کے لئے دُعا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقہ کردینے کے مانند ہے۔

286-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَاَنْ اَشْتَرِیْ بِدِرْهَمٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ فَاجْمَعُ عَلَیْهِ نَفَرًا مِنْ اِخْوَانِیْ اَحَبُّ لِیْ مِنْ اَنْ اَخْرُجَ اِلٰى سُوْقِکُمْ هٰذَا فَاَشْتَرِیْ رَقَبَةً فَاُعْتِقُهَا -

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک درہم کے ذریعے اناج کا ایک صاع خرید کر اپنے بھائیوں کو اکٹھا کروں (اور انہیں کھلاؤں) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں تمہارے اس بازار میں آؤں اور وہاں سے ایک غلام خرید کر اسے آزاد کروں۔

بَابُ: صَدَقَةُ السِّرِّ

باب 81: خفیہ صدقے کا بیان

287-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تَعَالٰى، وَاِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، فَاِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ فَلْیُخْفِهَا مِنْ شِمَالِهٖ فَاِنَّهَا تَقَعُ بِیَمِیْنٍ لِلرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَمِيْنٌ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ تَصِيْرُ اللُّقْمَةُ مِثْلَ اُحُدٍ ۔

287◇◇◇

"إن صدقة السر تطفىء غضب الرب"

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث " قسم الأقوال إن المشددة مع الهمزة' رقم الحديث :7906

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير " حرف الهمزة' رقم الحديث :1256

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط " فى جزء 3 (من اسمه الحسن' رقم الحديث :3450

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال " فى كتاب الزكاة من قسم الأقوال الفصل الثانى:فى آداب الصدقة' رقم الحديث :16283

◇◇◇287 "كما يربى أحدكم فلوه "

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار " كتاب الزكاة باب فرض الإبل السائمة' رقم الحديث :2560

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث " قسم الأقوال إن المشددة مع الهمزة' رقم الحديث :6307

اخرجه الإمام ابن الأثير فى "جامع الأصول من أحاديث الرسول " كتاب الفضائل والمناقب فضائل الأعمال والأقوال' رقم الحديث :7250

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير ' حرف الهمزة' رقم الحديث :154

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة " كتاب الزكاة باب تعجيل الصدقة

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط " فى جزء 3 (من اسمه إسحاق' رقم الحديث :2991

اخرجه الإمام مالك فى "الموطأ "برواية المصعودى فى كتاب الصدقة (باب الترغيب فى الصدقة' رقم الحديث : 1806

اخرجه ابن ماجه فى "سننه " فى كتاب الزكاة ' فى (28)باب فضل الصدقة' رقم الحديث :1842

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ " فى كتاب الزكاة باب التحريض على الصدقة وإن قلت' رقم الحديث :7535

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن " فى كتاب الزكاة' فى 48باب الصدقة من غلول' رقم الحديث : 2525

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ " فى كتاب الزكاة' فى باب 50الصدقة من غلول' رقم الحديث : 2304

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى " فى كتاب الزكاة (35باب فى فضل الصدقة' رقم الحديث : 1675

اخرجه الترمذى فى "سننه " فى كتاب الزكاة -48باب ما جاء فى فضل الصدقة' رقم الحديث :1675

اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان " فى باب الثانى و العشرين من شعب الإيمان ۔ و هو باب فى الزكاة التحريض على صدقة التطوع' رقم الحديث :3346

اخرجه السلمى فى "صحيح ابن خزيمة " فى كتاب الزكوة' رقم الحديث :2425

' فى فضل الصدقة و قبض الرب عز و جل إياها ليربيها لصاحبها

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان " فى: كتاب الإيمان ' فى -7باب ما جاء فى الصفات' رقم الحديث :270

اخرجه البخارى فى "صحيحه " فى كتاب: الزكاة' فى -7باب لا يقبل الله صدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب' رقم الحديث :1344

اخرجه البخارى فى "صحيحه " فى كتاب:التوحيد' فى 32باب قول الله تعالى :تعرج الملائكة والروح إليه' رقم الحديث :6993

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند " فى مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث : 8363

اخرجه الحنظلى فى "مسند إسحاق بن راهويه " جزء 2 957

اخرجه أبو عمرو النيسابورى فى "مسند الشافعى " ومن كتاب الزكاة من أوله إلا ما كان معادا' رقم الحديث :457

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے اور صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے کیونکہ وہ پروردگار کے دائیں ہاتھ میں گرتا ہے ویسے اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں پھر وہ اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ''احد'' پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَضْلُ الْقَرْضِ

باب 82: قرض (دینے) کی فضیلت

288-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَقْرَضَ قَرْضًا کَانَ لَهٗ مِثْلَهٗ صَدَقَةٌ"

فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَقْرَضَ قَرْضًا کَانَ لَهٗ مِثْلَاهُ کُلَّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ"

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسِ قُلْتَ "مَنْ اَقْرَضَ قَرْضًا کَانَ لَهٗ مِثْلَهٗ صَدَقَةٌ"

وَقُلْتَ الْیَوْمَ "مَنْ اَقْرَضَ قَرْضًا کَانَ لَهٗ مِثْلَاهُ کُلَّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ"

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ مَنْ اَقْرَضَ قَرْضًا فَاَخَّرَهٗ بَعْدَ مَحِلِّهٖ کَانَ لَهٗ کُلَّ یَوْمٍ مِثْلَاهُ صَدَقَةٌ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرض دے گا اسے اس کی مانند صدقہ کرنے کا اجر ملے گا۔ جب اگلا دن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرض دے گا اسے روزانہ اس کی مانند دوگنا صدقہ دینے کا اجر ملے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جو شخص قرض دے گا اسے

بقیہ تحریج حدیث 287) اخرجه الحمیدی فی "مسند الحمیدی" (فی باب) باب جامع عن أبی هریرة، رقم الحدیث : 1154
اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی، فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الزکاة ما جاء فی الحث علی الصدقة وأمرها، رقم الحدیث :9814
اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الزکاة، فی -20باب قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْکَسْبِ الطَّیِّبِ وَتَرْبِیَتِهَا. ، رقم الحدیث :2389
اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب البیوع من قسم الأقوال الباب الأول:فی الکسب الفصل الأول:فی فضائل الکسب الحلال، رقم الحدیث :9255

اس کی مانند صدقہ کرنے کا اجر ملے گا' اور آج آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرض دے گا اس کو اس قرض کی مانند روزانہ صدقہ دینے کی مانند روزانہ اجر ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جو شخص قرض دے اور اس کی مخصوص مدت کے بعد بھی سہولت دے تو اسے روزانہ دوگنا صدقہ کرنے کی مانند اجر ملے گا۔

بَابُ: مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب 83: کسی شخص کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے اور کس شخص کے لئے جائز نہیں ہے

289-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُضِیْعَ مَنْ یَعُوْلُ، اَوْ یَکُوْنَ عَیَالًا عَلَی النَّاسِ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ اپنے زیر کفالت لوگوں کو ضائع کر دے (یعنی ان کا درست طور پر خیال نہ رکھے) یا وہ خود لوگوں کا زیر کفالت ہو جائے۔

290-وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ، وَلَا لِقَوِیٍّ، وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ۔

حدیث 289:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانید هذا الحدیث مختصرًا

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرک" فی: کتاب الفتن و الملاحم' رقم الحدیث: 8526

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب عشرة النساء' فی باب 79 إثم من ضیع عیاله' رقم الحدیث: 9176

اخرجه الحمیدی فی "مسند الحمیدی" (فی باب) أحادیث عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه' رقم الحدیث: 599

حدیث 290:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانید فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزیادة و الاختصار کما

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من قوله' رقم الحدیث: 2016

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب الصدقات بیان أهل الصدقات' رقم الحدیث: 4235

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأقوال حرف الکاف' رقم الحدیث: 16226

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من اللام' رقم الحدیث: 291

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب الزکاة وجوبها وإثم تارکها' رقم الحدیث: 2754

اخرجه البزار فی "مسنده" فی: المجلد الثانی مسند عبد الرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله عنه' رقم الحدیث: 2271

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرک" فی: کتاب الزکاة' رقم الحدیث: 1478

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوشحال شخص کے لئے، تندرست شخص کے لئے، اور اس شخص کے لئے جو مضبوط صحت مند ہو زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں؟

291-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(بقیہ تخریج حدیث 290) اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 باب من اسمه محمود، رقم الحديث :7859

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب الحاء حبشی بن جنادة السلولی، رقم الحديث :3504.

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب الزكاة، فی (26) باب من سأل عن ظهر غنی، رقم الحديث :1839

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب قسم الصدقات باب الفقير أو المسكين له كسب أو حرفة تغنيه، رقم الحديث :12934

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب الزكاة (15 باب من تحل له الصدقة، رقم الحديث : 1639

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الزكاة، فی (14 باب لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی، رقم الحديث : 2

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الزكاة -23 باب ما جاء من لا تحل له الصدقة، رقم الحديث :652

اخرجه النسائی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب الزكاة، فی باب 92 إذا لم يكن له دراهم وكان له عدلها، رقم الحديث : 2378

اخرجه النسائی فی "المجتبى من السنن" فی كتاب الزكاة، فی 90 إذا لم يكن له دراهم وكان له عدلها، رقم الحديث : 2597

اخرجه البيهقی فی "شعب الإيمان" فی الثالث عشر من شعب الإيمان- و هو باب التوكل بالله عز و جل، رقم الحديث :1202

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمرو رضی الله تعالى عنهما، رقم الحديث : 6530

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی يعلى" فی أبو حازم عن أبی هريرة رضی الله عنه، رقم الحديث :6199

اخرجه السلمی فی "صحيح ابن خزيمة" فی كتاب الزكوة، رقم الحديث :2387

فی فضل الصدقة على ذی الرحم الكاشح

اخرجه البستی فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب الزكاة فی باب المسألة والأخذ وما يتعلق به من المكافأة والثناء والشكر، رقم الحديث :3394

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی، فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الزكاة ما قالوا فی مسألة الغنی والقوی، رقم الحديث :10663

اخرجه الطيالسی فی "مسند الطيالسی" (فی باب)(7 الافراد عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهم، رقم الحديث : 2271

اخرجه أبو بكر الشيبانی فی "الآحاد والمثانی عَبْد الله بن أبی بكر الصديق رَضِیَ الله تعالى عنهما، رقم الحديث :649

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" كتاب الزكاة باب كم الكنز ولمن الزكاة، رقم الحديث :7155

اخرجه المتقی الهندی فی "كنز العمال" فی كتاب الزكاة من قسم الأقوال الباب الثانی: فی السخاء والصدقة الفصل الرابع: فی المصرف، رقم الحديث :16501

حديث 291:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فی هذا المعنىٰ باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما

اخرجه البيهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب الصدقات بيان أهل الصدقات، رقم الحديث :4237

اخرجه الإمام السيوطی فی "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الهمزة إن المشددة مع الهمزة، رقم الحديث :7419

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" كتاب الزكاة باب تعجيل الصدقة

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة، رقم الحديث :531

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ صَدَقَةً فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُفْظِعٍ اَوْ لِذِي غُرْمٍ مُوْجِعٍ اَوْ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ".

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ فَاَعْطَاهُ دِرْهَمًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا آ نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنا صرف تین طرح کے لوگوں کے لئے جائز ہے۔

ایسا شخص جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے یا جس نے کوئی تاوان (جرمانہ) ادا کرنا ہو جو انتہائی غریب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے یہ بتایا کہ وہ ان میں سے ایک قسم سے تعلق رکھتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درہم عطا کیے۔

بَابُ: مَانِعِ الزَّكَاةِ

باب84: زکوٰۃ کا انکار کرنے والا

•••——•••——•••

292-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاوِيَ الصَّدَقَةِ وَالْمُعْتَدِيْ فِيْهَا۔

(بقیه تخریج حدیث 291) اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب القناعة والتعفف، رقم الحدیث: 8541

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" المجلد الثالث کتاب الزکاة باب فی المسألة وتحریمها مع الغنی، رقم الحدیث: 2144

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب الحاء حبشی بن جنادة السلولی، رقم الحدیث: 3504

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب التجارات، فی (25) باب بیع المزایدة، رقم الحدیث: 2198

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب الزکاة، فی (2باب ذی المرة السوی الفقیر هل یحل له الصدقة أم لا، رقم الحدیث: 2779

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الزکاة -23باب ما جاء من لا تحل له الصدقة، رقم الحدیث: 653

اخرجه البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الثالث عشر من شعب الإیمان۔ و هو باب التوکل بالله عز و جل، رقم الحدیث: 1201

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند أنس بن مالك رضی الله عنه، رقم الحدیث: 12300

اخرجه أبو بکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی حبشی بن جنادة السلولی رَضِیَ الله تعالی عنه، رقم الحدیث: 1512

حدیث 292:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانید فی هذا المعنی باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرك" فی: کتاب الزکاة، رقم الحدیث: 1430

اخرجه البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الثامن و الثلاثون من شعب الإیمان و هو باب فی قبض الید علی الأموال المحرمة، رقم الحدیث: 3337

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب الزکاة باب ما ورد من الوعید فیمن کنز مال زکاة ولم یؤد زکاته، رقم الحدیث: 7018

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی، فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" (کتاب الزکاة ما قالوا فی منع الزکاة، رقم الحدیث: 9834

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور اس بارے میں حد سے تجاوز کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

293-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اٰكِلُ الرِّبَا وَمَانِعُ الزَّكَاةِ حِرْبَاىَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سود کھانے والا، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا دنیا اور آخرت میں حربی ہیں (یعنی ان سے جنگ کی جائے گی)

294-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْمَاعُوْنَ: اَلزَّكَاةُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن میں استعمال ہونے والے لفظ "الماعون" سے مُرادزکوٰۃ ہے۔

295-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ اِلَّا بِزَكَاةٍ، وَلَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ اِلَّا بِطَهُوْرٍ وَلَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ" ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز صرف زکوٰۃ کے ذریعے مکمل ہوتی ہے اور نماز وضو کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور خیانت کے مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

حدیث 295:

اخرجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المكثرين من الصحابة مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما، رقم الحديث :4969

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في سعيد بن سنان عن أنس بن مالك، رقم الحديث :4251

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي ، في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الطهارات ،من قال لا تقبل صلاة إلا بطهور، رقم الحديث :27

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کا بیان

بَابُ: فَضْلُ الصِّيَامِ

باب 85: روزہ رکھنے کی فضیلت

296-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

"اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ مِنَ الْجِنِّ، وَوَعَدَكُمُ الْاِجَابَةَ وَقَالَ:

﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

اَلَا وَقَدْ وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ سَبْعَةَ اَمْلَاكٍ فَلَيْسَ بِمَحْلُوْلٍ حَتّٰى يَنْقَضِىَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَاَبْوَابُ السَّمَاءِ مُفَتَّحَةٌ مِّنْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْهُ اِلٰى اٰخِرِ لَيْلَةٍ اَلَا وَاِنَّ الدُّعَاءَ فِيْهِ مُتَقَبَّلٌ".

فَلَمَّا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ شَمَّرَ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَبَرَزَ مِنْ بَيْتِهٖ وَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَاَحْيَا اللَّيْلَ، وَكَانَ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔

قَالَ: وَسَاَلْتُ الْاِمَامَ ابا الحسين زَيْدَا بْنَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مَعْنٰى شَدُّ الْمِئْزَرِ فَقَالَ: كَانَ يَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فِيْهِنَّ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے حوالے سے تمہارے لئے کافی

حدیث 296:

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند على بن أبى طالب، رقم الحديث: 34669

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب الصوم: من قسم الأفعال فصل فى فضله وفضل رمضان، رقم الحديث: 24274

ہے اس نے تمہارے ساتھ دُعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:
تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔
یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ نے ہر سرکش (شیطان) کے لئے سات فرشتے مقرر کئے ہیں۔ وہ ان سے آزاد نہیں ہوسکتا جب تک رمضان کا مہینہ گزر نہیں جاتا اور اس مہینے کی پہلی رات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آخری رات آجاتی ہے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب آخری عشرے کی پہلی رات ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازار باندھ لیتے اور خواتین سے الگ ہو جاتے آپ اپنے گھر سے تشریف لے آتے اور آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور رات بھر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ مغرب اور عشاء کی نماز کے دوران غسل کرلیا کرتے تھے۔
ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''شد المئزر'' کا مطلب کیا ہے انہوں نے فرمایا: اس دوران آپ اپنی ازواج سے الگ رہتے تھے۔

297-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُنَادِیْ الْمُنَادِیْ اَیْنَ الظَّامِیَةُ اَكْبَادُهُمْ وَعِزَّتِیْ لَاُرْوِیَنَّهُمُ الْیَوْمَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ کھولتے وقت اور ایک خوشی قیامت کے دن ہوگی جب منادی یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے کلیجے خشک ہو چکے ہیں میری عزت کی قسم میں اُن لوگوں کو آج سیراب کردوں گا۔

298-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ''اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزِیْ بِهٖ''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزے دار کی منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔

بَابُ: اَلسُّحُوْرُ وَفَضْلُهٗ

باب 86: سحری کرنا اور اس کی فضیلت کا بیان

299-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ وَالْمُتَسَحِّرِیْنَ، فَلْیَتَسَحَّرْ اَحَدُکُمْ،

وَلَوْبِجُرْعَةٍ مِنْ مَّاءٍ فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بَرَكَةٌ، لَا يَزَالُ الرَّجُلُ الْمُتَسَحِّرُ مِنْ تِلْكَ الْبَرَكَةِ شُبْعَانًا رَيَّانًا يَوْمَهُ وَهُوَ فَصْ
مَا بَيْنَ صَوْمِكُمْ وَصَوْمِ النَّصَارٰى اَكَلَةُ السَّحَرِ"۔

✧✧✧299:

الحديث "فصل ما بين صيامنا"

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام من قوله : فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتا أكلة السحر، رقم الحديث :407

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الفاء، رقم الحديث :14678

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الفاء، رقم الحديث :37

مُبْتَدَأُ كِتَابِ الصِّيَامِ وَمَا فِيهِ بَابُ بَيَانِ الْخَبَرِ الَّذِى يُوجِبُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ الصَّوْمَ أَنْ يَتَسَحَّرَ، رقم الحديث :2218

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 3 من اسمه بكر، رقم الحديث :3238

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب الصوم(9باب فى فضل السحور، رقم الحديث : 1697

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب الصوم -17باب ما جاء فى فضل السحور، رقم الحديث :708

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الصيام باب استحباب السحور، رقم الحديث :7904

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى حديث ميمونة زوج النبى -صلى الله عليه و سلم، رقم الحديث :7337

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الصيام، فى باب 28فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب، رقم الحديث : 2476

اخرجه أبو محمد الكسى فى "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فى حديث عمرو بن العاص رضى الله عنه، رقم الحديث :293

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند"، رقم الحديث :17797

فى مسند الشاميين، حديث عمرو بن العاص

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصيام باب ما يقال فى السحور، رقم الحديث :7602

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى، فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب الصيام فى السحور من أمر به، رقم الحديث :8915

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب الصيام، فى -9باب فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْ رقم الحديث :2604

اخرجه ابوداؤد فى "سننه" فى كتاب الصوم، فى باب :فِى تَوْكِيدِ السُّحُورِ.، رقم الحديث :2345

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب الصوم من قسم الأقوال الباب الأول:فى صوم الفرض الفصل السادس:فى السحو ووقته، رقم الحديث :23964

✧✧✧299: الحديث : "إن الله وملائكته يصلون على المتسحرين"

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الهمزة إن المشددة مع الهمزة، رقم الحديث :7155

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة، رقم الحديث :2602

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الصوم باب ما يقال للمؤذن عند السحور، رقم الحديث :2263

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى : كتاب الصوم، فى باب السحور، رقم الحديث :3467

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 6، رقم الحديث :6434

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کے وقت دُعائے مغفرت کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور سحری کرنے والوں پر بھی۔ تم میں سے ہر ایک کو سحری کرنی چاہئے خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ ہو کیونکہ اس میں برکت موجود ہوگی۔ سحری کرنے والا شخص اس برکت کے نتیجے میں اس دن بھرے پیٹ رہتا ہے اور سیراب رہتا ہے اور تمہارے روزوں اور عیسائیوں کے روزوں کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِفْطَارُ

باب 87: افطار کا بیان

...——...——...

300-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ، تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ، وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین چیزیں انبیاء کے اخلاق میں شامل ہیں: جلدی افطاری کرنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز پڑھتے ہوئے ناف کے نیچے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔

301-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا اور تو ہماری (طرف سے روزے کو) قبول کرلے"۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا یَنْقُضُ الصِّیَامَ وَمَا لَا یَنْقُضُہٗ

باب 88: کون سی چیز روزے کو توڑتی ہے اور کون سی اسے نہیں توڑتی

حدیث 301:

اخرجہ الدارقطنی فی "سننہ" فی کتاب الصیام، فی باب القبلۃ للصائم رقم الحدیث، رقم الحدیث :26

302-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اَکَلَ نَاسِیًا لَمْ یَنْتَقِضْ صِیَامُهٗ، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِیَّاهُ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص بھول کر کچھ کھا لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔

303-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَیْءُ لَمْ یَنْتَقِضْ صِیَامُهٗ، وَاِنْ اِسْتَقٰی اَفْطَرَ وَعَلَیْهِ الْقَضَاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص منہ بھر کے قے کردے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر وہ جان بوجھ کر قے کرے تو اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

304- وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: ثَلَاثَةُ اَشْیَاءٍ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ: اَلْقَیْءُ الذَّارِعُ، وَالْاِحْتِلَامُ وَالْقُبْلَةُ،

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَکْرَهُ الْقُبْلَةَ لِلشَّابِّ، وَاُرَخِّصُ فِیْهَا لِلشَّیْخِ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ، وَلَا الْکُحْلُ وَاَکْرَهُ الْحَجَامَةَ مَخَافَةَ الضُّعْفِ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا یَنْبَغِیْ لِلصَّائِمِ اَنْ یَّسْتَاكَ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ، وَلَا یَبُلَّ سِوَاکَهٗ وَیَسْتَاكُ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الظُّهْرِ۔

وَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الذُّبَابِ یَدْخُلُ فِیْ حَلْقِ الصَّائِمِ؟ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا یُفْطِرُهٗ ذٰلِكَ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الرَّجُلِ یَتَمَضْمَضُ فَیَدْخُلُ الْمَاءُ فِیْ حَلْقِهٖ

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ کَانَ فِی الثَّلَاثِ لَمْ یَنْتَقِضْ صِیَامُهٗ، وَاِنْ کَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ اِنْتَقَضَ صِیَامُهٗ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی السُّعُوْطِ وَالْحُقْنَةِ اَنَّهُمَا یَنْقُضَانِ الصِّیَامَ۔

وَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُسَافِرِ یُفْطِرُ فِی السَّفَرِ؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یُفْطِرُ فِیْ مَسِیْرَةِ ثَلَاثٍ، اَوْ اَکْثَرَ وَاِنْ نَوَی الْاِقَامَةَ عَشْرًا صَامَ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین چیزیں ایسی ہیں جو روزہ دار کے روزے کو نہیں توڑتیں منہ بھر کر قے کرنا، احتلام اور

(بیوی کا) بوسہ لینا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نوجوان شخص کے لئے بوسہ لینے کو ناپسند کرتا ہوں اور اس بارے میں بڑے عمر کے آدمی کو رخصت دیتا ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پچھنے لگوانے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور سرمہ لگانے سے بھی نہیں ٹوٹتا البتہ میں کمزوری کے خوف سے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تر مسواک استعمال کرے یا اپنی مسواک کو تر کرے۔اسے (صبح) سے لے کر ظہر تک مسواک کر لینی چاہئے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے مکھی کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ دار کے حلق میں داخل ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کلی کر رہا ہو اور پانی اس کے حلق میں چلا جائے تو آپ فرماتے ہیں: اگر تین مرتبہ میں ایسا ہوا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر تین مرتبہ کے بعد ایسا ہوا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ ناک کے ذریعے دوائی ڈالنے اور حقنہ کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ دونوں چیزیں روزے کو توڑ دیتی ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جو سفر کے دوران روزہ ترک کر دیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ تین دن یا اس سے زیادہ کے سفر میں روزہ ترک کر دے گا۔ اگر وہ دس دن قیام کی نیت کر لے تو وہ روزہ رکھے گا۔

305-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَقْضِیُ الصَّوْمَ، وَلَا تَقْضِیُ الصَّلٰوةَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حائضہ عورت روزہ کی قضا کرے گی لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

306-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حدیث 306

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه الترمذی فی سننه، کتاب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب ما جاء فی الجنب یدرکه الفجر وهو یرید الصوم، رقم الحدیث :779

اخرجه البخاری فی صحیحه، کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا، رقم الحدیث :1825

اخرجه مسلم فی صحیحه، کتاب الصیام باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب، رقم الحدیث :1109

اخرجه ابوداؤد فی سننه، کتاب الصیام باب ما جاء فی الرجل یصبح جنبا وهو یرید الصیام، رقم الحدیث :1704

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَصَلّٰى بِنَا الْفَجْرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَتْ لَيْلَةُ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَتَيْتُهَا فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: نَعَمْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لِجَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ فاتم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَمْ يَقْضِهِ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے ہمیں رمضان کے مہینے میں فجر کی نماز پڑھائی' آپ نے گزشتہ رات سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی تھی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کی وجہ سے اختلام کے بغیر (جنبی) ہو گئے تھے اور اس لئے آپ نے غسل کیا تھا)

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزے کو مکمل کیا اور آپ نے اس کی قضا ادا نہیں کی۔

307-وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّبِيِّ يَبْلُغُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْمُشْرِكُ يُسْلِمُ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَقْضِيَانِ الْيَوْمَ، وَمَا بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ، وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا مَضٰى۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان کے مہینے میں بالغ ہو جاتا ہے یا جو مشرک مسلمان ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس دن کے روزے کی قضا کریں گے اور بقیہ مہینے کے روزے رکھیں گے جو روزے گزر چکے ہیں ان پر روزے رکھنا لازم نہیں ہوگا۔

(بقیه تخریج حدیث306) اخرجه الإمام مالك فی الموطأ برواية المصودى' كتاب الصيام باب ما جاء فی صيام الذى يصبح جنبا فی رمضان' رقم الحديث :638

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ''حديث أم سلمة زوج النبی صلی الله عليه وسلم' رقم الحديث : 26651

اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصوم باب صوم الجنب' رقم الحديث :3487

اخرجه النسائی فی 'سننه الكبرٰی' كتاب الطهارة نسخ ذلك' رقم الحديث :189

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' كتاب الصيام باب من أصبح جنبا فی شهر رمضان' رقم الحديث :7781

اخرجه الموصلی فی مسند أبی يعلی' مسند عائشة رضی الله عنها' رقم الحديث :4637

اخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير' (باب الحاء من اسمه الحسن' رقم الحديث : 366

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' ذكر أزواج رسول الله صلی الله عليه وسلم منهن أم سلمة واسمها هند بنت أبی أمية' رقم الحديث :581

اخرجه الطيالسی فی المسند' عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن عائشة رضی الله عنها' رقم الحديث :1502

اخرجه الحميدی فی مسند الحميدی' (أحاديث عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' رقم الحديث : 199

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' (كتاب الصيام ((باب من أدركه الصبح جنبا' رقم الحديث : 7396

بَابُ: مَنْ رَخَّصَ فِيْ اِفْطَارِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 89: رمضان کے مہینے میں افطار (روزہ نہ رکھنے) کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

...—...—...

308-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِيْضَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ:

اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَةٌ حُبْلٰى فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِمْرَأَةٌ حُبْلٰى، وَهٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوْضٌ، وَهِيَ تَخَافُ عَلٰى مَا فِيْ بَطْنِهَا اِنْ صَامَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنْطَلِقِيْ فَاَفْطِرِيْ فَاِذَا اَطَقْتِيْ فَصُوْمِيْ"

وَاَتَتْهُ اِمْرَأَةٌ تُرْضِعُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوْضٌ، وَهِيَ تَخَافُ اِنْ صَامَتْ اَنْ يَّنْقَطِعَ لَبَنُهَا، فَيَهْلِكُ وَلَدُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنْطَلِقِيْ فَاَفْطِرِيْ فَاِذَا اَطَقْتِ فَصُوْمِيْ"

وَاَتَاهُ صَاحِبُ الْعَطَشِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوْضٌ، وَلَا اَصْبِرُ عَنِ الْمَاءِ سَاعَةً، وَيَخَافُ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنْ صَامَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنْطَلِقْ فَاَفْطِرْ فَاِذَا اَطَقْتَ فَصُمْ"

وَاَتَاهُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ يَتَوَكَّأُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا شَهْرَ رَمَضَانَ مَفْرُوْضٌ، وَلَا اُطِيْقُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذْهَبْ فَاَطْعِمْ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ لِلْمَسَاكِيْنِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کی فرضیت نازل کی تو ایک حاملہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاملہ عورت ہوں یہ رمضان کا مہینہ فرض کیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں اس عورت کو اپنے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو بچہ ضائع ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کردو جب تم میں طاقت آجائے تو روزے رکھنے شروع کردینا۔

ایک مرتبہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو بچے کو دودھ پلایا کرتی تھی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض ہے راوی کہتے ہیں اس عورت کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو اس کا دودھ آنا بند ہوجائے گا اور اس کے نتیجے میں اس کا بچہ ہلاکت کا شکار ہوجائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کردو۔ جب تم میں

طاقت آجائے تو روزے رکھ لینا۔

ایک پیاسا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض کیا گیا ہے۔ میں ایک گھڑی کے لئے بھی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا اسے یہ اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو اس کی جان ضائع ہو جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کردو جب تم میں طاقت آجائے تو روزے رکھ لینا۔

ایک بوڑھا آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیا ہوا تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض ہو گیا ہے میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور تم ہر ایک دن (کے روزے) کی طرف سے ''نصف صاع'' غریبوں کو کھلا دو۔

بَابُ: قَضَاءُ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 90: رمضان کے مہینے کی قضاء کا بیان

309-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِیْ الْمَرِیْضِ وَالْمُسَافِرِ یُفْطِرَانِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ یَقْضِیَانِ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیمار اور مسافر شخص رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا ترک کردیں گے اور بعد میں وہ قضا ادا کرلیں گے۔

310-قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَتَابَعَانَ بَیْنَ الْقَضَاءِ وَاِنْ فَرَقَا اَجْزَاَهُمَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قضاء میں یہ ترتیب کے ساتھ روزے رکھیں گے۔ پھر یہ الگ الگ بھی رکھ لیں تو یہ ان کے لئے جائز ہے۔

311-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرِیْضِ یَمُوْتُ وَعَلَیْهِ اَیَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یُطْعَمُ عَنْهُ عَنْ کُلِّ یَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ، وَلَا یُصَامُ عَنْهُ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے بیمار کے بارے میں دریافت کیا جو فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزوں میں سے کچھ دنوں کے روزے لازم ہوں؟ تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں نصف صاع کھلا دیا جائے گا۔ البتہ اس کی طرف سے روزے نہیں رکھے جائیں گے۔

❀بَابُ: اَلْوِصَالُ فِی الصِّیَامِ وَصَوْمُ الدَّھْرِ

باب91: صوم وصال کا بیان اور ہمیشہ روزہ رکھنے کا بیان

•••———•••———•••

312-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ، وَلَا صُمْتَ یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' روزوں میں وصال نہیں ہوگا اور دن بھر رات تک کے لئے خاموشی (کے روزے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

313-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَوْمُ التَّطَوُّعِ

باب92: نفلی روزے کا بیان

•••———•••———•••

314-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ یَذْهَبْنَ بِبَلَابِلِ الصَّدْرِ غُلِّهٖ وَحَسَدِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہر مہینے کے تین روزے' سینے کے غموں' کینے اور کی تنگی یا حسد کو ختم کر دیتے ہیں۔

315-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ الرَّجُلُ وَلَمْ یَفْرُضِ الصَّوْمَ هُوَ بِالْخِیَارِ اِلٰی اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا خِیَارَ لَهٗ، وَاِذَا اَصْبَحَ وَهُوَ یَنْوِی الصِّیَامَ، ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب آدمی صبح کرے اور اس نے روزہ اپنے اوپر لازم نہ کیا ہو تو اسے اختیار ہے سورج ڈھل جانے تک جب سورج ڈھل جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا۔ وہ شخص صبح کے وقت روزہ رکھنے کی نیت کرے اور پھر روزہ توڑ دے تو اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ: كَفَّارَةُ مَنْ اَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

باب 93: اس شخص کے کفارے کا بیان جو رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیتا ہے

•••——•••——•••

316-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ هَلَكْتُ؟
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟"
قَالَ: بَاشَرْتُ اَهْلِي فَغَلَبَتْنِي شَهْوَتِي حَتّٰى فَعَلْتُ؟
فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَجِدُ عِتْقًا"
قَالَ: لَا! وَاللّٰهِ مَا مَلَكْتُ مَخْلُوْقًا قَطُّ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ"
قَالَ: لَا! وَاللّٰهِ لَا اُطِيْقُهٗ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَانْطَلِقْ! فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۔

حدیث 316

اخرجه البخاری فی صحیحه' كتاب الصوم باب إذا جامع فی رمضان' رقم الحديث :1833
اخرجه مسلم فی صحیحه' كتاب الصيام باب تغليظ تحريم الجماع فی نهار رمضان' رقم الحديث :1111
اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الصيام باب كفارة من أتى أهله فی (شهر) رمضان' رقم الحديث :2392
اخرجه ابوداؤد فی سننه' كتاب الصيام باب ما جاء فی كفارة من أفطر يوما من رمضان' رقم الحديث :1671
اخرجه الإمام مالك فی الموطأ برواية المصمودی' كتاب الصيام باب كفارة من أفطر فی رمضان' رقم الحديث :657
اخرجه الدارمی فی سنن الدارمی' كتاب الصوم باب فی الذی يقع على امرأته فی شهر رمضان نهارا' رقم الحديث :1716
اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' (مسند أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث : 7288
اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الصوم باب الكفارة' رقم الحديث :3528
اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام باب إيجاب الكفارة على المجامع فی الصوم فی رمضان' رقم الحديث :1944
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" كتاب الصيام ما يجب على من جامع امرأته فی شهر رمضان' رقم الحديث :3111
اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' كتاب الصيام باب كفارة من أتى أهله فی نهار رمضان وهو صائم' رقم الحديث :7829
اخرجه الموصلی فی مسند أبی يعلى' تابع (مسند عائشة رضی الله عنها' رقم الحديث :4663
اخرجه الحميدی فی مسند الحميدی' (أحاديث أبی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث : 1008
اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق' كتاب الصيام 'باب من يبطل الصيام ومن يأكل فی رمضان متعمدا' رقم الحديث : 7457

قَالَ: لَا! وَاللّٰهِ لَا اَقْوِیٰ عَلَيْهِ
قَالَ: فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ
فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَانْطَلِقْ، وَكُلْهُ اَنْتَ وَعَيَالُكَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رمضان کے مہینے میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے عرض کی میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کی اور وہ مجھ پر شہوت غالب آ گئی یہاں تک کہ میں نے فعل کا ارتکاب کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس غلام ہے میں نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! میں کسی بھی مخلوق کا مالک نہیں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو مہینے تک لگاتار روزے رکھو اس نے عرض کی! اللہ کی قسم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور سات مسکینوں کو کھانا کھلا دو اس نے عرض کی نہیں اللہ کی قسم میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ہدایت کی تو اسے پندرہ صاع دیئے گئے کہ وہ ہر مسکین کو ایک "مد" دیدے۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس شہر کے دونوں کناروں کے درمیان ہمارے گھر سے زیادہ کوئی اس کا محتاج نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اسے خود بھی کھالو اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلشَّهَادَةُ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب 94: چاند دیکھنے کے بارے میں گواہی دینا

•••——•••——•••

317-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ قَوْمًا جَاؤُا فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ صَامُوْا لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَاَنَّهُمْ قَدْ اَتَمُّوْا ثَلَاثِيْنَ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّا لَمْ نَصُمْ اِلَّا ثَمَانِيَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَدَعَا بِهِمْ وَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَاَنْشَدَهُمْ بِاللّٰهِ وَبِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ مَا كَذَبُوْا ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوْا وَاَمَرَهُمْ بِقَضَاءِ يَوْمٍ، وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ، وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ شَهِدُوْا بَعْدَ الزَّوَالِ.
(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَفْطِرُوْا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَاَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، کچھ لوگ آئے انہوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا تھا اور پھر تیس روزے بھی پورے کر چکے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تو ابھی صرف 28 دن کے روزے رکھے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا۔ قرآن پاک منگوایا اور آپ نے پھر اللہ کے نام کی اور قرآن میں جو کچھ ہے اس کی قسم دے کر ان سے قسم لی کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہے پھر آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ روزے توڑ دیں اور انہیں ایک دن کا روزہ قضا کرنے کی ہدایت کی آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اگلے دن عیدگاہ آجائیں تا کہ نمازِ عید ادا کرلیں۔

راوی بیان کرتے ہیں، ایسا اس وجہ سے ہوا کیونکہ انہوں نے سورج ڈھل جانے کے بعد گواہی دی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب تم پہلی کے چاند کو دن کے ابتدائی حصے میں دیکھ لو (یعنی دن کے ابتدائی حصے میں پتہ چل جائے) تو تم روزہ توڑ دو اور جب تم اسے دن کے آخری حصے میں دیکھو تو رات تک روزہ پورا کرو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِعْتِکَافُ

باب 95: اعتکاف کا بیان

•••—•••—•••

318-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ، وَلَا اِعْتِکَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے اور اعتکاف صرف روزے کی حالت میں ہوگا۔

319-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ)؟ قَالَ: اِذَا اعْتَکَفَ الرَّجُلُ فَلَا یَرْفُثُ، وَلَا یَجْھَلُ، وَلَا یُقَاتِلُ، وَلَا یَسَابُّ، وَلَا یُمَارِیْ وَیَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَشْھَدُ الْجَنَازَۃَ، وَیَاْتِی الْجُمُعَۃَ وَیَاْتِیْ اَھْلَہٗ اِلَّا لِغَائِطٍ، اَوْ حَاجَۃٍ فَیَاْمُرُھُمْ بِھَا وَھُوَ قَائِمٌ لَّا یَجْلِسُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اعتکاف کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے، نہ جہالت کا مظاہرہ کرے، لڑائی جھگڑا نہ کرے، کسی کو برا بھلا نہ کہے، فخر کا اظہار نہ کرے، وہ بیمار کی عیادت کرسکتا ہے، جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے، جمعہ پڑھنے کے لئے جاسکتا ہے، اپنے گھر جاسکتا ہے قضائے حاجت کرنے کے لئے یا کسی اور کام کی وجہ سے جاسکتا ہے اور گھر والوں کو اس کام کی ہدایت دے سکتا ہے جبکہ وہ کھڑا ہوا ہو لیکن وہ (گھر میں) بیٹھے گا نہیں۔

كِتَابُ كَفَّارَةُ الْاَيْمَانِ

باب 96: قسم کے کفارے کا بیان

•••———•••———•••

320-قَالَ وَسَمِعْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَلْاَيْمَانُ ثَلَاثٌ: يَمِيْنُ الصَّبْرِ، وَيَمِيْنُ اللَّغْوِ، وَيَمِيْنُ التَّحِلَّةِ،

فَسَاَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيْرِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَمِيْنُ الصَّبْرِ: اَلرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى الْاَمْرِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَحْلِفُ عَلٰى كَذِبٍ فَهٰذَا الصَّبْرُ، وَهُوَ اَحَدُ الْكَبَائِرِ وَاِثْمُهَا اَعْظَمُ مِنْ كَفَّارَتِهَا، فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّتُوْبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ يَقْلَعَ وَلَيْسَ فِيْهَا كَفَّارَةٌ

وَاَمَّا يَمِيْنُ اللَّغْوِ: فَهُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى الْاَمْرِ، وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ كَمَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ وَّلَا اِثْمٌ وَّهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ، وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ﴾

وَاَمَّا يَمِيْنُ التَّحِلَّةِ: فَهُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ اَنْ لَّا يَفْعَلَ اَمْرًا مِنَ الْاُمُوْرِ ثُمَّ يَفْعَلُهٗ فَعَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ كَمَا قَالَ تَعَالٰى:

﴿فَاِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ، اَوْ كِسْوَتُهُمْ، اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾

وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کی تین قسمیں ہیں۔

(i) یمین الصبر۔

(ii) یمین اللغو۔

(iii) یمین التحلۃ۔

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے ان سے اس کی وضاحت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یمین صبر یہ ہے کہ آدمی کسی کام کے لئے قسم اٹھائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے اسے یمین الصبر کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے اس کا گناہ اس کے کفارے سے بہت بڑا ہے۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں توبہ کرے اور اس کو ختم کردے اس میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔
جہاں تک یمین اللغو کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی معاملے پر قسم اٹھاتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ یہ معاملہ ایسا ہی ہوگا جس کی اس نے قسم اٹھائی ہے اس میں بھی کفارہ نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے۔
''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا بلکہ وہ ان قسموں کے بارے میں تم سے مؤاخذہ کرے گا جنہیں تم نے پختہ کیا ہے''۔
جہاں تک یمین التحلہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ قسم ہے جو آدمی اس لئے اٹھاتا ہے کہ وہ فلاں کام نہیں کرے گا پھر وہ اس کا ارتکاب کردیتا ہے اس پر کفارہ لازم ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''تو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط کے حساب سے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے تو جو شخص اسے نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھ لے''۔
اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مراد ہے:
''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کو حلال کرنے کے لئے یہ مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے''۔

321-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یُغْدِیْهِمْ وَیُعَشِّیْهِمْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ سَوِیْقٍ، اَوْ دَقِیْقٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ وَیُعَشِّیهم
قَوْلُهٗ: ﴿مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ﴾
قَالَ: اَوْسَطُهُ اَلْخُبْزُ وَالسَّمَنُ وَالْخُبْزُ وَالزَّیْتُ وَاَفْضَلُهُ اَلْخُبْزُ وَاللَّحْمُ وَاَدْنَاهُ اَلْخُبْزُ وَالْمِلْحُ
قَوْلُهٗ تَعَالٰی: ﴿اَوْ كِسْوَتُهُمْ﴾
قَالَ: یَكْسُوْهُمْ ثَوْبًا ثَوْبًا یُجْزِیْهِمْ اَنْ یُّصَلُّوْا فِیْهِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ان مسکینوں کو صبح کے وقت اور شام کے وقت گیہوں کا نصف صاع دے گا یا ستو دے گا یا آٹے کا دے گا یا پھر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صبح و شام انہیں دے گا۔
اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کی اوسط کے حساب سے''۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی اوسط سے مراد روٹی اور گھی ہے یا روٹی اور زیتون ہے ویسے زیادہ فضیلت روٹی اور گوشت رکھتا ہے اور اس کا کم از کم درجہ روٹی اور نمک ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''یا ان کو کپڑے دو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں پہننے کے لئے ایسا کپڑا دے گا جسے پہن کر نماز پڑھنا ان کے لئے جائز ہو۔

322-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ، اَوْ بِاللّٰهِ، اَوْ تَاللّٰهِ، ثُمَّ حَنِثَ قَالَ: كَفَرَ، وَاِنْ قَالَ: اُقْسِمُ بِاللّٰهِ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ حَنِثَ كَفَرَ

وَاِذَا قَالَ: اُقْسِمُ، اَوْ قَالَ اَشْهَدُ، وَلَمْ يَقُلْ بِاللّٰهِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَنِثَ

وَاِذَا قَالَ: اَنَا يَهُوْدِيٌّ، اَوْ نَصْرَانِيٌّ، اَوْ مَجُوْسِيٌّ، اَوْ بَرِئٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ حَنِثَ فَلَاشَئَ عَلَيْهِ

وَاِذَا قَالَ: عَلَيَّ نَذْرٌ اِنْ كَلَّمْتُ فُلَانًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ فَلَاشَيْءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ

فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَنِثَ فَاِنْ كَانَ نَوٰى صِيَامًا اَوْ عِتْقًا اَوْ طَعَامًا فَعَلَيْهِ مَا نَوٰى، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَوٰى شَيْئًا عَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا حَلَفَ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ حَنِثَ

فَمَا كَانَ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

وَمَا كَانَ مِنْ صِفَاتِ الْاَفْعَالِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجلِ لَا يَجِدُ اِلَّا مِسْكِيْنًا وَّاحِدًا، فَيُرَدِّدُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ اَيَّامٍ

قَالَ: لَا يُجْزِيْهِ اِلَّا عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّاحِدٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَحْنَثُ، وَهُوَ مُعْسِرٌ فَيَصُوْمُ، ثُمَّ يَجِدُ مَا يُطْعِمُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ؟

قَالَ: يَنْتَقِضُ صِيَامُهٗ وَعَلَيْهِ الْاِطْعَامُ ـ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطْعِمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اَهْلَ الذِّمَّةِ فَقَالَ: لَا يُجْزِيْهِ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِيْهِ اَنْ يُّطْعِمَ اَهْلَ الذِّمَّةِ مِنْ شَيْءٍ فَرَضَهُ فِي الْقُرْآنِ، وَيُجْزِيْهِ اَنْ يُّطْعِمَهُمْ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ـ

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ لَا يَاْكُلُ هٰذَا التَّمَرَ فَجَعَلَ مِنْهُ نَاصِفًا فَاَكَلَ مِنْهُ؟

فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَحْنَثُ

قُلْتُ: فَاِنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلُ هٰذَا الرَّطَبَ، فَصَارَ تَمْرًا فَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْنَثُ

قُلْتُ: وَمَا الْفَرْقُ بَيْنَ هٰذَيْنِ، النَّاطِفُ مِنَ التَّمَرِ، وَالتَّمرُ مِنَ الرُّطَبِ،

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لِاَنَّ النَّاطِفَ مِنَ التَّمرِ بِانْتِقَالٍ، وَتَغَيُّرٍ اَرَاَيْتَ اَنْ لَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَ هٰذَا الرَّجُلَ، فَكَلَّمَ اِبْنًا لَهٗ وُلِدَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَحْنَثُ وَهُوَ مِنْهُ

وَكَذٰلِكَ لَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاكُلَ هٰذِهِ الشَّاةَ فَوَلَدَتْ جَدْيًا، فَاَكَلَ مِنْهُ لَمْ يَحْنُثْ وَهُوَ مِنْهَا فَهٰذِهٖ تَشْبَهُ النَّاطِفَ

وَلَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَ هٰذَا الصَّبِيَّ فَصَارَ رَجُلاً فَكَلَّمَهُ حَنَثَ

وَلَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ هٰذَا الْحَمَلَ، فَصَارَ كَبْشًا فَاَكَلَ مِنْهُ حَنَثَ فَهٰذَا فِي الْوَجْهِ يَشْبَهُ الرَّطَبَ، لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِانْتِقَالٍ

وَقَالَ: سَأَلَتْ اِمْرَأَةٌ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَقَالَتْ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، حَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَ مِنْ لَبَنِ شَاةٍ لِيْ، فَجَعَلْتُ مِنْهُ سَمْنًا، فَاَكَلْتُ مِنْهُ؟

فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا حَنَثَ عَلَيْكِ

قَالَ: فَالزَّبَدُ وَالشِّيْرَازُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْنَثُ

وَقَالَ: اَلزَّبَدُ، وَالشِّيْرَازُ لَيْسَ بِانْتِقَالٍ، وَالسَّمَنُ اِنْتِقَالٌ۔

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ تَمْرًا فَاَكَلَ رُطَبًا، اَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ رُطَبًا فَاَكَلَ تَمْرًا، اَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يَاْكُلَ لَبَنًا، فَاَكَلَ شِيْرَازًا اَوْ سَمْنًا اَوْ زَبَدًا اَوْ جُبْنًا

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَحْنَثُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَالْحَلْفُ مِنَ الشَّيْءِ مِنْ هٰذَا بِعَيْنِهِ، وَالشَّيْءُ بِغَيْرِ عَيْنِهِ يَخْتَلِفُ۔

قَالَ: وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّبِيِّ يَحْلِفُ وَهُوَ صَبِيٌّ، ثُمَّ يَبْلُغَ فَيَحْنَثُ؟

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَكَذٰلِكَ الْكَافِرُ يَحْلِفُ، ثُمَّ يُسْلِمُ فَيَحْنَثُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، هَدَمَ الْاِسْلَامُ مَا قَبْلَهُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجْهُ اَيْمَانِ النَّاسِ عَلٰى مَا يُرِيْدُوْنَ وَيَنْوُوْنَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ نِيَّةٌ فَاُحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى لُغَةِ بَلَدِهِمْ، وَمَا يَتَعَارَفُوْنَ، وَلَا تَحْمِلُهَا عَلٰى مَا يُنْكِرُوْنَ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ قسم اٹھائے اور بولے: "واللہ، باللہ، تاللہ" پھر وہ اس کو توڑ دے تو اس کا کفارہ ادا کرے گا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے "اقسم باللہ" (میں اللہ کے نام پر قسم اٹھاتا ہوں) یا کہے "اشهد باللہ" (میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں) پھر وہ قسم کو توڑ دے تو اسے کفارہ دینا ہوگا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے "اقسم" (میں قسم اٹھاتا ہوں)

یا یہ کہے "اشهد" (میں گواہ بناتا ہوں)

لیکن وہ لفظ "باللہ" (اللہ تعالیٰ کی ذات کی) نہ کہے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

جب کوئی شخص یہ کہے (میں نے یہ کام نہ کیا) تو میں یہودی ہو جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں یا مجوسی ہو جاؤں یا اسلام سے

لا تعلق ہو جاؤں پھر وہ اس قسم کو توڑ دے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

جب وہ شخص یہ کہے کہ مجھ پر نذر ہے اگر میں فلاں کے ساتھ کلام کرلوں پھر وہ اس شخص کے ساتھ کلام کرے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

البتہ اگر وہ یہ کہے "لله علی نذر" "میرے اوپر اللہ کے نام کی نذر لازم ہوگئی"۔ جب وہ یہ بات کہہ دے گا تو اگر وہ اس قسم کو توڑے گا تو اگر اس نے روزے کی نیت کی تھی یا غلام آزاد کرنے کی تھی یا کھانا کھلانے کی تھی تو جو بھی اس نے نیت کی تھی اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔ اگر اس نے کسی بھی چیز کی نیت نہیں کی تھی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی نام کے ذریعے قسم اٹھائے اور پھر اسے توڑ دے تو اگر وہ صفاتِ ذاتی ہوں تو اس پر کفارے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ صفات افعال ہوں تو اس پر کفارے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جو صرف ایک ہی غریب کو پاتا ہے وہ اسے بار بار دس دن تک کھانا کھلائے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز نہیں ہے ماسوائے اس صورت کے کہ صرف ایک ہی مسکین شخص ہو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص قسم توڑ دے اور وہ تنگ دست ہو اور پھر بھی روزہ رکھ لے پھر اس کے بعد اسے وہ چیز مل جائے جسے وہ اس دن میں کھلا سکتا ہو اور یہ سورج غروب ہونے سے پہلے ہو تو وہ فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے روزے کو توڑ دے گا اور اس پر کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قسم کے کفارے میں ذمیوں کو کھانا کھلاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے کہ آپ ذمیوں کو کوئی ایسی چیز کھلائیں جسے قرآن نے مقرر کیا ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ آپ انہیں صدقہ فطر کھلا دیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ کھجور تو نہیں کھائے گا لیکن وہ اس کے بعد اس کھجور کا حلوہ بنا کر اسے کھا لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس تر کھجور کو نہیں کھائے گا اور بعد میں وہ تر کھجور سوکھ جائے اور وہ اسے کھا لے تو انہوں نے فرمایا: وہ قسم توڑنے والا ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے، حلوہ بھی کھجور سے بنتا ہے اور تر کھجور بھی تازہ کھجور سے بنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ کھجور سے بننے والا حلوہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوگیا ہے اور تبدیل ہوگیا ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس شخص نے قسم اٹھائی کہ وہ اس فرد کے ساتھ بات نہیں کرے گا اور پھر وہ اس کے بیٹے کے ساتھ بات کرے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا حالانکہ وہ بیٹا بھی اسی شخص کا حصہ ہے اسی طرح اگر اس شخص نے قسم اٹھائی کہ

بکری کو نہیں کھائے گا اور پھر وہ بکری ایک بچے کو جنم دے اور وہ اس بچے کا گوشت کھا لے تو پھر بھی وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا حالانکہ وہ بچہ اس بکری کے جسم کا حصہ ہے تو یہی مشابہت حلوے کے ساتھ ہے۔

اگر کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس بچے کے ساتھ بات نہیں کرے گا' پھر وہ بچہ بڑا ہو جائے اور وہ شخص اس کے ساتھ بات کرے تو وہ قسم توڑنے والا ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر وہ بچہ بڑا ہو کر جانور بن جائے اور وہ اس کا گوشت کھا لے تو وہ قسم توڑنے والا ہوگا۔ یہ چیز ایک اعتبار سے تر کھجور سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ اس میں انتقال نہیں پایا جاتا۔

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' ایک خاتون نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول کے صاحبزادے! میں نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ میں اپنی بکری کا دودھ نہیں پیوں گی پھر میں نے اس کا گھی بنالیا اور اسے کھالیا

تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری قسم نہیں ٹوٹی۔

اس نے دریافت کیا: مکھن اور پنیر کا کیا حکم ہے امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے ٹوٹ جائے گی۔ انہوں نے فرمایا: مکھن اور پنیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل نہیں ہوئے لیکن گھی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو گیا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ چھوہارا نہیں کھائے گا لیکن پھر وہ تر کھجور کھا لیتا ہے یا اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ دودھ نہیں پیئے گا لیکن پھر وہ گھی یا مکھن کھا لیتا ہے یا پنیر کھا لیتا ہے۔

تو انہوں نے فرمایا: وہ ان میں سے کسی بھی ایک صورت میں قسم توڑنے والا نہیں ہوگا' کیونکہ کسی بھی چیز کے بارے میں قسم وہ ہوتی ہے جو کسی متعین چیز کے بارے میں ہو اور جب وہ متعین چیز تبدیل ہو جائے تو وہ تبدیل ہو جاتی ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے کسی ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا' جو قسم اٹھاتا ہے اس وقت جب وہ نابالغ ہوتا ہے پھر وہ بالغ ہو کر قسم کو توڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز عائد نہیں ہوگی۔

اسی طرح جب کوئی کافر شخص قسم اٹھاتا ہے پھر اسلام قبول کر کے اسے توڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کیونکہ اسلام اس سے پہلے کی چیز کو ختم کر دیتا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کی قسموں میں ویسی صورت مراد ہوگی جس کا وہ ارادہ کرتے ہیں اور جو وہ نیت کرتے ہیں اگر ان کی کوئی نیت نہ ہو تو تم سے ان کے شہر کی زبان پر محمول کرو گے جو ان کے درمیان متعارف ہے تم اس کو اس صورت پر محمول نہیں کرو گے جس کا وہ انکار کرتے ہیں۔

323-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَحلِفُ بِهَا: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ" وَرُبَمَا حَلَفَ قَالَ: "لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھایا کرتے تھے تو ان الفاظ میں اٹھاتے تھے:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے''۔

بعض اوقات تو آپ قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے ''دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم''۔

324-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا حَلَفَ قَالَ: ''وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحُبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ''

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ یہ قسم اٹھایا کرتے تھے:

''اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیر دیا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے''۔

325- قَالَ اَبُوْ خالد الواسطی: مَا سَمِعْتُ زَیْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ قَطُّ اِلَّا اِسْتَثْنٰی فِیْهَا، فَقَالَ: ''اِنْ شَاءَ اللّٰهُ''

حدیث 323:

اخرجه عبد الله بن المبارك فی "المسند" الكفارات والنذور' رقم الحديث :174

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی عبد الله بن عمر بن الخطاب' رقم الحديث :13163

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب النذور والأيمان (12باب بأی أسماء الله حلفت لزمك' رقم الحديث : 2350

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرٰی" فی كتاب الأيمان باب الحلف بالله عز و جل أو باسم من أسماء الله عز و جل' رقم الحديث :19600

اخرجه الإمام مالك فی "الموطأ" "برواية المصمودی' فی كتاب النذور والأيمان (9باب جامع الأيمان' رقم الحديث : 1021

اخرجه النسائی فی "المجتبى من السنن" فی كتاب الأيمان والنذور ' فی باب' رقم الحديث :3761

اخرجه النسائی فی "السنن الكبرٰی" فی كتاب الأيمان والكفارات ' فی باب 2الحلف بمقلب القلوب' رقم الحديث : 7713

اخرجه البستی فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب الأيمان ' فی' رقم الحديث :4332

اخرجه البخاری فی "صحيحه" فی كتاب:القدر' فی -13باب (يحول بين المرء وقلبه' رقم الحديث :6243

اخرجه البخاری فی "صحيحه" فی كتاب:الأيمان والنذور ' فی -2باب كيف كانت يمين النبی صلى الله عليه و سلم' رقم الحديث :6253

اخرجه البخاری فی "صحيحه" فی كتاب:التوحيد' فی -11باب مقلب القلوب' رقم الحديث :6956

اخرجه أبو محمد الكسی فی "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فی أحاديث بن عمر' رقم الحديث :741

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرين من الصحابة 'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما' رقم الحديث :4788

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی يعلى" فی مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث :5442

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الايمان والنذور والكفارات كيف ما كانوا يحلفون' رقم الحديث : 12478

كَانَ ذٰلِكَ فِيْ رَضَاءٍ اَوْ غَضَبٍ

فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ؟ فَقَالَ: اَلْاِسْتِثْنَاءُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ جَائِزٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو جب بھی کوئی قسم اٹھاتے دیکھا تو یہی دیکھا کہ وہ استثناء کرلیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا' وہ رضا مندی اور غضب ہر حال میں یہ ضرور کہا کرتے تھے۔

میں نے ان سے استثناء کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر چیز میں استثناء جائز ہے۔

کِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

بَابُ: فَضْلُ الْحَجِّ وَثَوَابُهُ

باب 97: حج کی فضیلت اور اس کا ثواب

326-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

ث 326:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصرًا

جه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال الهمزة مع الذال، رقم الحديث : 1021

جه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الحج باب وجوب الحج وفضله

جه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الحج باب فى الإحرام وفضله والتلبية، رقم الحديث : 2482

جه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول، فى: أول مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث : 1722

جه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 4 من اسمه على، رقم الحديث : 3814

جه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى عبد الله بن مسعود الهذلى، رقم الحديث : -10406

جه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب مناسك الحج، فى باب 6فضل المتابعة بين الحج والعمرة، رقم الحديث : 2630

جه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الحج، فى باب6فضل المتابعة بين الحج والعمرة، رقم الحديث : 3610

جه الترمذى فى "سننه" فى الحج -2باب ما جاء فى ثواب الحج والعمر، رقم الحديث : 810

جه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الحج، فى باب فضل الحج والعمرة، رقم الحديث : 3693

جه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى الخامس و العشرين من شعب الإيمان ـ و هو باب فى المناسك فضل الحج و العمرة، رقم الحديث : 4095

جه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث : 4976

جه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه، رقم الحديث : 167

جه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند المكثرين من الصحابة، مسندعبد الله بن مسعود، رقم الحديث : -3669

جه ابن أبى شيبة الكوفى، فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب الحج ما قالوا فى ثواب الحج، رقم الحديث : 12638

جه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب الحج والعمرة الفصل الأول:فى فضائل الحج، رقم الحديث : 11788

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَرَادَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ فَلْيَؤُمَّ هٰذَا الْبَيْتَ، فَمَا اَتَاهُ عَبْدٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ دُنْيَا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنْهَا، وَلَا يَسْأَلُهُ اٰخِرَةً اِلَّا اِدَّخَرَ لَهُ مِنْهَا، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَتَابِعُوْا بَيْنَهُمَا، فَاِنَّهُمَا يَغْسِلَانِ الذُّنُوْبَ كَمَا يَغْسِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ عَلَى الثَّوْبِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دنیا اور آخرت چاہتا ہو اسے اس گھر (خانہ کعبہ) کی طرف جانا چاہئے جو بھی بندہ یہاں آ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا سے متعلق جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کردے گا اور جو آخرت سے متعلق سوال کرے گا اللہ تعالیٰ وہ اس کے لئے محفوظ کرلے گا۔ خبردار! اے لوگو! تم پر حج اور عمرہ لازم ہے تم ان دونوں کو ساتھ رکھو کیونکہ یہ دونوں گناہوں کو یوں دھو دیتے ہیں جیسے پانی کپڑے پر لگے ہوئے میل کو دھو دیتا ہے اور یہ دونوں غربت کو یوں ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ لوہے کے میل (زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔

327-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ، اِلَّا ظِلُّهٗ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عرش کے سائے کے نیچے اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا وہ شخص ہوگا جو اپنے گھر سے حج یا عمرہ کرنے کے لئے اللہ کے حرمت والے گھر کی طرف جانے کے لئے نکلا ہوگا۔

328-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ عَشِيَّةُ عَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِوَفْدِ اللّٰهِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "الَّذِيْنَ اِذَا سَأَلُوا اللّٰهَ اَعْطَاهُمْ وَيُخْلِفُ عَلَيْهِمْ نَفَقَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَيَجْعَلُ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مَكَانَ كُلِّ دِرْهَمٍ اَلْفًا، اَلَا اُبَشِّرُكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ هَبَطَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهٗ فَيَهْبِطُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ ۔ فَلَوْ طُرِحَتْ اِبْرَةٌ لَمْ تَسْقُطْ اِلَّا عَلٰى رَاْسِ مَلَكٍ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى: يَا مَلَائِكَتِيْ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شَعِثًا غُبْرًا قَدْ جَاؤُنِيْ مِنْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ هَلْ تَسْمَعُوْنَ مَا قَالُوْا؟

قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ اَيْ رَبِّ الْمَغْفِرَةَ

قَالَ: اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَاَفِيْضُوْا مِنْ مَوْقِفِكُمْ مَغْفُوْرًا لَكُمْ مَا قَدْ سَلَفَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرفہ کی شام ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے وفد کو خوش آمدید'' یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے' یہ وہ لوگ ہیں جب اللہ تعالیٰ سے سوال

کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرتا ہے اور انہیں دنیا کا خرچ عطا کرتا ہے اور ان کے لئے آخرت میں ہر ایک درہم کے عوض میں ایک ہزار عطا کرے گا کیا میں تمہیں خوشخبری دوں۔ لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ شام ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے پھر وہ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے تو وہ زمین پر اتر جاتے ہیں۔ اگر کسی سوئی کو پھینکا جائے تو وہ کسی فرشتے کے سر پر گرے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندوں کی طرف دیکھو جو غبار آلود اور بکھرے ہوئے بالوں کے مالک ہیں یہ زمین کے کناروں کی طرف سے میری طرف آئے ہیں کیا تم سن رہے ہو جو یہ کہتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اے پروردگار! یہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے، وہ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) پھر تم لوگ اپنے موقف سے واپس چلے جاؤ اس حالت میں کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہو ان گناہوں کی جو پہلے گزر گئے ہیں۔

329-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْظَمُ ظَنٍّ اَنْ يَّزُوْلَ، وَلٰكِنْ هُبُوْطُهٗ نَظْرُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِلَى الشَّيْئِ .

آراءِ امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ حرکت کرے اس کے نیچے اترنے سے مراد کسی چیز کی طرف نظر رحمت کرنا ہے۔

330-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفَرِ اُصِيْبَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَهٗ وَكَفَّنَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ فَقَالَ ،

"هٰذَا الْمُطَهَّرُ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِلاَ ذَنْبٍ لَهٗ يَتْبَعُهٗ" .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب روانگی کا دن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے انہیں غسل دلوایا اسے کفن دلوایا اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ پھر آپ نے اپنے مبارک چہرے کو ہماری طرف پھیر کر یہ ارشاد فرمایا۔ "یہ پاکیزہ شخص ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ہمراہ کوئی گناہ نہیں ہوگا"۔

❀—❀❀—❀

بَابُ : مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ

باب 98: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟

331-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حَجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً﴾
قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلسَّبِیْلُ :اَلزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
''اور اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو بھی شخص اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو''۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں ''سبیل'' سے مراد زاد راہ اور سواری ہے۔

332- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ' قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَلْحَجُّ وَاجِبٌ عَلَیْنَا فِیْ کُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَّاحِدَةً فِی الدَّهْرِ؟
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ مَرَّةً وَّاحِدَةً، وَلَوْ قُلْتُ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ لَوَجَبَ .
قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ مِثْلَ الْحَجِّ؟
قَالَ : لَا! وَلٰکِنْ اِنْ اِعْتَمَرْتَ خَیْرًا لَکَ'' .

حدیث 332:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السبب الذی فیه أنزلت یاأیها الذین آمنوا لا تسألوا عن أشیاء إن تبد لکم تسؤکم' رقم الحدیث : 1267

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث " قسم الأقوال إن المشددة مع الهمزة' رقم الحدیث : 6938

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر " حرف الهمزة' رقم الحدیث : 2385

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر " فی باب الصاد صدی بن العجلان أبو أمامة الباهلی' رقم الحدیث : 7671

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرك "فی: أول کتاب المناسك' رقم الحدیث : 1728

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ " فی کتاب الحج باب وجوب الحج مرة واحدة' رقم الحدیث : 8398

اخرجه الدارقطنی فی "سننه " فی کتاب الحج' فی باب المواقیت' رقم الحدیث : 201

اخرجه الدارقطنی فی "سننه " فی کتاب الحج' فی باب المواقیت' رقم الحدیث : 204

اخرجه الدارقطنی فی "سننه " فی کتاب الحج' فی باب المواقیت' رقم الحدیث : 206

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ " فی کتاب الحج' فی باب 1وجوب الحج' رقم الحدیث : 3598

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ " فی کتاب الحج' فی باب 1وجوب الحج' رقم الحدیث : 3599

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن " فی کتاب مناسك الحج' فی باب 1باب وجوب الحج' رقم الحدیث : 2619

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن " فی کتاب مناسك الحج' فی باب 1باب وجوب الحج' رقم الحدیث : 2620

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان " فی: کتاب الحج ' فی باب فرض الحج' رقم الحدیث : 3704

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم پر حج ہر سال فرض ہے یا زمانے (یعنی زندگی) میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ایک ہی مرتبہ ہے اور اگر میں یہ کہہ دیتا کہ ہر سال ہے تو یہ فرض ہو جاتا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! عمرہ بھی حج کی طرح فرض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمَوَاقِيْتُ

باب 99: مواقیت کا بیان

...———...———...

333-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

(بقیہ تخریج حدیث323) اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الحج ' في باب فرض الحج ' رقم الحديث : 3705

اخرجه السلمي في "صحيح ابن خزيمة" في كتاب المناسك ' في ذكر بيان فرض الحج و أن الفرض حجة واحدة على المرء لا أكثر منها ' رقم الحديث : 2508

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في أبو سفيان عن أنس ' رقم الحديث : 3690

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الحج ' في -73باب فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ. ' رقم الحديث : 3321

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه ' رقم الحديث : 10615

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الحج والعمرة الباب الأول في فضائل الحج وجوبه وآدابه الفصل الثاني: في الوعيد على تارك الحج ' رقم الحديث : 11872

حديث 333 :

اخرجه البخاري في صحيحه ' كتاب الحج باب مهل أهل مكة للحج والعمرة ' رقم الحديث :1452

اخرجه مسلم في صحيحه ' كتاب الحج باب مواقيت الحجة والعمرة ' رقم الحديث :1181

اخرجه ابوداؤد في "سننه" كتاب المناسك باب في المواقيت ' رقم الحديث :1737

اخرجه الترمذي في سننه ' كتاب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في مواقيت الإحرام لأهل الآفاق ' رقم الحديث :831

اخرجه النسائي في المجتبى من السنن ' كتاب مناسك الحج ميقات أهل المدينة ' رقم الحديث :2651

اخرجه ابوداؤد في سننه ' كتاب المناسك باب مواقيت أهل الآفاق ' رقم الحديث :2914

اخرجه الإمام مالك في الموطأ برواية المصمودي ' كتاب الحج باب مواقيت الإهلال ' رقم الحديث :724

اخرجه الدارمي في سنن الدارمي ' كتاب المناسك باب المواقيت في الحج ' رقم الحديث :1790

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم ' رقم الحديث :2128

مِيقَاتُ مَنْ حَجَّ مِنَ الْمَدِينَةِ اَوْ اِعْتَمَرَ ذُوالْحُلَيْفَةِ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَمْتَعَ بِثِيَابِهٖ وَاَهْلِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ اَوْ اِعْتَمَرَ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَلْعَقِيقُ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَمْتَعَ بِثِيَابِهٖ وَاَهْلِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَقِيقَ وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَلْجُحْفَةُ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَمْتَعَ بِثِيَابِهٖ وَاَهْلِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجُحْفَةَ، وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، اَوْ اِعْتَمَرَ يَلَمْلَمُ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَمْتَعَ بِثِيَابِهٖ وَاَهْلِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ يَلَمْلَمَ، وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ فَمَنْ شَاءَ اِسْتَمْتَعَ بِثِيَابِهٖ وَاَهْلِهٖ حَتّٰى تَبْلُغَ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

وَمِيقَاتُ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيتِ مِنْ اَهْلِهٖ دَارُهٗ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مدینہ منورہ سے حج یا عمرے کے لئے جائے اس کا میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے۔ جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرسکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ''ذوالحلیفہ'' پہنچ جائے اور جو شخص اہل عراق میں سے حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہواس کا میقات ''عقیق'' ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرتا رہے یہاں تک کہ وہ ''عقیق'' پہنچ جائے اور جو شخص اہل شام میں سے حج یا عمرہ کرے اس کا میقات ''جحفہ'' ہے جو شخص چاہے اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرتا رہے یہاں تک کہ وہ ''جحفہ'' پہنچ جائے اور جو شخص اہل یمن میں سے حج یا عمرہ کرے اس کا میقات ''یلملم'' ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرے یہاں تک کہ وہ ''یلملم'' پہنچ جائے اور جو شخص اہل نجد میں سے حج یا عمرہ کرے اس کی میقات ''قرن المنازل'' ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرلے یہاں تک کہ وہ ''قرن المنازل'' پہنچ جائے اور ان مواقیت سے اندر کے علاقوں میں مواقیت لوگوں کا گھر ہے۔

334-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَنْ تُهِلَّ بِهِمَا جَمِيعًا مِنْ دُوَيْرَةِ اَهْلِكَ .

(بقیہ تخریج حدیث 333) اخرجه البستی فی صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الحج باب مواقيت الحج' رقم الحديث :3760

اخرجه السلمی النيسابوری فی صحيح ابن خزيمة' كتاب المناسك باب ذكر مواقيت الإحرام بالحج و العمرة' رقم الحديث :2589

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی"كتاب الحج (ميقات أهل المدينة' رقم الحديث :3631

اخرجه البيهقی فی سننه الكبرٰی' كتاب الحج باب ميقات أهل المدينة والشام ونجد واليمن' رقم الحديث :8688

اخرجه الموصلی فی مسند أبی يعلی' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث :5423

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث :10911

اخرجه الطيالسی فی السند' أبو سلمة عن بن عمر رضی الله عنهم' رقم الحديث :1921

اخرجه الحميدی فی مسند الحميدی' أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه' رقم الحديث :623

اخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف' (كتاب الحج ( )فی مواقيت الحج' رقم الحديث :14068

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے شہر سے ہی ان دونوں کا احرام باندھ لو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِهْلَالُ وَالتَّلْبِيَةُ

باب 100: احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا

335-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ شَاءَ مِمَّنْ لَمْ يَحُجَّ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، وَمَنْ شَاءَ قَرَنَهُمَا جَمِيعًا، وَمَنْ شَاءَ اَفْرَدَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے پہلے حج نہیں کیا' وہ چاہے تو عمرے (کے بعد احرام کھول) کر حج تمتع کر سکتا ہے۔ اگر چاہے وہ ان دونوں کو ملا کر (حج قران) کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو صرف "حج" (یعنی حج افراد) کر سکتا ہے۔

336-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا:

"میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں ہر طرح کی حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے"۔

337- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ شِئْتَ اِقْتَصَرْتَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَاِنْ شِئْتَ زِدْتَّ عَلَيْهِ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو اسی پر اکتفاء کرو اور اگر چاہو تو اس میں ہر اچھی بات کا اضافہ کر سکتے ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ

باب 101: بیت اللہ کا طواف کرنا

338-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الْقَارِنِ عَلَیْهِ طَوَافَانِ وَسَعْیَانِ ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حج قران'' کرنے والے شخص پر دومرتبہ طواف کرنا اور دومرتبہ سعی کرنا لازم ہوگا۔

339-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَوَّلُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ اَوَّلُ مَا یَدْخُلُ مَكَّةَ یَاْتِی الْكَعْبَةَ یَتَمَسَّحُ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَیُكَبِّرُ، وَیَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی، وَیَطُوْفُ فَاِذَا انْتَهٰی اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، فَذٰلِكَ شَوْطٌ، فَلْیَطُفْ كَذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اِسْتَطَاعَ اَنْ یَّتَمَسَّحَ بِالْحَجَرِ فِیْ كُلِّهِنَّ فَعَلَ، وَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلٰی ذٰلِكَ سَبِیْلاً مَسَحَ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِهِنَّ، وَفِیْ اٰخِرِهِنَّ، فَاِذَا قَضٰی طَوَافَهٗ فَلْیَاْتِ مَقَامَ اِبْرَاهِیْمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِمَا وَسَلَّمَ، فَلِیُصَلِّ رَكْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ، ثُمَّ لِیَتَمَسَّحَ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ، حِیْنَ یُرِیْدُ الْخُرُوْجَ اِلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مناسک حج میں سب سے پہلے آدمی مکہ میں آنے کے بعد خانہ کعبہ کے پاس آئے گا، حجر اسود کو چھوئے گا، تکبیر کہے گا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا پھر طواف کرے گا۔ پھر جب وہ حجر اسود تک پہنچے گا تو ایک چکر پورا ہو جائے گا۔ وہ اسی طرح سات مرتبہ طواف کرے گا اگر وہ کرسکتا ہو تو ہر مرتبہ حجر اسود کو چھوئے گا اور اگر اس کے لئے اس کی گنجائش نہ ہو تو وہ پہلے چکر اور آخری چکر میں اسے چھولے گا۔ پھر جب وہ اپنا طواف مکمل کرے تو وہ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور وہاں دو رکعات ادا کرے جس میں چار سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔ سلام پھیرنے کے بعد حجر اسود کو چھولے جب وہ صفا اور مروہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرے۔

340-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الرَّجُلِ یَنْسٰی فَیَطُوْفُ ثَمَانِیَةً، فَلْیَزِدْ عَلَیْهَا سِتَّةً حَتّٰی تَكُوْنَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو بھول کر آٹھ چکر لگالے تو اسے چاہیے کہ چھ مزید چکر لگائے تاکہ وہ چودہ چکر ہو جائیں (اور دو طواف ہو جائیں) اور وہ شخص چار رکعات ادا کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 102: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

•••———•••———•••

341-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا﴾
قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: کَانَ عَلَیْھِمَا اَصْنَامٌ فَتَحَرَّجَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَیْنَھُمَا، لِاَجْلِ الْاَصْنَامِ
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿لِئَلَّا یَکُوْنَ عَلَیْھِمْ حَرَجٌ﴾
فِی الطَّوَافِ مِنْ اَجْلِ الْاَصْنَامِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے"۔

وہ فرماتے ہیں: ان دونوں پہاڑیوں پر پہلے بُت ہوا کرتے تھے تو مسلمانوں نے ان دونوں کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا ان بتوں کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اس لئے تا کہ ان پر کوئی حرج نہ ہو (یعنی) بتوں کی وجہ سے طواف کرنے میں۔

342-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: یَبْدَأُ بِالصَّفَا، وَیَخْتِمُ بِالْمَرْوَۃِ، فَاِذَا انْتَھٰی اِلٰی بَطْنِ الْوَادِیِّ سَعٰی حَتّٰی یُجَاوِزَہٗ، فَاِنْ کَانَتْ بِہٖ عِلَّۃٌ لَا یَقْدِرُ اَنْ یَّمْشِیَ رَکِبَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آدمی صفا سے آغاز کرے اور مروہ پر ختم کرے گا جب وہ بطن وادی میں پہنچے گا تو بھاگے گا یہاں تک کہ اسے پار کرے گا اگر اسے کوئی بیماری ہو جس کی وجہ سے وہ چل نہ سکتا ہو تو وہ سوار ہو جائے گا۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: اَلْوُقُوْفُ بِعَرَفَاتٍ

باب 103: عرفات میں وقوف کرنا

...——...——...

343-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: یَوْمُ عَرَفَۃَ یَوْمُ التَّاسِعِ یَخْطُبُ الْاِمَامُ النَّاسَ یَوْمَئِذٍ بَعْدَ الزَّوَالِ وَیُصَلِّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ یَوْمَئِذٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَیْنِ، وَیَجْمَعُ بَیْنَھُمَا بَعْدَ الزَّوَالِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرفہ کا دن (ذوالحج کا) نواں دن ہے۔ اس میں امام لوگوں کو خطبہ دے گا۔ زوال کے

بعد، ظہر اور عصر کی نماز اس دن ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائے گا' وہ زوال کے بعد' ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھائے گا۔

344-قَالَ: ثُمَّ يَعْرِفُ النَّاسَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفہ میں وقوف کرے گا پھر وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

345-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ فَاتَهُ الْمَوْقِفُ بِعَرَفَةَ مَعَ النَّاسِ فَاَتَاهَا لَيْلًا، ثُمَّ اَدْرَكَ النَّاسَ فِیْ جَمْعٍ قَبْلَ اِنْصِرَافِ النَّاسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص عرفہ میں لوگوں کے ساتھ وقوف نہ کر سکے اور رات کے وقت عرفہ آئے پھر لوگوں کو مزدلفہ میں پالے اس سے پہلے کہ لوگ وہاں سے واپس آ چکے ہوں تو اس شخص نے حج کو پالیا۔

346-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:
اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ وَّالْعُمْرَةُ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حج عرفات (میں قیام کا نام ہے) اور عمرہ بیت اللہ کے طواف کا نام ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُزْدَلِفَةُ وَالْبُيُوْتَةُ بِهَا

باب 104: مزدلفہ اور وہاں رات بسر کرنا

...—...—...

347-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُصَلِّی الْاِمَامُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ اِلَّا بِجَمْعٍ، حَيْثُ يَخْطُبُ النَّاسَ يُصَلِّيْهِمَا بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ يَبِيْتُوْنَ بِهَا، فَاِذَا صَلَّى الْفَجْرَ وَقَفَ بِالنَّاسِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، حَتّٰى تَكَادُ الشَّمْسُ تَطْلُعُ، ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ وَعَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' امام مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا کرے گا جب وہ لوگوں کو خطبہ دے گا ان دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے گا پھر لوگ وہاں رات بسر کریں گے۔ پھر جب وہ فجر کی نماز ادا کرے گا تو لوگوں کو مشعر الحرام کے ساتھ ٹھہرائے گا یہاں تک کہ سورج نکلنے کے قریب ہو جائے گا پھر وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو جائیں گے وہ اطمینان اور سکون سے روانہ ہوں گے۔

348-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَدَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ وَضَعَفَةَ أَهْلِهِ فِي السَّحَرِ، ثُمَّ أَقَامَ هُوَ حَتّٰى وَقَفَ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین، بچوں اور اپنے اہل خانہ میں سے کمزور لوگوں کو سحری کے وقت ہی آگے بھیج دیا تھا پھر آپ وہاں قیام پذیر رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے فجر کے بعد وقوف کیا تھا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: رَمْيُ الْجِمَارِ

باب 105: رمی جمار کا بیان

349-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَيَّامُ الرَّمْيِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَهُوَ يَوْمُ الْعَاشِرِ يَرْمِي فِيهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ وَلَا يَرْمِي يَوْمَئِذٍ مِنَ الْجِمَارِ غَيْرَهَا وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، يَوْمُ حَادِي عَشَرَ وَيَوْمُ ثَانِي عَشَرَ وَيَوْمُ ثَالِثِ عَشَرَ يَرْمِي فِيهِنَّ الْجِمَارِ الثَّلَاثِ بَعْدَ الزَّوَالِ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمی کے دن یہ ہیں قربانی کا دن یہ دس تاریخ ہے۔ اس میں آدمی جمرہ عقبہ کی رمی کرے گا۔ سورج نکلنے کے بعد وہ سات کنکریاں مارے گا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے گا۔ اس دن وہ اس کے علاوہ اور کسی جمرے کو کنکریاں نہیں مارے گا۔ قربانی کے دن کے بعد پھر تین دن میں۔ گیارہواں دن، بارہواں دن اور تیرہواں دن ان میں وہ تینوں جمروں کو کنکریاں مارے گا۔ زوال کے بعد مارے گا ہر ایک جمرے کو سات کنکریاں مارے گا اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر

حدیث 348:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" كتاب المناسك باب التعجيل من جمع' رقم الحديث :1941

اخرجه الترمذی فی سننه' ابواب الحج باب ما جاء فی تقديم الضعف من جمع بليل' رقم الحديث :893

اخرجه النسائی فی المجتبى من السنن' كتاب مناسك الحج باب النهى عن رمى جمرة العقبة قبل طلوع الشمس' رقم الحديث :3065

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث :3008

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرىٰ" كتاب الحج النهى عن رمى جمرة العقبة قبل طلوع الشمس' رقم الحديث :4071

اخرجه الموصلی فی مسند أبی يعلى' مسند العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه' رقم الحديث :6734

اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير' أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث :11279

کہے گا۔ وہ پہلے دو جمروں کے پاس وقوف کرے گا لیکن جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہیں کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: طَوَافُ الزِّيَارَةِ

باب 106: طوافِ زیارۃ کا بیان

...—...—...

350-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾
قَالَ: هُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ الطَّوَافُ الْوَاجِبُ، فَإِذَا طَافَ الرَّجُلُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ حَلَّ لَهُ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَإِنْ قَصَرَ وَذَبَحَ وَلَمْ يَطُفْ حَلَّ لَهُ الطِّيبُ وَالصَّيْدُ، وَاللِّبَاسُ، وَلَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:
''پھر انہیں چاہیے کہ وہ (احرام کی حالت میں بڑھنے والی) اپنی میل کچیل کو پورا (یعنی صاف) کریں اور اپنی نذر کو پورا کرلیں اور بیت عتیق کا طواف کرلیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قربانی کے دن طواف زیارت کرنا ہے اور یہ طواف واجب ہے۔ جب آدمی طواف زیارت کرلے تو اس کے لئے خوشبو لگانا اور خواتین (یعنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا) جائز ہو جاتا ہے اگر وہ بال چھوٹے کروالے اور ذبح کرلے اور طواف زیارت نہ کرے تو اس کے لئے خوشبو لگانا، شکار کرنا اور سلا ہوا کپڑا پہننا تو جائز ہو جائے گا لیکن خواتین (یعنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا) اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرلیتا۔

351-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فُرُوضُ الْحَجِّ ثَلَاثَةٌ: الْإِحْرَامُ، وَالْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ، وَطَوَافُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کے فرائض تین ہیں: احرام، عرفہ میں وقوف کرنا اور قربانی کے دن طواف زیارت کرنا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: طَوَافُ الصَّدْرِ

باب 107: طوافِ صدر کا بیان

....—....

352-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ حَجَّ فَلْیَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا النِّسَاءُ الْحُیَّضُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ فِیْ ذٰلِكَ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے سوائے حیض والی خواتین کے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں انہیں رخصت عطا کی ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَللِّبَاسُ لِلْمُحْرِمِ

باب 108: حالتِ احرام والے شخص کا لباس

...—...—...

353-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یَلْبِسُ الْمُحْرِمُ قَمِیْصًا، وَلَا سَرَاوِیْلَ وَلَا خُفَّیْنِ، وَلَا عِمَامَةً وَّلَا قَلَنْسُوَةً، وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ، وَلَا زَعْفَرَانَ

قَالَ: وَاِنْ لَمْ یَجِدُ الْمُحْرِمُ نَعْلَیْنِ لَبِسَ خُفَّیْنِ مَقْطُوْعَیْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ،وَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِیْلَ، فَاِنْ لَمْ یَجِدْ رِدَاءً وَّوَجَدَ قَمِیْصًا اِرْتَدٰی بِهٖ، وَلَمْ یَتَدَرَّعْهُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حالتِ احرام والا شخص قمیص، شلوار، موزے، عمامہ، ٹوپی، ورس اور زعفران لگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا۔ وہ فرماتے ہیں اگر حالت احرام والے شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے جو ٹخنوں سے نیچے کٹے ہوئے ہوں اگر اسے تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اگر اسے چادر نہیں ملتی اور قمیص مل جاتی ہے تو وہ قمیص پہنے اسے لپیٹ لے پہنے نہیں۔

354-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَلْبِسُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّیَابِ غَیْرَ مَا صُبِغَ بِطِیْبٍ، وَتَلْبِسُ الْخُفَّیْنِ وَالسَّرَاوِیْلَ وَالْجُبَّةَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حالت احرام والی عورت جو چاہے کپڑا پہن سکتی ہے صرف وہ نہیں پہن سکتی جس میں خوشبو لگائی گئی ہو۔ اس طرح وہ موزے، شلوار اور جبہ بھی پہن سکتی ہے۔

355-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِحْرَامُ الرَّجُلِ فِیْ رَأْسِهٖ وَاِحْرَامُ الْمَرْاَةِ فِیْ وَجْهِهَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد کا احرام اس کا سر ہوتا ہے اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے (یعنی وہ انہیں نہیں ڈھانپ سکتے)

بَابُ: جَزَاءُ الصَّيْدِ

باب 109: شکار کی جزا کا بیان

...—...—...

356-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ، وَلَا يُشِيرُ اِلَيْهِ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَلَا يَتْبَعُهُ ـ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص شکار کو قتل نہیں کرسکتا اس کی طرف اشارہ نہیں کرسکتا' اس کی طرف رہنمائی نہیں کرسکتا اور اس کے پیچھے نہیں جاسکتا۔

357-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي النَّعَامَةِ بُدْنَةٌ، وَفِي الْبَقَرَةِ الْوَحْشِيَةِ بُدْنَةٌ، وَفِي حِمَارِ الْوَحْشِ بُدْنَةٌ، وَفِي الضَّبْيِ شَاةٌ، وَفِي الضَّبْعِ شَاةٌ، وَفِي الْجَرَادَةِ قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کے شکار میں ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔ وحشی گائے کے شکار میں ایک اونٹ کی قربانی ہوگی۔ نیل گائے میں ایک اونٹ کی قربانی ہوگی۔ ہرن میں ایک بکری کی قربانی ہوگی۔ گوہ میں بکری کی قربانی ہوگی اور ٹڈی دل میں مٹھی بھر اناج دیا جائے گا۔

358-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي وِلَايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْبَلَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ مُحْرِمِينَ فَاَصَابُوا بِيضَ نَعَامٍ، فَاَوْطَأُوا وَكَسَرُوا وَاَخَذُوا قَالَ: فَاَتَوْا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي وِلَايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهَمَّ بِهِمْ وَانْتَهَرَهُمْ، ثُمَّ قَالَ اِتَّبِعُونِي حَتّٰى اٰتِيَ عَلِيًّا، قَالَ: فَاَتَوْا عَلِيًّا وَهُوَ فِي اَرْضٍ لَهُ وَبِيَدِهِ مِسْحَاةٌ يُقْلِعُ بِهَا الْاَرْضَ، فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ عَضُدَهُ، وَقَالَ "مَا اَخْطَأَ مَنْ سَمَّاكَ اَبَا تُرَابٍ"

قَالَ فَقَصَّ الْقَوْمُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ الْقِصَّةَ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْطَلِقُوا اِلٰى نُوقٍ اَبْكَارٍ فَاطْرُقُوهَا فَحْلَهَا فَمَا نَتَجَ فَانْحَرُوهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مِنَ الْبِيضِ مَا يَمْذُقُ قَالَ: فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمِنَ النُّوقِ مَا يُزْلِقُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کچھ لوگ شام سے حالت احرام میں آئے انہیں ایک شتر مرغ کا انڈہ ملا۔ انہوں نے اسے پکڑ کر توڑ دیا اور اسے حاصل کرلیا (یعنی کھالیا) راوی بیان کرتے ہیں' وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت میں ان کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی پٹائی کرنے کا ارادہ کیا اور ان کو جھڑکا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پیچھے آؤ یہاں تک کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی زمین میں تھے اور ان کے ہاتھ میں پھاوڑا تھا جس کے ذریعے وہ زمین درست کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر مارتے ہوئے کہا: جنہوں نے آپ کا نام "ابوتراب" رکھا ہے انہوں نے غلط نہیں رکھا۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پورا واقعہ سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کم عمر اونٹنی کے پاس جاؤ اور اسے جفتی کے لئے نر اونٹ کے پاس لے جاؤ پھر وہ جس بچے کو جنم دے اسے اللہ کی راہ میں قربان کر دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کوئی کنڈا خراب بھی تو ہوتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی اونٹنی وقت سے پہلے بچے کو جنم دیدیتی ہے۔

359-وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فِيهِ الْجَزَاءُ قَالَ: وَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَا تَنْحَرُهُ قَوِّمْهُ طَعَامًا ثُمَّ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى الْمَسَاكِينَ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يطعمُ صَامَ مَكَانَ كُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْماً ۔

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقَارِنِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ

قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْحَلَالِ يَقْتُلُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ الْجَزَاءُ

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مُحْرِمًا قَتَلَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے شکار کی جزاء کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں جزا ہوگی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہیں وہ چیز نہیں ملتی جسے تم قربان کرسکو تو تم اس کی قیمت کے برابر اناج لے کر غریبوں میں صدقہ کر دو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایسی چیز نہیں ملتی جسے تم کھلا سکو تو تم ہر ایک نصف صاع کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو۔

امام ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے "حج قران" کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

وہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے حالت احرام کے بغیر شخص کے بارے میں دریافت کیا جو حرم کی حدود میں شکار کو مار دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر ایک جزا لازم ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ حالت احرام میں ہو اور حرم کی حدود میں شکار کو قتل کر دے تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ لا يَجِدَانِ الْهَدٰى

باب 110: حج قارن اور حج تمتع کرنے والے وہ افراد جنہیں قربانی کا جانور نہ ملے

...—...—...

360-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَلَى الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ هَدْىٌ، فَاِنْ لَمْ يَجِدَا صَامَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اٰخِرُهُنَّ يَوْمُ عَرَفَةَ وَسَبْعَةَ اَيَّامٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ ذَالِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ـ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حج قارن اور حج تمتع کرنے والے پر قربانی کا جانور ساتھ لے جانا لازم ہے۔ اگران دونوں کو وہ جانور نہیں ملتا تو وہ دونوں حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھیں گے جس میں آخری دن عرفہ کا دن ہوگا اور سات روزے اس وقت رکھیں گے جب وہ اپنے گھر واپس چلے جائیں گے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام میں حاضر ہونے والا نہیں ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ جو مکہ کا رہائشی نہ ہو)

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ

باب 111: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

...—...—...

361-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَوَّلُ الْمَنَاسِكِ يَوْمَ النَّحْرِ رَمْيُ الْجَمْرَةِ، ثُمَّ الذِّبْحُ، ثُمَّ الْحَلْقُ ثُمَّ طَوَافُ الزِّيَارَةِ ـ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن کے مناسک میں سب سے پہلے جمرہ کو رمی کی جائے گی پھر قربانی کی جائے گی پھر سر منڈوایا جائے گا پھر طواف زیارت کیا جائے گا۔

362-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ـ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے'' ایسا

آپ نے تین مرتبہ کہا: ''اے اللہ بال چھوٹے کروانے والوں کی مغفرت کر دے'' یہ آپ نے ایک مرتبہ کہا۔

363-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْمَنْ اَصَابَهٗ اَذًی مِنْ رَأْسِهٖ فَحَلَقَهٗ، یَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَاِنْ شَاءَ اَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ، لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ، وَاِنْ شَاءَ نَسَکًا ذَبَحَ شَاةً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس شخص کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ سر منڈوا دے تو وہ تین دن روزہ رکھے گا۔ اگر وہ چاہے تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اور ہر مسکین کو نصف صاع دے گا اور اگر وہ چاہے تو ایک بکری ذبح کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُحْرِمُ یُجَامِعُ اَوْ یُقَبِّلُ

باب 112: حالت احرام والا وہ شخص جو صحبت کرے یا بوسہ لے

...—...—...

364-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا وَاقَعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَةً وَّهُمَا مُحْرِمَانِ تَفَرَّقَا حَتّٰی یَقْضِیَا نُسُکَهُمَا، وَعَلَیْهِمَا اَلْحَجُ مِنْ قَابِلٍ، فَلَا یَنْتَهِیَانِ اِلٰی ذٰلِکَ الْمَکَانِ الَّذِیْ اَصَابَا فِیْهِ الْحَدَثُ اِلَّا وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَاِذَا اِنْتَهَیَا اِلَیْهِ تَفَرَّقَا حَتّٰی یَقْضِیَا نُسُکَهُمَا وَیَنْحَرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هَدْیًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے اور وہ دونوں حالت احرام میں ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے مناسک حج کو پورا کرلیں گے اور ان پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

وہ جب اس مخصوص مقام پر پہنچیں گے جہاں انہوں نے اس کا ارتکاب کیا تھا تو وہ دونوں حالت احرام میں ہوں گے اور جب وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ مناسک حج ادا کرلیں گے اور ان دونوں میں سے ہر ایک قربانی کرے گا۔

365-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَضٰی الْمَنَاسِکَ کُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ، ثُمَّ وَاقَعَ اَهْلَهٗ فَسَدَ حَجَّهٗ، وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ، وَعَلَیْهِ بُدْنَةٌ لِمَا اَفْسَدَ مِنْ حَجَّته

وَقَالَ: زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الْمُحْرِمِ یُقَبِّلُ اِمْرَاَته اَنَّ عَلَیْهِ هَدْیًا شَاةٌ فَاِنْ اَمْنٰی فَعَلَیْهِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَحَجَّته تَامَّةٌ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص طواف کے علاوہ حج کے تمام مناسک ادا کرلے اور اس کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ

صحبت کرے تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا اور اس نے اپنے حج کو جو فاسد کیا ہے اس کی وجہ سے قربانی دینا لازم ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ حالت احرام والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اس پر بکری کی قربانی کرنا لازم ہوگا اور اگر اسے انزال ہوگیا' تو اس پر اسی کی مانند لازم ہوگا تاہم اس کا حج مکمل شمار ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلدُّهْنُ وَالطِّيْبُ وَالْحَجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

باب 113: حالت احرام والے شخص کے لئے تیل لگانا، خوشبو استعمال کرنا اور پچھنے لگوانا

...—...—...

366-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَدَّهِنُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَتَطَيَّبُ، فَاِنْ اَصَابَهٗ شِقَاقٌ، دَهَنَهٗ مِمَّا يَاْكُلُ -

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حالت احرام والا شخص تیل نہیں لگائے گا، خوشبو نہیں لگائے گا اور اگر اسے تکلیف ہو تو وہ تیل لگائے گا جو وہ کھاتا ہے۔

367-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَنْزِعُ الْمُحْرِمُ ضِرْسَهٗ، وَلَا ظُفُرَهٗ اِلَّا اَنْ يُؤْذِيَاهُ، وَاِذَا اشْتَكَا عَيْنُهٗ اِكْتَحَلَ بِالصُّبْرِ لَيْسَ فِيْهِ زَعْفَرَانٌ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حالت احرام والا شخص اپنی دانت نہیں نکلوا سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا البتہ وہ اسے اذیت دے رہے ہوں تو ایسا کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ صبر (نامی بوٹی) سرمے کے طور پر لگائے گا جس میں زعفران ملا ہوا نہ ہو۔

368-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِنْ شَاءَ بِهٖ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص اگر چاہے تو پچھنے لگوا سکتا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْهَوَامِّ وَالدَّوَابِّ

باب 114: حالت احرام والا شخص کس طرح کے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

...—...—...

369-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْحَیَّاتِ الْاَسْوَدِ وَالْاِفْعِیَّ وَالْعَقْرَبَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرُ، وَیَرْمِیْ الْغُرَابَ، وَیَقْتُلُ مَنْ قَاتَلَهٗ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حالت احرام والا شخص سیاہ سانپ' دھاری دار سانپ، بچھو، کتے کو قتل کرسکتا ہے۔کوے کو کنکریاں مارسکتا ہے اور جو بھی اس پر حملہ کرے اسے مارسکتا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا تَقْضِی الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب 115: حائضہ عورت کون سے مناسک ادا کرے گی؟

370-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِیْ الْحَائِضِ اَنَّهَا تَعْرِفُ وَتَنْسُكُ مَعَ النَّاسِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَتَاتِیْ الْمِشْعَرَ الْحَرَامِ وَتَرْمِیْ الْجِمَارَ، وَتَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَا تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرَ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت عرفات میں وقوف کرے گی، لوگوں کے ساتھ تمام مناسک ادا کرے گی۔ وہ مشعرحرام تک آئے گی، رمی جمار کرے گی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے گی البتہ پاک ہونے سے پہلے وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکے گی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلنُّذُوْرُ فِیْ الْحَجِّ

باب 116: حج کے بارے میں نذر ماننا

371-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ اِمْرَاَةٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَةً فَلَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَمْشِیْ قَالَ: فَلِتَرْكَبْ وَعَلَیْهَا شَاةٌ مَكَانَ الْمَشْیِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس عورت نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گی اور وہ پیدل نہ چل سکتی ہو

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ سوار ہو جائے اور اس کے پیدل چلنے کی جگہ اس پر بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

372- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ قَالَ اِنْ كَلَّمْتُ فُلَانًا فَعَلَيَّ حَجَّةٌ؟ اِنَّهُ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ فَاِنْ قَالَ: اِنْ كَلَّمْتُهُ فَلِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ ـ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو یہ کہے کہ "اگر میں نے فلاں کے ساتھ بات کی تو مجھ پر حج لازم ہوگا" ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

لیکن اگر اس نے یہ کہا "اگر میں نے اس کے ساتھ بات کی تو اللہ کے لئے میرے اوپر حج لازم ہوگا" تو یہ اس پر لازم ہو جائے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُحْصِرُ

باب 117: جو شخص محصور ہو جائے

•••———•••———•••

373-قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُحْصِرِ؟ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ خَالِسٍ، اَوْ مَرَضٍ مَانِعٍ يَبْعَثُ هَدْيًا، وَيُوَاعِدُهُمْ يَوْمًا يَنْحَرُوْنَهٗ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ اَحَلَّ، فَاِنْ كَانَ مُحْرِمًا بِعُمْرَةٍ فَعَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَهَا، وَاِنْ كُنْتُ عَلَيْهِ حُجَّةٌ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ مَكَانَهَا ـ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے محصور ہونے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہر روکنے والے دشمن یا رکاوٹ بننے والے مرض کی وجہ سے آدمی محصور شمار ہوگا۔ وہ اپنے قربانی کے جانور کو آگے بھیج دے گا اور لوگوں کے ساتھ مخصوص دن کا وعدہ کرے گا اور وہ اسے قربان کر دیں گے جب وہ مخصوص دن آجائے گا تو وہ اپنے احرام کو کھول دے گا اگر اس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو اس کے لئے اس عمرے کی جگہ دوسرا عمرہ کرنا لازم ہوگا اور اگر اس نے حج کا احرام باندھا تھا تو اس کے لئے اس کی جگہ دوسرا حج کرنا لازم ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ وَالْاَعْرَابِيِّ وَالْعَبْدِ

باب 118: بچے، دیہاتی اور غلام کے حج کا حکم

•••———•••———•••

374-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا حَجَّ الْاَعْرَابِیُّ اَجْزَاَهٗ مَا دَامَ اَعْرَابِیًّا، فَاِذَا هَاجَرَ فَعَلَیْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاِذَا حَجَّ الصَّبِیُّ اَجْزَاَهٗ مَا دَامَ صَبِیًّا، فَاِذَا بَلَغَ فَعَلَیْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاِذَا حَجَّ الْعَبْدُ اَجْزَاَهٗ مَا دَامَ عَبْدًا فَاِذَا عُتِقَ فَعَلَیْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی دیہاتی شخص حج کرے تو یہ جائز ہوگا جب تک وہ دیہاتی ہے (یعنی غیر مسلم ہے) پھر جب وہ ہجرت کرے (یعنی اسلام قبول کرے) تو اب اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا۔ جب کوئی بچہ حج کر لے تو جب تک وہ بچہ ہے یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی لیکن جب وہ بالغ ہو جائے تو اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا اور جب کوئی غلام حج کرلے تو جب تک وہ غلام ہے یہ اس کی طرف سے جائز ہوگا لیکن جب وہ آزاد ہو جائے تو اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرَّجُلُ یَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ

باب119: ایک شخص کا دوسرے کی طرف سے حج کرنا

•••——•••——•••

375-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حدیث 375:

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب المناسك من ليس له أن يحج عن غيره، رقم الحديث : 2796

باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن لم يحج عن نفسه حجة الإسلام، رقم الحديث : 2133

باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن لم يحج عن نفسه حجة الإسلام، رقم الحديث : 2138

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال الهمزة مع الحاء، رقم الحديث : 735

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة، رقم الحديث : 744

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الحج باب النيابة في الحج، رقم الحديث : 2441

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج باب من ليس له أن يحج عن غيره، رقم الحديث : 8463

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج باب من ليس له أن يحج عن غيره، رقم الحديث : 8459

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج، في باب المواقيت، رقم الحديث : 156

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج، في باب المواقيت، رقم الحديث : 161

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج، في باب المواقيت، رقم الحديث : 162

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس، رقم الحديث : 2440

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في تابع (مسند عائشة رضى الله عنها، رقم الحديث : 4611

وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شِبْرِمَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ شِبْرِمَةُ؟ فَقَالَ: اَخٌ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ فَلَبِّ عَنْ شِبْرِمَةَ، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سُنا جو شبرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے عرض کی میرا بھائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تو تم پہلے حج کر چکے ہو تو تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھو لیکن اگر تم نے حج نہیں کیا ہوا تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

376-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى بِحَجَّةٍ كَانَتْ ثَلَاثُ حِجَجٍ عَنِ الْمُوْصِيْ، وَعَنِ الْمُوْصٰى اِلَيْهِ، وَعَنِ الْحَاجِّ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص حج کی وصیت کرے تو یہ تین حج ہو جائیں گے یہ وصیت کرنے والے کی طرف سے، جس کو وصیت کی گئی اس کی طرف سے اور جو حج کرے گا اس کی طرف سے۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: اَلْبُدْنَةُ وَالْهَدْىُ

باب 120: قربانی کا جانور اور اونٹ

•••——•••——•••

377-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى:

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾

قَالَ: مَعْقُوْلَةٌ عَلٰى ثَلَاثٍ

﴿ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا﴾ اَىْ فَاِذَا نُحِرَتْ

﴿ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے اور تمہارے لئے اس میں بہتری ہے تو تم ان پر اللہ کا نام ذکر کرو (ان کی قربانی کرتے ہوئے انہیں) قطار میں کھڑا کر کے"۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے تین پاؤں باندھ دیے جائیں۔

''جب ان کے پہلو جھک جائیں گے''۔
یعنی جب انہیں ''نحر'' کردیا جائے۔
''تو اس میں سے کھالو اور ''قانع'' (نہ مانگنے والے) اور ''معتر'' (مانگنے والے) کو کھلاؤ''۔

378-قَالَ: اَلْقَانِعُ الَّذِیْ یَسْأَلُ، وَالْمُعْتَرُّ الَّذِیْ یَتَعَرَّضُ وَلَا یَسْأَلُ ۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: القانع اس شخص کو کہتے ہیں جو مانگتا ہے اور ''معتر'' اس شخص کو کہتے ہیں جو تعرض نہیں کرتا اور مانگتا نہیں ہے۔

379-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ ضَلَّتْ بُدْنَتُهٗ فَیَئِسَ مِنْهَا فَاشْتَرٰی مِثْلَهَا مَكَانَهَا، اَوْ خَیْرًا مِنْهَا ثُمَّ وَجَدَ الْاُوْلٰی قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَنْحَرُهُمَا جَمِیْعًا ۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایسے شخص کے بارے میں جس کا قربانی کا جانور گم ہوجاتا ہے اور وہ اس سے مایوس ہو جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اس کی جگہ اس کی مانند جانور خریدے گا یا اس سے بہتر خریدے گا پھر وہ پہلے جانور کو بھی پالیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو ذبح کرلے گا۔

380-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الْبُدْنَةِ تَنْتَجُ قَالَ: لَا یَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا اِلَّا فَضْلًا عَنْ وَلَدِهَا، فَاِذَا بَلَغَتْ نَحَرَهُمَا جَمِیْعًا، فَاِنْ لَمْ یَجِدْ مَا یَحْمِلُ عَلَیْهِ وَلَدَهَا فَلْیَحْمِلْهُ عَلٰی اُمِّهِ الَّتِیْ وَلَدَتْهُ وَعَدَلَهٗ غَیْرَ بَاغٍ، وَلَا عَادٍ، وَلَا مُتَعَدٍّ ۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ قربانی کے ایسے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بچے کو جنم دے' آدمی اس کا دودھ نہیں پیئے گا سوائے اس کے جو اس کے بچے کے دودھ پینے کے بعد بچ جائے اور جب وہ منزل پر پہنچ جائے گا تو ان دونوں کو قربان کردے گا۔ اگر آدمی کو وہ چیز نہیں ملتی جس پر وہ اس کے بچے کو سوار کرسکے تو وہ بچے کو اس کی ماں پر سوار کرے گا جس نے اسے جنم دیا ہے اور وہ عدل سے کام لے گا کوئی سرکشی حد سے تجاوز اور زیادتی نہیں کرے گا۔

381-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَنِ اعْتَلَّ ظَهْرٌ عَلَیْهِ فَلْیَرْكَبْ بُدْنَتَهُ الْمَعْرُوْفَ

وَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا یَمْشُوْنَ فَاَمَرَهُمْ فَرَكِبُوْا هَدْیَهٗ
وَلَسْتُمْ بِرَاكِبِیْ سُنَّةٍ اَهْدٰی مِنْ سُنَّةِ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کا جانور تھک جائے وہ اپنے قربانی کے جانور پر مناسب طریقے سے سوار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا تو انہیں ہدایت کی تو وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر سوار ہوگئے تھے اور تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے زیادہ ہدایت یافتہ کسی سنت پر عمل نہیں کرسکتے۔

بَابُ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْحَجِّ

باب 121: حج کے قریب دعا کرنا

382-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا ذَبَحَ نُسُکَہٗ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ قَالَ:

"وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ، وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَلِیٍّ"

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب انہوں نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا تو قبلہ کی طرح رُخ کیا اور یہ پڑھا:

"میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ دینِ حنیف پر گامزن رہتے ہوئے اور مسلمان ہوتے ہوئے اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ سب سے بڑا ہے "اے اللہ! تیری ہی طرف سے ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! "علی" کی طرف سے اسے قبول کر"۔

383-وَکَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَنْفَعَهَا حَتّٰی تَمُوْتَ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے' کہ (ذبح کرتے ہوئے) چھری کو حرام مغز تک پہنچا دیا جائے اور وہ جانور اس طرح مرجائے۔

384-وَکَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُطْعِمُ ثَلُثًا وَّیَاْکُلُ ثَلُثًا وَّیَدَّخِرُ ثَلُثًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے ایک تہائی حصے کو کھلا دیا کرتے تھے اور ایک تہائی حصہ اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھتے تھے اور ایک تہائی حصے کو ذخیرہ کرلیا کرتے تھے۔

بَابُ: اَلْاَضْحٰى وَاَيَّامُ النَّحْرِ وَالتَّشْرِيْقِ

باب 122: قربانی کا جانور، قربانی اور تشریق کے ایام

...ـــــ...ـــــ...

385-قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الزَّبْرَقَانِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ (حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ
ن جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِنَّهٗ قَالَ فِي الْاُضْحِيَةِ تَكُوْنُ سَلِيْمَةَ الْعَيْنَيْنِ ۔

ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی کے جانور کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہونی چاہئے۔

386-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ:
وْمُ الْعَاشِرِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ فِيْ اَيِّهَا ذَبَحْتَ اَجْزَاَكَ، وَاَشْهُرُ الْحَجِّ وَهِيَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ﴾
شَوَّالٌ وَّذُوْ الْقَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ، وَالْاَيَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ اَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْمَعْدُوْدَاتُ هِيَ اَيَّامُ
تَّشْرِيْقِ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَنَفَرَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ بِيَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی کے تین دن ہیں۔ ذوالحج کی دسویں تاریخ اور اس کے بعد والے دو دن۔ تم ان میں
ے جس میں بھی قربانی کرلو گے وہ جائز ہوگی اور حج کے مہینے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ''حج کے طے شدہ مہینے میں''
یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں اور طے شدہ دنوں سے مراد دس دن ہیں اور گنتی کے دنوں سے مُراد ایام
شریق ہیں تو جو شخص جو دو دنوں میں جلدی کرے اور قربانی کے بعد چلا جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور جو تاخیر کرے
س پر بھی کوئی حرج نہیں ہوگا۔

بَابُ: مَا يُجْزِئُ مِنَ الْاُضْحِيَةِ

باب 123: کون سی قربانی جائز ہے

...ـــــ...ـــــ...

387-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاُضْحِيَةِ سَلِيْمَةُ
عَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ، وَالْقَوَائِمِ لَا شَرْقًا وَّلَا خَرْقًا وَّلَا مُقَابَلَةً، وَلَا مُدَابَرَةً، اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ الثَّنِيُّ مِنَ الْمَعْزِ وَالْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ، اِذَا كَانَ سَمِيْنًا لَا خَرْقًا وَّلَا جَدْعًا، وَلَا
رْمَةً، وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، فَاِذَا اَصَابَهَا شَيْءٌ بَعْدَمَا تَشْتَرِيْهَا فَبَلَغَتِ الْمَنْحَرَ فَلَا بَاْسَ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ قربانی کے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان ٹھیک ہونے چاہئے۔ اس کے دونوں پاؤں ٹھیک ہونے چاہئے۔ وہ ''شرق'' اور ''خرق'' نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ''مقابلہ'' اور ''مدابرہ'' نہیں ہونا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اس کی آنکھوں اور کان کا جائزہ لے لیں۔ بکری وہ ہو جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور بھیڑ وہ ہو جو ایک سال کی ہو چکی ہو جبکہ وہ موٹا تازہ ہو اور شرق اور خرق نہ ہو (وہ جانور) بوڑھا اور کانا نہ ہو۔ جب تم اسے خرید لو اور اس کے بعد اسے کوئی عذر لاحق ہو جائے اور وہ قربان گاہ تک پہنچ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

388- قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَسَّرَ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْمُقَابَلَةُ: مَا قُطِعَ طَرَفٌ مِّنْ اُذُنِهَا

وَالْمُدَابَرَةُ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ

وَالشَّرْقَا: اَلْمَوْسُوْمَةُ، وَالْخَرْقَا: اَلْمَنْقُوْبَةُ الْاُذُنِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: ''مقابلہ'' اسے کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کٹا ہوا ہو اور ''مدابرہ'' اسے کہتے ہیں جس کے کان کی جانب کٹی ہوئی ہو اور ''شرقا'' اسے کہتے ہیں جسے داغ لگایا گیا ہو اور خرق اسے کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ کیا گیا ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: جُلُوْدُ الْاُضْحِيَةِ

باب **124**: قربانی کے جانوروں کی کھال

...——...——...

389-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَبِيْعُوْا لُحُوْمَ اُضَاحِيْكُمْ، وَلَا جُلُوْدَهَا، وَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوْا وَتَمَتَّعُوْا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے جانوروں کا گوشت اور ان کی کھالوں کو فروخت نہ کرو۔ گوشت خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور ان (کھالوں سے) نفع حاصل کرو۔

390- وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَ مَعِىْ بِالْهَدْىِ اَنْ

اَتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِهَا، وَحَلِيبِهَا وَخَطمِهَا، وَلَا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْ جُلُوْدِهَا شَيْئًا ـ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے جانور کے ہمراہ بھیجا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی کھالوں، ان کے دوہے ہوئے دودھ اور نکیل کو صدقہ کردوں اور میں اس کی کھال میں سے کوئی بھی چیز (معاوضے کے طور پر) قصائی کو نہ دوں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاَكْلُ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيُ

باب125: قربانی کے جانور کا گوشت کھانا

...——...——...

391-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

حدیث 391:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی لعنه زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج، رقم الحديث : 4130

اخرجه الإمام السيوطی فی "جامع الأحاديث" قسم الأقوال الهمزة مع الكاف، رقم الحديث : 4620

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة، رقم الحديث : 234

اخرجه الإمام الإسفراينی فی "مستخرج أبی عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ اَلاَضَاحِيّ بَيَانُ اَلْاَخْبَارِ الْمُبِيحَةِ ادخار لحوم الأضاحی فوق ثلاث، رقم الحديث : 6351

اخرجه الإمام البوصيری فی "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الجنائز باب زيارة القبور، رقم الحديث : 2003

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك" فی: كتاب الجنائز، رقم الحديث : 1387

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 1، رقم الحديث : 238

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغير" فی باب الميم من اسمه محمد، رقم الحديث : 879

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب الباء بريدة بن الحصيب الأسلمی يكنى أبا عبد الله، رقم الحديث : 1152

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب الجنائز باب زيارة القبور، رقم الحديث : 6985

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الجنائز -60باب ما جاء فی الرخصة فی زيارة القبور، رقم الحديث : 1054

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الأضاحی، باب 14ما جاء فی الرخصة فی أكلها بعد ثلاث، رقم الحديث : 1510

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الأشربة، باب 6ما جاء فی الرخصة أن ينبذ فی الظروف، رقم الحديث : 1869

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الأشربة وغيرها، رقم الحديث : 69

اخرجه النسائی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب الجنائز وتمنی الموت، فی 100زيارة القبور، رقم الحديث : 2160

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْاُضَاحِىْ اَنْ نَّدَّخِرَهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ
وَنَهٰى اَنْ نُنْبِذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَنَهَانَا عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ
قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ قَالَ:
"يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ اَنْ تَدَّخِرُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَذٰلِكَ لِفَاقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ لِتَوَاسَوْا بَيْنَكُمْ، فَقَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَكُلُوْا وَاطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا
وَنَهَيْتُكُمْ اَنْ تُنْبِذُوْا فِى الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ فَاِنَّ الْاِنَاءَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا، وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَلٰكِنْ اِيَّاىَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ
وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَاتُوْنَهَا فَيَعْكُفُوْنَ عَنْدَهَا وَيَنْحَرُوْنَ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُوْنَ هَجْرًا مِنَ الْقَوْلِ، فَلَا تَفْعَلُوْا كَفِعْلِهِمْ
وَلَا بَاْسَ بِاِتْيَانِهَا فَاِنَّ فِىْ اِتْيَانِهَا عِظَةٌ مَا لَمْ تَقُوْلُوْا هَجْرًا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قربانی کے گوشت کے بارے میں منع کیا کہ ہم اسے تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرکے رکھیں اور آپ نے اس بات سے منع کیا کہ ہم نقیر مزفت یا حنتم میں نبیذ تیار کریں اور آپ نے ہمیں قبرستان جانے سے منع کیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ''اے لوگو! میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا یہ اس وجہ سے کیونکہ مسلمان فاقہ کا شکار تھے تا کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو بے شک اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطا کردی ہے اور اب اس کو تم خود کھاؤ دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو میں نے تمہیں منع

(بقیہ تخریج حدیث 391) اخرجه النسائی فی "المجتبى من السنن" فی كتاب الجنائز' فی باب 100 زيارة القبور' رقم الحديث : 2033
اخرجه البيهقی فی "شعب الإيمان" ،فی الثامن والأربعون من شعب الإيمان وهو باب فی القاربين والأمانة' رقم الحديث : 7342
اخرجه البيهقی فی "شعب الإيمان"، فيالرابع والستون من شعب الإيمان و هو باب فی الصلاة على من مات من أهل القبلة' رقم الحديث : 9289
اخرجه الموصلی فی "مسند أبی يعلى" فی مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث : 278
اخرجه البستی فی "صحيح ابن حبان" فی : كتاب الأشربة' فی -1باب آداب الشرب' رقم الحديث : 5390
اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث : 1235
اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الجنائز من رخص فی زيارة القبور' رقم الحديث : 11813
اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" كتاب الجنائز باب فی زيارة القبور 6708
اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی كتاب الأضاحی' فی -5باب بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْىِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِىِّ' رقم الحديث : 5228
اخرجه المتقی الهندی فی "كنز العمال" فی كتاب الفضائل من قسم الأفعال الباب الأول:فی فضائل نبينا محمد صلی الله عليه وسلم الفصل الثالث فی فضائل متفرقة تنبیء عن التحدث بالنعم' رقم الحديث : 32225

کیا تھا دباء نقیر، مذمت اور حنتم میں نبیذ تیار کرو برتن کسی بھی چیز کو حلال نہیں کرتے اور حرام نہیں کرتے۔ البتہ تم ہر نشہ آور چیز سے بچنا اور میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین وہاں آتے ہیں وہاں اعتکاف کرتے تھے ان کے پاس قربانی کرتے تھے اور بُری باتیں کہتے تھے تم ان کی مانند عمل نہ کرنا ویسے وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہاں جانے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے جبکہ تم کوئی ناپسندیدہ بات نہ کہو۔

392-قَالَ اَبُو خَالِد رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَسَّرَ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلدُّبَّاء: اَلْقَرْعُ وَالنَّقِيْر: هُوَ نَقِيْرُ النَّخْلِ، وَالْمُزَفَّتِ :اَلْمُقَيَّرُ، وَالْحَنْتَمِ :اَلْبَرَانِيُّ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: دباء قرع (گھڑے) کو کہتے ہیں اور نقیر سے مراد کھجور کے تنے میں ہونے والا سوراخ ہے اور مزفت سے مراد رانگ لگا ہوا ہے اور حنتم برانی کو کہتے ہیں۔

بَابُ : اَلذَّبَائِحُ

باب 126: ذبائح کا بیان

393-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ ذَكَرَ ذَبِيْحَةَ الظُّفُرِ وَالسِّنِّ وَالْعَظْمِ، وَذَبِيْحَةِ الْقَصَبَةِ اِلَّا مَا ذُكِیَ بِحَدِيْدَةٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ناخن، دانت، ہڈی اور بانس کے ذریعے ذبح کیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یہ درست نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے کسی لوہے کی چیز کے ساتھ ذبح کیا جائے۔

394-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: ذَبِيْحَةُ الْمُسْلِمِيْنَ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا ذَكَرُوْا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَذَبَائِحُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی لَكُمْ حَلَالٌ، اِذَا ذَكَرُوْا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَلَا تَاكُلُوْا ذَبَائِحَ الْمَجُوْسِ، وَلَا نَصَارٰی الْعَرَبِ، فَاِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمانوں کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو اور یہودیوں اور عیسائیوں کا ذبیحہ بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ انہوں نے اللہ کا نام لیا ہو۔ البتہ تم مجوسیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیونکہ یہ لوگ اہل کتاب نہیں ہیں۔

395- وَسَالْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَبِيحَةِ الْغُلَامِ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا حَفِظَ الصَّلٰوةَ وَافِرًا فَلَا بَأْسَ

وَسَالْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا اَفْرَتْ فَلَا بَأْسَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے لڑکے کے ذبیحے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب وہ نماز کی حفاظت مناسب طور پر کرسکتا ہو صحیح طرح ذبح کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے خاتون کے ذبیحے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ رگوں کو کاٹ دیتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِي الْجَنِينِ

باب 127: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کا بیان

396-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ فِي اَجِنَّةِ الْاَنَامِ ذَكَاتُهُنَّ ذَكَاةُ اُمَّهَاتِهِنَّ اِذَا اَشْعَرْنَ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جانوروں کے پیٹ میں موجود بچوں کی ماؤں کو ذبح کرنا انہیں ذبح کرنا شمار ہوگا جبکہ ان بچوں کے جسم پر بال ہوں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْبَقَرَةُ تَنِدُّ وَالْبَعِيرِ

باب 128: جب کوئی گائے یا اونٹ سرکش ہو جائے

397-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي بَقَرَةٍ اَوْ نَاقَةٍ نَدَّتْ وَضُرِبَتْ بِالسِّلَاحِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِلَحْمِهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ گائے یا اونٹنی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سرکش ہو جائے تو تم اسے ہتھیار کے ذریعے مارو۔ انہوں

نے فرمایا: اس کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

398-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا بَانَ مِنَ الْبَهِیْمَةِ یَدًا اَوْ رِجْلًا اَوْ اِلْیَةً، وَهِیَ حَیَّةٌ لَمْ تُؤْكَلْ لِاَنَّ ذٰلِكَ مَیْتَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جانور کا جو ہاتھ یا پاؤں یا سرین (مینڈھے کی چکی) زندہ حالت میں جسم سے الگ ہو جائے تو اسے نہ کھایا جائے کیونکہ وہ مردار ہوگا۔

399-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ ذَكَاتَهَا وَهِیَ تَطْرُفُ بِعَیْنِهَا اَوْ تَرْكُضُ بِرِجْلِهَا اَوْ تَحَرَّكَ ذَنْبُهَا فَقَدْ اَدْرَكْتَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جانور کی آنکھ حرکت کر رہی ہو یا وہ اپنے پاؤں ہلا رہا ہو یا دم کو حرکت دے رہا ہو اور تمہیں اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو گویا تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل گیا۔

400-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبَعِیْرِ یَتَرَدّٰی فِی الْبِئْرِ فَلَا یَقْدِرُ عَلٰی مَنْحَرِهٖ، فَیُطْعَنُ فِیْ دُبُرِهٖ، اَوْ فِیْ خَاصِرَتِهٖ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر جاتا ہے اس کو نحر نہیں کیا جا سکتا اس کی پیٹھ پر یا اس کے پہلو میں نیزہ مار دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فِی الذَّبِیْحَةِ یَبِیْنُ رَاْسُهَا

باب 129: وہ ذبیحہ جس کا سر الگ ہو جائے

•••———•••———•••

401-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً اَوْ طَائِرًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَاَبَانَ رَاْسَهٗ، فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ تِلْكَ ذَكَاةٌ شَرْعِیَّةٌ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جس نے بکری یا پرندے کو ذبح کیا یا اس کی مانند کسی اور چیز کو اور اس کے سر کو الگ کر دیا تو وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں یہ شرعی طور پر ذبح کرنا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلصَّيْدُ

باب 130: شکار کا بیان

•••——•••——•••

402-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَتَى اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاعٍ بِاَرْنَبٍ مَشْوِيَةٍ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَيْثُ اَتَاهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلْ هَدِيَّةٌ، فَاَدْنَاهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَرَاٰى فِيْ حَيَاهَا دَمًا، قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ: اَمَا تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَثَرُ دَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُوْنَكُمْ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَنَاْكُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاِنَّمَا تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعَافَةً قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَكَلَ الْقَوْمُ قَالَ: فَقَالَ الرَّاعِيْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ؟ قَالَ: فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَاْكُلُ، وَلَا نُطْعِمُ مَا لَا نَاْكُلُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَرْعٰى غَنَمَ اَهْلِيْ، فَتَكُوْنَ الْعَارِضَةُ اَخَافُ اَنْ تَفُوْتَنِيْ بِنَفْسِهَا وَلَيْسَتْ مَعِيْ مِدْيَةٌ اَفَاَذْبَحُ بِسِنِّيْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَبِظُفُرِيْ قَالَ: لَا قَالَ فَبِعَظْمٍ قَالَ: لَا فَبِعَوْدٍ قَالَ: لَا قَالَ: فَبِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالْمَرْوَةِ وَالْحَجَرَيْنِ تَضْرِبُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، فَاِنْ فَرِيَ فَكُلْ وَاِنْ لَمْ يَفْرِ فَلَا تَاْكُلْ، فَقَالَ الرَّاعِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْمِيْ بِالسَّهَمِ فَاُصْمِيْ وَاُنْمِيْ؟ فَقَالَ:

"مَا اَصْمَيْتَ فَكُلْ، وَمَا اَنْمَيْتَ فَلَا تَاْكُلْ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چرواہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا۔ وہ خرگوش لے کر حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' جب وہ آپ کے پاس آیا' یہ تحفہ ہے یا صدقہ ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ صدقہ ہے۔اس نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ کو اس کی حیا میں خون نظر آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس چیز کو دیکھا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! خون کا نشان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے آگے کرلو۔ حاضرین نے عرض کی: کیا ہم اسے کھا

حدیث 402:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصرًا

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند عمر بن الخطاب' رقم الحديث : 29349

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 7' رقم الحديث : 6969

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصوم: من قسم الأفعال فصل في صوم النفل الأيام البيض' رقم الحديث : 24612

لیں؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کرتے ہوئے ترک کردیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر لوگوں نے اسے کھالیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس چرواہے نے عرض کی: یا رسول اللہ! گوہ کھانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اسے نہیں کھاتے اور جو چیز ہم نہیں کھاتے وہ ہم کسی کو کھلاتے بھی نہیں ہیں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے مالکوں کی بکریاں چراتا ہوں۔ اچانک کوئی ایسی صورتحال پیش آتی ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ بکری مرجائے گی میرے پاس کوئی چھری بھی نہیں ہوتی کیا میں اپنے دانتوں کے ذریعے اسے ذبح کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی کیا میں ناخنوں کے ذریعے کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی ہڈی کے ذریعے کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی لکڑی کے ذریعے کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی پھر کس چیز کے ذریعے کروں؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پتھر کے ذریعے۔ تم دو پتھروں میں سے ایک کو دوسرے کے اوپر لگاؤ۔ اگر وہ (جانور کی گردن کو) کاٹ دے تو ٹھیک ہے اگر نہیں کاٹتا تو تم نہ کھاؤ۔ اس چرواہے نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنا تیر پھینکتا ہوں تو وہ نشانے پر لگ بھی جاتا ہے اور کبھی خطا بھی ہوجاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشانے پر لگ جائے تم اسے کھالو اور جو خطا ہوجائے اسے نہ کھاؤ۔

403-قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَسَّرَلَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْاِصْمَاءُ مَا كَانَ بِعَيْنِكَ، وَالْاِنْمَاءُ مَا يَنْاٰى عَنْكَ، اَىْ مَا غَابَ عَنْكَ قَالَ: فَلَعَلَّ غَيْرُ سَهْمِكَ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِهٖ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: "اصماء" اسے کہتے ہیں جو تمہاری نگاہوں کے سامنے ہو اور "انماء" اسے کہتے ہیں جو تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو یعنی تم سے غائب ہو جائے۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے تیر کی بجائے کسی اور تیر نے اسے قتل کیا ہو۔

بَابُ: اَلرَّجُلُ يُضَحِّىْ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْاِمَامُ

باب 131: وہ شخص جو امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کرلے

404-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ يَوْمَ النَّحْرِ تَلَقَّاهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْرِمْنِى الْيَوْمَ بِنَفْسِكَ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنِّىْ اَمَرْتُ بِنُسُكِىْ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اَنْ يُّذْبَحَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَبْدَاُبِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَشَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِىْ عِنَاقًا لِّىْ جَذْعَةٌ قَالَ:

اِذْبَحْهَا، وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: "اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ اِذَا كَانَ سَمِيْنًا سَلِيْمًا اَلثَّنِيُّ مِنَ الْمَعْزِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز مکمل کی تو ایک انصاری آپ کے سامنے آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ مجھے عزت بخشیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کس طرح؟ اس نے عرض کی میں نے گھر سے نکلنے سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی ہدایت کردی تھی۔ میری یہ خواہش تھی کہ میں سب سے پہلے آپ کی دعوت کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے (شرعی قربانی نہیں ہے) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک بکری کا ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے۔ جو دوسرے سال میں داخل ہونے والے بکری کے بچے سے' مجھے بہتر (محسوس ہوتا) ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کردو تمہارے بعد کسی کے لئے اس کی رخصت نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کا وہ بچہ (قربان کیا جائے) جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بھیڑ کا وہ بچہ (قربان کیا جائے) جو ایک سال کا ہو چکا ہو۔ جبکہ وہ موٹے تازے اور (کسی عیب سے) پاک ہوں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: صَيْدُ الْكِلَابِ وَالْجَوَارِحِ

باب 132: کتے اور حملہ آور جانوروں کے ذریعے شکار کرنا

405- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ رَجَالًا مِنْ طَيٍّ سَاَلُوْا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكِلَابِ وَالْجَوَارِحِ وَمَا اُحِلَّ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿يَسْاَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' "طے" قبیلے کے کچھ افراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے اور شکاری جانوروں سے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا کہ ان میں سے کیا حلال ہے اور کیا ان کے لئے حرام ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

حدیث 405:

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العين عدی بن حاتم الطائی يكنى أبا طريف' رقم الحديث : 158

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں' ان کے لئے کیا چیز حلال ہے تم فرما دو تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور وہ چیز جو تم اپنے حملہ آوروں کو سکھاتے ہو اس چیز میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم دیا ہے جو وہ تمہارے لئے روکے تم اس میں سے کھا لو اور اس پر اللہ کا نام لو''۔

406-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ وَالْبَازِيِّ وَالصَّقْرِ، اِذَا كَانَ غَيْرُ مُعَلَّمٍ اِلَّا مَا اَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّمَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ، فَتَعْلِيْمُ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ لَا يَاْكُلُ، وَتَعْلِيْمُ الْبَازِيِّ وَالصَّقْرِ اَنْ يُدْعٰى فَيُجِيْبُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کتے، چیتے، باز اور شکرے کے شکار میں سے نہیں کھایا جائے گا جبکہ وہ تربیت یافتہ نہ ہو ماسوائے اس کے جسے ذبح کرنے کا موقعہ مل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اسے کھاؤ جو انہوں نے تمہارے لئے روکا ہو اور تم ان پر اللہ کا نام لے لو''۔

تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز حلال کی ہے جن شکاری جانوروں کو تم تربیت دیتے ہو۔ کتے اور چیتے کی تعلیم یہ ہے کہ وہ خود اس (شکار میں سے نہ کھائیں) اور باز اور شکرے کی تربیت یہ ہے کہ جب انہیں بلایا جائے تو وہ آ جائیں۔

407-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الضَّبِّ، وَالضَّبُعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

حدیث 407:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب الصيد ما يحرم من جهة ما لا تأكل العرب' رقم الحديث : 5920

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الضبع فى حل أكل لحمها وفى حرمته' رقم الحديث : 2958

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث " قسم الأفعال مسند على بن أبى طالب' رقم الحديث : 34944

اخرجه الإمام الإسفراينى فى "مستخرج أبى عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الصَّيْدِ بَيَانُ حَظْرِ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ من الطير، واباحة أكل طير ليس له مخلب' رقم الحديث : 6122

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب السير والجهاد

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 2' رقم الحديث : 1383

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب العين أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث : 12994

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ، بجو، ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(بقیه تخریج حدیث407)اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب الصید، فی (13)باب أکل ذی ناب من السباع، رقم الحدیث : 3234

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الطهارة باب المنع من الأدهان فی عظام الفیلة وغیرها مما لا یؤکل لحمه، رقم الحدیث : 92

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب الأضاحی (18باب مالا یؤکل من السباع، رقم الحدیث : 1982

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الأطعمة، فی باب 1ما جاء فی کراهیة أکل المصبورة، رقم الحدیث : 1474

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب الصید والذبائح، فی باب 33باب إباحة أکل لحوم الدجاج، رقم الحدیث : 4348

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الصید والذبائح، فی باب 38باب ما ینهی عن أکله من الطیر، رقم الحدیث : 4861

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب الصید والذبائح والأضاحی، فی (باب أکل الضبع، رقم الحدیث : 5820

اخرجه البیهقی فی "شعب الإیمان" فی التاسع والثلاثون من شعب الإیمان وهو باب فی المطاعم والمشارب الفصل الأول فیما یحل ویحرم من الحیوانات، رقم الحدیث : 5626

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب الأطعمة، فی -2باب ما یجوز أکله وما لا یجوز، رقم الحدیث : 5280

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه، رقم الحدیث : 357

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند العشرة المبشرین بالجنة (مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه، رقم الحدیث : 1253

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب42میمون بن مهران عن بن عباس رضی الله عنهم، رقم الحدیث : 2745

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی، فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الصید ما ینهی عن أکله من الطیر والسباع، رقم الحدیث : 19869

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب المناسك (باب کل ذی ناب من السباع، رقم الحدیث : 8706

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الصید والذبائح، فی 3 باب تَحْرِیمِ أَکْلِ کُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِی مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ، رقم الحدیث : 5103

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب المعیشة والعادات من قسم الأقوال الفصل الثانی:فی محظورات الأکل فرع فی محظورات المأکول اللحوم، رقم الحدیث : 40896

کِتَابُ الْبُیُوْعِ
خرید وفروخت کا بیان

بَابُ: اَلْبُیُوْعُ وَفَضْلُ الْکَسْبِ مِنَ الْحَلَالِ
باب 133: خرید وفروخت اور حلال کمانے کی فضیلت

408-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْاِکْتِسَابُ مِنَ الْحَلَالِ جِهَادٌ، وَاِنْفَاقُكَ اِیَّاهُ عَلٰی عَیَالِكَ وَاَقَارِبِكَ صَدَقَةٌ، وَلَدِرْهَمٌ حَلَالٌ مِّنْ تِجَارَةٍ اَفْضَلُ مِنْ عَشَرَةٍ حَلَالٍ مِنْ غَیْرِهٖ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حلال کمانا جہاد ہے اور تمہارا اسے اپنے گھر والوں پر، اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ تجارت کے نتیجے میں ایک حلال درہم دوسرے طریقے سے دس حلال درہموں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

409-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمٌ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّهٗ رَجُلٌ خَرَجَ ضَارِبًا فِیْ الْاَرْضِ یَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ یَعُوْدُ بِهٖ عَلٰی عَیَالِهٖ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
عرش کے سائے کے نیچے جب اس کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہیں ہوگا وہ شخص بھی ہوگا جو زمین میں نکلتا ہے اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہے اور پھر اس فضل کو لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آتا ہے۔

410-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ سَهْلَ الْبَیْعِ، سَهْلَ الشِّرَاءِ، سَهْلَ الْقَضَاءِ، سَهْلَ الْاِقْتِضَاءِ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو پسند کرتا ہے جو فروخت

کرتے وقت نرمی سے کام لے، خریدتے ہوئے نرمی سے کام لے، ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور تقاضہ کرتے ہوئے نرمی سے کام لے۔

بَابُ: اَلْفِقْهُ قَبْلَ التِّجَارَةِ

باب 134: تجارت سے پہلے سمجھ بوجھ حاصل کرنا

411-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اُرِیْدُ التِّجَارَةَ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ فَقَالَ لَهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَوَفَقِهْتَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: اَوَ یَکُوْنَ بَعْضُ ذٰلِكَ قَالَ: "وَیْحَكَ اَلْفِقْهُ، ثُمَّ الْمَتْجَرُ اِنَّ مَنْ بَاعَ وَاشْتَرٰی وَلَمْ یَسْاَلْ عَنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ اِرْتَطَمَ فِی الرِّبَا ثُمَّ اِرْتَطَمَ"۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اس نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دُعا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت: کیا کیا تم نے اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلی ہے؟ اس نے عرض کی: تجارت کے لئے اس کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔ یہ ضروری ہے۔ پہلے دین کی سمجھ بوجھ ہوگی پھر بعد میں تجارت ہوگی کیونکہ جو شخص کوئی چیز فروخت کرے، خریدے اور حرام اور حلال کے بارے میں نہ جانے تو ہوسکتا ہے وہ سود میں مبتلا ہو جائے۔

بَابُ: اَلْاِمَامُ یَتْجَرُ فِیْ رَعِیَّتِهٖ

باب 135: وہ حکمران جو اپنی رعایا کے ساتھ سودا کرے

412-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّیْ لَعَنْتُ ثَلَاثَةً، فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلْاِمَامُ یَتْجَرُ فِیْ رَعِیَّتِه، وَنَاکِحُ الْبَهِیْمَةِ وَالذَّکَرَیْنِ یَنْکَحُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ اللہ

تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔ وہ امام جو اپنی رعایا کے ساتھ سودا کرے اور جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والا اور وہ دو مذکر جو ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْكَسْبُ مِنَ الْيَدِ يَعْنِى الصَّانِعَ

باب 136: ہاتھ کے ذریعے کمانا یعنی صنعت گری کرنے والا

413-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْكَسْبِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ، وَمَنْ كَدَّ عَلٰى عَيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی کون سی کمائی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرنا اور ہر جائز سودا کیونکہ اللہ تعالیٰ کاریگر کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

414-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: "مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا تَعَطُّفًا عَلٰى وَالِدٍ، اَوْ وَلَدٍ، اَوْ زَوْجَةٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَوَجْهُهُ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ".

حدیث 413:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصرًا

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الهمزة إن الشدة مع الهمزة' رقم الحديث : 7209

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث : 2671

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 8 من اسمه مقدام' رقم الحديث : 8934

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب العين عبد الله بن عمر بن الخطاب' رقم الحديث : 13200

اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى الثالث عشر من شعب الإيمان ـ و هو باب التوكل بالله عز و جل' رقم الحديث : 1237

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب البيوع من قسم الأقوال الباب الأول:فى الكسب الفصل الأول: فى فضائل الكسب الحلال' رقم الحديث : 9199

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دنیا کو حلال طور پر طلب کرے تاکہ وہ اپنے والد، اپنی اولاد یا اپنی بیوی کے ساتھ بہتری کا سلوک کر سکے تو اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا تو اس کی شکل چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی۔

بَابُ: اَكْلُ الرِّبَا وَعَظْمُ اِثْمِهٖ وَالْحَلْفُ عَلَى الْبَيْعِ

باب 137: سود کھانے والا اس کے گناہ کا عظیم ہونا اور سودے پر قسم اٹھانا

415-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ اٰكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهٗ وَبَائِعَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اسے فروخت کرنے والے' اسے تحریر

حدیث 415:

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال مسند أبى جحيفة' رقم الحديث : 41489

اخرجه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول ' فى: مسند على بن أبى طالب' رقم الحديث : 822۔

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 7' رقم الحديث : 7063

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب التجارات ' فى (58) باب التغليظ فى الربا' رقم الحديث : 2277

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب البيوع باب ما جاء من التشديد فى تحريم الربا' رقم الحديث : 10249

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب البيوع (4باب فى لعن آكل الربا ومؤكله' رقم الحديث : 2535

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتابالزينة' فى باب 25الموتشمات وذكر الاختلاف على عبد الله بن مرة والشعبى فى هذا' رقم الحديث : 5103

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الزينة' فى باب 32الموتشمات وذكر اختلاف عبيد الله بن مرة والشعبى' رقم الحديث : 9390

اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى الثامن و الثلاثون من شعب الإيمان و هو باب فى قبض اليد على الأموال المحرمة' رقم الحديث : 5507

sاخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب البيوع ' فى -6باب الربا' رقم الحديث : 5025

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' رقم الحديث : 1364

اخرجه الطيالسى فى "مسند الطيالسى" (فى باب 11ما أسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' رقم الحديث : 343

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى ' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية أكل الربا وما جاء فيه' رقم الحديث : 22000

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب المساقاة' فى -19باب لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ.' رقم الحديث : 4176

إخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى كتاب البيوع من قسم الأفعال باب فى الربا وأحكامه' رقم الحديث : -10131

کرنے والے اور اس کے گواہ بننے والے پر لعنت کی ہے۔

416-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي مُخَاصِمٌ مِنْ أُمَّتِي ثَلَاثَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَن خَاصَمْتُهُ خَصَمْتُهُ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا أَوْ أَكَلَ ثَمَنَهُ وَمَنْ أَخْفَرَ ذِمَّتِي وَمَنْ أَكَلَ الرِّبَا وَأَطْعَمَهُ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن' میں' اپنی اُمت کے تین طرح کے افراد کا مخالف ہوں گا اور جس شخص کے ساتھ میں جھگڑا کروں گا وہ میرے مدمقابل ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کردے اور اس کی قیمت کھالے۔ دوسرا وہ جو میری دی ہوئی پناہ کو ختم کردے اور سود کھانے والا یا اسے کھلانے والا۔

417-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْيَمِينُ تُنفِقُ السِّلْعَةَ، وَتُمْحِقُ الْبَرَكَةَ وَإِنَّ الْيَمِينَ الْفَاجِرَةَ لَتَدَعُ الدِّيَارَ مِنْ أَهْلِهَا بَلَاقِعَ" ۔

حديث 416:

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب الصلح باب الإجارة' رقم الحديث : 3805

باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيعة المهاجر ، وفى بيعة الأعرابى ما يلزم كل واحد منهما فى بيعته التى بايعها' رقم الحديث : 1619

اخرجه الإمام السيوطى فى "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الثاء' رقم الحديث : 11222

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الثاء' رقم الحديث : 126

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرم

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب البيوع باب تحريم بيع الحر' رقم الحديث : 10836

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب الصدقات' فى (4) باب أجر الأجراء' رقم الحديث : 2442

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب: البيوع' فى -106 باب إثم من باع حرا' رقم الحديث : 2114

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب: الإجارة' فى -10 باب إثم من منع أجر الأجير' رقم الحديث : 2150

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى شهر بن حوشب عن أبى هريرة' رقم الحديث : 6571

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث : 8677

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى الترهيب الأحادى من الكمال الفصل الثالث فى الترهيب الثلاثى' رقم الحديث : 43793

حديث 417:

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" كتاب الأيمان والنذور باب الحلف فى البيع والحكم فيه' رقم الحديث : 15960

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث : 664

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قسم سودے کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت ختم کر دیتی ہے اور جھوٹی قسم شہروں کو ان کی آبادی سمیت برباد کر دیتی ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلصَّرْفُ مَعَ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ

باب 138: ماپی جانے والی اور وزن کی جانے والی چیزوں میں بیع ''صرف'' کرنا

418-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ، فَلَمْ یَرُدْ مِنْهُ شَیْئًا فَقَالَ لِبَلَالٍ: ''دُوْنَكَ هٰذَا التَّمْرَ حَتّٰی اَسْاَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بَلَالٌ فَاَعْطَی التَّمْرَ مِثْلَیْنِ، وَاَخَذَ مِثْلًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِئْتِنَا بِخَبِیْئَتِنَا الَّتِی اسْتَخْبَاْنَاكَ فَلَمَّا جَاءَ بَلَالٌ بِالتَّمْرِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الَّذِی اسْتَخْبَاْنَاكَ؟ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِی صَنَعَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْحَرَامُ الَّذِی لَا یَصْلِحُ اَكْلُهٗ اِنْطَلِقْ فَارْدُدْهُ عَلٰی صَاحِبِهٖ، وَمُرْهُ لَا یَبِیْعُ هٰكَذَا، وَلَا یَبْتَاعُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

''اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالذُّرَّةُ بِالذُّرَّةِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مَثَلًا بِمَثَلٍ یَدًا بِیَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی''

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں تحفے کے طور پر پیش کی گئیں آپ نے انکو استعمال نہیں کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں سنبھال کر رکھ لو میں تم سے لے لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے دو مثل کھجوریں دے کر ایک مثل اچھی کھجوریں لے لیں۔ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کھجوریں منگوائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس رکھوائی تھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب کھجوریں لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا یہ وہ تو نہیں ہیں جو میں نے تمہارے پاس رکھوائی تھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس بارے میں بتایا جو انہوں نے کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حرام ہیں انہیں کھانا درست نہیں ہے تم جاؤ اور اپنے ساتھی کو واپس کر دو اور اس سے کہو اس طرح کوئی چیز فروخت نہ کرے اور کوئی چیز خریدے نہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے عوض میں برابر دیا جاسکتا ہے، چاندی کو چاندی کے عوض میں برابر دیا جاسکتا ہے، ذرّے کو ذرّے کے عوض میں، بُر کو بُر کے عوض میں، جَو کو جَو کے عوض میں برابر برابر دیا جاسکتا ہے۔ جو زیادہ

یا زیادہ لے تو یہ سود ہوگا۔

419-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اِخْتَلَفَ النَّوْعَانِ مِمَّا يُكَالُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ مِثْلَانِ بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا يَجُوْزُ فِيْهِ نسية وَاِذَا اِخْتَلَفَ النَّوْعَانِ مِمَّا يُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ مِثْلَانِ بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا يَجُوْزُ نَسِيْئَةُ وَاِذَا اِخْتَلَفَ النَّوْعَانِ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ، وَيَجُوْزُ نَسِيْئَةٌ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دونوں قسمیں مختلف ہوں ان چیزوں کی جنہیں ماپ کر دیا جاتا ہے تو برابر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ دست بدست ہو البتہ اس میں اُدھار جائز نہیں ہے۔

اگر دو مختلف چیزیں ہوں ان میں سے جن کا وزن کیا جاتا ہے تو ان میں ایک مثل کے عوض میں دو مثل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ دست بدست ہو اور اس میں اُدھار جائز نہیں ہے لیکن جب دو مختلف چیزیں ہوں اور ان میں سے نہ ہوں جن کا وزن کیا جاتا ہے یا جن کو ماپ کر دیا جاتا ہے تو اس میں ایک مثل کے عوض میں دو مثل دست بدست دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور ادھار میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَفْضَلُ التِّجَارَاتِ

باب 139: سب سے زیادہ فضیلت والی تجارت

...——...——...

420-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ تِجَارَاتِكُمُ الْبِرُّ، وَخَيْرُ اَعْمَالِكُمُ الْخَرْزُ وَمَنْ عَالَجَ الْجَلَبَ لَمْ يَفْتَقِرْ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہاری سب سے بہترین تجارت نیکی پر ہے اور تمہارا سب سے بہترین کام درزی کا کام ہے اور جو شخص اپنی آمدن کو سنبھال کر رکھے گا وہ غریب نہیں ہوگا۔ (اس کو دیکھنا ہے)

421-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَسْتُ اَتَوَجَّهُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا حُوْرِفْتُ فِيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُنْظُرْ شَيْئًا قَدْ اَصَبْتَ فِيْهِ مَرَّةً فَالْزِمْهُ، قَالَ: اَلْقَرْضُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْزِمِ الْقَرْضَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی میں جب بھی

کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تو اس میں مہارت حاصل کر لیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو جسے تم ایک مرتبہ ٹھیک طرح سے کر چکے ہو۔ اور پھر اسی کو اختیار کر لو' اس نے عرض کی: مضاربت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مضاربت کو اختیار کر لو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: بَيْعُ الْمُرَابَحَةِ

باب 140: بیع مرابحہ کا بیان

422-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ كَذَبَ فِيْ مُرَابَحَةٍ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، وَبَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص مرابحہ میں جھوٹ بولے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے منافقین کے گروہ میں سے اٹھائے گا۔

423-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ فِيْ بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ اِذَا بَيَّنْتَ رَاْسَ الْمَالِ، وَلَا بَأْسَ بِيَّ دِهْ يَازْدِهْ وَدِهْ بِدُا وَزْدِهْ اِنَّمَا هٰذِهٖ لُغَاتٌ فَارِسِيَّةٌ فَلَا تُبَالِ بِاَيِّ لِسَانٍ كَانَ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِيْ السِّلْعَةَ فَتَغَيَّرَ فِيْ يَدِهٖ، فَكَرِهَ اَنْ يَّبِيْعَهَا مُرَابَحَةً حَتّٰى يُبَيِّنَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرابحہ کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اصل مال کو بیان کر دیا جائے اور دس اور گیارہ اور دس اور بارہ کے سودے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ فارسی زبان کے الفاظ ہیں یعنی تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ زبان کون سی ہے؟

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر وہ اس کے ہاتھ میں تبدیل ہو جاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ اس کی خرابی کو بیان کئے بغیر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کیا جائے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْبُيُوْعِ

باب 141: کس طرح کے سودے ممنوع ہیں

424-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ، وَعَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَبَيْعِ مَالَمْ يُقْبَضْ، وَعَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ، وَطَرْحِ الْحُصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَعَنْ بَيْعِ الْاٰبِقِ حَتّٰى يُقْبَضَ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دو شرطیں رکھنے سے منع کیا ہے آپ نے بیع سلف اور بیع سے منع کیا ہے آپ نے ایسی چیز کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جو تمہارے پاس نہ ہو اور اس منافع سے جس کا ضمان نہ ہو اور اس سودے سے جو قبضے میں نہ لیا گیا ہو اور ملامسہ سے اور بیع المنابذہ سے اور کنکریاں پھینکنے سے اور دھوکے کے سودے سے اور مفرور غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا۔

425-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيْرِ، وَالْعَذْرَةِ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هِيَ مَيْتَةٌ" وَعَنْ اَكْلِ ثَمَنِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَعَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تُقْبَضَ، وَعَنْ بَيْعِ الْخُمُسِ حَتّٰى يُحَازَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، سؤر اور غدرہ (پاخانہ) فروخت کرنے سے منع کیا ہے آپ نے فرمایا ہے یہ مُردار ہے۔ آپ نے ان میں سے کسی چیز کی قیمت کھانے سے بھی منع کیا ہے اور صدقے کے امور قبضہ میں لینے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے، خمس کے تقسیم ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

حدیث 424:

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2، رقم الحدیث : 1554

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البیوع باب الشرط الذی یفسد البیع، رقم الحدیث : 10610

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب البیوع (26باب فی النهی عن شرطین فی بیع، رقم الحدیث : 2560

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب البیوع، فی (10باب البیع یشترط فیه شرط لیس منه، رقم الحدیث : 5229

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب البیوع، فی باب 72شرطان فی بیع وهو أن یقول أبیعك هذه السلعة إلی شهر بكذا وإلی شهرین بكذا، رقم الحدیث : 4631

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البیوع، فی باب 73شرطان فی بیع وهو أن یقول أبیعك هذه السلعة إلی شهر بكذا وإلی شهرین بكذا، رقم الحدیث : 6227

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" "کتاب البیوع باب النهی عن الغش، رقم الحدیث : 2760

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" باب النهی عن بیع الطعام حتی یستوفی، رقم الحدیث : 14215

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی، فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" "کتاب البیوع والأقضیة من کره ان یأكل ربح ما لم یضمن، رقم الحدیث : 22038

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب X 6شعیب بن محمد عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما، رقم الحدیث : 2257

426- قَالَ اَبُوْ خالد رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَسَّرَلَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَـنْ شَـرْطَيْـنِ فِـىْ بَيْعٍ: اَنْ تَقُوْلَ بِعْتُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ عَلٰى اَنَّهَا بِالنَّقْدِ بِكَذَا اَوْ بِالنَّسِيْئَةِ بِكَذَا اَوْ عَلٰى اَنَّهَا اِلٰى اَجَلٍ كَذَا بِكَذَا، وَاِلٰى اَجَلٍ كَذَا بِكَذَا،

عَـنْ سَـلَفٍ وَّبَيْـعٍ: اَنْ تُسْـلِفَ فِـى الشَّـىْءِ، ثُمَّ تَبِيْعَهُ قَبْلَ اَنْ تَقْبِضَهُ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ مَا عِنْدَكَ اَنْ تَبِيْعَ السِّلْعَةَ، ثُمَّ تَشْتَرِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَدْفَعُهَا اِلَى الَّذِىْ بِعْتَهَا اِيَّاهُ

وَرِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ: اَنْ يَّشْتَرِىَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ ثُمَّ يَبِيْعُهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا وَيَجْعَلُ لَهُ الْاٰخَرُ بَعْضَ رِبْحِ

وَبَيْعُ مَا لَمْ يُقْبَضْ: اَنْ يَّشْتَرِىَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ، ثُمَّ يَبِيْعُهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا

وَبَيْـعُ الْـمُلَامَسَةِ: بَيْعٌ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ يَتَسَاوَمُ الرَّجُلَانِ فِى السِّلْعَةِ فَاَيُّهُمَا لَمَسَ صَاحِبَهُ وَجَبَ الْبَيْعُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ

وَبَيْعُ الْمُنَابَذَةِ: اَنْ يَّتَسَاوَمَ الرَّجُلَانِ فَاَيُّهُمَا نَبَذَهَا اِلٰى صَاحِبِهٖ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

وَبَيْعُ الْحُصَاةِ :اَنْ يَّتَسَاوَمَ الرَّجُلَانِ فَاَيُّهُمَا اَلْقٰى حِصَاةً فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ .

وَبَيْعُ الْغَرَرِ: بَيْعُ السَّمَكِ فِى الْمَاءِ وَاللَّبَنِ فِى الضَّرْعِ

وَهٰذِهٖ بُيُوْعٌ كَانَتْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' امام زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ایک سودے میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہیں یہ چیز فروخت کر رہا ہوں اتنے نقد کے عوض میں یا اتنے ادھار کے عوض میں یا اتنی مدت کے عوض میں یا اتنی مدت تک کے لئے۔

سلف اور بیع کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی چیز میں بیع سلف کرتے ہیں پھر اسے قبضے میں لئے بغیر آگے فروخت کر دیتے ہیں۔

جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے اسے فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی سامان کو فروخت کرتے ہیں پھر اس کے بعد اسے خرید لیتے ہیں اور پھر اس شخص کو دے دیتے ہیں جسے فروخت کیا تھا۔

جس میں ضمان نہ ہو اس کے فائدے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدتا ہے پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے اسے فروخت کر دیتا ہے اور دوسرے آدمی کو اس کے منافع میں سے کچھ دے دیتا ہے۔

جو شے قبضے میں نہیں لی گئی اسے فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدے اور پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کر دے۔

بیع ملامسہ کا مطلب یہ ہے یہ زمانے جاہلیت کی ایک بیع تھی۔ دو آدمی کسی سامان کے بارے میں سودا کیا کرتے تھے۔ ان

میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کو چھو لیتا تو سودا مکمل ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھی کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوتا تھا۔
بیع منابذہ یہ ہے کہ دو آدمی سودا کر رہے تھے اُن میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کی طرف چیز پھینک دیتا تھا تو سودا طے ہو جاتا تھا۔
کنکریوں کا سودا یہ ہے کہ دو آدمی سودا کر رہے ہوتے تھے ان میں سے جو کنکری پھینک دیتا تھا تو سودا لازم ہو جاتا تھا۔
دھوکے کا سودا یہ ہے کہ پانی میں موجود مچھلی کو فروخت کر دیا جائے یا تھن میں موجود دودھ کو فروخت کر دیا جائے یہ تمام زمانہ جاہلیت کے سودے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ : اَلْخِيَارُ فِي الْبَيْعِ

باب 142: سودے میں اختیار ہونا

427-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ رَضِيَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَمَنْ شَرٰى مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ رَضِيَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مصراۃ (جانور) خرید لے اسے اس میں سے تین دن تک اختیار ہوگا' یا وہ اسے راضی ہو یا پھر اسے واپس کر دے اور اس کے ہمراہ ایک صاع کھجوریں واپس کر دے اور جو شخص محفلہ (جانور) خریدے تو اسے اس میں تین دن تک اختیار ہوگا۔ یا تو وہ اس سے راضی رہے یا پھر اسے واپس کر دے اور پھر اس کے ہمراہ ایک صاع کھجوریں واپس کر دے۔

428-قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَسَّرَ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْمُصَرَّاةُ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْمُحَفَّلَةُ مِنَ الْغَنَمِ وَهِيَ الَّتِي يُتْرَكُ لَبَنُهَا اَيَّامًا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' امام زید رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت ہمارے سامنے کرتے ہوئے فرمایا: مصراۃ کا تعلق اونٹنیوں سے ہوتا ہے اور محفلہ کا تعلق بکریوں سے ہوتا ہے۔ جانور جس کے دودھ کو کچھ دن تک (تھنوں میں) رہنے دیا جائے۔

429-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ! اِنِّي اُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

اِشْتَرَاهُ وَبَاعَ الْخِيَارَ ثَلَاثًا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ساتھ سودے میں دھوکا ہو جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جو چیز وہ خریدے اسے اور جو چیز وہ فروخت کرے اس میں تین دن تک کا اختیار دیا۔

430-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَهْدَةَ الرَّقِيقِ ثَلَاثًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کی مدت تین دن مقرر کی ہے (یعنی اس میں سودا ختم کیا جاسکتا ہے)

431- قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَايَجُوْزُ الْخِيَارُ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ

وَقَالَ الْاِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنِ اشْتَرٰی شَيْئًا، وَلَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَبْطُلُ الْخِيَارُ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ بِلِسَانِهٖ رَضِيْتُ اَوْ يُجَامِعُ فَاِنْ قَبَّلَ اَوْ

حدیث430:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه وسلم فی عهدة الرقيق' رقم الحديث : 5313

اخرجه البيهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع عهدة الرقيق' رقم الحديث : 3552

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی بالعين' رقم الحديث : 380

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك" فی: كتاب البيوع' رقم الحديث : 2198

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب السين سمرة بن جندب الفزاری' رقم الحديث : 6874

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العين عقبة بن عامر الجهنی' رقم الحديث : 958

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب البيوع (18باب فی الخيار والعهدة' رقم الحديث : 2551

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرى" فی كتاب البيوع باب ما جاء فی عهدة الرقيق' رقم الحديث : 10533

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب التجارات ' فی (44)باب عهدة الرقيق' رقم الحديث : 2244

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الرد علی أبی حنيفة (هذا ما خالف به أبو حنيفة الأثر الذی جاء عن رسول الله صلی الله عليه و سلم' رقم الحديث : 36326

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند الشاميين'حديث عقبة بن عمار الجهنی)' رقم الحديث : 17423

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" فی كتاب الإجارة' فی باب :فی عُهْدَةِ الرَّقِيقِ. 3508' رقم الحديث : -

اخرجه المتقی الهندی فی "كنز العمال" فی كتاب البيوع من قسم الأقوال الباب الثانی: فی البيع الفصل الرابع : فی بيع الخيار' رقم الحديث : 9696

بَاشَرَ، اَوِ اسْتَخْدَمَ اَوْ رَكِبَ كَانَ عَلَى الْخَيَارِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین دن سے زیادہ اختیار نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی چیز خریدے اس نے انہیں نہ دیکھا ہوتو جب وہ اسے خریدے تو اسے اختیار ہوگا وہ چاہے تو اسے حاصل کرے اور اگر چاہے تو ترک کردے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اختیار اس وقت باطل ہوتا ہے جب آدمی اپنی زبان سے کہے کہ میں راضی ہوگیا یا وہ (فروخت شدہ کنیز ہو) اور اس کے ساتھ صحبت کرے یا مباشرت کرے یا اپنی خدمت میں استعمال کرے یا (جانور ہوتو) اس پرسوار ہو جائے تو اس صورت میں اسے اختیار ہوگا۔

432-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخَيَارِ فِيمَا تَبَايَعَا، حَتّٰى يَفْتَرِقَا عَنْ رِضًا"

حدیث 432:

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما رواه نافع ، عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المتبايعين أنهما بالخيار حتى يتفرقا ، إلا بيع الخيار' رقم الحديث : 4577

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب خيار المتبايعين' رقم الحديث : 3381

اخرجه الإمام الإسفرايني فى "مستخرج أبى عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ إِبْطَالِ الْخِيَارِ قَبْلَ الافْتِرَاقِ' رقم الحديث : 3985

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" باب الباء الموحدة' رقم الحديث : 256

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرم

اخرجه البزار فى "مسنده" فى مسند أبى برزة الأسلمى رضى الله عنه' رقم الحديث : 3860۔

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 1' رقم الحديث : 908

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب الحاء حاطب بن الحارث بن معمر' رقم الحديث : 3115

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب البيوع (15باب فى البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' رقم الحديث : 2547

اخرجه الدارقطنى فى "سننه" فى كتاب البيوع' رقم الحديث : 14

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب البيوع -26باب ما جاء فى البيعين بالخيار مالم يتفرقا' رقم الحديث : 1246

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب التجارات ' فى (17)باب البيعان بالخيار مالم يفترقا' رقم الحديث : 2183

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب البيوع ' فى' رقم الحديث : 4904

اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الاثار" فى كتاب البيوع ' فى (4باب خيار البيعين حتى يتفرقا' رقم الحديث : 5111

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب البيوع' فى باب 4ما يجب على التجار من التوقية فى مبايعتهم' رقم الحديث : 4457

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرى" فى كتاب البيوع' فى باب 4ما يجب على التجار من التوقية فى مبايعتهم' رقم الحديث : 6049

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب البيوع' فى16باب السهولة والسماحة فى الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه فى عفاف' رقم الحديث : 1973

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب البيوع' فى -16باب السهولة والسماحة فى الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه فى عفاف' رقم الحديث : 1976

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ سودا بازی کرتے رہتے ہیں اس وقت تک جب تک وہ اپنی باہمی رضامندی سے الگ نہ ہو جائیں۔

433- فَسَالْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْفُرْقَةِ بِالْاَبْدَانِ، اَوْ بِالْكَلَامِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَلْ بِالْكَلَامِ، وَاِنَّمَا يَقُوْلُ: اَلْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ مَنْ لَا يَعْرِفُ كَلَامَ الْعَرَبِ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى:

﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تْهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾

اِنَّمَا افْتَرَقُوْا بِالْكَلَامِ وَقَدْ كَانَتْ اَبْدَانُهُمْ مُجْتَمِعَةٌ وَّقَالَ

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾

وَاِنَّمَا فَارَقُوْا دِيْنَهُمْ بِالْكَلَامِ .

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ علیحدگی جسمانی طور پر ہوگی یا زبانی طور پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ زبانی طور پر ہوگی۔

وہ فرماتے ہیں: جسمانی علیحدگی مراد وہ لے گا جو عربوں کے کلام سے واقف نہ ہوگا۔ کیا تم نے اللہ کے اس فرمان کی طرف نہیں دیکھا۔

''اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا اس کے بعد ان کے پاس واضح نشانیاں آ گئی ہیں''۔

یہ لوگ زبانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے ان کے جسم تو ایک ہی جگہ پر تھے۔

(بقیہ تخریج حدیث 432) اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب:البيوع' فى -42باب كم يجوز الخيار' رقم الحديث : 2002

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب:البيوع' فى -42باب كم يجوز الخيار' رقم الحديث : 2003

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب:البيوع' فى -44باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' رقم الحديث : 2004

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب:البيوع' فى -46باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع' رقم الحديث : 2008

اخرجه الطيالسى فى "مسند الطيالسى" (فى باب)(193حكيم بن حزام رضى الله عنه' رقم الحديث : 1316

اخرجه أبو عمرو النيسابورى فى "مسند الشافعى" (ومن كتاب البيوع' رقم الحديث : 655

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند المكثرين من الصحابة 'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما' رقم الحديث : 4484

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى (تابع مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنه' رقم الحديث : 5822

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى ' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية من قال البيعان بالخيار ما لم يفترقا' رقم الحديث : 22564

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب البيوع' فى -11باب الصِّدْقِ فِى الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ.' رقم الحديث : 3937

اخرجه ابوداؤد فى "سننه" فى كتاب الإجارة' فى باب :فِى خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ.' رقم الحديث : 3459

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب البيعان بالخيار ما لم يفترقا' رقم الحديث : 14262

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا اور وہ کئی گروہوں میں بٹ گئے اور ہمارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے"۔
انہوں نے اپنے دین کو زبانی طور پر الگ کیا تھا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْبُیُوْعِ اِلٰی اَجَلٍ

باب 143: مخصوص مدت تک سودا کرنا

...—...—...

434-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
لَا یَجُوْزُ الْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ لَا یُعْرَفُ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی ایسی مدت تک سودا کرنا جائز نہیں ہے جس کی پہچان نہ ہو۔

435-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا یَجُوْزُ الْبَیْعُ اِلَی النَّیْرُوْزِ، وَاِلَی الْمَهْرَجَانِ، وَلَا اِلٰی صَوْمِ النَّصَارٰی، وَلَا اِلٰی اِفْطَارِهِمْ، وَلَا یَجُوْزُ الْبَیْعُ اِلَی الْعَطَاءِ، وَلَا اِلَی الْحِصَادِ، وَلَا اِلَی الدِّیَاسِ، وَلَا اِلَی الْجَذَاذِ، وَلَا اِلَی الْقَطَافِ وَلَا اِلَی الْعَصِیْرِ، وَلَا بَاْسَ بِالْبَیْعِ اِلَی الْفِطْرِ، وَاِلَی الْاَضْحٰی، وَاِلَی الْمَوْسَمِ، وَاِلٰی اَجَلٍ مَعْرُوْفٍ عِنْدَ الْمُسْلِمِیْنَ فَالْبَیْعُ اِلٰی هٰذَا الْاَجَلِ جَائِزٌ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

حضرت امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نوروز یا مہرجان جو (ایرانیوں کی مخصوص عید ہے) تک کا سودا کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی عیسائیوں کے روزے تک اور نہ ہی ان کی افطاری تک جائز ہے۔ اسی طرح تنخواہ ملنے تک یا کھیت کٹنے تک کا سودا بھی درست نہیں ہے۔ اسی طرح فصل کی کٹائی، کھجوریں (درخت سے اتارنے)، پھل اتارے جانے، ان کا رس نچوڑنے (وغیرہ) تک کا سودا کرنا بھی جائز نہیں ہے البتہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ تک کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا موسم (حج کے موقع تک) کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا کسی ایسی متعین مدت میں کوئی حرج نہیں ہے جو مسلمانوں کے نزدیک معروف ہو۔ اس مدت تک سودا کرنا جائز ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخِيَانَةُ فِي الْبَيْعِ

باب 144: سودے میں خیانت کرنا

...——...——...

436-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى:
﴿لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا اَمَانٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾
قَالَ: مِنَ الْخِيَانَةِ اَلْكِذْبُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:
''اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو جبکہ تم علم رکھتے ہو''۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ خرید وفروخت کے دوران جھوٹ بولا جائے۔

437-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا مُرَابَحَةً ثُمَّ اِطَّلَعَ عَلٰى اَنَّ الْبَائِعَ قَدْ خَانَهُ، قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُحَطُّ عَنِ الْمُشْتَرِيِّ الْخِيَانَةُ، وَلَا يُحَطُّ عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ
وَسَاَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى مَتَاعًا فَقَصَّرَهُ اَوْ صَبَّغَهُ اَوْ فَتَّلَهُ، فَاَرَادَ اَنْ يَّبِيعَهُ مُرَابَحَةً، وَيَضُمُّ اِلٰى ثَمَنِهِ مَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ
قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَبِعْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَيِّنَ
وَسَاَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى سِلْعَةً اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ بَاعَهُ مُرَابَحَةً وَّالْمُشْتَرِيُّ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّهُ اِشْتَرَاهَا اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص سے مرابحہ کے طور پر کوئی چیز خرید لیتا ہے اور پھر وہ اس بات پر مطلع ہوتا ہے کہ فروخت کرنے والے نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے تو انہوں نے فرمایا: خریدار سے اس خیانت کے حساب سے کمی کر لی جائے گی لیکن منافع میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔
میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کچھ سامان خریدتا ہے اور پھر اسے کم کر دیتا ہے یا اس رنگ دیتا ہے یا اسے ادھر ادھر کر دیتا ہے اور پھر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی قیمت میں وہ چیز بھی شامل کرتا ہے جو اس نے اس پر خرچ کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے بیان نہ کر دے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک طے شدہ مدت کے لئے کوئی سامان خریدتا ہے پھر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے اور اگر خریدار کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے اسے طے شدہ مدت کے لئے خریدا ہو تو اس کے بعد اسے پتہ چلتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کردے۔

بَابُ: اَلْعُيُوْبُ

باب 145: عیب کا بیان

438-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً، ثُمَّ وَطِئَهَا، ثُمَّ وَجَدَ فِيْهَا عَيْبًا فَاَلْزَمَهَا الْمُشْتَرِيَّ، وَقَضٰى عَلَى الْبَائِعِ بِعُشْرِ الثَّمَنِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو کسی دوسرے شخص سے کوئی کنیز خرید لے اور پھر اس کے بعد صحبت کرلے پھر وہ شخص اس کنیز میں کوئی عیب پائے تو وہ کنیز خریدار کے پاس رہے گی اور فروخت کرنے والا شخص اس کی قیمت کا دسواں حصہ (خریدار کو) ادا کرے گا۔

439- قَالَ: وَسَاَلْتُ زَيْدًا ابن على رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا مَا مَعْنٰى هٰذَا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ نُقْصَانُ الْعَيْبِ الْعُشْرُ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَجَدَهَا حُبْلٰى؟ فَقَالَ: يَرُدُّهَا، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَرُدَّهَا؟ حَتّٰى وَلَدَتْ وَلَدًا حَيًّا اَوْ مَيِّتًا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كَانَ حَيًّا فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهٗ مِثْلَ نُقْصَانِ الْحَبْلِ، اَوْ اَكْثَرَ لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ، وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ رَجَعَ بِتَمَامِ نُقْصَانِ الْحَبْلِ، وَاِنْ كَانَ الْوَلَدُ مَيِّتًا رَجَعَ بِنُقْصَانِ الْحَبْلِ كُلِّهٖ۔

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ الْجَارِيَةَ فَيَجِدُهَا اٰبِقَةً اَوْ مَجْنُوْنَةً اَوْ تَبُوْلَ عَلَى الْفِرَاشِ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا عَيْبٌ فَيَرُدُّهَا

قُلْتُ: فَاِنْ عَرَضَهَا عَلٰى بَيْعٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَكُوْنُ هٰذَا رِضًا قَالَ: وَاِنْ كَانَ وَطِئَهَا كَانَ رَضِيَ اَوْ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ قَدْ رَضِيْتُهَا؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاِنْ قَبَّلَهَا لِشَهْوَةٍ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ رِضًا۔

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى ثَوْبًا. فَقَطَعَهٗ قَمِيْصًا وَّخَاطَهٗ، ثُمَّ وَجَدَ بِهٖ عَيْبًا؟ قَالَ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ يَعْلَمُ، كَانَ ذٰلِكَ رِضًا، وَاِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمَ رَجَعَ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ ـ

سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى سِلْعَةً فَبَاعَهَا، ثُمَّ اِطَّلَعَ عَلٰى عَيْبٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ لِاَنَّ الْبَائِعَ لَمْ يُوَفِّهٖ شَرْطَهٗ ـ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اس کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: عیب کی کمی (قیمت کا) دسواں حصہ ہوتی ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کنیز کو خریدتا ہے اور پھر اسے حاملہ پاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اسے واپس کردے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے واپس نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ کنیز ایک زندہ یا ایک مردہ بچے کو جنم دے دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ بچہ زندہ ہوتا ہے تو اگر اس بچے کی قیمت حاملہ ہونے کی وجہ سے کمی کی قیمت کے مانند ہو یا اس سے زیادہ ہو تو وہ پھر کسی چیز میں رجوع نہیں کرے گا لیکن اگر وہ اس سے کم ہو تو وہ حاملہ ہونے کے نتیجے میں جو قیمت میں کمی ہوئی تھی وہ (خریدار سے) واپس لے گا۔

اگر بچہ مردہ ہوتا ہے تو وہ حاملہ ہونے کی وجہ سے قیمت میں ہونے والی کمی (جتنی رقم) واپس لے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک کنیز خریدتا ہے پھر اسے نافرمان یا مجنون پاتا ہے یا وہ کنیز بستر پر پیشاب کردیتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ عیب ہے وہ اس کنیز کو واپس کردے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے آگے فروخت کرنے کے لئے پیش کردیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رضامندی شمار نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے تو گویا وہ اس سے راضی ہوگیا یا وہ اپنی زبان کے ذریعے یہ کہہ دیتا ہے کہ میں اس سے راضی ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لے لیتا ہے تو یہ رضامندی شمار نہیں ہوگی۔

میں نے امام بن زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک کپڑا خریدتا ہے پھر اسے کاٹ کر ایک قمیص بنالیتا ہے اور اسے سی لیتا ہے پھر وہ اس کپڑے میں کوئی عیب پاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے عیب کے علم کے باوجود ایسا کیا تھا تو یہ اس کی رضامندی شمار ہوگی لیکن اگر اس نے لاعلمی کے اندر ایسا کیا تھا اور بعد میں پتہ چلا تو وہ عیب کے حوالے سے ہونے والی کمی (خریدار سے) وصول کرلے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی سامان خرید کر پھر اسے فروخت کردیتا ہے پھر اس کے بعد اسے عیب کا پتہ چلتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عیب کی وجہ سے ہونے والی کمی واپس لے گا' کیونکہ فروخت کر...

والے نے اس کے ساتھ شرط کو پورا نہیں کیا۔
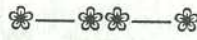
بَابُ: بَيْعُ الثِّمَارِ

باب 146: پھلوں کی خرید وفروخت

440-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتّٰى يُعْقَدَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَزْهُوَ، يَعْنِيْ يَصْفَرَّ،اَوْ يَحْمَرَّ

◇◇440:

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب المزابنة والمحاقلة' رقم الحديث : 3499

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرٰى" في كتاب البيوع باب المزابنة والمحاقلة' رقم الحديث : 10422

اخرجه الإمام مالك في "الموطأ "برواية المصمودي' في كتاب البيوع (13باب ما جاء في المزابنة والمحاقلة' رقم الحديث : 1295

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ النَّاهِيَةِ عَنْ كراء الأرض' رقم الحديث : 4192

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع ' في -5باب البيع المنهي عنه' رقم الحديث : 4996

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع' رقم الحديث : 710

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث : 11035

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في من مسند أبي سعيد الخدري' رقم الحديث : 1191

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:البيوع' في -82باب بيع المزابنة وهي بيع الثمر بالتمر وبيع الزبيب بالكرم وبيع العرايا' رقم الحديث : 2074

◇◇440:

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ حَظْرِ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ' رقم الحديث : 4076

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع ما جاء في بيع الحنطة في سنبلها' رقم الحديث : 3481

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرٰى" في كتاب البيوع باب ما يذكر في بيع الحنطة في سنبلها' رقم الحديث : 10392

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب البيوع -15باب ما جاء كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' رقم الحديث : 1226

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما' رقم الحديث : 4493

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع' في -13باب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ' رقم الحديث : 3943

اخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب البيوع' في باب :فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.' رقم الحديث : 3370

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' رقم الحديث : 14321

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلة اور مزابنة اور درختوں کے تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے، پھل کے پکنے یعنی زرد یا سرخ ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

441-قَالَ الْإِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَيْعُ الْمُزَابَنَةِ، بَيْعُ التَّمَرِ بِالتَّمَرِ، وَالْمُحَاقَلَةَ: بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْإِزْهَارُ: اَلْإِصْفِرَارُ وَالْإِحْمِرَارُ۔

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِيُ الثَّمْرَةَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ عَلٰى اَنْ يَّقْطَعَهَا؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِ اشْتَرَاهَا قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ عَلٰى اَنْ يَّتْرُكَهَا حَتّٰى تَبْلُغَ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا لَا يَحِلُّ وَلَا يَجُوْزُ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں (کھجور کی دوسری قسم کو) فروخت کر دیا جائے۔

اور محاقلہ یہ ہے: گندم کے عوض میں کھیت کو فروخت کر دیا جائے۔

لفظ ''ازہار'' کا مطلب زرد یا سرخ ہونا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی ایسا پھل خریدتا ہے جو ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہوا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے دریافت کیا اگر وہ پھل کاٹنے کے قابل ہونے سے پہلے خرید لیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اس وقت تک درخت پر رہنے دے گا جب تک وہ کاٹنے کے قابل نہیں ہو جاتا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال نہیں ہے اور نہ ہی جائز ہے۔

442-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

✧✧✧442:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله : ليس على المسلم فی عبده ولا فی فرسه صدقة' رقم الحديث : 1877

اخرجه البيهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب الزكاة باب فرض الإبل السائمة' رقم الحديث : 2424

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" كتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرم

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من الميم' رقم الحديث : 4358

اخرجه الإمام البوصيری فی "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب البيوع باب النهی عن الغش' رقم الحديث : 2759

اخرجه البزار فی "مسنده" فی : المجلد الأول ' فی : مسند عمر بن الخطاب' رقم الحديث : 112

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب البيوع -25باب ما جاء فی ابتياع النخل بعد التأبير والعبد وله مال' رقم الحديث : 1244

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَاعَ نَخْلاً فِيهِ ثَمْرَةٌ فَالثَّمْرَةُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْرِطَ الْمتبَاعَ، وَمَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا لَهُ مَالٌ

(بقیہ تخریج حدیث 442) اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب البيوع باب ما جاء في مال العبد' رقم الحديث : 10542

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب البيوع' في باب 76العبد يباع ويستثني المشترى ماله' رقم الحديث : 4636

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب ما قذفه البحر' في باب 19ذكر العبد يعتق وله مال' رقم الحديث : 4992

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:المساقاة' في -18باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل' رقم الحديث : 2250

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع' في' رقم الحديث : 4922

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب الرسالة إلا ما كان معادا' رقم الحديث : 1162

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة' مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما' رقم الحديث : 4552

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في تابع مسند جابر' رقم الحديث : 2139

اخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب الإجارة' في باب :فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ.' رقم الحديث : 3437

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع العبد وله مال أو الأرض وفيها زرع لمن يكون' رقم الحديث : 14620

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي ' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية الرجل يشترى العبد له المال أو النخل فيه التمر' رقم الحديث : 22520

:442◊◊◊

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من الميم' رقم الحديث : 4369

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب ثمر الحائط يباع أصله' رقم الحديث : 3450

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُوجِبِ لِبَائِعِ النَّخْلِ ثَمَرَتَهُ بَعْدَ الإِبَارِ' رقم الحديث : 4120

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2' رقم الحديث : 2036

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما' رقم الحديث : 13130

اخرجه الإمام مالك في "الموطأ" "برواية المصمودي' في كتاب البيوع (7باب ما جاء في ثمر المال يباع أصله' رقم الحديث : 1279

اخرجه الشيباني في "موطأ الإمام محمد": كتاب (1)البيوع في التجارات والسلم باب من باع نخلا مؤبرا (1)أو عبدا وله مال' رقم الحديث : 791

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب البيوع باب ثمر الحائط يباع أصله' رقم الحديث : 10357

اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب البيوع ' في (6باب بيع الثمار قبل أن تتناهى' رقم الحديث : 5160

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:البيوع' في -90باب من باع نخلا قد أبرت أو أرضا مزروعة أو بإجارة' رقم الحديث : 2090

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:الشروط ' في -2باب إذا باع نخلا قد أبرت' رقم الحديث : 2567

اخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب)(1ما روى سالم بن عبد الله عن أبيه رضى الله عنهما' رقم الحديث : 1805

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما' رقم الحديث : 4502

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع' رقم الحديث : 683

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع' رقم الحديث : 684

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع' في -15باب مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا ثَمَرٌ.' رقم الحديث : 3982

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي ' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية الرجل يشترى العبد له المال أو النخل فيه التمر' رقم الحديث : 22519

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع العبد وله مال أو الأرض وفيها زرع لمن يكون' رقم الحديث : 14624

فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ اشْتَرٰى حِقْلاً فِيْهِ زَرْعٌ فَالزَّرْعُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی باغ کو فروخت کرے جس میں پھل موجود ہو تو وہ پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت شمار ہو گا سوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے اور جو شخص کوئی ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے کی ملکیت شمار ہو گا ماسوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کردے اور جو شخص کسی کھیت کو خریدے جس میں فصل موجود ہو تو وہ فصل فروخت کرنے والے کی ہو گی ماسوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کردے۔

443-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ لِمَنْ يَعْصُرُهُ خَمْرًا؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ .

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى ثَمْرَةَ بُسْتَانٍ وَاسْتَثْنٰى اَلْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي ثَمْرَةَ نَخْلَةٍ غَيْرَ مَعْرُوْفَةٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَجُوْزُ هٰذَا الْبَيْعُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: بِعْتُ هٰذَا قَوَاصِرَ وَاسْتَثْنَيْتُ خَمْسَ قَوَاصِرَ لَمْ اَعْلَمُهُنَّ، وَلِيَ الْخِيَارُ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَيْنَكُمَا فَاسِدٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے انگور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا جسے نچوڑ کر شراب بنائی جاتی ہے انہوں نے فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں (یعنی میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں)

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی باغ کا پھل خرید لیتا ہے اور فروخت کرنے والا خریدار کے سامنے کسی غیر متعین درخت کے پھل کا سودا کر لیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سودا جائز نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمی ان کے پاس مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک بولا یہ قواصر فروخت کیا ہے اور میں نے ان میں سے پانچ قواصر کو مستثنیٰ کر لیا ہے جن کو میں نے متعین نہیں کیا اور میں نے اختیار بھی اپنے پاس رکھا ہے۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کے درمیان سودا فاسد ہو گیا ہے۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: بَيْعُ الْغَرَرِ

باب 147: دھوکے کا سودا

444-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

حدیث 444:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی نهيه عن بيع الحصاة' رقم الحديث : 4772

اخرجه البيهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع بيع خيار الرؤية' رقم الحديث : 3373

اخرجه الإمام الإسفراينی فی "مستخرج أبی عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ حَظْرِ بَيْعِ الْغَرَرِ وبيع الحصى وبيع حَبَل الحَبَلَة رقم الحديث : 3955

اخرجه الإمام البوصيری فی "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب البيوع باب تحريم بيع الخمر' رقم الحديث : 2855

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 1' رقم الحديث : 304

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب السين سهل بن سعد الساعدی' رقم الحديث : 5899

اخرجه الإمام مالك فی "الموطأ" "برواية المصمودی' فی كتاب البيوع (34باب بيع الغرر' رقم الحديث : 1345

اخرجه الشيبانی فی "موطأ الإمام محمد "فی : كتاب (1)البيوع فی التجارات والسلم باب بيع (1)الغرر' رقم الحديث : 774

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب البيوع باب النهی عن بيع السنين' رقم الحديث : 10389

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب التجارات ' فی (23)باب النهی عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر' رقم الحديث : 2195

اخرجه النسائی فی "المجتبى من السنن" فی كتاب البيوع' فی باب 27بيع الحصاة' رقم الحديث : 4518

اخرجه النسائی فی "السنن الكبرىٰ" فی كتاب البيوع' فی باب 26بيع الحصاة' رقم الحديث : 6109

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب البيوع (20باب فی النهی عن بيع الغرر' رقم الحديث : 2554

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب البيوع' رقم الحديث : 46

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب البيوع -17باب ما جاء فی كراهية بيع الغرر' رقم الحديث : 1230

اخرجه أبو محمد الكسی فی "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فی أحاديث بن عمر' رقم الحديث : 746

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی (من مسند بنی هاشم)(مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبی صلى الله عليه و سلم' رقم الحديث : 2752

اخرجه البستی فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب البيوع ' فی -5باب البيع المنهی عنه' رقم الحديث : 4951

اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی كتاب البيوع' فی -2باب بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِی فِيهِ غَرَرٌ' رقم الحديث : 3881

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية فی بيع الغرر والعبد الآبق' رقم الحديث : 20509

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع المجهول والغرر' رقم الحديث : 14508

445- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَيْعُ مَا فِيْ بَطْنِ الْاَمَةِ غَرَرٌ وَّبَيْعُ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَحْمِلُ الْاَنْعَامُ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَحْمِلُ النَّخْلُ هٰذَا الْعَامَ غَرَرٌ، وَبَيْعُ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَخْرُجُ شَبَكَةُ الصَّيَّادِ غَرَرٌ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَاِنْ اِشْتَرٰى سَمَكَةً فِيْ مَا كَانَ يُوْخَذُ بِغَيْرِ تَصِيْدُ فَالشِّرَاءُ جَائِزٌ، وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْخَذُ اِلَّا بِتَصَيُّدٍ فَهُوَ غَرَرٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کے پیٹ میں موجود (بچے) کوفروخت کرنا دھوکا ہے۔ جانوروں کے پیٹ میں موجود (بچوں کو) فروخت کرنا دھوکا ہے۔ جانور کو جو حمل ہوگا (یعنی جو بھی اس کے ہاں پیدا ہوگا) اسے فروخت کرنا دھوکا ہے اس سال کھجور کے درخت پر جو پھل لگے گا اسے فروخت کرنا دھوکا ہے غوطہ خور جو نکال کر لائے گا' اس کا سودا کرنا دھوکا ہے۔ صیاد کے جال مین سے جو چیز نکلے گی اسے فروخت کرنا دھوکا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایسی مچھلی خریدتا ہے جو وہاں سے نکالی جاتی ہے جہاں سے شکار کئے بغیر نکل آتی ہے (یعنی تالاب میں سے) تو سودا درست ہوگا اور اگر وہ صرف شکار کے ذریعے نکالی جاسکتی ہے تو یہ بھی دھوکا شمار ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: بَيْعُ الطَّعَامِ

باب **148**: اناج فروخت کرنا

446-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اِشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوْزَنُ فَقَبَضْتَهُ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَكَالَهُ، اَوْ تَزِنَهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب کوئی ایسی چیز خریدو جسے ماپا جاتا ہو اور وزن کیا جاتا ہو تم اسے قبضے میں لے لو تو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم خود اسے ماپ نہ لو یا اس کا وزن نہ کرلو۔

447-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا بَاْسَ بَيْعُ الْمُجَازَفَةِ مَا لَمْ يُسَمَّ كَيْلًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ''مجازفہ'' کی طرز کے سودے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک ماپ کا تعین نہ کیا جائے۔

448-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُعَدُّ عَدَدًا مِثْلَ الْجُوْزِهِ وَالْبِيْضِ وَقَبَضْتَهُ عَلٰى عَدَدٍ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَعُدَّهُ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَإِنْ اِشْتَرَيْتَ اَرْضًا مُزَارَعَةً فَبِعْتَهَا قَبْلَ اَنْ تَزْرَعَهَا، فَذٰلِكَ جَائِزٌ۔

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى طَعَامًا عَلٰى اَنَّهُ عَشَرَةُ اَصْوَاعٍ فَوَجَدَهُ اَحَدَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْهُ اِلَّا عَشَرَةَ اَصْوَاعٍ

قُلْتُ: فَإِنْ وَجَدَهَا تِسْعَةً؟

قَالَ: يَكُوْنَ لَهُ ذٰلِكَ تِسْعَةُ اِعْشَارِ الثُّمُنِ، اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّ لِاَنَّهُ لَمْ يُوفِهِ شَرْطَهُ۔

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ عَلٰى اَنَّهُ عِشْرُوْنَ شَاةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، فَوَجَدَهَا اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ؟

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْبَيْعُ فَاسِدٌ

قُلْتُ: فَإِنْ وَجَدَهَا تِسْعَةَ عَشَرَ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْبَيْعُ فَاسِدٌ

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ سَمّٰى لِكُلِّ شَاةٍ ثَمَنًا قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَجَدَهَا زَائِدَةً فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَّاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً اَخَذَهَا اِنْ اَحَبَّ كُلَّ شَاةٍ بِمَا سَمّٰى۔

آراءامام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی ایسی چیز خریدو جن کی گنتی کی جاتی ہو جیسے بادام یا انڈہ اور تم گنتی کے حساب سے اسے قبضے میں لے لوتو تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم دوبارہ گنتی نہ کرلو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی زمین کو خریدتے ہو جہاں زراعت ہوتی ہے پھر وہاں زراعت کرنے سے پہلے فروخت کردیتے ہو تو یہ جائز ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی اناج خریدتا ہے اس شرط پر کہ اس میں دس صاع ہوں گے لیکن پھر وہ اسے گیارہ صاع پاتا ہے۔

تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے صرف دس صاع ملیں گے۔

میں نے دریافت کیا: لیکن اگر وہ نو صاع پاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ حق ہوگا کہ وہ قیمت کے دس حصوں میں سے نو ادا کرے۔ اگر وہ چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کردے (یعنی سودے کو ختم کردے) کیونکہ دوسرے فریق نے اس شرط کو پورا نہیں کیا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص سے بکریوں کا ایک ریوڑ خریدتا ہے کہ اس میں بیس بکریاں ہوں گی اور دس دینار کے عوض میں خریدتا ہے پھر وہ اکیس بکریاں پاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

بیع فاسد ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ انیس بکریاں پاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: بیع فاسد ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ ہر بکری کی قیمت مقرر کر دیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ زائد بکریاں پاتا ہے تو بیع فاسد ہوگی اور اگر بکریاں کم پائے گا تو اس کی مرضی ہے اگر وہ چاہے تو طے شدہ قیمت کے عوض میں ہر ایک بکری کو لے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: بَيْعُ الرَّطَبِ بِالتَّمَرِ

باب 149: چھوارے کے عوض میں کھجور کا سودا کرنا

449-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَرِهَ بَيْعَ الرَّطَبِ بِالتَّمَرِ، وَقَالَ: اِنَّهٗ يَنْقُصُ اِذَا اُجِفَّ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے چھوارے کے عوض میں کھجور کا سودا کرنے سے منع کیا ہے اور اس طرح سودے کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے' جب یہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

450-وَقَالَ: سَاَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَفِيْزِ حِنْطَةٍ بِقَفِيْزِ دَقِيْقٍ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَجُوْزُ

وَسَاَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَفِيْزِ حِنْطَةٍ بِقَفِيْزِ سَوِيْقٍ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَجُوْزُ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَشْرَةِ اَرْطَالٍ حَلًّا اَوْ اَكْثَرَ بِقَفِيْزِ سمسم

فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كَانَ فِي الْقَفِيْزِ عَشْرَةُ اَرْطَالٍ حَلًا اَوْ اَكْثَرَ، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ، وَاِنْ كَانَ مَا فِيْهِ مِنَ الْحَلِّ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ اَرْطَالٍ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے آٹے کے ایک قفیز کے عوض میں گندم کا ایک قفیز کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ستو کے ایک قفیز کے عوض میں گندم کے ایک قفیز کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اگر کوئی شخص ایک قفیز تلوں کے عوض میں دس رطل تلوں کا تیل خرید لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر ایک قفیز میں دس رطل تیل آجاتا ہے یا اس سے زیادہ آتا ہے تو بیع فاسد شمار ہوگی لیکن اگر اس میں دس رطل سے کم آتا ہے تو بیع درست شمار ہوگی۔

بَابُ: اَلتَّفرِیْقُ بَیْنَ ذَوِی الْاَرْحَامِ مِنَ الرَّقِیْقِ

باب **150**: غلاموں میں سے ذوی الارحام کے درمیان علیحدگی کروانا

451-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَقِیْقٍ فَتَصَفَّحَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِیْقَ، فَنَظَرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ کَئِیْبَیْنِ حَزِیْنَیْنِ مِنْ بَیْنِ الرَّقِیْقِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِیْ اَرٰی هٰذَیْنِ کَئِیْبَیْنِ حَزِیْنَیْنِ مِنْ بَیْنِ الرَّقِیْقِ؟

فَقَالَ زَیْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِحْتَجْنَا اِلٰی نَفَقَةٍ عَلَی الرَّقِیْقِ، فَبِعْنَا وَلَدًا لَهُمَا فَاَنْفَقْنَا ثَمَنَهٗ عَلَی الرَّقِیْقِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِرْجِعْ حَتّٰی تَسْتَرِدَّهٗ، مِنْ حَیْثُ بِعْته فَرُدَّهٗ عَلٰی اَبَوَیْهِ

وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیَهٗ یُنَادِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکُمْ اَلَّا تُفَرِّقُوْا بَیْنَ ذَوِی الْاَرْحَامِ مِنَ الرَّقِیْقِ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کچھ غلاموں اور کنیزوں کو لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کا جائزہ لیا آپ نے ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو غمگین اور پریشان دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں تمام غلاموں اور کنیزوں میں سے ان دونوں کو غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں ان غلاموں اور کنیزوں پر خرچ کرنے کی ضرورت تھی تو ہم نے ان دونوں کے بچے کو فروخت کر دیا اور ان کی قیمت ان غلاموں اور کنیزوں پر خرچ کر دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اس کو واپس لے کر آؤ جہاں تم نے اسے فروخت کیا ہے اور اسے اس کے ماں باپ کے حوالے کر دو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منادی سے یہ اعلان کروایا: اللہ کے رسول تم لوگوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں' غلاموں میں ذوی الارحام کے درمیان علیحدگی نہ کروائی جائے۔

بَابُ: اَلْاِسْتِبْرَاءُ فِی الرَّقِیْقِ

باب 151: کنیز کا استبراء

•••——•••——•••

452-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی جَارِیَةً فَلَا یَقْرُبْهَا حَتّٰی یَسْتَبْرِئَهَا بِحَیْضَةٍ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص کسی کنیز کو خریدے تو اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے (یعنی صحبت نہ کرے) جب تک ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء نہ کر لے۔

453-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَمْلُوْکَتَانِ اُخْتَانِ فَوَطِیَ اَحَدَهُمَا، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّطَاَ الْاُخْرٰی؟

فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّطَاَ الْاُخْرٰی حَتّٰی یَبِیْعَ الَّتِیْ وَطِئَهَا اَوْ یُزَوِّجَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی زیر ملکیت دو بہنیں ہوں وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور وہ دوسری کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے دوسری کے ساتھ صحبت کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اس کنیز کو فروخت نہیں کر دیتا جس کے ساتھ وہ پہلے صحبت کرتا تھا یا اس کی کہیں اور شادی نہیں کر دیتا۔

454-سَاَلْتُ زَیْدًا بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا کَانَتْ لَا تَحِیْضُ بِکَمْ یَسْتَبْرِئُهَا؟

فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِشَهْرٍ

قُلْتُ: فَاِنْ کَانَ مَلَکَهَا بِهِبَةٍ اَوْ مِیْرَاثٍ، اَوْ وَقَعَتْ فِیْ سَهْمِهٖ مِنَ الْمَغْنَمِ کُلُّهٗ سَوَاءٌ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا' جسے حیض نہیں آتا اس کا استبراء کیسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ایک مہینے کے حساب سے ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: وہ شخص ہبہ یا وراثت کے ذریعے اس کنیز کا مالک بن جاتا ہے یا مال غنیمت میں سے اس کے حصے میں آجاتی ہے تو یہ تمام صورتیں برابر شمار ہوں گی (ہر ایک میں استبراء ضروری ہوگا؟)

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

455-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُبَالٰی اَنْ یُّوْطَانَ حَتّٰی یَضَعْنَ اِذَا كَانَ الْحَبَلُ مِنْ غَیْرِكَ اَصَبْتَهَا شِرَاءً اَوْ خُمُسًا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا ہے اس وقت تک جب تک وہ بچے کو جنم نہ دیں۔ اگر وہ حمل تمہاری بجائے کسی اور کا ہو اور تم نے اسے خرید کر یا مالِ خمس میں سے حاصل کیا ہو۔

456-وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَاءُ یَسْقِی الْمَاءَ، وَیَشُدُّ الْعَظْمَ، وَیُنْبِتُ اللَّحْمَ"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: پانی' پانی کو سیراب کرتا ہے اور ہڈی کو مضبوط کرتا ہے اور گوشت اگاتا ہے۔

457-وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغْیِ وَاَجْرِ مَاءِ كُلِّ عَسِیْبٍ وَهِیَ الْفُحُوْلُ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ عورت کے معاوضے اور جفتی کے لئے اونٹ (یا نر جانور کرائے پر دینے) سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عسیب" سے مراد "نر" ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْغَشُّ وَالْاِحْتِكَارُ وَتَلَقِّی الرُّكْبَانِ

باب 152: دھوکا، ذخیرہ اندوزی، تاجروں سے (منڈی سے باہر) ملنا

...——...——...

458-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا بَیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوْا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ"

حدیث 458:

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب البیوع باب لا یبع حاضر لباد' رقم الحدیث : 3595

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث : 349

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبیر" المحلی من اللام' رقم الحدیث : 1508

اخرجه البزار فی "مسنده" فی: مسند عَمْرو بن عوف رضی الله عنه' رقم الحدیث : 3398۔

اخرجه الإمام الإسفراینی فی "مستخرج أبی عوانة" مُبْتَدأُ كِتَابِ الْبُیُوعِ بَیَانُ حَظْرِ التَّصْرِیَةِ، وَبَیْعِ الْمُصَرَّاةِ' رقم الحدیث : 4016

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 7' رقم الحدیث : 7411

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی الی المعجم الصغیر" فی باب السین من اسمه سعد' رقم الحدیث : 466

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبیر" فی باب السین سمرة بن جندب الفزاری' رقم الحدیث : 6930

اخرجه البیهقی فی "السنن الكبری" فی كتاب البیوع باب لا یبیع حاضر لباد' رقم الحدیث : 10687

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب التجارات ' فی (15) باب النهی أن لا یبع حاضر لباد' رقم الحدیث : 2176

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شہری شخص کسی دیہاتی کے ساتھ سودا نہ کرے۔ لوگوں کو رہنے دو اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔

459-وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (منڈی سے باہر) سواروں سے ملنے سے بھی منع کیا ہے۔

460-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(بقیہ تخریج حدیث 458) اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب البیوع' فی باب 17 بیع الحاضر للبادی' رقم الحدیث : 4495

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البیوع' فی باب 16 بیع الحاضر للبادی' رقم الحدیث : 6086

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب السبق بین الخیل وما روی فیه عن النبی صلی الله علیه و سلم وهو زیادة فی الکتاب' رقم الحدیث : 18

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب البیوع -13 باب ما جاء لا یبیع حاضر لباد' رقم الحدیث : 1223

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب: البیوع' فی -69 باب من کره أن یبیع حاضر لباد بأجر' رقم الحدیث : 2051

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب البیوع ' فی -5 باب البیع المنهی عنه' رقم الحدیث : 4960

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب البیوع ' فی (3 باب تلقی الجلب' رقم الحدیث : 5108

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند العشرة المبشرین بالجنة ' (مسند أبی بکر الصدیق رضی الله عنه' رقم الحدیث : 14330

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی مسند جابر' رقم الحدیث :1839

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب) 10 ما روی عن أبو الزبیر عن جابر رضی الله عنهما' رقم الحدیث :1752

اخرجه أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (من الجزء الثانی من اختلاف الحدیث من الأصل العتیق' رقم الحدیث :839

اخرجه الحمیدی فی "مسند الحمیدی" (فی باب) أحادیث جابر بن عبد الله الأنصاری رضی الله عنه' رقم الحدیث : 1270

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب البیوع باب لا یبیع حاضر لباد' رقم الحدیث :14872

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی ' فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب البیوع والأقضیة فی بیع الحاضر لباد' رقم الحدیث :20893

حدیث 460:

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرک" فی: کتاب البیوع' رقم الحدیث :2154

اخرجه البزار فی "مسنده" فی: مسند عامر بن ربیعة رضی الله عنه' رقم الحدیث :3797۔

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بقیة الأشیاء التی من کانت منه أن یکون منه صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث :1136

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 4 من اسمه علی' رقم الحدیث :3773

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب الهاء هلال بن الحارث أبو الحمراء' رقم الحدیث :524

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الإیمان' فی: باب قَوْلِ النَّبِیِّ -صلی الله تعالی علیه وسلم - مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا' رقم الحدیث :294

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب البیوع ' فی' رقم الحدیث :4905

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب البیوع (10 باب فی النهی عن الغش' رقم الحدیث : 2541

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب التجارات ' فی (36) باب النهی عن الغش' رقم الحدیث :2225

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَارِجِه، فَاَعْجَبَهُ فَاَدْخَلَ يَدَهُ اِلٰى دَاخِلِه، فَاَخْرَجَ مِنْهُ قَبْضَةً، فَكَانَ اَرْدَأُ مِنَ الْخَارِجِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ظاہری حصے کی طرف دیکھا تو وہ آپ کو پسند آیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا اور اس میں سے ایک مٹھی نکالی تو وہ باہر والے کی بہ نسبت ہلکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے ساتھ دھوکا کرے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

461-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

جَالِبُ الطَّعَامِ مَرْزُوْقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ عَاصٍ مَلْعُوْنٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا اِحْتِكَارَ اِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (جائز طریقے سے) رزق کمانے والے کو رزق دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوز نافرمان اور ملعون ہیں۔

حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذخیرہ اندوزی صرف گندم، جو اور کھجور میں ہوتی ہے۔

462-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 462:

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب التجارات ' في (30) باب ماجاء في كراهية الأيمان في الشراء والبيع' رقم الحديث :2207

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" كِتَابُ الإِيمَانِ بَيَانُ الْأَعْمَالِ الَّتِي يَسْتَوْجِبُ صَاحِبُهَا عَذَابَ اللّٰهِ وَغَضَبَهُ' رقم الحديث :94

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب المواعظ باب جامع في المواعظ' رقم الحديث :7191

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الشهادات باب تأكيد اليمين بالزمان والحلف على المصحف' رقم الحديث :20489

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب البيوع' في باب 6الحلف الواجب للخديعة في البيع' رقم الحديث :4462

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب القضاء ' في باب 52اليمين بعد العصر' رقم الحديث :6020

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب السير' باب 35ما جاء في نكث البيعة' رقم الحديث :1595

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في الرابع و الثلاثون من شعب الإيمان و هو باب في حفظ اللسان عما لا يحتاج إليه' رقم الحديث :4850

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:الشهادات ' في -22باب اليمين بعد العصر' رقم الحديث :2527

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:الأحكام ' في -48باب من بايع رجلا لا يبايعه إلا للدنيا' رقم الحديث :6786

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث :7435

اخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب الإجارة' في باب :في مَنْعِ الْمَاءِ.' رقم الحديث :3476

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا إِنْ أَعْطَاهُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا، وَفٰى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ

وَرَجُلٌ لَهُ مَاءٌ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ يَمْنَعُهُ سَابِلَةَ الطَّرِيْقِ

وَرَجُلٌ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ، لَقَدْ أُعْطِيَ فِيْ سِلْعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا الْآخَرُ مُصَدِّقًا لِلَّذِيْ قَالَ وَهُوَ كَاذِبٌ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی کی بیعت کرتا ہے اگر وہ امام اسے دنیاوی چیز دے دیتا ہے تو وہ اس بیعت کو پورا کرتا ہے اور اگر امام اسے نہیں دیتا تو وہ اس کو پورا نہیں کرتا۔ ایک وہ شخص جس کا راستے میں پانی (چشمہ یا کنواں) ہو جو راستے کو سیراب کرسکتا ہو اور وہ مسافر کو اسے استعمال کرنے سے منع کردے اور ایک وہ شخص جو عصر کے بعد قسم اٹھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی' اتنی قیمت دی گئی تھی اور دوسرا شخص اس کی قسم کی تصدیق کرتے ہوئے اس کو خرید لے' جبکہ اس شخص نے جھوٹی قسم اٹھائی ہو۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: مَنْ مَلَكَ ذَا رِحْمٍ مَحْرِمٍ

باب 153: جب کوئی شخص کسی محرم کا مالک بن جائے

463-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَلَكَ ذَا رِحْمٍ مَحْرِمٍ فَهُوَ حُرٌّ".

حدیث 463:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مراده بقوله: لن یجزی ولد والده' رقم الحدیث :4706

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب العتق باب العتق' رقم الحدیث :6247

اخرجه عبد الله بن المبارك فی "السند" الکفارات والنذور' رقم الحدیث :225

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرك" فی: کتاب العتق' رقم الحدیث :2851

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من الیم' رقم الحدیث :2298

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2' رقم الحدیث :1438

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب العتق' فی (5) باب من ملك ذا رحم محرم فهو حر' رقم الحدیث :2524

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ محرم آزاد شمار ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: بَيْعُ الْمُدَبَّرِ وَاُمَّهَاتُ الْاَوْلَادِ

باب154: مدبر یا امہات اولاد کو فروخت کرنا

•••———•••———•••

464-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یُجِیْزُ بَیْعَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَكَانَ یَقُوْلُ: اِذَا مَاتَ سَیِّدًا وَّلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَهِیَ حُرَّةٌ مِّنْ نَصِیْبِهٖ، لِاَنَّ الْوَلَدَ قَدْ مَلَكَ مِنْهَا شِقْصًا، وَاِنْ كَانَ لَا وَلَدَ لَهَا بِیْعَتْ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے امہات اولاد کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کا آقا فوت ہو جائے اور اس کنیز کا اس آقا سے بچہ ہو تو وہ کنیز اس آقا کے مال میں سے آزاد شمار ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بچے نے کنیز میں سے ایک حصے کو ملکیت میں لینا ہے لیکن اگر اس کنیز کا کوئی بچہ نہیں ہوتا تو اسے فروخت کر دیا جائے گا۔

465-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اِنَّ لِیْ اَمَةٌ قَدْ وَلَدَتْ مِنِّیْ اَفَاَهِبُهَا لِاَخِیْ؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : نَعَمْ! فَوَهَبَهَا لِاَخِیْهِ، فَوَطَأَ هُمَا فَوَلَدَهَا ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَهِبُهَا لِاَخٍ لِیْ اٰخَرَ، قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ! فَوَطِئُوْهَا جَمِیْعًا وَّاَوْلَدُوْهَا

(بقیہ تخریج حدیث463)اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب السین سمرة بن جندب الفزاری' رقم الحدیث :6852

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب العتق باب من یعتق بالملك' رقم الحدیث :21211

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب ما قذفه البحر ' فی باب 7ذکر اختلاف ألفاظ الناقلین لخبر سمرة فی ذلك والاختلاف علی قتادة فیه' رقم الحدیث :4903

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الأحکام -28باب فمن ملك ذا رحم محرم' رقم الحدیث :1365

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب العتاق ' فی (2باب الرجل یملك ذا رحم محرم منه هل یعتق علیه أم لا' رقم الحدیث :4340

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البصریین(ومن حدیث سمرة بن جندب' رقم الحدیث :20240

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" فی کتاب العتق' فی باب :فِیْمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ' رقم الحدیث :3951

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب)(34وما أسند عن سمرة بن جندب رضی الله عنه' رقم الحدیث : 910

وَهُمْ ثَلَاثَةٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! میری ایک کنیز ہے جس نے میرے ایک بچے کو جنم دیا ہے کیا میں اس کنیز کو اپنے بھائی کو ہبہ کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

اس شخص نے اس کنیز کو اپنے بھائی کو ہبہ کر دیا اس دوسرے بھائی نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی کنیز نے اس کے بچے کو بھی جنم دیا پھر وہ دوسرا بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! کیا میں اسے اپنے دوسرے بھائی کو ہبہ کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں ان تمام بھائیوں نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی اور اس کنیز نے ان سب کے بچوں کو جنم دیا۔ وہ تین بھائی تھے۔

466-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: اِنِّیْ جَعَلْتُ عَبْدِیْ حُرًّا اِنْ حَدَثَ لِیْ حَدَثٌ، اَفَلِیَ اَنْ اَبِیْعَهٗ؟ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا قَالَ: فَاِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ اَیْ فَسَقَ قَالَ: حَدَثُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ، وَلَیْسَ لَكَ اَنْ تَبِیْعَهٗ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ کہا تھا اگر مجھے موت آ گئی تو میرا غلام آزاد شمار ہوگا کیا اب میں اسے فروخت کر سکتا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ وہ بولا: وہ غلام گنہگار ہو گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا گناہ اس کے اپنے سر ہے تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم اسے فروخت کر دو۔

467-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَازَ الْمُدَبَّرَ مِنْ نَفْسِهٖ، جَازَ ذٰلِكَ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مدبر غلام کو اپنی ذات کے حوالے سے جائز قرار دیدے (یعنی آزاد کرنے کے لئے کہہ دے) تو یہ جائز ہوگا۔

468-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا اَعْتَقَهَا سَیِّدُهَا ثَلَاثُ حِیَضٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُم ولد کو جب اس کا آقا آزاد کر دے تو اس کی عدت تین حیض ہوگی۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: اَلْعَبْدُ الْمَاْذُوْنُ لَهٗ فِی التِّجَارَةِ

باب **155**: وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو

•••———•••———•••

469-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ قَدِ اشْتَرٰی مِنْ

عَبْدِ رَجُلٍ قَدْ وَلَّاهُ ضَيْعَةً فَقَالَ السَّيِّدُ: لَمْ اٰذُنْ لِعَبْدِيْ فِي التِّجَارَةِ، فَلَزِمَهُ دَيْنٌ قَالَ: يُخَيَّرُ سَيِّدُهُ بَيْنَ اَنْ يَفْتَدِيَهُ بِالدَّيْنِ، اَوْ يَبِيْعَهُ وَيَقْضِيْ الدَّيْنَ الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الثَّمَنِ، فَاِنْ كَانَ الثَّمَنُ لَايَفِيْ بِالدَّيْنِ، فَلَيْسَ عَلٰى السَّيِّدِ غَرَمٌ اَكْثَرَ مِنْ رَقَبَةِ عَبْدِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا جس نے کسی دوسرے شخص کے غلام سے کوئی چیز خریدی تھی۔ اس دوسرے شخص نے اس غلام کو اپنے سامان کا نگران مقرر کیا تھا آقا نے کہا: میں نے اپنے غلام کو تجارت کی اجازت نہیں دی تھی پھر اس شخص پر قرض لازم ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے آقا کو اس بات کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ یا تو اس قرض کا فدیہ ادا کرے یا پھر اس غلام کو فروخت کردے اور قرض کو ادا کرے جو قیمت کے حوالے سے اس پر لازم تھا۔ اگر وہ قیمت اس قرض کے برابر نہیں ہوتی تو پھر آقا کے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا جو اس کے غلام کی قیمت سے زیادہ ہو۔

470-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ فِي التِّجَارَةِ فِيْ نَوْعٍ بِعَيْنِهٖ فَبَاعَ وَاتَّجَرَ فِيْ نَوْعٍ اٰخَرَ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْعَبْدِ الْمَاْذُوْنِ لَهٗ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ اِذَا اَقَرَّ بِدَيْنٍ؟

فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَلْزِمُهُ

قُلْتُ: فَاِنْ كَانَ مَحْجُوْرًا عَلَيْهِ فَاَقَرَّ بِدَيْنٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا يَلْزِمُهُ حَتّٰى يُعْتَقَ فَاِذَا اُعْتِقَ اُخِذَ بِهٖ

وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُدَبَّرِ يَلْزِمُهُ دَيْنٌ، وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ سَيِّدُهٗ فِي التِّجَارَةِ؟

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : دَيْنُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَسْعٰى فِيْهِ ۔

آراءِ امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کو تجارت کی کسی قسم کی اجازت دے دیتا ہے لیکن وہ غلام کسی دوسرے قسم کی تجارت کرلیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے خرید وفروخت کی اجازت دی جاتی ہے اگر وہ کسی قرض کا اقرار کرلیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اس پر لازم ہو جائے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر اس کو تصرف سے منع کردیا جاتا ہے اور پھر وہ قرض کا اقرار کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ لازم نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ آزاد نہیں ہو جاتا جب وہ آزاد ہو جائے گا تو وہ قرض اس سے لیا جائے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے ''مدبر'' غلام کے بارے میں دریافت کیا جو قرض کو لازم کردیتا ہے اور اس کے آقا نے اسے تجارت کی اجازت دی ہوئی تھی؟ تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا قرض اس کی اپنی ذات پر ہوگا اور وہ اس بارے میں کوشش کرے گا۔

بَابُ: اَلسَّلَمُ وَهُوَ السَّلَفُ

باب 156: بیع سلم' یہ سلف ہے

•••——•••——•••

471-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ اَسْلَفَ فِیْ طَعَامٍ اِلٰی اَجَلٍ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَ صَاحِبِهٖ ذٰلِكَ الطَّعَامَ فَقَالَ: خُذْمِنِّیْ غَیْرَهٗ بِسِعْرِ یَوْمِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ اِلَّا الطَّعَامَ الَّذِیْ اَسْلَفَ فِیْهِ، اَوْ رَأْسَ مَالِهٖ، وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ نَوْعًا مِنَ الطَّعَامِ غَیْرَ ذٰلِكَ النَّوْعِ ۔

(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ تَاْخُذَ بَعْضَ رَأْسِ مَالِكَ، وَبَعْضَ رَأْسِ سَلَمِكَ وَلَا تَاْخُذْ شَیْئًا مِنْ غَیْرِ سَلَمِكَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی طے شدہ مدت تک اناج میں بیع سلف کرے اور پھر وہ اپنے ساتھی کے پاس اس اناج کو نہ پائے اور ساتھی یہ کہے کہ تم آج کے ریٹ پر اس کی بجائے کوئی اور مال مجھ سے لے لو تب اس پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا وہ صرف وہی اناج لے سکتا ہے جس کے بارے میں اس نے بیع سلف کی تھی یا اصل مال واپس لے گا۔ اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس مخصوص قسم کی بجائے کوئی اور قسم حاصل کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر تم اپنی ادا شدہ قیمت کا کچھ حصہ وصول کر لیتے ہو اور بیع سلم سے متعلق کچھ چیز وصول کر لیتے ہو لیکن تم بیع سلم کے علاوہ اور کوئی چیز وصول نہ کرنا۔

472-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَرِهَ الرَّهْنَ وَالْكَفِیْلَ فِی السَّلَمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیع سلم میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

473-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَسْلِمْ مَا یُوْزَنُ فِیْمَا یُكَالُ، وَمَا یُكَالُ فِیْمَا یُوْزَنُ وَلَا تُسْلِمْ مَا یُكَالُ فِیْمَا یُكَالُ، وَلَا مَا یُوْزَنُ فِیْمَا یُوْزَنُ

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاِذَا اَسْلَمْتَ فِیْ طَعَامٍ، اَوْ فِیْ غَیْرِهٖ، فَسَمِّ اَجَلَكَ، وَسَمِّ مَا اَسْلَمْتَ فِیْهِ وَفِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ تَقْبِضُهٗ، وَلَا تُفَارِقْهُ حَتّٰی تَقْبِضَهُ الدَّرَاهِمَ، فَاِنْ خَالَفْتَ وَاحِدَةً مِنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعِ فَسَدَ سَلَمُكَ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِی الثِّیَابِ، وَلَا كِسْیَةٍ اِذَا سُمِّیَتِ الطُّوْلُ وَالْعَرْضُ وَالرُّقْعَةُ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا یَجُوْزُ السَّلَمُ فِی الْحَیَوَانِ، وَلَا فِیْ دِرْهَمٍ وَدِیْنَارٍ، وَلَا فِیْ جُلُوْدٍ

الْحَيْوَانِ، وَلَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الصُّوْفِ وَالْقُطْنِ وَالْحَرِيْرِ، وَجَمِيْعِ مَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ مِمَّا يُوْجَدُ عِنْدَ النَّاسِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کا وزن کیا جاتا ہے اسے اس چیز کے عوض میں بیع سلم میں دے سکتے ہو جسے ماپا جاتا ہے اور جس چیز کو ماپا جاتا ہے اسے اس چیز کے عوض میں دے سکتے ہو جس کا وزن کیا جاسکتا ہے۔ ماپنے والی چیز کو ماپنے والی چیز کے عوض میں بیع سلف نہیں کیا جاسکتا اور وزن کی جانے والی چیز کا وزن کی جانے والی چیز کے عوض بیع سلف نہیں کیا جاسکتا۔

جب تم اناج یا کسی اور چیز میں بیع سلم کرتے ہو تو تم (ادائیگی کی مدت) کا تعین کرلو اور یہ بتا دو کہ تم کس مدت تک کے لئے بیع سلم کر رہے ہو اور تم کس جگہ پر اسے قبضے میں لو گے اور تم دوسرے فریق سے اس وقت تک الگ نہ ہونا جب تک تم اسے قبضے میں نہ لے لو۔ اگر تم نے ان چار میں سے کسی ایک شرط کی بھی خلاف ورزی کی تو تمہاری بیع سلم فاسد ہو جائے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ان سلے) کپڑے اور سلے ہوئے کپڑوں میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم اس کی لمبائی، چوڑائی اور رقعۃ کے بارے میں بتا دو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں ہے۔ سامان میں بھی جائز نہیں ہے جانوروں کی کھالوں میں بھی جائز نہیں ہے البتہ اون، روئی، ریشم اور ہر وہ چیز جسے ماپا جاسکتا ہے یا وزن کیا جاسکتا ہے جو لوگوں کے پاس ملتی ہے اس میں بیع سلم کرنا جائز ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ : اَلْاِقَالَةُ وَالتَّوْلِيَةُ

باب 157: اقالہ اور تولیہ

•••——•••——•••

474-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا، اَقَالَهُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهٖ

◇◇◇474:

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب البيوع باب من أقال المسلم إليه بعض السلم وقبض بعضا' رقم الحديث :10912

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب البيوع باب من أقال المسلم إليه بعض السلم وقبض بعضا' رقم الحديث :10914

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من الميم' رقم الحديث :4153

◇◇◇474:

اخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله : من أنظر معسرا ، ووضع عنه ، أظله الله عز وجل في ظله يوم لا ظل إلا ظله' رقم الحديث :3213

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نادم ہو کر اقالہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست شخص کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا۔

475- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلْإِقَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ، وَالتَّوْلِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ يُفْسِدُهُمَا مَا يُفْسِدُ الْبَيْعَ، وَيُجِيزُهُمَا مَا يُجِيزُ الْبَيْعَ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اقالہ' بیع کی مانند ہے اور ''تولیہ'' بیع کی مانند ہے ان دونوں کو ہر وہ چیز فاسد کر دیتی ہے جو سودے کو فاسد کرتی ہے اور ان دونوں کو ہر وہ چیز جائز قرار دیتی ہے جو سودے کو جائز قرار دیتی ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلشُّفْعَةُ

باب 158: شفعہ کا بیان

•••——•••——•••

(بقیہ تخریج حدیث 474) اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من الميم' رقم الحديث :4291

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الفتن باب فى التلاعن وتحريم دم المسلم' رقم الحديث :7744

اخرجه الطبرانى فى "الروض الدانى اى المعجم الصغير" فى باب العين من اسمه على' رقم الحديث :581

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 1' رقم الحديث :879

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب البيوع (50باب فيمن انظر معسرا' رقم الحديث :2588

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب البيوع -67باب ما جاء فى إنظار المعسر والرفق به' رقم الحديث :1306

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب البيوع باب ما جاء فى إنظار المعسر والتجوز عن الموسر' رقم الحديث :10757

اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى السابع و السبعون من شعب الإيمان و هو باب فى أن يحب الرجل لأخيه المسلم ما يحب لنفسه فصل فى إنظار المعسر و التجاوز عنه و الرفق بالموسر و الوضع عنه' رقم الحديث :11248

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند المكثرين من الصحابة 'مسند أبى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث : 8696

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب البيوع ' فى -10باب الديون' رقم الحديث :5044

اخرجه أبو محمد الكسى فى "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فى أبو اليسر كعب بن عمرو الأنصارى' رقم الحديث :378

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب الزهد والرقائق ' فى -19باب حَدِيثِ جَابِرٍ الطَّوِيلِ وَقِصَّةِ أَبِى الْيَسَرِ' رقم الحديث :7704

اخرجه أبو بكر الشيبانى فى "الآحاد والمثانى أبو اليسر كعب بن مالك' رقم الحديث :1915

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى ' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية إنظار المعسر والرفق به' رقم الحديث :22169

476-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ قَضٰی لِلْجَارِ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ دَارٍ مِنْ دُوْرِ بَنِیْ مَرْھَبَۃَ بِالْکُوْفَۃِ، وَاَمَرَ شُرَیْحًا اَنْ یَّقْضِیَ بِذٰلِکَ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے کوفہ میں بنی مرھبہ کے محلے میں ایک گھر کے بارے میں پڑوسی کے حق میں شفعہ کا فیصلہ دیا تھا انہوں نے قاضی شریح کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کردیں۔

477- سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ الشُّفْعَۃِ؟ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَلشَّرِیْکُ اَحَقُّ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارِ اَحَقُّ مِنْ غَیْرِہٖ، وَلَا شُفْعَۃَ لِجَارٍ غَیْرَ لَزِیْقٍ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَلشَّفِیْعُ عَلٰی شُفْعَۃٍ اِذَا عَلِمَ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ، فَاِنْ تَرَکَ الْمُطَالَبَۃَ لَہٗ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ بَطَلَتْ شُفْعَتُہٗ

کَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: لَا شُفْعَۃَ اِلَّا فِیْ عِقَارٍ اَوْ اَرْضٍ

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلشُّفْعَۃُ عَلٰی عَدَدِ الرُّؤُسِ لَا عَلَی الْاَنْصِبَاءِ

قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: لَا شُفْعَۃَ لِلْیَھُوْدِ وَلَا النَّصَارٰی فِیْ مَدَائِنِ الْعَرَبِ وَخِطَطِھِمْ، وَلَھُمْ الشُّفْعَۃُ فِی الْقُرٰی فِی الْبُلْدَانِ الَّتِیْ لَھُمْ اَنْ یَّسْکُنُوْھَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے شفعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: پڑوسی کے مقابلے میں (جائیداد میں) حصہ دار زیادہ حق رکھتا ہے اور پڑوسی شخص دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور جو پڑوسی ساتھ ملا ہوا نہ ہو اسے شفعہ کا کوئی حق نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفیع کو اپنا شفعہ کا حق اس وقت تک رہے گا جب تک اسے علم ہونے کے بعد تین دن نہیں گزر جاتے۔ اگر وہ تین دن تک مطالبہ نہیں کرتا تو اس کا شفع کا حق باطل ہو جائے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفعہ صرف جائیداد اور زمین میں ہوسکتا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفعہ حصہ داروں کے حساب سے ہوتا ہے حصوں کے حساب سے نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی یا عیسائی کو عربوں کے علاقوں میں شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا البتہ جو ان کے مخصوص رہائشی علاقے ہیں وہاں انہیں شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: اَلْمُضَارَبَةُ

باب 159: مضاربت کا بیان

...—...—...

478-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ الْمُضَارِبِ یُضِیْعُ مِنْهُ الْمَالَ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا ضِمَانَ عَلَیْهِ وَالرِّبْحُ عَلٰی مَا اِصْطَلَحَا عَلَیْهِ، وَالْوَضِیْعَةُ عَلٰی رَأْسِ الْمَالِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے مضارب شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے مال ضائع ہو جاتا ہے' اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اسے منافع اسی حساب سے ملے گا جو انہوں نے آپس میں طے کیا تھا اور کمی اصل مال کے اندر سے کر دی جائے گی۔

479- وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ رَجُلٍ یَدْفَعُ اِلٰی رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ اَوْ بِالثُّلُثِ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ، اَوْ عَلٰی اَنَّکَ مَا رَبِحْتَ مِنْ رِبْحٍ فَلَکَ فِیْهِ مِائَةُ دِرْهَمٍ،

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا کُلُّهٗ فَاسِدٌ، وَالرِّبْحُ عَلَی الْمَالِ وَالْوَضِیْعَةُ عَلَی الْمَالِ، وَلِلْمُضَارِبِ اُجْرَةٌ مِثْلِهٖ، وَاِنْ قَالَ: بِالثُّلُثِ، اَوْ بِالرُّبْعِ، اَوْ بِالْعُشْرِ، فَالْمُضَارَبَةُ جَائِزَةٌ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا تَجُوْزُ الْمُضَارَبَةُ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَلَا تَجُوْزُ بِالْعَرْضِ

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا بَیْعَ الْمُضَارِبِ مَا اِشْتَرٰی مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ مُرَابَحَةً، وَلَا یَبِیْعُ صَاحِبُ الْمَالِ مَا اِشْتَرٰی مِنَ الْمُضَارِبِ مُرَابَحَةً

وَکَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَکْرَهُ اَنْ یَّدْفَعَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْمُضَارَبَةَ اِلَی الْیَهُوْدِ، لِاَنَّهُمْ یَسْتَحِلُّوْنَ الرِّبٰی .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں' جو دوسرے شخص کو اپنا مال مضارب کے بارے میں دیتا ہے ایک تہائی کی شرط پر اور ایک سو درہم کی شرط پر یا ایک تہائی میں سے ایک سو درہم کم کی شرط پر دیتا ہے یا اس شرط پر دیتا ہے کہ تمہیں جو بھی فائدہ ہوگا تمہیں اس میں سے سو درہم مل جائیں گے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تمام طریقے فاسد ہیں منافع اصل مال کے حساب سے ہوتا ہے اور کمی یا نقصان بھی اصل مال کے حساب سے ہوتا ہے اور مضاربت کرنے والے کو اجر مثل مل جائے گا۔

اگر وہ شخص یہ کہے کہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا دسویں حصے کو (کو معاوضے کے طور پر ادا کرے گا) تو مضاربت جائز ہے۔ امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مضاربت صرف دینار اور درہم میں کی جا سکتی ہے۔ یہ سامان میں جائز نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مضارب شخص اس سامان کو فروخت نہیں کرے گا جو اس نے مال کے مالک سے نفع کے طور پر

خریدا ہو اور مال کا مالک اس مال کو فروخت نہیں کرے گا جو اس نے مضارب شخص سے نفع کے طور پر خریدا ہو۔

امام زید رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی مسلمان شخص مضاربت کسی یہودی کو دیدے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ سود کو جائز سمجھتے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُزَارَعَةُ وَالْمُعَامَلَةُ

باب 160: مزارعہ اور معاملہ

480-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حدیث 480:

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَارِضَةِ لِإِبَاحَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ ،رقم الحديث :4168

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :8508

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 6، رقم الحديث :6160

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الصدقات، في (7)باب المزارعة بالثلث والربع، رقم الحديث :2452

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الراء رافع بن خديج بن رافع الأنصاري، رقم الحديث :4355

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب المزارعة باب بيان المنهي عنه وأنه مقصور على كراء الأرض ببعض ما يخرج منها دون غير، رقم الحديث :11491

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب المزارعة، في باب (45ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبر، رقم الحديث :3875

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب المزارعة، في باب 1ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبر " رقم الحديث :4602

اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب المزارعة والمساقاة ،في، رقم الحديث :5486

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:المزارعة ، في -15باب ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة، رقم الحديث :2215

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:المزارعة ، في -15باب ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة، رقم الحديث :2216

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:الهبة وفضلها ، في -33باب فضل المنيحة، رقم الحديث :2489

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع، في -17باب كِرَاءِ الْأَرْضِ، رقم الحديث :3999

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع، في -17باب كِرَاءِ الْأَرْضِ، رقم الحديث :4013

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه " رقم الحديث : 14855

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه " رقم الحديث : 15048

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي ، في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية من كره أن يعطي الأرض بالثلث والربع، رقم الحديث :21251

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قِبَالَةِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ" . فَتَعَطَّلَتْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْاَرَضِيْنَ فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَهُمْ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار بطور کرایہ) کے عوض میں زمین دینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو (کسی معاوضے کے بغیر) دیدے۔ اس کے نتیجے میں بہت سی زمینیں معطل ہو گئیں۔ لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ آپ اس بارے میں انہیں رخصت دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت دیدی۔

481-وَدَفَعَ خَيْبَرَ اِلٰى اَهْلِهَا عَلٰى اَنْ يَّقُوْمُوْا عَلٰى نَخْلِهَا يَسْقُوْنَهٗ وَيَلْقَحُوْنَهٗ وَيَحْفَظُوْنَهٗ بِالنِّصْفِ، فَكَانَ اِذَا اَيْنَعَ وَآنَ صُرَامُهٗ بَعَثَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ، وَرَدَّ اِلَيْهِمْ بِحِصَصِهِمْ مِنَ النِّصْفِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو وہاں کے رہنے والوں کے حوالے کر دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کے باغات میں کام کریں گے انہیں سیراب کریں گے ان کی پیوند کاری کریں گے ان کی حفاظت کریں گے اور ان کو نصف پیداوار ملے گی۔ پھر جب پھل اتارنے کا موسم آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور انہوں نے پھلوں کا اندازہ کیا تو ان کا نصف حصہ ان کے حوالے کر دیا۔

482-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْمُزَارَعَةُ جَائِزَةٌ بِالثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ اِذَا دُفِعَتِ الْاَرْضُ سَنَةً، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْعَمَلُ عَلَى الْمُزَارِعِ وَكَانَ الْبَذْرُ عَلٰى صَاحِبِ الْاَرْضِ، اَوْ عَلَى الْمُزَارِعِ، فَذٰلِكَ كُلُّهٗ جَائِزٌ وَّاِنْ كَانَ صَاحِبُ الْاَرْضِ شَرَطَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْعَمَلِ، فَسَدَ ذٰلِكَ وَبَطَلَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مزارعہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار) کی عوض میں جائز ہے جبکہ زمین کو ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے کے لئے (کام کرنے والے) کے حوالے کرو۔

جبکہ کام کرنا مزارع کے ذمے ہو اور بیج دینا زمین کے مالک کے ذمے ہو یا مزارع کے ذمے ہو۔ تو یہ سب صورتیں جائز ہیں اگر زمین کا مالک کام کرنے کے اندر کوئی شرط عائد کرے تو یہ معاہدہ فاسد ہو جائے گا اور باطل شمار ہوگا۔

483-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُزْرَعَ

الْاَرْضُ بِبَعْرِهَا، وَكَانَ يُرَخِّصُ فِيْ السِّرْجِيْنِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ زمین میں (کھاد کے طور پر) اونٹ کی مینگنیاں رکھی جائیں البتہ انہوں نے بکریوں کی مینگنیوں کو (کھاد کے طور پر) استعمال کرنے کی رخصت دی ہے۔

كِتَابُ الشِّرْكَةِ

شرکت کا بیان

484-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا شَرِيْكَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا مُوَاظِبًا عَلَى السُّوْقِ وَالتِّجَارَةِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ مُوَاظِبًا عَلَى الْمَسْجِدِ وَالصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ قِسْمَةِ الرِّبْحِ قَالَ الْمُوَاظِبُ عَلَى السُّوْقِ: فَضِّلْنِيْ فَاِنِّيْ كُنْتُ مُوَاظِبًا عَلَى التِّجَارَةِ وَاَنْتَ كُنْتَ مُوَاظِبًا عَلَى الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَّذِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَى السُّوْقِ اِنَّمَا كُنْتَ تُرْزَقُ بِمُوَاظَبَةِ صَاحِبِكَ عَلَى الْمَسْجِدِ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو شرکت دار تھے ان میں سے ایک باقاعدگی کے ساتھ بازار جاتا تھا تجارت کرتا تھا اور دوسرا باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں آتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ جب نفع کی تقسیم کا وقت آیا تو باقاعدگی سے بازار جانے والا شخص بولا: تم مجھے اضافی ادائیگی کرو کیونکہ میں باقاعدگی سے تجارت کرتا رہا ہوں اور تم باقاعدگی سے مسجد جاتے رہے ہو۔ وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا: جو باقاعدگی سے بازار جاتا تھا: تمہارے ساتھی کے مسجد میں باقاعدگی سے جانے کی وجہ سے تمہیں رزق دیا گیا ہے۔

485-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَعَ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَتَخَاوَنَا، فَاِذَا تَخَاوَنَا مُحِقَتْ تِجَارَتُهُمَا فَرُفِعَتِ الْبَرَكَةُ مِنْهَا ۔

حدیث 484:

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام' رقم الحديث :177

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الزهد' باب 33فی التوكل على الله' رقم الحديث :2345

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك" فی: كتاب العلم' رقم الحديث :320

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مدد دو شرکت داروں کے ساتھ ہوتی ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہیں کرتے۔ جب وہ ایک دوسرے سے خیانت کرتے ہیں تو ان کی تجارت کو ختم کر دیا جاتا ہے اور اس میں سے برکت کو اٹھا لیا جاتا ہے۔

486-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ الشَّرِیْكَیْنِ قَالَ: اَلرِّبْحُ عَلٰی مَا اِصْطَلَحَا عَلَیْهِ وَالْوَضِیْعَةِ عَلٰی قَدْرِ رُؤُسِ اَمْوَالِهِمَا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو شرکت داروں کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کو منافع اسی حساب سے ملے گا جو انہوں نے آپس میں طے کیا تھا اور (نقصان کے نتیجے میں کی جانے والی) کمی ان دونوں کی انویسٹمنٹ کے حساب سے ہوگی۔

487-وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلشِّرْكَةُ شِرْكَتَانِ، شِرْكَةُ عِنَانٍ، وَشِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ،
فَالْعِنَانُ اَلشَّرِیْكَانِ فِیْ نَوْعٍ مِنَ التِّجَارَةِ خَاصَّةً،
وَالْمُفَاوَضَةُ اَلشَّرِیْكَانِ فِیْ كُلِّ قَلِیْلٌ وَّكَثِیْرٌ
وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا لَزِمَ اَحَدُ الْمُفَاوِضَیْنِ لَزِمَ الْاٰخَرُ وَمَا لَزِمَ اَحَدُ الْعِنَانَیْنِ لَمْ یَلْزِمْ الْاٰخَرُ، وَلٰكِنَّهٗ یَرْجِعُ عَلَیْهِ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ تِجَارَتِهِمَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت عنان اور ایک شرکت مفاوضہ۔
شرکت عنان یہ ہے کہ دو شرکت دار کسی مخصوص قسم کی تجارت میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔
جبکہ شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو شراکت دار ہر طرح کی کمی اور زیادتی میں شریک ہوں۔
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شرکت مفاوضہ کرنے والوں میں سے کوئی ایک جو چیز لازم کرے گا وہ دوسرے پر بھی لازم ہوگی۔

شرکت عنان کرنے والوں میں سے کوئی ایک جو چیز لازم کرے گا تو وہ دوسرے پر بھی لازم ہوگی لیکن اگر وہ ان دونوں کی تجارت کے نتیجے میں ہو تو وہ اس بارے میں اس سے رجوع کر سکتا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِجَارَةُ

باب 161: مزدوری کا بیان

•••——•••——•••

488-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَلْيَعْلَمْهُ بِاُجْرَةٍ، فَاِنْ شَاءَ رَضِیَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی کو مزدور رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے اگر وہ مزدور چاہے تو راضی ہو جائے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

489-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اُتِیَ بِحَمَّالٍ كَانَتْ عَلَيْهِ قَارُوْرَةٌ عَظِيْمَةٌ، فِيْهَا دُهْنٌ فَكَسَرَهَا فَظَنَّهٗ اِيَّاهَا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مزدور آیا جس نے بڑا سا برتن اٹھایا ہوا تھا جس میں تیل موجود تھا۔ اس مزدور نے اس برتن کو توڑ دیا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس کے تاوان کی ادائیگی اس پر لازم کی۔

490-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُلُّ عَامِلٍ مُشْتَرَكٍ اِذَا اَفْسَدَ فَهُوَ ضَامِنٌ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ہر مشترک مزدور جب کوئی نقصان کرے گا تو وہ ضامن ہوگا۔

491-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلضِّمَانُ عَلَی الْاَجِيْرِ الْمُشْتَرَكِ الَّذِیْ يَعْمَلُ لِیْ وَلَكَ، وَلِهٰذَا وَالْاَجِيْرُ الْخَاصُّ لَا ضِمَانَ عَلَيْهِ اِلَّا فِيْمَا خَالَفَ ۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ضمان مشترک مزدور کے ذمے ہوگا جو میرے لئے بھی کام کرتا ہو اور تمہارے لئے بھی کام کرتا ہو اور تیسرے شخص کے لئے بھی کام کرے۔ لیکن جو مزدور خاص ہو اس پر اسی وقت تاوان لازم ہوگا جب وہ (ہدایت کی) خلاف ورزی کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرَّهْنُ

باب 162: رہن کا بیان

492-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: اَلرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ اِذَا كَانَ قِيْمَةٌ، وَالدَّيْنُ سَوَاءٌ، وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَةٌ اَكْثَرُ، فَهُوَ بِمَا فِيْهِ، وَهُوَ فِی الْفَضْلِ اَمِيْنٌ، وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَته اَقَلُّ رَجَعَ بِفَضْلِ الدَّيْنِ عَلَی الْقِيْمَةِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رہن کے طور پر جو بھی چیز رکھوائی گئی ہو اگر اس کی قیمت اور قرض کی رقم برابر ہو (تو حکم واضح ہے) اگر قیمت زیادہ ہو تو رہن کے حساب سے اضافی رقم اس شخص کے پاس امانت ہوگی اور اگر قیمت (قرض کی رقم سے) کم ہو تو (قرض کی عدم وصولی کی صورت میں) وہ شخص مقروض سے اضافی رقم وصول کرے گا۔

بَابُ: اَلْعَارِيَةُ وَالْوَدِيعَةُ

باب 163: عاریت اور ودیعت کا بیان

493-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لاَ ضِمَانَ عَلٰی مُسْتَعِيْرٍ وَلاَ مُسْتَوْدَعٍ اِلَّا اَنْ يُخَالِفَ، وَلاَ ضِمَانَ مَنْ شَارَكَ فِی الرِّبْحِ، وَلِلْمُسْتَوْدِعِ اَنْ يُوَدِّعَ الْوَدِيْعَةَ اِمْرَأَته وَوَلَدَهٗ وَعَبْدَهٗ وَاَجِيْرَهٗ

قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ اَظُنُّ هٰذَا الْكَلَامَ الْاٰخِيْرَ مِنْ كَلَامِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَيْسَ هُوَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عاریت کے طور پر چیز لینے والے یا جس شخص کو ودیعت کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو اس پر کوئی تاوان لازم نہیں ہوگا سوائے اس صورت کے جب وہ (ہدایت کی) خلاف ورزی کرے۔ جو شخص منافع میں شریک ہوتا ہے اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا ودیعت کے طور پر لینے والے شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس ودیعت کو اپنی بیوی یا اپنی اولاد، اپنے خادم یا اپنے مزدور کے پاس رکھوا دے۔

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے یہ آخری جملہ امام زید رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے۔

494-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لاَ يَنْتَفِعُ الْمُرْتَهِنُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَیْءٍ، فَاِنْ وَلَدَ الرَّهْنُ كَانَ الْوَلَدُ مَعَ الرَّهْنِ رَهْنًا مَعَ الْمُرْهَنِ، وَكَذٰلِكَ الثَّمَرَةُ هِیَ رَهْنٌ مِنَ النَّخْلِ، وَلاَ يَجُوْزُ الرَّهْنُ اِلَّا مَقْبُوْضًا لِاَنَّ اللّٰهَ عز وجل يَقُوْلُ "فَرِهَانٌ مَقْبُوْضَةٌ".

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چیز رہن رکھوائی گئی ہو وہ رہن میں رکھی ہوئی کسی چیز کے حوالے سے نفع

حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر رہن میں رکھا ہوا (جانور یا کنیز) بچے کو جنم دے تو وہ بچہ بھی رہن شمار ہوگا۔
اسی طرح رہن کے طور پر رکھے گئے باغ میں موجود پھل کا حکم ہوگا۔
رہن صرف اسی چیز کو رکھا جاسکتا ہے جس چیز کو قبضے میں لیا جاسکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔
''وہ رہن جو قبضے میں رکھے گئے ہیں''۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْهِبَّةُ وَالصَّدَقَةُ

باب 164: ہبہ اور صدقہ

495-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوْزُ هِبَةٌ، وَلَا صَدَقَةٌ اِلَّا مَعْلُوْمَةٌ مَقْسُوْمَةٌ مَقْبُوْضَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةٌ اَوْجَبَهَا الرَّجُلُ عَلٰی نَفْسِهٖ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُؤَدِّيَهَا خَالِصَةً لِلّٰهِ تَعَالٰی كَمَا اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ.

(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا مَالَمْ يُكَافأْ عَلَيْهَا، وَكُلُّ هِبَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَصَدَقَةٌ، فَلَيْسَ لِصَاحِبِهَا اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہبہ کرنا اور صدقہ کرنا صرف طے شدہ چیز میں جائز ہے۔ جسے تقسیم کیا جاسکتا ہو اور قبضے میں لیا جاسکتا ہو۔ البتہ جو شخص جو صدقہ خود اپنے اوپر لازم کرتا ہے اس کا حکم مختلف ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اس کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے جیسا کہ اس نے اسے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس میں رجوع کرے جب تک اس کا بدلہ نہیں دیا جاتا لیکن ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کے لئے ہبہ یا صدقہ کیا گیا ہو اس کے مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے۔

496-وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْهِبَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْهِبَةُ لِاَقَارِبِ الْمَحَارِمِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے لئے ہبہ کرنے کی ایک قسم یہ ہے کہ آدمی اپنے قریبی رشتے داروں کو یا قریبی محرم رشتے داروں کو ہبہ کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَللُّقَطَةُ وَاللَّقِيطَةُ

باب 165: گری ہوئی چیز اور گرے ہوئے بچے کا حکم

•••——•••——•••

497-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً عَرَّفَهَا حَوْلًا، فَاِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ، وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا بَعْدَ السَّنَةِ فَاِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا خُيِّرَ بَيْنَ الْاَجْرِ وَالضِّمَانِ، وَاِنْ اِخْتَارَ الْاَجْرَ فَلَهُ اَجْرُهَا وَثَوَابُهَا، وَاِنْ اِخْتَارَ الضِّمَانَ كَانَ الْاَجْرُ وَلَاثَوَابَ لِلْمُتَقِطِهَا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی گری ہوئی چیز کو پائے تو وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرے اگر اس کا طلب گار آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ ایک سال کے بعد وہ اسے صدقہ کردے۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار ہوگا کہ وہ اجر لے یا تاوان وصول کرلے۔ اگر وہ اجر کو اختیار کرتا ہے تو اس مالک کو اس چیز کا اجر وثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر وہ تاوان کو اختیار کرتا ہے تو وہ اجر وثواب اٹھانے والے کو ملے گا۔

498-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَللَّقِيطُ حُرٌّ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گرا ہوا بچہ (جس کے نسب کا پتہ نہ ہو) آزاد شمار ہوگا۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: جَعْلُ الْاٰبِقِ

باب 166: مفرور غلام کو لانے کا انعام

•••——•••——•••

499-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ جَعَلَ جَعْلَ الْاٰبِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا اِنْ كَانَ جَاءَ بِهِ مِنْ مَسِيْرِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَاِنْ جَاءَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ رُضِخَ لَهُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے مفرور غلام کو لانے والے کو چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی۔ اگر وہ شخص اس مفرور غلام کو تین دن کے فاصلے سے زیادہ دور سے لایا ہو لیکن اگر وہ اسے اس سے کم فاصلے سے لایا ہو تو اسے انعام کے طور پر کچھ بھی ادائیگی کردی جائے گی۔

❀——❀❀——❀

بَابُ: الغصب والضمان

باب 167: غصب اور ضمان کا بیان

...——...——...

500-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ خَرَقَ ثَوْبًا لِغَیْرِهٖ، اَوْ اَكَلَ طَعَامًا لِغَیْرِهٖ، اَوْ كَسَرَ عُوْدًا لِغَیْرِهٖ ضَمِنَ، وَمَنْ اِسْتَعَانَ مَمْلُوْكًا لِغَیْرِهٖ ضَمِنَ، وَمَنْ رَكِبَ دَابَّةَ غَیْرِهٖ ضَمِنَ ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص کسی دوسرے کے کپڑے کو پھاڑ دے یا اس کے اناج کو کھا لے یا دوسرے کی لکڑی کو توڑ دے تو وہ ضامن ہوگا۔

جو شخص کسی دوسرے کے غلام سے مدد لے تو وہ ضامن ہوگا۔ جو شخص کسی دوسرے کی سواری پر سوار ہو جائے تو وہ بھی ضامن ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْحَوَالَةُ وَالْكَفَالَةُ وَالضِّمَانَةُ

باب 168: حوالہ، کفالت، ضمانت

...——...——...

501-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلاً كَفَلَ لِرَجُلٍ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَحَبَسَهٗ حَتّٰی جَاءَ بِهٖ ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی شخص کے لئے اپنی ذات کو کفیل بنالے تو اس شخص کو روکا جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اس کو لے آئے۔

502-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْحَوَالَةِ لَاتَوَاءَ عَلٰی مُسْلِمٍ اِذَا اَفْلَسَ الْمُحْتَالُ رَجَعَ صَاحِبُ الْحَقِّ عَلَی الَّذِیْ اَحَالَهٗ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ''حوالہ'' کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں کسی مسلمان کو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جب ''محتال'' مفلس ہو جائے تو حقدار شخص اس کی طرف رجوع کرے گا جس کا اس نے حوالہ کیا تھا۔

503-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ، فَکَفِلَ لَهٗ رَجُلٌ بِالْمَالِ قَالَ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَهُمَا بِالْمَالِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق ہو' اور کوئی تیسرا شخص (اس حق کی جگہ) مال کے حوالے سے کفیل بن جائے'

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس شخص کو ان دونوں سے مال وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

بَابُ: اَلْوَکَالَةُ

باب **169**: وکالت کا بیان

504-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ وَکَّلَ الْخُصُوْمَةَ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا قُضِیَ لَهٗ فَلِیَ، وَمَا قُضِیَ عَلَیْهِ فَعَلَیَّ، وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَکَّلَ الْخُصُوْمَةَ اِلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَتّٰی تَوَفّٰی۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک خصومت میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو وکیل مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا جو اس کے حق میں ہوگا وہ میرا ہوگا اور جو اس کے خلاف ہوگا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی۔ اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ خصومت میں عقیل بن ابی طالب کو وکیل مقرر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا (تو انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو وکیل مقرر کیا)

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہی کا بیان

505-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ مُتَّهَمٍ، وَلَا ظَنِينٍ، وَلَا مَحْدُوْدٍ فِیْ قَذَفٍ وَلَا مُجَرَّبٍ فِیْ كِذْبٍ، وَلَا جَارٍّ اِلٰی نَفْسِهٖ نَفْعًا، وَلَا دَافِعٍ عَنْهَا ضَرَرًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص پر الزام لگایا گیا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور بہت زیادہ بدگمانی کرنے والے شخص کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور جس پر حد قذف لگائی گئی ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور جو شخص تجربہ شدہ جھوٹا ہو اس کی نہیں ہوگی اور نہ ہی ایسے شخص کی ہوگی جسے کوئی فائدہ حاصل ہو رہا ہو یا جس کا کوئی نقصان ہو رہا ہو۔

506-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی شَهَادَةِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، حَتّٰی يَكُوْنَا شَاهِدَيْنِ عَلٰی شَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کی گواہی پر' ایک شخص کی گواہی جائز نہیں ہے جب تک دو گواہ' دو گواہوں سے متعلق گواہی نہ دیں۔

507-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا رَجَعَ الشَّاهِدُ ضَمِنَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب گواہ رجوع کرلے تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

508-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ وَلَدٍ لِوَالِدِهٖ، وَلَا وَالِدٍ لِوَلَدِهٖ اِلَّا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ لَهُمَا بِالْجَنَّةِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹا اپنے باپ کے لئے گواہی نہیں دے سکتا۔ باپ اپنے بیٹے کے لئے گواہی نہیں دے سکتا صرف حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لئے جنت کی گواہی دی ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْيَمِينُ وَالْبَيِّنَةُ

باب 170: قسم اور ثبوت

•••———•••———•••

509-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اِسْتَحْلَفَ رَجُلًا مَعَ بَيِّنَته ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک شخص سے اس کے ثبوت کے ہمراہ قسم بھی لی تھی۔

510-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْبَيِّنَةُ عَلٰى الْمُدَّعِيّ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى الْمُنْكِرِ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعویٰ کرنے والے کو ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اٹھانا لازم ہے۔

511-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ شَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ قَالَ: لَا اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ" ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک گواہ اور ایک قسم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: دو گواہ ضروری ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ "اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں"۔

❀———❀❀———❀

بَابُ: اَلْقَضَاءُ

باب 171: فیصلہ کرنا

•••———•••———•••

512-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَوَّلُ الْقَضَاءِ مَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّالِحُوْنَ، فَاِنْ لَمْ يُوْجَدْ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَلَا فِى السُّنَّةِ، وَلَا فِيْمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّالِحُوْنَ، اِجْتَهَدَ الْاِمَامُ فِىْ ذٰلِكَ لَا يَاْلُوْا اِحْتِيَاطًا، وَاعْتَبَرَ وَقَاسَ الْاُمُوْرَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ، فَاِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْحَقُّ اَمْضَاهُ وَلِقَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَا لِاِمَامِهِمْ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے فیصلہ اس کے مطابق ہوگا جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے پھر اس کے حساب

سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پھر اس حساب سے ہوگا جس پر نیک لوگوں کا اتفاق ہو اگر کوئی حکم اللہ کی کتاب میں نہیں ملتا سنت میں نہیں ملتا اور اس بارے میں نیک لوگوں کا اتفاق بھی نہیں ملتا تو امام اس بارے میں اجتہاد کرے گا۔ وہ قیاس سے کام لے گا۔ ایک معاملے کو دوسرے پر قیاس کرلے گا اگر حق اس کے سامنے واضح ہو جائے تو وہ اسے جاری کردے گا اس بارے میں مسلمانوں کے قاضی کو بھی وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو ان کے حکمرانوں کو حاصل ہیں۔

513-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِیْ وَاَنَا شَابٌّ لَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ یَدَهٗ فِیْ صَدْرِیْ وَدَعَا لِیْ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ وَلَقِّنْهُ الصَّوَابَ، وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ لَا اِذَا جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَعَجَّلْ بِالْقَضَاءِ بَیْنَهُمَا حَتّٰی تَسْمَعَ مَا یَقُوْلُ الْاٰخَرُ، یَا عَلِیُّ لَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ وَلَا تَقْبَلْ هَدِیَّةَ مُخَاصِمٍ، وَلَا تَضِیْفَهٗ دُوْنَ خَصْمِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَیَهْدِیْ قَلْبَكَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَكَ" . قَالَ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا شَكَكْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں جوان آدمی ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے حق میں دعا کی اور فرمایا "اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت نصیب کر اور اس کی زبان کو ثابت رکھ اور اسے درستگی کی تلقین کر اور اسے قول ثابت پر ثابت رکھ"۔

پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تم دو مخالف فریقوں کے سامنے بیٹھو تو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا جب تک تم دوسرے فریق کی بات نہ سن لو۔

اے علی! تم دو آدمیوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تم غصے کی حالت میں ہو اور تم کسی ایک فریق کی طرف

حدیث 513:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن النبي عليه السلام فى نهيه أبا ذر أن يتولى قضاء بين اثنين وأن يؤدى أمانة رقم الحديث : 37

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب أدب القاضى ما على القاضى فى الخصوم والشهود، رقم الحديث : 6049

اخرجه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول، فى: مسند على بن أبى طالب، رقم الحديث : 733۔

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب آداب القاضى قال الله جل ثناؤه إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها، رقم الحديث : 19941

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب الخصائص، فى باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لهذا الخبر، رقم الحديث : 8419

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه، رقم الحديث : 401

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى، فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب أقضية رسول الله، رقم الحديث : 29098

ے کوئی تحفہ قبول نہ کرنا یا ایک فریق کو چھوڑ کر دوسرے کو مہمان نہ بنا لینا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت نصیب کرے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد مجھے فیصلہ کرتے ہوئے کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔

514-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِی النَّارِ، وَقَاضٍ فِی الْجَنَّةِ، قَاضٍ قَضٰی فَتَرَكَ الْحَقَّ وَهُوَ يَعْلَمُ، وَقَاضٍ قَضٰی بِغَيْرِ الْحَقِّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَهٰذَانِ فِی النَّارِ، وَقَاضٍ قَضٰی بِالْحَقِّ، وَهُوَ يَعْلَمُهٗ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ ـ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں دو طرح کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک طرح کا قاضی جنت میں جائے گا۔

ایک قاضی وہ ہے جو فیصلہ کرتے ہوئے حق کو ترک کر دیتا ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے ایک قاضی وہ ہے جو ناحق فیصلہ کرتا ہے اور لاعلمی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے یہ دونوں جہنم میں جائیں گے ایک قاضی وہ ہے جو حق کے مطابق ایسا فیصلہ کرتا ہے اور علم کے ساتھ ایسا کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔

515-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا قَضٰی الْقَاضِیُّ وَاَخْطَأَ ثُمَّ عَلِمَ رُدَّ قَضَاؤُهٗ ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی قاضی فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کرے تو جب اسے علم ہو تو وہ اپنے فیصلے کو واپس لے۔

516-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا حَبَسَ الْقَاضِیُّ رَجُلاً فِی دَيْنٍ، ثُمَّ تَبَيَّنَ لَهٗ اِفْلَاسُهٗ وَحَاجَتُهٗ اَخْرَجَهٗ حَتّٰی يَسْتَفِيْدَ مَالًا، ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا اِسْتَفَدْتَ مَالًا فَاَقْسِمْهُ بَيْنَ غُرَمَائِكَ ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قاضی کسی شخص کو قرض کے معاملے میں قید کر دے پھر اس کے سامنے اس شخص کا مفلس ہونا واضح ہو جائے اور اس کا ضرورت مند ہونا واضح ہو جائے تو وہ اسے قید سے نکال دے یہاں تک کہ وہ شخص مال حاصل کرے پھر قاضی اسے یہ کہے کہ جب تم مال کما لو تو اسے اپنے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔

517-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) قَالَ: اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالاً ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے ماسوائے اس صلح کے جو کسی حرام چیز کو حلال

کردے یا کسی حلال چیز کو حرام کردے۔

518-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَضٰی فِیْ رَجُلٍ فِیْ یَدِهٖ دَابَّةٌ شَهِدَ لَهٗ عَلَیْهَا شَاهِدَانِ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَتْ عِنْدَهٗ وَاَقَامَ رَجُلٌ شَاهِدَیْنِ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ وَلَمْ یَشْهَدْ شَاهِدَاهُ اَنَّهَا نَتَجَتْ عِنْدَهٗ فَقَضٰی اَنَّ النَّاتِجَ اَوْلٰی مِنَ الْعَارِفِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس کے پاس ایک جانور موجود تھا اور دو گواہوں نے اس کے حق میں یہ گواہی دی تھی کہ یہ اس کا جانور ہے اور یہ جانور اس شخص کے ہاں ہی پیدا ہوا تھا جبکہ ایک اور شخص نے دو گواہ اس بات پر پیش کئے تھے کہ وہ جانور اس کا ہے لیکن اس کے دونوں گواہوں نے یہ گواہی نہیں دی تھی کہ یہ جانور اس شخص کے ہاں پیدا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے شخص کے حق میں فیصلہ کردیا تھا۔

519-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُ شُرَیْحًا بِالْجُلُوْسِ فِی الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ، وَکَانَ یُعْطِیْ شُرَیْحًا عَلَی الْقَضَاءِ رِزْقًا مِنْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ قاضی شریح کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ بڑی مسجد میں بیٹھے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح کو فیصلہ کرنے کی ذمہ داری کا معاوضہ دیا کرتے تھے اور بیت المال میں سے ادا کیا کرتے تھے۔

520-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْبَیِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَوْلٰی مِنَ الْیَمِیْنِ الْفَاجِرَةِ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جھوٹی قسم کے مقابلے میں سچا ثبوت زیادہ بہتر ہے۔

521-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ تَفْسِیْرِ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ یَحْلِفُ عَلٰی حَقِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَقُوْمُ الْبَیِّنَةُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ عَلٰی حَقِّهٖ فَیَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَقْضِیَ لَهٗ بِذٰلِكَ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت دریافت کی انہوں نے فرمایا: ایک شخص دوسرے شخص کے حق کے بارے میں قسم اُٹھالیتا ہے پھر ثبوت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ حقدار کے پاس ہی ہے تو امام کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ ثبوت کے حساب سے فیصلہ کرے۔

522-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَمْسَةُ اَشْیَاءَ اِلَی الْاِمَامِ: صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ وَالْعِیْدَیْنِ، وَاَخْذُ الصَّدَقَاتِ وَالْحُدُوْدُ وَالْقَضَاءُ، وَالْقِصَاصُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزوں کی ادائیگی امام کے ذمے ہے (یعنی حکمران کے ذمے ہے) جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز (پڑھانا) صدقات وصول کرنا، حدود قائم کرنا، فیصلہ کرنا اور قصاص دلوانا۔

523-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ دَابَّةٍ بِیَدِ رَجُلٍ اِدَّعَاهَا رَجُلٌ وَلِاَحَدِهِمَا شَاهِدَانِ وَلِلْاٰخَرِ ثَلَاثَةُ شُهُوْدٍ قَالَ: هُوَ بَیْنَهُمَا عَلٰی خَمْسَةٍ لِصَاحِبِ الشَّاهِدَیْنِ اَلْخُمُسَانِ، وَلِصَاحِبِ الثَّلَاثَةِ ثَلَاثَةُ الْاَخْمَاسِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک جانور جو ایک شخص کے پاس ہے اور ایک دوسرا شخص اس پر دعویٰ کر دیتا ہے اور دونوں میں سے ایک کے پاس دو گواہ ہیں اور دوسرے کے پاس تین گواہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان کے درمیان پانچ کے حساب سے ہوگا۔

دو گواہوں والے کو پانچ میں سے دو حصے ملیں گے اور تین گواہوں والے کو پانچ میں سے تین حصے ملیں گے۔

524-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ جَارِیَةٍ بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَطِئَهَا جَمِیْعًا، فَوَلَدَتْ اِبْنًا قَالَ: فَهُوَ اِبْنُهُمَا جَمِیْعًا یَرِثُهُمَا وَیَرِثَانِهٖ وَهُوَ لِلْبَاقِیْ مِنْهُمَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو وہ دونوں اس کے ساتھ صحبت کر چکے ہوں اور کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کا بچہ شمار ہوگا۔ وہ بچہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس بچے کے وارث بنیں گے اور دیگر معاملات میں وہ ان دونوں کا بیٹا شمار ہوگا۔

525-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ سِتَّةِ غِلْمَةٍ سَبَحُوْا فَغَرَقَ اَحَدُهُمْ فِی الْفُرَاتِ، فَشَهِدَ اِثْنَانِ عَلٰی ثَلَاثَةٍ اَنَّهُمْ اَغْرَقُوْهُ، وَشَهِدَ الثَّلَاثَةُ عَلَی الْاِثْنَیْنِ اَنَّهُمْ اَغْرَقَاهُ، فَقَضٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِخَمْسِیْنَ الدِّیَةِ عَلَی الثَّلَاثَةِ، وَبِثَلَاثَةِ اَخْمَاسِ الدِّیَةِ عَلَی الْاِثْنَیْنِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے چھ بچوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تیر رہے تھے ان میں سے ایک دریائے فرات میں ڈوب گیا۔ باقی پانچ میں سے دو نے تین کے خلاف یہ گواہی دی کہ ان تینوں نے اسے ڈبویا ہے اور تین نے دو کے خلاف یہ گواہی دی کہ ان دونوں نے اسے ڈبویا ہے تو امیر المومنین نے دیت کے پانچ حصے کئے۔

پانچ میں سے دو حصوں کی ادائیگی تین آدمیوں پر لازم ہوگی اور پانچ میں سے تین حصوں کی ادائیگی دو آدمیوں پر لازم ہوگی۔

526-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰی بِشَهَادَةِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ، وَکَانَتْ قَابِلَةً عَلَی الْوِلَادَةِ، وَصَلّٰی عَلَیْهِ بِشَهَادَتِهَا وَوَرَثَهٗ بِشَهَادَتِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیدیا تھا جو ولادت کے وقت موجود تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی گواہی کی وجہ سے اس بچے کی نمازِ جنازہ بھی پڑھائی تھی اور اس خاتون کی گواہی کی وجہ سے اسے وارث بھی قرار دیا تھا۔

527-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ انه قَالَ: اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ مَتَاعًا مِنْ رَجُلٍ وَقَبِضَهٗ، ثُمَّ اَفْلَسَ قَالَ الْبَائِعُ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدے اور اسے قبضے میں لے اور پھر وہ مفلس ہو جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فروخت کرنے والا شخص اس بارے میں قرض دار کی طرح ہوگا۔

528-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَبِيْعُ مَتَاعَ الْمُفْلِسِ اِذَا الْتَوٰى فِیْ غُرَمَائِهٖ، وَاِذَا اَبٰى اَنْ يَقْضِیَ دُيُوْنَهٗ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مفلس شخص کا سامان فروخت کروا دیا کرتے تھے جب وہ قرض خواہوں کو پریشان کرتا تھا اور جب وہ قرض ادا کرنے سے انکار کرتا تھا۔

529-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَحْبِسُ فِی النَّفَقَةِ، وَفِی الدَّيْنِ، وَفِی الْقَصَاصِ، وَفِی الْحُدُوْدِ، وَفِیْ جَمِيْعِ الْحُقُوْقِ، وَكَانَ يُقَيِّدُ الدِّعَارَ بِقُيُوْدٍ لَهَا اَقْفَالٌ وَيُوَكِّلُ بِهِمْ مَنْ يَحِلُّهَا لَهُمْ فِیْ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ مِنْ اَحَدِ الْجَانِبَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خرچ ادا نہ کرنے کے نتیجے میں قرض نہ دینے کے نتیجے میں اور قصاص کے نتیجے میں لوگوں کو قید کروا دیا تھا اسی طرح حدود کے نتیجے میں اور تمام امور کے نتیجے میں (قید کروا دیا کرتے تھے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈاکوؤں کو قید کروایا کرتے تھے جن کی زنجیروں پر تالے لگے ہوئے ہوتے تھے انہوں نے ان کے لئے آدمی مقرر کئے ہوئے تھے جو نماز کے اوقات میں ان کو ایک طرف سے کھول دیا کرتے تھے۔

530-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ بَنٰى سِجْنًا وَّسَمَّاهُ نَافِعًا ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَنَقَضَهٗ وَسَمَّاهُ مُخِيْسًا وَجَعَلَ يَرْتَجِزُ وَيَقُوْلُ:

اَلَمْ تَرَانِیْ كَيِّسًا مَكِيْسًا بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيَّسًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک جیل بنوائی اور اس کا نام ''نافع'' رکھا۔

پھر انہوں نے مناسب سمجھ کر اسے تبدیل کر دیا اور اس کا نام ''مخیس'' رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رجز کے طور پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

''کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں کتنا سمجھدار ہوں میں نے ''نافع'' کے بعد ''مخیس'' بنائی ہے''۔

531-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ اَنْ يَحْجُرَ علی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ اِشْتَرٰى شَيْئًا فَغَبَنَ فِيْهِ بِاَمْرٍ مُفْرِطٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ آپ عبداللہ بن جعفر کو

تصرف کرنے سے روک دیں اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں پتہ چلا تھا کہ انہوں نے کوئی چیز خریدی تھی اور اس میں انہوں نے خاصہ غبن کیا تھا۔

532-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰی فِی الشُّرْبِ اَنَّ اَهْلَ السَّفَلِ اُمَرَاءٌ عَلٰی اَهْلِ الْعُلُوِّ، وَجَعَلَهٗ بَیْنَهُمْ عَلَی الْحِصَصِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ نیچے والے لوگ اوپر والوں پر غالب ہوں گے۔ انہوں نے اس پانی کو حصوں کے حساب سے تقسیم کیا تھا۔

533-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰی فِی الْعَبْدِ یَلْزِمُهٗ الدَّیْنُ، ثُمَّ یُعْتِقُهٗ سَیِّدُهٗ اَنَّ السَّیِّدَ ضَامِنٌ لِدَیْنِهٖ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ بِالدَّیْنِ، وَاِنْ کَانَ اَعْتَقَهٗ وَهُوَ لَا یَعْلَمُ بِالدَّیْنِ ضَمِنَ قِیْمَته لِلْغُرَمَاءِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو اپنے اوپر قرض کو لازم کر لیتا ہے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے تو وہ آقا اس کے قرض کا ضامن ہوگا اگر اس کو اس کے قرض کا علم ہوتا ہے لیکن اگر وہ اسے آزاد کر دے اور اسے قرض کا علم نہیں ہوتا تو وہ اس کی قیمت کو قرض خواہوں میں دینے کا ضامن ہوگا۔

534-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اِسْتَعَانَ عَبْدَ غَیْرِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِ السَّیِّدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ، وَمَنْ رَکِبَ دَابَّةً بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا، فَهُوَ ضَامِنٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی دوسرے شخص کی اجازت کے بغیر اس کے غلام سے مدد لے تو وہ ضامن ہوگا اور جس شخص نے کسی دوسرے شخص کی سواری پر اس کی اجازت کے بغیر سواری کی تو وہ ضامن ہوگا۔

535-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ مُسْلِمًا قَتَلَ خِنْزِیْرًا لِنَصْرَانِیٍّ، فَضَمِنَهٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قِیْمَةً وَّقَالَ: اِنَّمَا اَعْطَیْنَاهُمُ الذِّمَّةَ عَلٰی اَنْ یَتْرُکُوْا یَسْتَحِلُّوْنَ فِیْ دِیْنِهِمْ مَا کَانُوْا یَسْتَحِلُّوْنَ مِنْ قَبْلُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک مسلمان نے عیسائی کے خنزیر کو قتل کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کا ضمان اسے دلوایا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے انہیں ذمہ اس شرط پر دیا تھا کہ وہ اپنے دین میں ان چیزوں کو بدستور حلال سمجھیں گے جنہیں وہ اس سے پہلے حلال سمجھتے تھے۔

536-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: دِبَاغُ الْاِهَابِ طُهُوْرُهٗ وَاِنْ کَانَ مَیْتَةً ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فرماتے ہیں: کھال دباغت کے ذریعے پاک ہوجاتی ہے اگرچہ مُردار کی ہو۔

537-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَاهِدَ الزُّوْرِ فَعَزَّرَهٗ، وَطَافَ بِهٖ فِیْ حَیِّهٖ وَشَهْرِهٖ، وَنَهٰی اَنْ یُّسْتَشْهَدَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے جھوٹی گواہی دینے والے ایک شخص کو پکڑ کر سزا دی تھی اور اس کے قبیلے اور شہر میں اس کا چکر لگوایا تھا اور اس سے گواہی لینے سے منع کردیا تھا۔

538-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِیْ نِكَاحٍ وَلَا طَلَاقٍ، وَلَا حَدٍّ، وَلَا قِصَاصٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نکاح، طلاق، حد، قصاص میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

539-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَةً فَیَخْتَلِفَانِ فِیْ مَتَاعِ الْبَیْتِ فَقَضٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ یَكُوْنُ لِلرِّجَالِ، فَهُوَ لِلرَّجُلِ، وَمَا كَانَ یَكُوْنُ لِلنِّسَاءِ، فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ یَكُوْنُ لِلنِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فَهُوَ بَیْنَهُمَا نِصْفَانِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور گھر کے سامان کے بارے میں میاں بیوی کے درمیان اختلاف ہوجاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا جو سامان مردوں کے لئے مخصوص ہو وہ شوہر کو ملے گا اور جو خواتین کے لئے مخصوص ہو وہ بیوی کو ملے گا اور جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہو وہ ان دونوں کے درمیان نصف، نصف تقسیم ہوجائے گا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَضْلُ النِّكَاحِ وَمَا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ

باب 172: نکاح کی فضیلت اور اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

540-حَدَّثَنِي اَبُوْ خَالِدٍ الواسطى قَالَ (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَزَوَّجُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ".

حديث 540:

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ النكاحِ وَمَا شَاكِلُهُ بَابُ ذِكْرِ حَضِّ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ الودود الولود، رقم الحديث :3246

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :8960

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب الترغيب في النكاح، رقم الحديث :4281

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 5 من اسمه محمد، رقم الحديث :5099

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرك" في: كتاب النكاح، رقم الحديث :2685

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 6، رقم الحديث :5746

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الميم معقل بن يسار يكنى أبا علي، رقم الحديث :508

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب النكاح، في (1) باب ما جاء في فضل النكاح، رقم الحديث :1846

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح باب الرغبة في النكاح، رقم الحديث :13235

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح، في باب 14 النهي عن تزويج المرأة التي لا تلد، رقم الحديث :5342

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح، في باب 11 كراهية تزويج العقيم، رقم الحديث : 3227

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في السابع و الثلاثون من شعب الإيمان و هو باب في تحريم الفروج و ما يجب من التعفف عنها فصل في الترغيب في النكاح لما فيه من العون على حفظ الفرج، رقم الحديث :5485

اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في كتاب الوصايا باب الترغيب في النكاح، رقم الحديث :473

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أنس بن مالك رضي الله عنه، رقم الحديث :12634

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب النكاح، في، رقم الحديث :4028

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شادی کرو کیونکہ میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

541-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِذَا نَظَرَ الْعَبْدُ اِلٰی وَجْهِ زَوْجِهٖ، وَنَظَرَتْ اِلَیْهِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْهِمَا نَظَرَ رَحْمَةٍ، فَاِذَا اَخَذَ بِكَفِّهَا، وَاَخَذَتْ بِكَفِّهٖ تَسَاقَطَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِنْ خِلَالِ اَصَابِعِهِمَا فَاِذَا تَغَشَّاهَا حَفَّتْ بِهِمَا الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْاَرْضِ اِلٰی عَنَانِ السَّمَاءِ، وَكَانَتْ كُلُّ لَذَّةٍ وَكُلُّ شَهْوَةٍ حَسَنَاتٌ كَاَمْثَالِ الْجِبَالِ فَاِذَا حَمَلَتْ كَانَ لَهَا اَجْرُ الْمُصَلِّی الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاِذَا وَضَعَتْ لَمْ تَعْلَمْ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ"۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بندہ اپنی بیوی کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اور وہ عورت اس کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے۔ جب بندہ بیوی کی ہتھیلی کو پکڑتا ہے اور وہ عورت اس کی ہتھیلی کو پکڑتی ہے تو ان کی انگلیوں کے درمیان میں سے ان دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب بندہ اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو فرشتے زمین سے لے کر آسمان تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ہر لذت اور ہر شہوت ان کے لئے پہاڑوں کی مانند نیکیوں کی طرح ہوتی ہے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے نمازی، روزے دار، قیام کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند اجر وثواب ملتا ہے اور پھر جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے (جنت میں) کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے (یعنی اسے جنت نصیب ہوگئی)

542-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "خَیْرُ النِّسَاءِ الْوَلُوْدُ الْوَدُوْدُ الَّتِیْ اِذَا نَظَرْتَ اِلَیْهَا سَرَّتْكَ، وَاِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْكَ"۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین خواتین وہ ہیں جو بچے پیدا کرنے کی (صلاحیت رکھتی ہوں) محبت کرنے والی ہوں جب تم ان کی طرف دیکھو تو وہ تمہیں خوش کر دیں اور جب تم ان کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تمہاری حفاظت کریں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْمُهُوْرُ

باب 173: مہر کا بیان

543-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَکُوْنُ مَهْرٌ اَقَلُّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ لَیْسَ نِکَاحُ الْحَلَالِ مِثْلَ مَهْرِ الْبَغْیِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ حلال نکاح، فاحشہ عورت کے معاوضے کی طرح نہیں ہوتا۔

544-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یَحِلُّ فَرْجٌ بِغَیْرِ مَهْرٍ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مہر کے بغیر شرمگاہ حلال نہیں ہوتی۔

545-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَنْکَحَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَهٗ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰی اِثْنَیْ عَشَرَةَ اَوْقِیَّةً وَّنِصْفٍ مِنْ فِضَّةٍ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے ساتھ چاندی

حدیث 543:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید هذا الحدیث موقوفًا

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الصداق باب ما یجوز أن یکون مهرا' رقم الحدیث :14166

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الصداق باب ما یجوز أن یکون مهرا' رقم الحدیث :14167

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب السرقة باب ما جاء عن الصحابة رضی الله عنهم فیما یجب به القطع' رقم الحدیث :16971

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب الحدود والدیات وغیره' رقم الحدیث :349

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح ' فی (باب المهر ' رقم الحدیث : 13

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح ' فی (باب المهر ' رقم الحدیث : 14

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح ' فی (باب المهر ' رقم الحدیث : 16

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح ' فی (باب المهر ' رقم الحدیث : 20

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب النکاح (باب غلاء الصداق' رقم الحدیث :10416

حدیث 545:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید هذا الحدیث موقوفًا

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحدیث :470

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب النکاح باب ما علی المزوجین من الخدمة' رقم الحدیث :3271

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الفضائل من قسم الأفعال نکاح فاطمة رضی الله عنها' رقم الحدیث :37743

کے ساڑھے بارہ اوقیہ بطور مہر کے عوض میں کی تھی۔

546-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا نَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةً مِنْ نِسَائِهٖ اِلَّا عَلٰی اِثْنَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَّةِ فِضَّةٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی خاتون کے ساتھ نکاح کیا وہ بارہ اوقیہ چاندی (مہر) کے عوض میں تھا۔

547-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَغَالُوْا فِیْ مُهُوْرِ النِّسَاءِ فَتَكُوْنَ عَدَاوَةً۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خواتین کے مہر میں زیادتی نہ کرو ورنہ یہ بات (آپس میں) ناچاقی کا باعث ہوگی۔

548-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجَهَا، وَدَخَلَ بِهَا وَسَمّٰی لَهَا مَهْرًا وَّسَمّٰی لِمَهْرِهَا اَجَلًا، فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا اَجَلَ لَكَ فِیْ مَهْرِهَا اِذَا دَخَلْتَ بِهَا فَحَقُّهَا حَالٌّ فَادِّ اِلَیْهَا حَقَّهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک خاتون ان کے پاس آئی ایک شخص نے اس کے ساتھ شادی کی تھی اس کے ساتھ صحبت بھی کرلی تھی۔ اس کا مہر بھی طے کردیا تھا اس مہر کی ادائیگی کی مدت بھی طے کردی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے مہر کے حوالے سے تمہارے لئے کوئی مدت نہیں ہے جب تم اس کے ساتھ صحبت کرچکے ہو مہر اس کا حق ہے تم اسے اس کا حق ادا کرو۔

549-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً، وَلَمْ

حدیث 546:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید هذا الحدیث موقوفاً

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب النکاح، فی باب 66القسط فی الأصدقة، رقم الحدیث : 3349

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب النکاح، فی باب 66التزویج علی اثنتی عشرة أوقیة، رقم الحدیث : 5511

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب النکاح -22باب منه، رقم الحدیث :1114

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن عمر رضی الله عنه من نهیه أن یغالی فی صدقات النساء ، ومن احتجاجه فی ذلك بأصدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم نساء ه ، ومن أصدقة أزواج بناته بناته، رقم الحدیث :4420

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه، رقم الحدیث : 285

اخرجه الحمیدی فی "مسند الحمیدی" فی باب أحادیث عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث : 23

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی کتاب الوصایا باب ما جاء فی الصداق، رقم الحدیث :575

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی کتاب الوصایا باب ما جاء فی الصداق، رقم الحدیث :581

يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا ثُمَّ تَوَفّٰى قَبْلَ الْفَرْضِ لَهَا وَقَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَهَا الْمِيرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا صِدَاقَ لَهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے لئے کوئی مہر مقرر نہیں کرتا اور وہ مہر مقرر کرنے سے پہلے اور اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عورت کو وراثت میں سے حصہ ملے گا۔ وہ عدت بسر کرے گی البتہ اسے مہر نہیں ملے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْوَلِيُّ وَالشُّهُوْدُ فِي النِّكَاحِ

باب 174: نکاح میں سرپرست اور گواہوں کا بیان

550-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ، لَيْسَ بِالدِّرْهَمِ وَلَا بِالدِّرْهَمَيْنِ، وَلَا الْيَوْمَ وَلَا الْيَوْمَيْنِ شِبْهَ السِّفَاحِ، وَلَا شَرْطَ فِي نِكَاحٍ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک سرپرست اور دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا اور نہ ہی ایک یا دو درہم (مقرر کرنے پر) درست ہوتا ہے اور نہ ہی ایک یا دو یوم (یعنی دو دن کی شادی) کی شرط پر مقرر ہوتا ہے جو سفاح (وقتی آرزو پوری کرنے) سے مشابہت رکھتا ہو اور نکاح میں کوئی شرط نہیں ہوتی۔

551-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ۔

حديث 551:

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب نكاح المتعة' رقم الحديث :4463

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ النِّكَاحِ وَمَا شَاكَلَهُ بَابُ بَيَانِ إِبْطَالِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ' رقم الحديث :3289

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2' رقم الحديث :1794

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب النكاح' في (44)باب النهي عن نكاح المتعة' رقم الحديث :1961

اخرجه الإمام مالك في "الموطأ" "برواية المصمودي' في كتاب النكاح (18باب نكاح المتعة' رقم الحديث : 1129

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب السين سبرة بن معبد بن عوسجة الجهني' رقم الحديث :6530

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:المغازي' في -36باب غزوة خيبر' رقم الحديث :3979

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في : كتاب النكاح' في باب نكاح المتعة' رقم الحديث :4140

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب الصيد والذبائح' في باب (31تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية' رقم الحديث :4334

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب الصيد والذبائح ' في باب 34تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية' رقم الحديث :4846

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب النكاح (16باب النهي عن متعة النساء' رقم الحديث :2196

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے سال ''نکاح متعہ'' سے منع کر دیا تھا۔

552-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تُسْتَامَرُ الْاَیِّمُ فِیْ نَفْسِهَا قَالُوْا فَاِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْیِ قَالَ: اِذْنُهَا صُمَاتُهَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ یا طلاق یافتہ سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی لوگوں نے عرض کی کنواری لڑکی تو شرما جاتی ہے نبی اکرم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی۔

553-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَه وَهِیَ صَغِیْرَةٌ، ثُمَّ بَلَغَتْ، ثُمَّ ذٰلِكَ عَلَیْهَا وَلَیْسَ لَهَا اَنْ تَاْبٰی وَاِنْ كَانَتْ كَبِیْرَةً فَكَرِهَتْ لَمْ یَلْزَمْهَا النِّكَاحُ .

(بقیه تخریج حدیث551)اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب النکاح -28باب ما جاء فی تحریم نکاح المتعة' رقم الحدیث :1121

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب النکاح باب نکاح المتعة' رقم الحدیث :13925

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکیین (حدیث سبرة بن معبد رضی الله عنه' رقم الحدیث :15386

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحدیث :576

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب النکاح' فی -3باب نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ' رقم الحدیث :3492

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب)(4أحادیث علی بن أبی طالب' رقم الحدیث :111

اخرجه أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك المعاد منها' رقم الحدیث :784

اخرجه الحمیدی فی "مسند الحمیدی" (فی باب)(أحادیث علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحدیث :37

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی حرف النون من قسم الأفعال کتاب النکاح محرمات النکاح' رقم الحدیث :45727

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی کتاب الوصایا باب ما جاء فی المتعة' رقم الحدیث :815

حدیث 552:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنٰی باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:النکاح' فی -42باب لا ینکح الأب وغیره البکر والثیب إلا برضاها' رقم الحدیث :4843

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:الحیل' فی -10باب فی النکاح' رقم الحدیث :6569

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من اللام' رقم الحدیث :1066

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی من اسمه مقدام' رقم الحدیث :8820

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب النکاح' فی باب 34إذن البکر' رقم الحدیث :3267

اخرجه النسائی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب النکاح' فی باب 30أذن البکر' رقم الحدیث :5377

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب النکاح باب إذن البکر الصمت واذن الثیب الکلام' رقم الحدیث :13478

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند أبی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث :-9603

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب النکاح' فی -9باب اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِى النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ' رقم الحدیث :3538

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرے جو کم سن ہو پھر وہ بالغ ہو جائے تو نکاح درست ہوگا اسے اس کو مسترد کرنے کا اختیار نہیں ہوگا لیکن اگر وہ بڑی ہو (اور اس وقت شادی ہو) اور وہ اس کو ناپسند کرے تو نکاح لازم نہیں ہوگا۔

554-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یَجُوْزُ النِّکَاحُ عَلَی الصِّغَارِ اِلَّا بِالْاٰبَاءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کم سن بچوں کا نکاح صرف ان کے آباؤ اجداد کر سکتے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَنْ لَا یَحِلُّ نِکَاحُهٗ مِنْ قَرَابَاتِ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ

باب 175: شوہر اور بیوی کے جن قریبی رشتے داروں کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے

•••——•••——•••

555-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ مِنَ النَّسَبِ سَبْعًا، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعًا، فَاَمَّا السَّبْعُ مِنَ النَّسَبِ فَهِیَ الْاُمُّ وَالْاِبْنَةُ وَالْاُخْتُ، وَبِنْتُ الْاَخِ، وَبِنْتُ الْاُخْتِ، وَالْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ، وَالسَّبْعُ مِنَ الصِّهْرِ فَامْرَاَةُ الْاَبِ وَامْرَاَةُ الْاِبْنِ، وَاُمُّ الْمَرْاَةِ دَخَلَ بِالْاِبْنَةِ اَوْ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا، وَابْنَةُ الزَّوْجَةِ اِنْ کَانَ دَخَلَ بِاُمِّهَا وَاِنْ لَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِهَا، فَهِیَ حَلَالٌ، وَالْجَمْعُ بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ وَالْاُمُّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَالْاُخْتُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے نسب کے اعتبار سے سات رشتے داروں کو حرام قرار دیا ہے اور سسرالی رشتے کے اعتبار سے بھی سات رشتوں کو حرام قرار دیا ہے جہاں تک نسب سے تعلق رکھنے والے سات رشتے داروں کا تعلق ہے تو ان میں ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی، بھانجی، پھوپھی، خالہ شامل ہیں۔ جہاں تک سسرالی سات رشتوں کا تعلق ہے تو اس میں عورت کا باپ، عورت کا بیٹا، عورت کی ماں خواہ اس ماں کی بیٹی کے ساتھ صحبت کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو اور بیوی کی بیٹی، اگر اس بیٹی کی ماں کے ساتھ صحبت کی گئی ہو، اگر اس کی ماں کے ساتھ صحبت نہیں کی گئی تو وہ بیٹی حلال ہوگی۔ دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح کرنا یا رضاعی ماں کے ساتھ نکاح کرنا یا رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کرنا (حرام) ہے۔

556-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُتَزَوَّجُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا، وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا، وَلَا عَلٰی اِبْنَةِ اَخِیْهَا، وَلَا عَلٰی اِبْنَةِ اُخْتِهَا لَا

الصُّغْرٰی عَلٰی الْکُبْرٰی، وَلَا الْکُبْرٰیٰ عَلٰی الصُّغْرٰی .

عدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی عورت کی پھوپھی نکاح میں ہوتو اس عورت کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی خالہ (پہلے نکاح میں موجود ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی بھتیجی (پہلے سے نکاح میں ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی بھانجی (پہلے سے نکاح میں ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا بڑی بہن (پہلے سے نکاح میں ہو) تو چھوٹی بہن سے شادی نہیں کی جائے گی یا چھوٹی بہن (پہلے سے نکاح میں ہو) تو بڑی بہن سے شادی نہیں کی جائے گی۔

557-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یَجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ اُخْتَیْنَ مِنَ الْاِمَاءِ .

حدیث 556:

اخرجه الطحاوی فی "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجمع بين العمتين ، والجمع بين الخالتين ، وعن الجمع بين الخالة والعمة' رقم الحديث :5205

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب التفليس باب التفليس' رقم الحديث :3730

اخرجه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول ' فى: مسند على بن أبى طالب' رقم الحديث :888۔

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث :1073

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 1' رقم الحديث :973

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب العين أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث :11805

اخرجه الطبرانى فى "الروض الدانى اى المعجم الصغير" فى (باب من اسمه إبراهيم)' رقم الحديث :240

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب النكاح ' فى باب 47الجمع بين المرأة وعمتها' رقم الحديث :3292

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب النكاح ' فى باب 44تحريم الجمع بين المرأة وعمتها' رقم الحديث :5424

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب النكاح باب ما جاء فى الجمع بين المرأة وعمتها وبينها وبين خالتها' رقم الحديث :13724

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب النكاح ' فى (31)باب لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها' رقم الحديث :1929

اخرجه سعيد بن منصور فى "السنن" فى كتاب الوصايا باب ما جاء فى الرجل لا ينكح امرأة على عمتها ولا خالتها' رقم الحديث :630

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب النكاح' فى -4باب تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِى النِّكَاحِ.' رقم الحديث :3506

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' رقم الحديث :577

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى حديث ميمونة زوج النبى -صلى الله عليه و سلم' رقم الحديث :7225

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب النكاح ' فى' رقم الحديث :4068

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى ' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب النكاح فى المرأة تنكح على عمتها أو خالتها' رقم الحديث :16760

اخرجه المتقى الهندى فى "كنز العمال" فى الباب الرابع فى أحكام النكاح وما يتعلق به الفصل الرابع فى محرمات النكاح' رقم الحديث :44746

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کنیزوں میں سے دو بہنوں کو ایک ساتھ جمع کرنا (دونوں کے ساتھ صحبت کرنا) حرام ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: نِكَاحُ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ

باب 176: کنیزوں اور غلاموں کا نکاح

558-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ قَالَ لَا تُتَزَوَّجُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْيَهُوْدِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ مِنَ الْقَسْمِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز سے شادی نہیں کی جاسکتی البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے۔

کوئی مسلمان شخص یہودی عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا اور کسی عیسائی عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا جبکہ پہلی بیوی مسلمان ہو لیکن اگر پہلی بیوی مسلمان یا عیسائی ہو تو پھر مسلمان عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ تقسیم میں آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا

559-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا عَبْدٌ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَهُوَ زَانٍ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے وہ زنا کرنے والا شمار ہوگا۔

560-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ اَكْثَرَ مِنِ امْرَاَتَيْنِ، وَلَا الْحُرُّ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غلام دو سے زیادہ عورتوں سے شادی نہیں کرسکتا اور آزاد شخص چار عورتوں سے زیادہ

شادی نہیں کرسکتا۔

561-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ عَبْدِيْ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِي فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَرِّقْ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهٖ: طَلِّقْهَا يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلسَّيِّدِ: قَدْ اَجَزْتَ النِّكَاحَ، فَاِنْ شِئْتَ اَيُّهَا الْعَبْدُ فَطَلِّقْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَمْسِكْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرے غلام نے میری اجازت کے بغیر شادی کرلی ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دو۔آقا نے اپنے غلام سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دیدو اے اللہ کے دشمن! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آقا سے کہا: تم نے طلاق کو درست قرار دیدیا ہے اے غلام! اب اگر تم چاہو تو اسے طلاق دو اور اگر چاہو تو اسے طلاق نہ دو۔

562-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا،

حدیث 562:

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب الحاء (باب من اسمه الحسین)' رقم الحدیث :386

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 5 (من اسمه محمد)' رقم الحدیث :5358

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب النکاح باب ما جاء فی الولیمة' رقم الحدیث :3287

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب النکاح باب إنکاح العبید ونکاحهم' رقم الحدیث :4342

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی ذکر أزواج رسول الله صلی الله علیه و سلمصفیة بنت حیی بن أخطب زوج النبی' رقم الحدیث :178

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب النکاح باب ما روی من أنه تزوج صفیة وجعل عتقها صداقها' رقم الحدیث :13144

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب النکاح' فی (42)باب الرجل یعتق أمة ثم یتزوجها' رقم الحدیث :1957

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب السیر' فی باب (14الغارة والبیات' رقم الحدیث :8597

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح' فی (باب المهر' رقم الحدیث :149

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب النکاح -23باب ما جاء فی الرجل یعتق الأمة ثم یتزوجها' رقم الحدیث :1115

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب النکاح (45باب فی الأمة یجعل عتقها صداقها' رقم الحدیث :2243

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:النکاح' فی -14باب من جعل عتق الأمة صداقها' رقم الحدیث :4798

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب النکاح' فی' رقم الحدیث :4063

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب النکاح' فی (5باب الرجل یعتق أمته علی أن عتقها صداقها' رقم الحدیث :3977

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب الطلاق باب عتقها صداقها' رقم الحدیث :13107

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب النکاح' فی -14باب فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا.' رقم الحدیث :3569

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" فی باب 1ما روی عنه قتادة رضی الله عنه' رقم الحدیث :1991

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی قتادة عن أنس' رقم الحدیث :3050

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا۔

563-قَالَ اَبُوْ خَالِد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی: سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْعَبْدِ هَلْ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَّتَسَرّٰى؟ قَالَ: لَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَلَا يَحِلُّ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ اَوْ مِلْكِ يَمِيْنٍ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے میں دریافت کیا، کیا اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز بنائے (یعنی کنیز خرید کر اس کے ساتھ آقا کے طور پر صحبت کرے) انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں'' اور اپنی بیویوں اور اپنی زیر ملکیت (کنیزوں) کے حوالے سے انہیں کوئی ملامت نہیں ہوتی۔

شرمگاہ صرف نکاح کی صورت میں حلال ہوتی ھے یا ملکیت کی وجہ سے حلال ہوتی ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاَكْفَاءُ

باب 177: کفو کا بیان

...—...—...

564-قَالَ اَبُوْ خَالِد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نِكَاحِ الْاَكْفَاءِ؟ فَقَالَ: اَلنَّاسُ بَعْضُهُمْ اَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ عَرَبِيُّهُمْ وَعَجَمِيُّهُمْ قَرَشِيُّهُمْ وَهَاشِمِيُّهُمْ اِذَا اَسْلَمُوْا وَآمَنُوْا فَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، لَهُمْ مَالَنَا، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْنَا، دِمَاؤُهُمْ وَاحِدَةٌ وَّدِيَاتُهُمْ وَاحِدَةٌ، وَفَرَائِضُهُمْ وَاحِدَةٌ، لَيْسَ لِبَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِيْ ذٰلِكَ فَضْلٌ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا فَاَذِنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ جَمِيْعًا اَلْعَرَبِيُّ وَالْعَجَمِيُّ اَنْ يَنْكِحُوْا بَنَاتَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعًا عَرَبِيُّهُمْ وَعَجَمِيُّهُمْ اِذَا اَسْلَمُوْا،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو کفو میں نکاح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ ایک دوسرے کا کفو ہیں۔ اس میں عربی، عجمی، قریشی، یا عجمی سب شامل ہیں۔ جب یہ مسلمان ہو جائیں اور ایمان لے آئیں اور

ان کا دین ایک ہو ان کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور ان پر وہی فرائض لازم ہوں گے جو ہم پر لازم ہیں ان کا خون ایک جیسی حیثیت رکھتا ہے ان کی نیت ایک جیسی ہوگی۔ ان کے فرائض ایک جیسے ہوں گے۔ اس حوالے سے ان کو ایک دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم مشرک مردوں کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہو جائیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کے لئے اجازت دی ہے خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں کہ وہ مشرکین کی (مسلمان) لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں۔ وہ سب خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں جب کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

565-وَقَدْ تَزَوَّجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَهُوَ مَوْلٰى زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَرَشِيَّةً،

تَزَوَّجَ بِلَالٌ هَالَةَ بِنْتَ عَوْفٍ اُخْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

وَتَزَوَّجَ رَزِيْقٌ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَةَ بِنْتَ بِشْرِ بْنِ اَبِى الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ،

وَتَزَوَّجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَة مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ بِنْتًا لِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ،

وَتَزَوَّجَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اُخْتًا لِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، وَتَزَوَّجَ اَبُوْ مِجْذَامِ بْنُ اَبِى فُكَيْهَةَ امْرَاَةً مِنْ بَنِى زُهْرَةَ

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جو ایک غلام تھے' سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی جو قریشی خاتون تھیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ہالہ بنت عوف کے ساتھ شادی کی تھی جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رزیق نے عمرہ بنت بشر بن ابوالعاص بن اُمیہ کے ساتھ شادی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' انہوں نے حضرت عمرو بن حریث کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کی تھی۔

حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عمرو بن حریث کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی۔

ابومجذوم نے بنی زہرۃ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی۔

566-قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: سَاَلْنَا اَهْلَ النَّخْوَةِ وَالْكِبْرِ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْنَا: اَخْبِرُوْنَا عَنْ نِكَاحِ الْعَجَمِيِّ لِلْعَرَبِيَّةِ حَرَامٌ هُوَ اَمْ حَلَالٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَلَالٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَرَامٌ، فَقُلْنَا لَهُمْ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ وَلَدَتْ وَلَدًا هَلْ يَثْبُتُ نَسَبُهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قُلْنَا: اِذًا حَلَالٌ لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَثْبُتْ نَسَبُهُ، اَرَاَيْتُمْ اِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصِّدَاقِ؟ اَرَاَيْتُمْ اِنْ دَخَلَ بِهَا هَلْ يَكُوْنُ لَهَا الْمُسَمّٰى اَوْ مَهْرُ مِثْلِهَا؟ اَرَاَيْتُمْ اِنْ دَخَلَ بِهَا هٰذَا الْاَعْجَمِيُّ هَلْ يَحِلُّ لَهَا ذٰلِكَ الزَّوْجَ الَّذِى قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا؟ اَرَاَيْتُمْ اِنْ مَاتَ وَلَهُ مَالٌ هَلْ تُوْرِثُوْنَهَا

مِنْهُ؟ اَرَأَيْتُمْ اِنْ رَضِىَ بِهٰذَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا هَلْ هُوَ جَائِزٌ وَّبَاطِلٌ هٰذَا كُلُّهُ جَائِزٌ وَّهُوَ نِكَاحٌ حَلَالٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم بد دماغ اور تکبر کرنے والے اہل عرب سے یہ سوال کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بتاؤ کہ کسی عجمی شخص کا کسی عربی عورت کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے یا حلال ہے۔تو ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہ حلال ہے اور کوئی یہ کہے گا یہ حرام ہے۔

ہم ان سے یہ کہیں گے تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عورت بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کا نسب ثابت ہوگا تو وہ جواب دیں گے جی ہاں۔تو ہم یہ کہیں گے پھر وہ نکاح حلال ہوا اگر حرام ہوتا تو اس بچے کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔

تمہارا کیا خیال ہے اگر مرد اس عورت کو صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو کیا اسے طے شدہ مہر یا مہر مثل ملے گا؟

تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو کیا اس عجمی شخص کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس عورت کو تین طلاقیں دیدے؟

تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عجمی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اس کا مال بھی ہوتا ہے تو کیا تم لوگ اس عورت کو اس شخص کا وارث قرار دو گے۔

تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نکاح کے ساتھ اس عورت کا بھائی یا باپ راضی ہو جائے تو کیا یہ نکاح جائز ہوگا یا باطل ہوگا۔

جب یہ سب صورتیں جائز ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نکاح حلال ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: نِكَاحِ اَهْلِ الْكُفْرِ

باب 178: اہل کفر کے ساتھ نکاح کرنا

567-(حَدَّثَنِى) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمُ الْيَهُوْدِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْمَجُوْسِيَّةَ وَلَا الْمُشْرِكَةَ، وَكَرِهَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نِكَاحَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَنَصَارٰى الْعَرَبِ وَقَالَ: لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمان شخص یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے لیکن وہ مجوسی یا مشرک

عورت کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل عرب کے عیسائیوں کے ساتھ نکاح کرنے کومکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ لوگ درحقیقت اہل کتاب نہیں ہیں۔

568-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ الْیُهُوْدِیِّ تُسْلِمُ اِمْرَأَتُهٗ اِنْ اَسْلَمَا کَانَا عَلٰی النِّکَاحِ، وَاِنْ اَسْلَمَ هُوَ وَلَمْ تُسْلِمْ اِمْرَأَتُهٗ کَانَا عَلٰی النِّکَاحِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے یہودی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی مسلمان ہو جاتی ہے اگر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں تو دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے اگر مرد مسلمان ہو جاتا ہے اور عورت مسلمان نہیں ہوتی تو بھی یہ اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے۔

569-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ مَجُوْسِیٍّ لَهٗ اِبْنَةُ ابْنٍ، وَلَهٗ اِبْنٌ اٰخَرُ فَتَزَوَّجَ اِبْنَةَ اِبْنِهٖ، ثُمَّ اَسْلَمُوْا جَمِیْعًا فَخَطَبَهَا اِبْنُ عَمِّهَا فَجَاؤُا اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنْ کَانَ الْجَدُّ دَخَلَ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لِاِبْنِ عَمِّهَا، وَاِنْ کَانَ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا حَلَّتْ لَهٗ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے مجوسی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی ایک پوتی ہے اور اس کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ اپنی پوتی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر وہ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اس کا چچا زاد اس لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے۔ یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فرمایا: اگر دادا نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو وہ اس کے چچا زاد کے لئے جائز نہیں ہوگی۔ اگر دادا نے صحبت نہیں کی تھی تو وہ اس کے لئے جائز ہوگی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْعَدْلُ بَیْنَ النِّسَاءِ

باب 179: بیویوں کے درمیان عدل سے کام لینا

...———...———...

570-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
"وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ"
قَالَ هٰذَا فِیْ الْحُبِّ وَالْجِمَاعِ، وَاَمَّا النَّفَقَةُ وَالْکِسْوَةُ وَالْبَیْتُوْتَةُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْعَدْلِ فِیْ ذٰلِكَ، وَلَا حَظَّ لِلسَّرَارِیِّ فِیْ ذٰلِكَ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

''تم یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ تم اپنی بیویوں کے درمیان عدل سے کام لو اگر چہ تمہیں اس کا لالچ ہو''۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ محبت اور صحبت کرنے کے بارے میں ہے جہاں تک خرچ، کپڑوں اور رہائش کا تعلق ہے اس بارے میں عدل کرنا ضروری ہے اور اس بارے میں کنیزوں کا کوئی حق نہیں ہے۔

571-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ بِكْرًا اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ ثَیِّبًا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کنواری اہلیہ کے ساتھ شادی کی تھی تو آپ نے سات دن اُن کے ساتھ قیام کیا تھا اور جب آپ ثیبہ خاتون کے ساتھ شادی کرتے تھے تو تین دن تک ان کے ساتھ قیام کرتے تھے۔

بَابُ: اَلنَّفَقَةُ عَلٰی الزَّوْجَةِ

باب **180**: بیوی پر خرچ کرنا

572-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اِمْرَاَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِیْ نَفْقَتِهَا فَقَضٰی لَهَا بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ ۔

حدیث 571:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنٰى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة' رقم الحديث :1632

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب الحال التى يختلف فيها حال النساء' رقم الحديث :4633

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 9' رقم الحديث :9011

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرٰى" فى كتاب القسم والنشوز باب الحال التى يختلف فيها حال النساء' رقم الحديث :14538

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرٰى" فى كتاب القسم والنشوز باب الحال التى يختلف فيها حال النساء' رقم الحديث :14540

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب الرضاع' فى 12باب قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ.' رقم الحديث :3699

اخرجه الترمذى فى "سننه" فى كتاب النكاح -40باب ما جاء فى القسمة للبكر والثيب' رقم الحديث :1139

اخرجه سعيد بن منصور فى "السنن" فى كتاب الوصايا باب الإقامة عند البكر والثيب' رقم الحديث :751

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى' فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب النكاح فى الرجل يتزوج المرأة بكرا أو ثيبا كم يقيم عندها' رقم الحديث :16949

اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" فى كتاب النكاح' فى 7باب مقدار ما يقيم الرجل عند الثيب أو البكر إذا تزوجها' رقم الحديث :3999

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک عورت اپنے خرچ کے بارے میں اپنے خاوند سے متعلق مقدمہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں گندم کے نصف صاع یومیہ کا فیصلہ دیا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِحْصَانُ

باب 181: احصان کا بیان

573-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یُحْصِنُ الْمُسْلِمُ بِالْیَهُوْدِیَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ، وَلَا بِالْاَمَةِ وَلَا بِالصَّبِیَّةِ .

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مسلمان مرد کسی یہودی، عیسائی، کنیز یا بچی کے ساتھ شادی کرنے سے محصن نہیں ہوتا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْعَیْبُ یَجِدُہُ الرَّجُلُ بِأمْرَأَتِهٖ

باب 182: جب کوئی آدمی اپنی بیوی میں عیب پائے

574-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یُرَدُّ النِّکَاحُ، مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَذَامِ وَالْجُنُوْنِ، وَالْبَرَصِ وَالْفَتَقِ .

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' چار خامیوں کی وجہ سے نکاح ختم ہوسکتا ہے۔ جذام، جنون، برص اور شرمگاہ کی بیماری۔

575-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً فَوَجَدَہ عِذْیُوْطًا فکرهته ، فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی پھر اسے پایا کہ اس کی شرمگاہ میں کوئی بیماری ہے اس کی وجہ سے اس نے اسے ناپسند کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

576-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ خَصِیًّا تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً، وَهِیَ

لاَ تَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمَتْ فَكَرِهته فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر کوئی خصی شخص کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس عورت کو اس کا علم نہیں ہوتا پھر جب اسے علم ہوتا ہے تو وہ اس کو ناپسند کرتی ہے تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَسَائِلُ فِي النِّكَاحِ

باب 183: نکاح کے مسائل

•••——•••——•••

577-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ،

حدیث 577:

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح كتاب الشغار، رقم الحديث :4458

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :8994

اخرجه البزار في "مسنده" في: مسند عمران بن حصين رضي الله عنه، رقم الحديث :3534۔

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب النكاح باب الشغار، رقم الحديث :3237

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 4 من اسمه عبد الله، رقم الحديث :4311

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الميم من اسمه معاوية، رقم الحديث :803

اخرجه الشيباني في "موطأ الإمام محمد" في: كتاب النكاح باب نكاح الشغار، رقم الحديث :532

اخرجه الإمام مالك في "الموطأ" "برواية المصمودي، في كتاب النكاح (11باب جامع ما لا يجوز من النكاح، رقم الحديث :1112

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح باب الشغار، رقم الحديث :13912

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح باب الشغار، رقم الحديث :13913

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب النكاح -29باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار، رقم الحديث :1124

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح، في باب 57باب النهي عن الشغار، رقم الحديث :5494

اخرجه النسائي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب النكاح، في باب 58تفسير الشغار، رقم الحديث :5497

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح، في باب 60باب الشغار، رقم الحديث :3334

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح، في باب 61تفسير الشغار، رقم الحديث :3337

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب النكاح، في باب الشغار، رقم الحديث :4152

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:النكاح، في -29باب الشغار، رقم الحديث :4822

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب:الحيل، في -4باب الحيلة في النكاح، رقم الحديث :6559

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في (تابع مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنه)، رقم الحديث :5819

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث :4692

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع کیا ہے۔

578-قَالَ: فَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَفْسِيرِ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِنْتَ الرَّجُلِ عَلٰى اَنَّهُ يُزَوِّجَهُ ابْنَته وَلَا مَهْرَ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس شرط پر کردے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردے گا اور دونوں بیویوں میں سے کسی کو کوئی مہر نہیں ملے گا۔

579-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ وَطِئَ جَارِيَةً لِاَقَلِّ مِنْ تِسْعِ سِنِيْنَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص نو سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ صحبت کرلے اسے ضمان دینا ہوگا۔

580-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَزُفَّتْ اِلَيْهَا اُخْتُهَا، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَضٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لِلثَّانِيَةِ مَهْرُهَا بِالْوَطْئِ، وَلَا يَقْرُبُ الْاُوْلٰى حَتّٰى تَنْقَضِيْ عِدَّةُ الْاُخْرٰى .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس شخص کے بارے میں جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کرتا ہے اور (غلطی سے) اس کی بہن کو اس کے گھر بھجوا دیا جاتا ہے جبکہ اس شخص کو علم نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: دوسری بہن کو صحبت کئے جانے کی وجہ سے مہر ملے گا اور وہ مرد پہلی عورت کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکے گا جب تک دوسری عورت کی عدت نہیں ختم ہو جاتی۔

(بقیہ تخریج حدیث577) اخرجہ أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، رقم الحدیث :5289

اخرجہ أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب الشغار، رقم الحدیث :1236

اخرجہ أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب الشغار، رقم الحدیث :1237

اخرجہ أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب النکاح من الإملاء، رقم الحدیث :1733

اخرجہ مسلم فی "صحیحہ" فی کتاب النکاح، فی -7باب تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ. رقم الحدیث :3530

اخرجہ مسلم فی "صحیحہ" فی کتاب النکاح، فی -7باب تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ. رقم الحدیث :3532

اخرجہ ابن أبی شیبة الکوفی، فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب النکاح ما قالوا فی نکاح الشغار، رقم الحدیث :17507

اخرجہ المتقی الھندی فی "کنز العمال"، فی حرف النون من قسم الأقوال وفیہ کتاب النکاح الباب الثالث فی آداب النکاح، رقم الحدیث :44566

بَابُ: اَلرَّضَاعُ

باب184: رضاعت کا بیان

581-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ لَتَتُوْقُ اِلٰی نِسَاءِ قُرَیْشٍ، وَلَا تَخْطُبُ بِنَاتِ عَمِّكَ؟ قَالَ: "وَهَلْ عِنْدَكَ شَیْئٌ"؟ قُلْتُ: اِبْنَةُ عَمِّكَ حَمْزَةَ قَالَ: اِنَّهَا اِبْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ یَا عَلِیُّ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ قریش کی خواتین میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن آپ نے اپنی چچازاد کو نکاح کا پیغام نہیں بھجوایا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی پیشکش ہے۔ میں نے جواب دیا: آپ کے چچا حمزہ کی صاحبزادی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے' اے علی! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے انہیں رشتوں کو حرام قرار دیا ہے جنہیں اس نے اپنی کتاب میں نسب کے حوالے سے حرام قرار دیا ہے۔

582-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ اِسْمُهٗ: "وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُتِمَّ الرَّضَاعَةَ" ۔

قَالَ: اَلرَّضَاعُ سَنَتَانِ، فَمَا کَانَ مِنْ رَضَاعٍ فِی الْحَوْلَیْنِ حَرُمَ، وَمَا کَانَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ فَلَا یَحْرُمُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا"،

حدیث 581:

اخرجه النسائی فی "المجتبیٰ من السنن" فی کتاب النکاح' فی باب 50تحریم بنت الأخ من الرضاعة' رقم الحدیث :3306

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب النکاح' فی باب 46ما یحرم بالرضاعة' رقم الحدیث :5438

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب النکاح' فی (34)باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب' رقم الحدیث :1938

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :9032

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلی" فی مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحدیث :381

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند العشرة المبشرین بالجنة (مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' رقم الحدیث :1096

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الرضاع' فی -3باب تَحْرِیمِ ابْنَةِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ.' رقم الحدیث :3654

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب الرضاع باب ما یجوز من الرضاع وما لا یجوز' رقم الحدیث :3359

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الرضاع باب یحرم من الرضاع ما یحرم من الولادة' رقم الحدیث :15390

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب العین أحادیث عبد الله بن العباس' رقم الحدیث :10697

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب الطلاق باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب' رقم الحدیث :13946

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الرضاع من قسم الأفعال' رقم الحدیث :15704

فَالْحَمْلُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ، وَالرَّضَاعُ حَوْلَانِ كَامِلَانِ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس تک دودھ پلائیں گی یہ حکم ان کے لئے ہے جو رضاعت کو مکمل کرنا چاہتے ہوں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رضاعت دو سال تک ہوتی ہے جو رضاعت دو سال کے دوران ہو وہ حرمت کو ثابت کردے گی جو دو سال کے بعد ہو وہ حرمت ثابت نہیں کرے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانے کا عمل تیس ماہ ہے''۔

تو حمل چھ ماہ کا ہوتا ہے اور رضاعت مکمل دو سال کی ہوتی ہے۔

583-سَاَلْتُ زَيْدًا بن علی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُصَّةِ وَالْمُصَّتَيْنِ؟ قَالَ: تُحَرِّمُ،

وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ؟ فَقَالَ: يَحْرُمُ،

وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّةً صَغِيْرَةً فَاَرْضَعَتْهَا اُمُّهُ؟ قَالَ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِ نِصْفُ صِدَاقِ الصَّبِيَّةِ، وَيَرْجِعُ عَلٰى اُمِّهٖ اِنْ كَانَتْ قَدْ تَعَمَّدَتْ الْفَسَادَ۔

وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عن الرجل يَزْنِىْ بِاُمِّ اِمْرَاَتِهٖ؟ قَالَ: قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک یا دو گھونٹ (دودھ پی لینے کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حرمت کو ثابت کر دیتے ہیں۔

میں نے ان سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا جس کی وجہ سے عورت کو (دودھ آتا ہے) انہوں نے فرمایا: وہ حرام ہوتا ہے۔

میں نے ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کمسن بچی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس شخص کی ماں اس بچی کو دودھ پلا دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ لڑکی اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی اور اس مرد کو اس بچی کا نصف مہر دینا ہوگا اور اگر اس کی ماں نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا کیا ہے تو وہ اپنی ماں سے اس کا تاوان وصول کرے گا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عورت اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی۔

584-ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ اِمْرَاَةٍ وَابْنَتِهَا لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ''

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کی طرف نظر کرے

وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا''۔

585-قُلْتُ: فَإِنْ قَبَّلَهَا لِشَهْوَةٍ، اَوْ لَمَسَهَا لِشَهْوَةٍ؟ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ اِلَّا الْغَشْيَانُ

وَسَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِىْ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ۔

وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ عَلٰى خَادِمٍ؟ قَالَ: لَهَا خَادِمٌ وَّسَطٌ،

وَسَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ اِمْرَاَةً كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَهٗ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ اَنَّهَا اِمْرَاَته قَالَ: اَلشَّهَادَةُ بَاطِلَةٌ، قُلْتُ: فَاِنْ وَقَّتَتْ اِحْدَى الشَّهَادَتَيْنِ وَقْتًا قَبْلَ الشَّهَادَةِ الْاُخْرٰى؟ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا،

وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ وَامْرَاَته يَخْتَلِفَانِ فِى الْمَهْرِ؟ قَالَ: لَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا مِنْ قَوْمِهَا۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس عورت (اپنی ساس یا اپنی بیوی کی بیٹی) کو شہوت کے ساتھ بوسہ لے لیتا ہے یا شہوت کے ساتھ چھو لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ اس وقت تک حرام نہیں ہوگی جب تک وہ صحبت نہیں کرتا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے اور پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک خادم کی شرط پر (خادم مہر ہونے کے طور پر) کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس عورت کو درمیانے درجے کا خادم دیا جائے گا۔

میں نے ان سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک عورت کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں (کہ یہ اس کی بیوی ہے) اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس گواہ موجود ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ اس کی بیوی ہے۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ گواہی باطل شمار ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر ان دونوں گواہوں میں سے کسی ایک گواہی کے ذریعے پہلے والے وقت کا تعین ہو جاتا ہے کہ وہ دوسری گواہی کے مقابلے میں پہلے ہے

انہوں نے فرمایا: وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ میں نے ان سے ایسے مرد اور عورت کے بارے میں دریافت کیا جن کا مہر کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس عورت کو اس کی قوم سے تعلق رکھنے والی (دیگر عورتوں) کی مانند مہر مثل ملے گا۔

586-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِى الرَّجُلِ يَخْلُوْ بِامْرَاَته، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا؟ قَالَ: لَهَا الْمَهْرُ اِذَا اَجَافَ الْبَابَ وَاَسْبَلَ السِّتْرَ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ خلوت میں جاتا ہے اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عورت کو مہر ملے گا جب وہ دروازہ بند کر دیتا ہے اور پردہ گرا دیتا ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

❀—❀❀—❀

بَابُ: طَلَاقُ السُّنَّةِ

باب185: سنت طلاق کا بیان

•••——•••——•••

587-سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ طَلَاقِ السُّنَّةِ؟ قَالَ: هُوَ طَلَاقَانِ طَلَاقٌ تَحِلُّ لَهُ، وَإِنْ لَمْ تَنْكِحْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَطَلَاقٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ،

اَمَّا الَّتِي تَحِلُّ لَهُ فَهُوَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَّهِيَ طَاهِرَةٌ مِّنَ الْجِمَاعِ وَالْحَيْضِ، ثُمَّ يُمْهِلُهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثَلَاثًا فَإِذَا حَاضَتْ ثَلَاثًا، فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا وَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَالَمْ تَحِضْ حَيْضَةً، فَإِذَا اِغْتَسَلَتْ كَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ فَإِنْ عَادَ فَتَزَوَّجَهَا كَانَتْ مَعَهُ عَلٰى تَطْلِيْقَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَتَيْنِ،

وَاَمَّا الطَّلَاقُ الَّتِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَهُوَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فِيْ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً، وَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَالَمْ تَقَعْ التَّطْلِيْقَةُ الثَّالِثَةُ، فَإِذَا طَلَّقَهَا التَّطْلِيْقَةَ الثَّالِثَةَ لَمْ تَحِلَّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَيَبْقٰى عَلَيْهَا مِنْ عِدَّتِهَا حَيْضَةٌ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے جب سنت طلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ دو طلاقیں ہیں
ایک وہ جس کے ذریعے عورت مرد کے لئے حلال رہتی ہے اگر چہ وہ دوسری شادی نہ کرے
اور ایک وہ طلاق ہے جس کے ذریعے عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہ کرے۔

جہاں تک اس طلاق کا تعلق ہے جس کے نتیجے میں عورت مرد کے لئے حلال رہتی ہے وہ یہ ہے کہ مرد اسے ایک طلاق دے ایسی حالت میں جب وہ صحبت اور حیض سے پاک ہو پھر وہ اسے یونہی رہنے دے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ حیض آجائے جب اسے تین مرتبہ حیض آجائے گا تو اس کی مدت پوری ہو جائے گی تاہم اس دوران وہ مرد عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہوگا جب تک اس عورت کو تیسرا حیض نہیں آجاتا۔

پھر جب وہ غسل کرلیتی ہے تو وہ مرد اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اگر وہ دوبارہ اس کے ساتھ شادی کرلے تو وہ عورت اس کے ساتھ رہ سکتی ہے اور آئندہ دو طلاقوں کا اختیار باقی ہوگا۔

جہاں تک اس طلاق کا تعلق ہے جس کے نتیجے میں عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہ کرلے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرد عورت کو ہر طہر کے اندر ایک طلاق دے اور وہ مرد اس عورت کے ساتھ رجوع کرسکتا ہے جب تک وہ تیسری طلاق نہیں دیتا لیکن جب وہ تیسری طلاق دے دیتا ہے تو عورت اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرلیتی تاہم اس عورت پر ایک (یعنی تیسرا) حیض عیدت بسر کرنا باقی ہوگا۔

588-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا، اَوْ عَبْدًا، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَمْ عَبْدًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کنیز کو دو طلاقیں دی جاتی ہیں۔ اس کا شوہر آزاد شخص ہو یا غلام شخص ہو اور کنیز کی عدت بھی دو حیض ہوتی ہے خواہ اس کا شوہر آزاد شخص ہو یا غلام شخص ہو۔

589-قَالَ اَبُوْ خالد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَتُطَلَّقُ الصَّغِيْرَةُ الَّتِى لَمْ تَبْلُغْ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ، وَتَطْلِيقُ الْمُوْيِسَةِ لِلسُّنَّةِ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ،
وَسَاَلْتُهُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ حَدِّ الْاَيَاسِ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَتْ الْمَرْاَةُ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَيِسَتْ،
وَسَاَلْتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْحَامِلِ كَيْفَ تُطَلَّقُ لِلسُّنَّةِ؟ قَالَ: عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ وَاَجَلُهَا اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ کم سن لڑکی جو ابھی بالغ بھی نہیں ہوئی اس کو ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے گی اور اس کی عدت تین مہینے ہوگی۔

جو عورت سن ایاس ہو چکی ہو اس کی طلاق بھی ہر مہینے ہوگی اور اس کی عدت بھی تین ماہ ہوگی۔

میں نے ان سے سن ایاس کی عمر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب عورت کی عمر پچاس سال ہو جائے تو وہ سن ایاس تک پہنچ جاتی ہے۔

میں نے ان سے حاملہ عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ اسے سنت کے مطابق کیسے طلاق دی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: ہر مہینے اور اس کی عدت یہ ہے کہ وہ بچے کو جنم دے۔

بَابُ: اَلْعِدَّةُ

باب **186**: عدت کا بیان

590-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَاَته مَالَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ اٰخِرِ حَیْضَةٍ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مرد اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے جب تک وہ آخری حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی۔

591-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَجَلُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حُرَّةٌ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشَرَ، وَاِنْ کَانَتْ حُبْلٰی فَاَجَلُهَا اٰخَرُ الْاَجَلَیْنِ، وَاَجَلُ الْاَمَةِ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا نِصْفُ اَجَلِ الْحُرَّةِ شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ اَیَّامٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آزاد بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

اگر وہ حاملہ بھی ہو تو اس کی عدت وہ ہوگی جو زیادہ مدت پر مشتمل ہو۔

بیوہ ہو جانے والی کنیز کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوگی یعنی دو ماہ اور پانچ دن۔

592-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَته، وَهِیَ حَامِلٌ فَتَلِدُ مِنْ تَطْلِیْقَتِهَا تِلْكَ قَالَ: قَدْ حَلَّ اَجَلُهَا وَاِنْ کَانَ فِیْ بَطْنِهَا وَلَدَانِ فَوَلَدَتْ اِحْدٰهُمَا فَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَالَمْ تَلِدِ الثَّانِیَّ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ حاملہ ہوتی ہے اور وہ اس کو طلاق دینے کے فوراً بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی عدت پوری ہوگئی۔

اگر عورت کے پیٹ میں دو بچے موجود ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو جنم دیدے تو مرد اس سے رجوع کا حق رکھے گا جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہیں دیتی۔

593-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَلْمُطَلَّقَةُ وَاحِدَةً وَّثِنْتَیْنِ وَثَلَاثًا، لَا تَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهَا لَیْلًا وَّلَا نَهَارًا، حَتّٰی یَحِلَّ اَجَلُهَا، وَالْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَبِیْتُ فِیْ غَیْرِ بَیْتِهَا لَیْلًا، وَلَا تَقْرَبُ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زِیْنَةً، وَلَا طِیْبًا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ طَلَّقَهَا تَطْلِیْقَةً اَوْ تَطْلِیْقَتَیْنِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ تَطَیَّبَ وَتَزَیَّنَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ایک، دو یا تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ رات یا دن کے وقت بھی اپنے گھر سے نہیں نکل سکتی جب تک اس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

جس عورت کا شوہر فوت ہو چکا ہو وہ دن کے وقت گھر سے باہر نکل سکتی ہے البتہ وہ رات اپنے گھر میں بسر کرے گی۔

ان دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی آرائش و زیبائش یا خوشبو کے قریب نہیں جا سکتی البتہ اگر اسے ایک یا دو طلاقیں

دی گئی ہوں تو اس کے خوشبو استعمال کرنے یا آرائش وزیبائش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

594-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ كَانَ لِیْ زَوْجَةٌ، فَطَالَ صُحْبَتُهَا وَلَمْ تَلِدْ فَطَلَّقْتُهَا، وَلَمْ تَكُنْ تَحِیْضُ فَاعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ، وَكَانَ تَرٰی اَنَّهَا مِنَ الْقَوَاعِدِ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَمَكَثَتْ عِنْدَهٗ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا، فَحَاضَتْ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَاِلٰی زَوْجِهَا فَسَاَلَهُمَا عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ مِنْ غَیْرِ حَیْضٍ فَقَالَ لِلْاٰخَرِ: لَا شَیْءَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهَا، وَلَهَا الْمَهْرُ بِدُخُوْلِكَ بِهَا، وَقَالَ لِاَوَّلٍ: هِیَ اِمْرَاَتُكَ وَلَا تَقْرُبْهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا مِنَ هٰذَا الْاٰخِیْرِ، قَالَتْ: فِیْمَا اَعْتَدُّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ قَالَ: بِالْحَیْضِ، قَالَ: فَهَلَكَتْ الْمَرْاَةُ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا فَوَرِثَهَا الزَّوْجُ الْاَوَّلُ، وَلَمْ یَرِثْهَا الْاٰخِیْرُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین میری بیوی تھی وہ کافی عرصے تک میرے ساتھ رہی اس نے کسی بچے کو جنم نہیں دیا پھر میں نے اسے طلاق دے دی اسے حیض نہیں آیا اس نے مہینے کے حساب سے عدت بسر کی وہ یہ سمجھتی تھی کہ اس کی حیض کی عمر گزر چکی ہے پھر اس نے ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لی وہ تیس ماہ اس کے پاس رہی اس کے بعد اسے حیض آ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کو بلوایا اور دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا عورت نے آپ کو اس بارے میں بتایا کہ اس نے مہینوں کے حساب سے حیض کے بغیر عدت بسر کی تھی (لیکن اب اسے حیض آ گیا ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے شوہر سے کہا: تمہارے اور اس عورت کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے تم نے اس کے ساتھ جو صحبت کی تھی اس کی وجہ سے اسے مہر مل جائے گا۔ آپ نے پہلے شوہر سے کہا: یہ تمہاری بیوی ہے لیکن تم اس کے قریب اس وقت تک نہ جانا جب تک یہ دوسرے شوہر سے عدت کو پورا نہیں کر لیتی۔ اس عورت نے عرض کی اے امیر المومنین میں کس حساب سے عدت شمار کروں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض کے حساب سے۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے پہلے شوہر کو اس کا وارث قرار دیا اور دوسرے شوہر کو اس کا وارث قرار نہیں دیا۔

595-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْاَقْرَاءُ: اَلْحَیْضُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لفظ ''اقراء'' سے مراد حیض ہے۔

596-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً فِیْ عِدَّةٍ مِنْ زَوْجٍ كَانَ لَهَا، فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا الْاٰخِیْرِ وَقَضٰی عَلَیْهِ بِمَهْرِهَا لِلْوَطْیِ، وَجَعَلَ عَلَیْهَا عِدَّةً مِنْهُمَا جَمِیْعًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کر لی جو پہلے شوہر کی عدت بسر کر رہی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان علیحدگی کروا دی اور اس مرد کو صحبت کرنے کی وجہ

سے مہر کی ادائیگی کا حکم دیا اور عدت کو دونوں شوہروں کی طرف سے ایک ساتھ قرار دیا۔

597-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ جَعَلَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا اَلسَّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلطَّلَاقُ الْبَائِنُ

باب **187**: طلاق بائنہ

...——...——...

598-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ مِائَةَ تَطْلِیْقَةٍ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَعْصِیَةٌ فِیْ عُنُقِهٖ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: تین طلاقوں کی وجہ سے وہ الگ ہوگئی ہے باقی ستانوے اس شخص کی گردن میں گناہ ہوں گی۔

599-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ۔

حدیث 599:

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب النکاح (53باب فی النهی عن التحلیل' رقم الحدیث :2258

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب النکاح ' فی (33)باب المحلل والمحلل له' رقم الحدیث :1934

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من اللام' رقم الحدیث :212

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :9065

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب النکاح باب ما جاء فی نکاح المحلل' رقم الحدیث :13961

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی کتاب الطلاق باب ما جاء فی الإیلاء' رقم الحدیث :1876

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی ' فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الرد علی أبی حنیفة (هذا ما خالف به أبو حنیفة الأثر الذی جاء عن رسول الله صلی الله علیه و سلم)' رقم الحدیث :36190

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الطلاق من قسم الأفعال التحلیل' رقم الحدیث :28062

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت کی ہے۔

600-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ وَالْبَتْلَةِ وَالْبَتَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْحَرَامِ نُوْقِفُهٗ فَنَقُوْلُ: مَا نَوَیْتَ، فَاِنْ قَالَ: نَوَیْتُ وَاحِدَةً، کَانَتْ وَاحِدَةً بَائِنًا، وَهِیَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَاِنْ قَالَ: نَوَیْتُ ثَلَاثًا کَانَتْ حَرَامًا حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ، وَلَا تَحِلُّ لِاَوَّلٍ حَتّٰی تَدْخُلَ بِالثَّانِیْ وَیَذُوْقَ مِنْ عُسَیْلَتِهَا وَتَذُوْقَ مِنْ عُسَیْلَتِهٖ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''خلیہ''، لفظ ''بر'' یہ لفظ ''البتلۃ'' لفظ ''بتہ'' لفظ ''بائن'' اور ''حرام'' میں ہم وقوف کریں گے اور یہ کہیں گے کہ تمہاری جونیت ہے (اس کے مطابق ہی حکم ہوگا)

اگر مرد یہ کہے کہ میں نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگئی اور عورت اپنے نفس کی خود مالک ہوگی۔
اگر وہ یہ کہے کہ میں نے تین طلاقوں کی نیت کی ہے تو وہ عورت اس کے لئے حرام ہو جائے گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی اور پہلے مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا اور مرد اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا اور وہ عورت اس مرد سے شہد نہیں چکھ لیتی۔

601-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اِعْتَدِّیْ، قَالَ: اِنْ کَانَ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا بَانَتْ، لِاَنَّهَا لَا عِدَّةَ عَلَیْهَا، وَاِنْ کَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِیَ وَاحِدَةٌ یَمْلَكُ بِهَا الرَّجْعَةَ ۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ تم گنتی کرو! وہ فرماتے ہیں: اگر اس مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تو طلاق بائنہ ہوگی کیونکہ اس عورت پر کوئی عدت لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو ایک طلاق ہوگی اور وہ اس عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا مالک ہوگا۔

602-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا لَعِبَ فِیْهِنَّ: اَلنِّکَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعِتَاقُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین طرح کی چیزوں میں کوئی مذاق نہیں ہوتا۔ نکاح، طلاق اور غلام آزاد کرنا۔

603-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: طَلَاقُ السُّکْرَانِ جَائِزٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشہ میں ڈوبے ہوئے شخص کی طلاق درست ہوتی ہے۔

604-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَۃٍ: اَلنَّائِمُ حَتّٰی یَسْتَیقِظَ، وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یُفِیْقَ، وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، پاگل جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتا اور بچہ جب تک بالغ نہیں ہو جاتا۔

605-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ اِثْنَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً اُجْرِیَ عَلَیْہِ، وَلَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی، فَاِذَا طَلَعَتِ الْعَانَۃُ وَجَبَتْ عَلَیْہِ الْحُدُوْدُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لڑکا بارہ سال کا ہو جائے تو اس پر احکام جاری ہوں گے اور اسے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان احکام کا پابند کرنا ہوگا اور جب اس کے زیر ناف بال اُگ آئیں تو اس پر حدود واجب ہو جائیں گی۔

606-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَہٗ تَطْلِیْقَۃً، اَوْ تَطْلِیْقَتَیْنِ فَیَتَزَوَّجُ بِھَا زَوْجٌ غَیْرُہٗ، وَیَدْخُلُ بِھَا ثُمَّ تَعُوْدُ اِلَی الْاَوَّلِ قَالَ: تَکُوْنُ مَعَہٗ عَلٰی مَا بَقِیَ مِنَ الطَّلَاقِ لَا یَھْدُمُ النِّکَاحُ الثَّانِیْ الْوَاحِدَۃَ وَالثِّنْتَیْنِ، وَیَھْدُمُ الثَّلَاثَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے یا دو طلاقیں دیتا ہے پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے وہ مرد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر وہ پہلے شوہر کے پاس واپس آجاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت اس شوہر کے ساتھ رہے گی اور جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں ان کا حق باقی رہے گا دوسرا نکاح ایک یا دو طلاقوں کو ختم نہیں کرتا۔ البتہ وہ تین کو ختم کر دیتا ہے (یعنی اگر پہلی مرتبہ تین ملی ہوں تو اکثر کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہو جائے گا)

607-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا مَا مَلَکْتَ عُقْدَتَہ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طلاق اور غلام آزاد کرنا اسی کا درست شمار ہوتا ہے جسے (شرعی طور پر) اس کا اختیار ہو۔

608-(سالت) زَیْدًا بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ یَوْمَ اَتَزَوَّجُ فُلَانَۃَ فَھِیَ طَالِقٌ؟ قَالَ: اَکْرَھُہٗ وَلَیْسَتْ بِحَرَامٍ،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام بن زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے میں نے جس دن فلاں خاتون کے ساتھ شادی کی اسے طلاق ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں لیکن یہ حرام نہیں ہو گی۔

609-(وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ قَالَ:
(حَدَّثَنِي) ابي عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثٌ خَطَاهُنَّ وَعَمْدُهُنَّ وَهَزْلُهُنَّ، وَجِدُّهُنَّ سَوَاءٌ اَلطَّلَاقُ، وَالْعِتَاقُ، وَالنِّكَاحُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

میں نے ان سے زبردستی کی طلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن میں خطا اور جان بوجھ کر کرنا مزاح یا سنجیدگی میں برابر ہیں۔ طلاق، غلام آزاد کرنا اور نکاح۔

610-(وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الطَّلَاقِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالْقِبْطِيَّةِ؟ قَالَ: اَلطَّلَاقُ بِكُلِّ لِسَانٍ،
(وَسَأَلْتُهُ) عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي نَفْسِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِهِ؟ قَالَ: لَا تُطَلَّقُ،
(وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ اِنْ قَالَ لِاِمْرَأَةٍ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اَوْ قَالَ لِعَبْدِهِ: اَنْتَ حُرٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ؟ قَالَ: لَا تُطَلَّقُ اِمْرَأَته، وَلَا يُعْتَقُ عَبْدُهُ،
قَالَ: وَسَأَلْتُهُ(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ قَالَ لِاِمْرَأَته: اَنْتِ طَالِقٌ وَّطَالِقٍ وَطَالِقٌ قَالَ: اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَثَلَاثٌ، وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَوَاحِدَةٌ، وَاِنْ قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ دَخَلَ بِهَا اَمْ لَمْ يَدْخُلْ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے ان سے فارسی یا قبطی زبان سے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: طلاق ہر زبان میں ہوجاتی ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے ذہن میں طلاق دے دیتا ہے اور زبان کے ذریعے نہیں کہتا تو انہوں نے فرمایا: وہ طلاق نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہو اور اپنے غلام کو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم آزاد ہو تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی اور اس کا غلام آزاد نہیں ہوگا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر صحبت نہیں کی تو ایک طلاق ہوگی لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے تمہیں تین طلاقیں ہیں تو اسے تین طلاقیں ہی ہوں گی خواہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخُلْعُ

باب 188: خلع کا بیان

611-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِذَا قَبِلَ الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَأَته فِدْیَةً فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِیْقَةٍ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف سے فدیہ قبول کرلے تو عورت اس سے "ایک طلاق" یافتہ کے طور پر الگ ہوجائے گی۔

612-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَلْمُخْتَلِعَةُ لَهَا السُّکْنٰی، لَا نَفْقَةَ لَهَا، وَیَلْحَقُهَا الطَّلَاقُ مَا دَامَتْ فِی الْعِدَّةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کو رہائش کا حق ملے گا لیکن خرچ نہیں ملے گا اور جب تک وہ عدت بسر کررہی ہے اسے اگلی طلاق دی جاسکتی ہے۔

613-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ اِمْرَأَته طَلَاقًا بَائِنًا؟ قَالَ: لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ اُخْتَهَا حَتّٰی یَنْقَضِیَ اَجَلُهَا، وَفِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَیُطَلِّقُ اِحْدَاهُنَّ طَلَاقًا بَائِنًا، قَالَ: لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ مِنْهُنَّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب تک اس عورت کی عدت پوری نہیں ہوتی اس سے پہلے اس کی بہن کے ساتھ شادی کرے۔

آپ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی چار بیویاں ہیں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق بائنہ دے دیتا ہے آپ فرماتے ہیں اس کو اس وقت تک پانچویں عورت سے شادی کرنے کا حق نہیں ہوگا جب تک طلاق یافتہ عورت عدت پوری نہیں کرلیتی۔

بَابُ: اَلْعِنِّیْنُ وَالْمَفْقُوْدُ

باب 189: نامرد یا مفقود (شوہر) کا حکم

614-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اِمْرَأَةً فَقَدَتْ زَوْجَهَا

تَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْاَوَّلُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : نِكَاحُ الْاٰخِيْرِ فَاسِدٌ، وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَرَدَّهَا اِلَى الْاَوَّلِ، وَقَالَ: لَا تَقْرُبْهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا مِنَ الْاٰخِيْرِ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک عورت کا شوہر لاپتہ ہوگیا اس نے دوسرے مرد کے ساتھ شادی کرلی پھر پہلا شوہر آگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسرا نکاح فاسد شمار ہوگا اور دوسرے شوہر نے جو اس کے ساتھ صحبت کی ہے تو اس عورت کو مہر ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو پہلے شوہر کی طرف بھجوا دیا اور فرمایا: تم اس عورت کے اس وقت تک قریب نہیں جانا جب تک یہ دوسرے شوہر سے عدت کو پورا نہیں کرلیتی۔

615-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يُؤَجِّلُ الْعِنِّيْنَ سَنَةً، فَاِنْ وَصَلَ وَاِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نامرد شخص کو ایک سال تک مہلت دی جائے گی اگر وہ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاَمَةُ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ عَلٰى اَنَّهَا حُرَّةٌ

باب 190: جب کوئی مرد کسی کنیز کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے کہ وہ آزاد ہوگی

...—...—...

616-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اَمَةً اَبَقَتْ اِلَى الْيَمِيْنِ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَاَوْلَدَهَا اَوْلَادًا، ثُمَّ اَنَّ سَيِّدَهَا اِعْتَرَفَهَا بِالْبَيِّنَةِ الْعَادِلَةِ فَقَالَ: يَاْخُذُهَا سَيِّدُهَا وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ، وَعَلٰى اَبِيْهِمْ قِيْمَتُهُمْ عَلٰى قَدْرِ اَسْنَانِهِمْ صِغَارٌ فَصِغَارٌ، وَكِبَارٌ فَكِبَارٌ، وَيَرْجِعُ عَلَى الَّذِيْ غَرَّهٗ فِيْهَا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کنیز بھاگ جائے پھر کوئی شخص اس کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے ہاں بچے ہو جائیں پھر اس کنیز کا آقا مضبوط گواہی کے ذریعے یہ ثابت کردے کہ یہ اس کی کنیز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا آقا اس کنیز کو حاصل کرلے گا لیکن اس عورت کے بچے آزاد شمار ہوں گے اور ان بچوں کے باپ پر ان بچوں کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگی۔ ان کی عمروں کے حساب سے چھوٹوں کی چھوٹوں کے حساب سے اور بڑوں کی بڑوں کے حساب سے اور وہ رجوع کرے گا اس کی طرف جس نے اس بارے میں اس سے دھوکا کیا ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخِيَارُ

باب 191: اختیار کا بیان

•••———•••———•••

617-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَاشَیْءَ، وَاِنْ اِخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ، وَاِذَا قَالَ لَهَا: اَمْرُكِ اِلَيْكِ فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ مَالَمْ تَتَكَلَّمْ وَاِنْ قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ اَنْ تَخْتَارَ فَلَا خِيَارَ لَهَا۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب مرد عورت کو اختیار دے اور عورت شوہر کو اختیار کرلے تو اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کرلے تو وہ ایک طلاق بائنہ ہوجائے گی۔

اگر مرد عورت کو یہ کہتا ہے تمہارا معاملہ تمہارے سپرد ہے تو اس بارے میں فیصلہ وہ ہوگا جو عورت کرے گی۔ جب تک وہ بات نہیں کرتی۔

اگر وہ اختیار کرنے سے پہلے اس محفل سے اٹھ کر چلی جاتی ہے تو پھر اسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلظِّهَارُ

باب 192: ظہار کا بیان

•••———•••———•••

618-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ اِمْرَأَتِهٖ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ كَانَتْ اَوْ كَافِرَةٍ وَقَالَ فِی الْقَتْلِ خطأً لَا يَجُوْزُ اِلَّا رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فِی الظِّهَارِ، وَلَا يُجْزِئُهٗ ذٰلِكَ فِی الْقَتْلِ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرلیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر کفارہ ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "غلام آزاد کرنا"۔

وہ غلام مومن بھی ہوسکتا ہے اور کافر بھی ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قتل خطا کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس میں صرف مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا اور اگر وہ نہیں ملتا تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنے ہوں گے اگر وہ بھی نہیں ہوتا تو ساٹھ

مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا لیکن یہ حکم ظہار کے بارے میں ہے قتل کے اندر (کفارے کے طور پر روزے رکھنا یا مسکینوں کو کھانا کھلانا) ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

619-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنْ اَمَتِهٖ؟ فَقَالَ: لَا شَیْءَ عَلَیْهِ، وَسَاَلْتُهٗ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنِ الْمَرْاَتِهٖ تُظَاهِرُ مِنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ: لَا شَیْءَ عَلَیْهَا، وَسَاَلْتُهٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ؟ فَقَالَ: اَرْبَعُ کَفَّارَاتٍ فِیْ کَلِمَةٍ، قَالَ ذٰلِکَ، اَوْ فِیْ اَرْبَعِ کَلِمَاتٍ، وَاِنْ ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ مِرَارًا، فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَکَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ فِیْ مَجَالِسِ شَیْءٍ فَفِیْ کُلِّ مَجْلِسٍ کَفَّارَةٌ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے ساتھ ظہار کر لیتی ہے انہوں نے فرمایا: اس عورت پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کرتا ہو تو انہوں نے فرمایا: اگر اس نے ایک کلمے کے ذریعے ایسا کیا ہے یا چار کلمات کے ذریعے ایسا کیا ہے تو اس پر چار کفارے لازم ہوں گے۔

اگر وہ ایک ہی بیوی کے ساتھ کئی مرتبہ ظہار کرتا ہے تو اگر اس نے ایک محفل میں یہ الفاظ استعمال کئے تھے تو اس کا کفارہ ایک ہوگا لیکن اگر محافل مختلف تھیں تو ہر محفل کا ایک کفارہ ہوگا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِیْلَاءُ

باب 193: ایلاء کا بیان

620-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْاِیْلَاءُ هُوَ الْقَسَمُ، وَهُوَ الْحَلْفُ، وَاِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ لَا یَقْرَبُ اِمْرَاَةً اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَهُوَ مُوْلٍ، وَاِنْ کَانَ دُوْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَلَیْسَ بِمُوْلٍ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایلاء ایک قسم ہے اور حلف ہے جب کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس

چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصہ نہیں جائے گا تو وہ ایلاء کرنے والا شمار ہوگا اگر وہ چار ماہ سے کم عرصے کی قسم اٹھاتا ہے تو ایلاء کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

621-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یُوْقِفُ الْمُوْلٰی بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَیَقُوْلُ: اِمَّا اَنْ تَفِیْءَ، وَاِمَّا اَنْ تَعْزِمَ الطَّلَاقَ، فَاِنْ عَزَمَ الطَّلَاقَ کَانَتْ تَطْلِیْقَةً بَائِنَةً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ ایلاء کرنے والا شخص چار ماہ تک موقوف رکھتے تھے۔ پھر وہ یہ فرماتے: یا تو تم اس سے رجوع کرو یا تم طلاق کا ارادہ کرلو۔ اگر وہ طلاق کا ارادہ کرلیتا تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوتی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَللِّعَانُ

باب 194: لعان کا بیان

622-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ الرَّجُلِ تَاْتِیْ اِمْرَاَتُهٗ بِوَلَدٍ فَیَنْفِیْهِ قَالَ: یُلَاعِنُ الْاِمَامُ بَیْنَهُمَا، یَبْدَاُ بِالرَّجُلِ فَیَشْهَدُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ وَالْخَامِسَةَ، اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ، ثُمَّ تَشْهَدُ الْمَرْاَةُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ، وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ، فَاِذَا فَعَلَا ذٰلِكَ، فَرَّقَ الْاِمَامُ بَیْنَهُمَا، وَلَمْ یَجْتَمِعَا اَبَدًا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّهٖ فَجَعَلَ اُمَّهٗ عَصَبَتَهٗ، وَجَعَلَ عَاقِلَتَه عَلٰی قَوْمِ اُمِّهٖ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے مرد کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے بچے کے نسب کی نفی کردیتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام اس عورت کے ساتھ اس کا لعان کروائے گا۔ پہلے مرد آغاز کرے گا وہ چار مرتبہ اللہ کے نام پر اس بات کی گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے گا وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت چار مرتبہ اللہ کے نام پر یہ گواہی دے گی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے گی کہ اگر وہ مرد سچا ہو تو اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جب وہ دونوں ایسا کرلیں گے تو امام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور وہ دونوں پھر کبھی اکٹھے نہیں ہوسکیں گے۔ امام بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کردے گا اس کی ماں اس بچے کی عصبہ ہوگی اور اس کی عاقلہ اس کی ماں کی قوم کے افراد ہوں گے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

بَابُ: حَدُّ الزَّانِي

باب195: زانی کی حد

623-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ الزِّنَا فَرَدَّهُ النَّبِىُّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا جَاءَهُ الْخَامِسَةَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَدْرِىْ مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ اَتَيْتُهَا حَرَامًا حَتّٰى غَابَ ذَاكَ مِنِّىْ فِىْ ذَاكَ مِنْهَا، كَمَا يَغِيْبُ الْمَرُوْدُ فِى الْمِكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِى الْبِئْرِ، فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِ فَرُجِمَ، فَلَمَّا اَذْلقته الْحِجَارَةُ، فَرَّ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ، فَرَجَمَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَرَكْتُمُوْهُ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجمته، ثُمَّ تُصَلِّىْ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الرَّجْمَ يُطَهِّرُ ذُنُوْبَهُ وَيُكَفِّرُهَا كَمَا يُطَهِّرُ اَحَدُكُمْ ثَوْبَهُ مِنْ دَنَسِهِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ اَنَّهُ السَّاعَةَ لَفِىْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَخَضْخَضُ فِيْهَا" .

حدیث 623:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام فی صلاته على الجهنية التى رجمها بإقرارها عنده بالزنى وفی تركه الصلاة على ماعز الذى رجمه بإقراره عنده' رقم الحديث :368

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :1835

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :1836

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب الحدود (14باب الحفر لمن يراد رجمه' رقم الحديث : 2320

اخرجه الإمام البغوى فی "شرح السنة" كتاب الحدود باب حد الزنی

اخرجه الإمام الإسفراينی فی "مستخرج أبی عوانة" كِتَابُ الْحُدُودِ بَيَانُ السُّنَّةِ فِي رَجْمِ مَنْ يُقِرُّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا' رقم الحديث :5049

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 باب من اسمه محمود' رقم الحديث :7813

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك" فی: كتاب الحدود' رقم الحديث :8082

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اسے واپس کر دیا۔ جب پانچویں مرتبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کسے کہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طریقے سے صحبت کی ہے۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے اندر داخل ہوگئی۔ بالکل اسی طرح جیسے سلائی سرمہ دانی کے اندر داخل ہو جاتی ہے یا جسے ڈول کی رسی' کنویں کے اندر چلی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو وہ بھاگا۔ لجی جمل میں ایک شخص اس کے سامنے آیا اس نے اسے پتھر مار کر قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے اور پھر اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنگسار کیے جانے اس کے گناہ کو دھو دیا ہے اور اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اپنے کپڑے سے میل کو دھوتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ہے اور ان میں غوطے لگا رہا ہے۔

624-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْهُ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا فَرَدَّهَا حَتّٰى فَعَلَتْ ذٰلِكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ حَبَسَهَا حَتّٰى وَضَعَتْ حَمْلَهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ لَمْ يُرْجِمْهَا حَتّٰى وَجَدَ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ، ثُمَّ حُفِرَلَهَا بِئْرًا اِلٰى ثَدْيِهَا، ثُمَّ رُجِمَ، ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَرْجُمُوْا، ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا حَدٍّ اَقَامَهُ الْاِمَامُ بِاِقْرَارٍ رَجَمَ الْاِمَامُ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ، وَاَيُّمَا حَدٍّ اَقَامَهُ الْاِمَامُ بِشُهُوْدٍ، رَجَمَ الشُّهُوْدُ، ثُمَّ يَرْجُمُ الْاِمَامُ، ثُمَّ يَرْجُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُّهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بقیه تخریج حدیث 623) اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب الحدود' فی (9) باب الرجم' رقم الحدیث :2554

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب الحدود باب من أجاز أن لا یحضر الإمام البرجومین ولا الشهود' رقم الحدیث :16735

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الحدود' فی باب 5ما جاء فی درء الحد عن المعترف إذا رجع' رقم الحدیث :1428

اخرجه النسائی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب الرجم' فی باب 20إذا اعترف بالزنا ثم رجع عنه' رقم الحدیث :7204

اخرجه النسائی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب الرجم' فی باب 20إذا اعترف بالزنا ثم رجع عنه' رقم الحدیث :7205

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" باب الرجم والإحصان' رقم الحدیث :13337

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الحدود فی الزانی کم مرة یرد وما یصنع به بعد إقراره' رقم الحدیث :28767

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند أبی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث :9808

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب الحدود' فی -1باب الزنی وحده' رقم الحدیث :4439

اخرجه أبو بکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی المجلد الرابع' رقم الحدیث :2393

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الحدود من قسم الأفعال فصل فی أنواع الحدود' رقم الحدیث :13560

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک خاتون ان کے پاس آئی۔اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کردیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ ایسا کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کردیا یہاں تک کہ اس نے بچے کو جنم دیا۔جب اس نے بچے کو جنم دیدیا پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار نہیں کیا۔جب تک انہیں وہ شخص نہیں مل گیا جو اس کے بچے کا نگران ہوتا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے سینے تک گرہ کھدوایا پھر اسے سنگسار کیا پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ سنگسار کریں۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہر وہ حد جسے حکمران اقرار کی وجہ سے قائم کرے اس میں امام پہلے پتھر مارے گا اور پھر لوگ پتھر ماریں گے لیکن ہر وہ حد جسے امام گواہوں کی وجہ سے قائم کرے اسے اس میں گواہ پہلے پتھر ماریں گے پھر امام مارے گا پھر عام مسلمان ماریں گے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اللہ یک کتاب کے مطابق اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کیا ہے۔

625-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ، جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ وَالْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالْحَبْسُ سَنَةً ۔

حدیث 625:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله علیه السلام من نهیه أمته أن یقولوا :ما شاء الله وشاء محمد وأمره إیاهم أن یقولوا مکان ذلك :ما شاء الله ، ثم ما شاء محمد' رقم الحدیث :206

اخرجه الإمام الإسفراینی فی "مستخرج أبی عوانة" کِتَابُ الْحُدُودِ بَیَانُ الْخَبَرِ الْمُوجِبِ عَلَی الزَّانِی الثَّیِّبِ جَلْدَ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمَ، وعلی البکر جلد مائة ثم نفی سنة، وأن إمساکهن فی البیوت منسوخ' رقم الحدیث :5040

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" حرف الخاء' رقم الحدیث :12180

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :560

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :1812

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" کتاب الحدود باب حد الزنی

اخرجه البزار فی "مسنده" فی: المجلد الثانی مسند عبادة بن الصامت رضی الله عنه' رقم الحدیث :2686۔

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2' رقم الحدیث :2002

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" ، فی کتاب الحدود باب ما یستدل به علی أن السبیل هو جلد الزانیین ورجم الثیب' رقم الحدیث :16685

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الحدود باب ما جاء فی نفی البکر' رقم الحدیث.:16745

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب الحدود (19باب فی تفسیر قول الله تعالی (أو یجعل الله لهن سبیلا)(' رقم الحدیث :2327

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شادی شدہ مرد کو شادی شدہ عورت کے ساتھ (زنا کرنے کے نتیجے میں) سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اسے سنگسار کیا جائے گا اور کنوارے مرد کو کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے قید کر دیا جائے گا۔

626-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدُّ الْعَبْدِ نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کی حد آزاد شخص کی حد کا نصف ہے۔

627-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا کَانَ فِیْ وَلَایَةِ عمر اُتِیَ بِامْرَاَةٍ حَامِلٍ فَسَاَلَهَا عُمَرُ، فَاعْتَرَفَتْ بِالْفُجُوْرِ؟ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ، فَلَقِیَهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: اَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ فَرَدَّهَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَمَرْتَ بِهَا اَنْ تُرْجَمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ اِعْتَرَفَتْ عِنْدِیْ بِالْفُجُوْرِ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا سُلْطَانُكَ عَلَیْهَا، فَمَا سُلْطَانُكَ عَلٰی مَا فِیْ بَطْنِهَا قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَنَّهَا حُبْلٰی؟ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ لَمْ تَعْلَمْ فَاسْتَبْرَاْ رِحْمَهَا، ثُمَّ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَلَعَلَّكَ اِنْتَهَرْتَهَا اَوْ اَخَفْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ کَانَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَوَ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَا حَدَّ عَلٰی مُعْتَرِفٍ بَعْدَ بَلَاءٍ اَنَّهٗ مَنْ قَیَّدْتَّ اَوْ حَبَسْتَ اَوْ تَهَدَّدْتَّ فَلَا اِقْرَارَ لَهٗ" قَالَ: فَخَلّٰی عُمَرُ سَبِیْلَهَا، ثُمَّ قَالَ: عَجَزَتِ النِّسَاءُ اَنْ تَلِدَ مِثْلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ایک خاتون لائی گئی جو حاملہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(بقیہ تخریج حدیث625) اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الرجم ' فی باب 2عقوبة الزانی الثیب' رقم الحدیث :7143

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب الحدود' فی (1باب حد البکر فی الزنا' رقم الحدیث :4467

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی کتاب الحدود' فی (2باب حد الزانی المحصن ما هو' رقم الحدیث :4483

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند"، رقم الحدیث :15951

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی: باقی مسند الأنصار' حدیث عبادة بن الصامت رضی الله عنه '، رقم الحدیث :22718

اخرجه أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك المعاد منها' رقم الحدیث :794

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الحدود' فی -3باب حَدّ الزِّنَا.' رقم الحدیث :4509

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الحدود من قسم الأقوال الباب الثانی :فی انواع الحدود الفصل الأول :فی الزنا الفرع الرابع":فی حد الزنا'' رقم الحدیث :13098

نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کیا جانے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سامنا اس خاتون سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا: اس کا کیا مسئلہ ہے لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو واپس کر دیا اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: کیا آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے میرے سامنے گناہ کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو آپ کے زیر نگرانی آتی ہے لیکن جو اس کے پیٹ میں موجود ہے اس پر آپ کی کیا حکومت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ حاملہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کو اس کا علم نہیں تھا تو آپ کو استبرائے رحم کروانا چاہئے تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید آپ نے اسے ڈانٹا ہو گا اور شاید اسے ڈرایا ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے سنا نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: سختی کرنے کے بعد اعتراف کرنے والے پر حد جاری نہیں ہو گی جسے تم قید کر لو یا جسے تم روک لو جسے ڈراؤ دھمکاؤ اس کے اقرار کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا اور پھر فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ علی بن ابی طالب جیسے بچے کو جنم دے سکیں۔ اگر علی نہ ہوتا تو (آج) عمر ہلاک ہو جاتا۔

628-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا زَنٰی بِجَارِیَةٍ مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمْ یَحُدَّهٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ لَهٗ فِیْهَا نَصِیْبٌ ۔

ایک شخص نے مال خمس کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری نہیں کی اور فرمایا اس مال خمس میں اس کا بھی حصہ ہے۔

629-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ عَبْدٍ عَتقِ نِصْفُهٗ زَنٰی فَجَلَدَهٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَمْسًا وَّسَبْعِیْنَ جَلْدَةً ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام کے بارے میں منقول ہے: جس کا نصف حصہ آزاد ہو چکا ہو اور وہ زنا کا اعتراف کر لے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو پچھتر کوڑے لگوائے تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: حَدُّ الْقَاذِفِ

باب **196**: زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کی حد

•••——•••——•••

630-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یُجْلَدُ الْقَاذِفُ، وَعَلَیْهِ

ثِيَابُهُ، وَيُنْتَزَعُ عَنْهُ الْحَشْوُ وَالْجِلْدُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' قاذف کو کوڑے لگائے جائیں گے جبکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے لیکن اوپری لباس (کوٹ وغیرہ) اتار دیا جائے گا۔

631-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يُعَزِّرُ فِي التَّعْرِيْضِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے پر) سزا دیا کرتے تھے۔

632-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اتته اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ زَوْجِيْ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَتِيْ فَقَالَ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) : اِنْ تَكُوْنِيْ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ، وَاِنْ تَكُوْنِيْ كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ قَالَ: ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَتْ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المومنین! میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو ہم اسے سنگسار کریں گے اور اگر تم جھوٹ کہہ رہی ہو تو ہم تمہیں کوڑے لگوائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر نماز قائم ہوئی اور اس دوران وہ عورت چلی گئی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: حَدُّ اللُّوْطِيِّ

باب 197: قوم لوط کا سا عمل کرنے کی حد

633-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي الذَّكَرَيْنِ يَنْكِحُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ اِنَّ حَدَّهُمَا حَدُّ الزَّانِيْ اِنْ كَانَا اَحْصَنَا رُجِمَا، وَاِنْ كَانَا لَمْ يُحْصِنَا جُلِدَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو ایسے مردوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر لیتے ہیں ان دونوں پر زنا کرنے والے کی طرح حد جاری کی جائے گی۔ پھر وہ دونوں اگر محصن ہوں گے تو سنگسار کئے جائیں گے اور اگر محصن نہیں ہوں گے تو انہیں کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ: اَلْحَدُّ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ

باب 198: شراب پینے کی حد

634-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِیْ حَدِّ الزِّنَا وَالْقَذْفِ فَلَا دِیَةَ لَهٗ، کِتَابُ اللّٰهِ قَتَلَهٗ وَمَنْ مَاتَ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ فَدِیَةٌ مِّنْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَاِنَّهٗ شَیْءٌ رَاَیْنَاهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: جو شخص زنا کی حد کے نتیجے میں مرجاتا ہے یا قذف کے نتیجے میں مرجائے اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی کیونکہ اللہ کی کتاب نے اسے قتل کرایا ہے لیکن جو شخص شراب کی حد کے دوران مرجائے تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ یہ وہ سزا ہے جو ہم نے اپنی رائے کے تحت بیان کی ہے۔

635-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَجْلِدُ فِیْ شُرْبِ الْخَمْرِ فِی الْمُسْکِرِ مِنَ النَّبِیْذِ اَرْبَعِیْنَ جَلْدَةً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نشہ آور نبیذ پینے اور شراب پینے پر چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

636-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُهٗ فَقَلِیْلُهٗ حَرَامٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: حَدُّ السَّارِقِ

باب 199: چور کی حد

...—...—...

637-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِی الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ، وَکَانَ لَا یَقْبَلُ شَهَادَةً عَلٰی شَهَادَةٍ فِیْ حَدٍّ وَلَا قِصَاصٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حدود اور قصاص میں خواتین کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حد اور قصاص میں گواہی پر گواہی قبول نہیں کرتے۔

638-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قَطْعَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: دس درہم سے کم (چیز کی چوری میں) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

639-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ وَلَا فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ، وَلَا قَطْعَ فِیْ صَيْدٍ وَلَا رِيْشٍ، وَلَا قَطْعَ فِیْ عَامِ سَنَةٍ، وَلَا قَطْعَ عَلٰى سَارِقٍ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنَّ لَهٗ فِيْهِ نَصِيْباً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت کرنے والے، اچک کر لے جانے والے، چوری کرنے والے، شکار کرنے والے پر چوری کرنے والے یا قحط سالی کے دوران چوری کرنے والا کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اسی طرح بیت المال میں سے چوری کرنے والا کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

640-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ عَبْدِیْ سَرَقَ مَتَاعِیْ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَالُكَ سَرَقَ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! میرے غلام نے میرے سامان کو چوری کرلیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ایک مال نے دوسرے کو چوری کرلیا ہے۔

641-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَقْطَعُ يَمِيْنَ السَّارِقِ فَاِنْ عَادَ فَسَرِقَ قَطَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَادَ فَسَرِقَ اِسْتَوْدَعَهُ السِّجْنَ، وَقَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اَتْرُكَهٗ لَيْسَ لَهٗ شَیْءٌ يَاْكُلُ بِهٖ، وَلَا يَشْرَبُ، وَلَا يَسْتَنْجِیْ بِهٖ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّیَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک چور کا پہلے دایاں ہاتھ کٹوایا تھا پھر اگر اس نے چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں کٹوا دیا پھر جب اس نے چوری کی تو اسے قید میں ڈلوا دیا اور فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ یہ کچھ کھا بھی نہ سکتا ہو اور پی بھی نہ سکتا ہو اور استنجاء بھی نہ کرسکتا ہو جب اس نے نماز پڑھنی ہو۔

642-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ شَاهِدَيْنِ شَهِدَا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ سَرِقَ سُرْقَةً فَقَطَعَ يَدَهٗ، ثُمَّ جَاءَ بِالْاٰخَرِ فَقَالَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَلَطْنَا هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ وَالْاَوَّلُ بَرِیْءٌ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَيْكُمَا دِيَةُ الْاَوَّلِ، وَلَا اُصَدِّقُكُمَا عَلٰى هٰذَا الْاٰخَرِ، وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُّمَا فِیْ قَطْعِ يَدِهٖ لَقَطَعْتُ اَيْدِيَكُمَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیا پھر وہ دونوں ایک اور آدمی کو لے کر آئے اور بولے: اے امیر المومنین! یہ شخص ہے جس نے چوری کی ہے اس بارے میں ہمیں غلط فہمی ہوگئی تھی پہلے والا شخص بری الذمہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو پہلے شخص کی دیت ادا کرنی ہوگی اور اس دوسرے شخص کے بارے میں تمہاری بات کو سچ نہیں سمجھوں گا اور اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ تم نے جان بوجھ کر پہلے کا ہاتھ کٹوایا ہے تو میں تم دونوں کے بھی ہاتھ کٹوا دوں گا۔

بَابُ: حَدُّ السَّاحِرِ وَالزِّنْدِيقِ

باب 200: جادوگر اور زندیق کی حد

...—...—...

643-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدُّ السَّاحِرِ اَلْقَتْلُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے۔

644-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ حَرَّقَ زَنَادِقَةً مِنَ السَّوَادِ بِالنَّارِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے "سواد" کے رہنے والے زندیقوں کو آگ میں جلوا دیا تھا۔

645-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ شَتَمَ نَبِيًّا قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ زَنَا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ قَتَلْنَاهُ، فَاِنَّمَا اَعْطَيْنَاهُمُ الذِّمَّةَ عَلٰى اَنْ لَا يَشْتُمُوْا نَبِيَّنَا، وَلَا يَنْكِحُوْا نِسَاءَنَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص کسی نبی کو بُرا کہے ہم اسے قتل کروا دیں گے۔ اہل ذمہ سے تعلق رکھنے والا جو شخص کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے تو ہم اسے قتل کروا دیں گے کیونکہ ہم نے اسے ذمہ اس شرط پر دیا ہے کہ وہ ہمارے نبی کو بُرا نہ کہے اور ہماری عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلدِّيَاتُ

باب 201: دیت کا بیان

...—...—...

646-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: فِى النَّفْسِ فِىْ قَتْلِ الْخَطَاِ مِنَ الْوَرَقِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ، وَمِنَ الذَّهَبِ اَلْفُ مِثْقَالٍ، وَمِنَ الْاِبِلِ مِائَةُ بَعِيرٍ رُبُعٌ جِذَاعٌ، وَرُبُعٌ حِقَاقٌ وَرُبُعٌ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَرُبُعٌ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَمِنَ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَمِنَ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ، وَفِىْ شِبْهِ الْعَمَدِ مِنَ الْوَرَقِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، وَمِنَ الذَّهَبِ اَلْفَ مِثْقَالٍ، وَمِائَتَا مِثْقَالٍ، وَمِنَ الْاِبِلِ مِائَةُ بَعِيرٍ ثَلَاثَةٌ وَثَلٰثُوْنَ جِذْعَةٌ وَّثَلَاثَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةٌ، وَاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةَ اِلٰى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ، وَمِنَ

الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَاَرْبَعُمِائَةِ شَاةٍ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَاَرْبَعُوْنَ بَقَرَةً، وَمِنَ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ وَاَرْبَعُوْنَ حُلَّةً يَمَانِيَةٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قتلِ خطا کے اندر چاندی کے دس ہزار درہم ہوں گے اور سونے کی ایک ہزار مثقال ہوں گی اور اونٹوں میں سے دیت ایک سو اونٹ ہو گی جس کا ایک چوتھائی حصہ جذاع ہوں گے اور ایک چوتھائی حصے حِقے ہوں گے اور ایک چوتھائی بنت لبون ہوں گے اور ایک چوتھائی بنت مخاض ہوں گے۔

بکریوں میں سے دو ہزار بکریاں ہوں گی، گائے میں سے دو سو گائے ہوں گی، حُلوں میں سے دو سو یمنی حُلّے ہوں گے۔

قتلِ شبہ عمد میں چاندی کے بارہ ہزار درہم ہوں گے۔ سونے کے بارہ سو مثقال ہوں گے اونٹوں میں ایک سو اونٹ ہوں گے جس میں 33 جذعے، 33 حِقے اور 34 وہ اونٹ ہوں گے جو ''ثنیہ'' اور ''بازل'' کے درمیان ہیں۔

جبکہ بکریوں میں سے چودہ سو بکریاں ہوں گی۔ گائے میں سے دو سو چالیس گائے ہوں گی۔ حلوں میں سے دو سو چالیس یمنی حلے ہوں گے۔

647-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْعَمَدُ قَتْلُ السَّيْفِ وَالْحَدِيْدِ، وَشِبْهُ الْعَمَدِ قَتْلُ الْحَجَرِ، وَالْعَصَا وَالْخَطَا مَا اَرَادَ الْقَاتِلُ غَيْرَهٗ فَاَخْطَاَهٗ فَقَتَلَهٗ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل عمد تلوار کے ذریعے یا دھاری دار چیز کے ذریعے قتل کرنا ہے اور شبہ عمد پتھر کے ذریعے یا لاٹھی کے ذریعے قتل کرنا ہے۔ اور قتل خطا یہ ہے کہ آدمی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہو اور غلطی سے دوسرے شخص کو قتل کر دے۔

648-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِیْ النَّفْسِ اَلدِّيَةُ اَرْبَاعٌ، رُبْعٌ جِذَاعٌ وَّرُبْعٌ حِقَاقٌ، وَرُبْعٌ بِنَاتُ لَبُوْنٍ، وَرُبْعٌ بِنَاتُ مَخَاضٍ،

وَفِیْ اللِّسَانِ اِذَا اسْتَوْصَلَ مِثْلَ الدِّيَةِ اَرْبَاعًا وَّفِیْ الْاَنْفِ اِذَا اسْتَوْصَلَ اَوْ قُطِعَ مَارِنُهٗ اَلدِّيَةُ اَرْبَاعًا، رُبْعٌ جِذَاعٌ وَّرُبْعٌ حِقَاقٌ، وَرُبْعٌ بِنَاتُ لَبُوْنٍ، وَرُبْعٌ بِنَاتُ مَخَاضٍ، وَفِیْ الذَّكَرِ اِذَا اسْتَوْصَلَ اَلدِّيَةُ اَرْبَاعًا، وَفِیْ الْحَشَفَةِ اَلدِّيَةُ اَرْبَاعًا

وَفِیْ الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِیْ الْاُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِیْ الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِیْ الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِیْ اِحْدٰی الْاُنْثَيَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِیْ اِحْدٰی الشَّفَتَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِیْ الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ،

وَفِیْ الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِیْ الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِیْ الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِیْ الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِیْ الْاَسْنَانِ فِیْ كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِیْ الْاَصَابِعِ فِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ، كُلُّ ذٰلِكَ عَلَی الْعَاقِلَةِ، وَمَا كَانَ دُوْنَ السِّنِّ فِیْ الْمُوْضِحَةِ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جان کی دیت میں چار حصے ہوں گے ایک حصہ جزاع ہوگا ایک حصہ حقاق پر مشتمل ہوگا ایک بنت لبون پر ہوگا اور ایک بنت مخاض پر مشتمل ہوگا۔

جب زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت بھی اسی چار حصوں کی طرح ہوگی۔ ناک کو جب جڑ سے کاٹ دیا جائے یا اس کے بانسے کو کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت بھی چار حصے ہوگی۔

ایک حصے میں جذعے ہوں گے، ایک حصہ حقاق پر مبنی ہوگا، ایک میں بنت لبون ہوں گی اور ایک میں بنت مخاض ہوں گی۔

شرمگاہ کو جب سرے سے کاٹ لیا جائے تو اس کی دیت بھی چار حصے ہوگی۔

حشفہ کی دیت چار حصوں میں ہوگی، آنکھوں کی نصف دیت ہوگی، کان کی نصف دیت ہوگی، ہاتھ کی نصف دیت ہوگی، پاؤں کی نصف دیت ہوگی، دو خصیوں میں سے ایک کی نصف دیت ہوگی، دو ہونٹوں میں سے ایک کی نصف دیت ہوگی، مامومہ زخم کی ایک تہائی دیت ہوگی، جائفہ کی ایک تہائی دیت ہوگی، منقلہ کی پندرہ اونٹ ہوگی، ہاشمہ کی دس اونٹ ہوگی، موضحہ کی پانچ اونٹ ہوگی، دانتوں میں سے ہر دانت کی پانچ اونٹ ہوگی، ہر ایک انگلی کی دس اونٹ ہوگی اور یہ سب عاقلہ کی ذمہ داری ہوگی۔ دانت سے کم جو موضحہ زخم ہو اس میں عاقلہ ادائیگی کرنے کی پابند نہیں ہوگی۔

649-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمَدًا، وَلَا صُلْحًا، وَلَا اِعْتَرَافاً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: عاقلہ، قتل عمد، صلح یا اعتراف کی صورت میں ادائیگی کی پابند نہیں ہوگی۔

650-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَمَدُ الصَّبِیِّ وَخَطَاُهٗ سَوَاءٌ، کُلُّ ذٰلِكَ عَلَی الْعَاقِلَةِ، وَمَا کَانَ دُوْنَ السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: بچے کا قتل عمد یا قتل خطا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں ان سب کی ذمہ داری عاقلہ پر عائد ہوگی اور جو دانت سے کم ہو یا موضحہ زخم سے کم ہو عاقلہ اس کی ادائیگی نہیں کرے گی۔

651-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قِصَاصَ بَیْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ، وَلَا قِصَاصَ فِیْمَا بَیْنَ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِیْدِ، فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص نہیں لیا جاسکتا' اس معاملے میں جو جان سے کم ہو' اسی طرح آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں لیا جاسکتا جو جان کے علاوہ ہو۔

652-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَرَاحَةُ الْمَرْاَةِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ جَرَاحَةِ الرَّجُلِ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ، لَا تُسَاوِیْ بَیْنَهَا فِیْ سِنٍّ، وَلَا جَرَاحَةٍ، وَلَا مُوْضِحَةٍ، وَلَا غَیْرَهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہر معاملے میں عورت کا زخم مرد کے زخم سے نصف ہوگا۔ دانت کا زخم، موضحہ یا اس

کے علاوہ کسی اور زخم میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

653-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَجْرِیْ جَرَاحَاتُ الْعَبِیْدِ عَلٰی مَجْرٰی جَرَاحَاتِ الْاَحْرَارِ فِیْ عَیْنِهٖ نِصْفُ ثَمَنِهٖ، وَفِیْ یَدِهٖ نِصْفُ ثَمَنِهٖ، وَفِیْ اَنْفِهٖ جَمِیْعُ ثَمَنِهٖ، وَفِیْ مُوْضِحَتِهٖ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهٖ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: غلام کے تمام زخم آزاد شخص کے تمام زخم کی جگہ شمار ہوں گے۔ آنکھ میں اس کی نصف قیمت ہوگی، ہاتھ میں نصف قیمت ہوگی، ناک میں پوری قیمت ہوگی، موضحہ زخم میں اس کے قیمت کے دسویں حصے کا نصف ہوگا۔

654-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰی فِیْ جَنِیْنِ الْحُرَّةِ بِعَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے (کو مارنے کا تاوان) ایک غلام یا کنیز ہے۔

655-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰی لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ نَصِیْبُهُمْ مِنَ الدَّمِ، وَوَرَثَ الزَّوْجَةَ مِنَ الدَّمِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہیں خون (یعنی قتل کی دیت) میں حصہ ملے گا اور آپ نے بیوی کو خون (یعنی قتل کی دیت) میں وارث قرار دیا تھا۔

656-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: لَا یَرِثُ الْقَاتِلُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

657-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَتَلَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِذِمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک ذمی کے بدلے میں ایک مسلمان کو قتل کروا دیا تھا اور یہ ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے کو پورا کروں۔

658-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ، اَوْ شَلَّتِ الْیَدُ، اَوِ ابْیَضَّتِ الْعَیْنُ، فَقَدْ تَمَّ عِقْلُهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب (ضرب لگنے سے) دانت سیاہ ہو جائیں اور ہاتھ مثلث ہو جائے یا آنکھ سفید ہو جائے تو دیت پوری ہوگی۔

659-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقْتَصُّ وَلَدٌ مِّنْ وَالِدِهِ، وَلاَ عَبْدٌ مِّنْ سَيِّدِهِ وَلَا يُقَامُ حَدٌّ فِيْ مَسْجِدٍ" .

✧✧✧659:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الطحاوی فی"مشكل الآثار" باب بيان مشكل الواجب فيما اختلف فيه أهل العلم فی تمثيل الرجل بعبده من عتاق عليه بذلك ، ومن سواه مما لا عتاق معه' رقم الحديث :4646

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك"فی: كتاب الحدود' رقم الحديث :8101

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك"فی: كتاب الحدود' رقم الحديث :8104

اخرجه الطبرانی فی"المعجم الأوسط" فی جزء 8 من اسمه مطلب' رقم الحديث :8657

اخرجه البيهقی فی"السنن الكبریٰ" فی كتاب النفقات باب ما روی فيمن قتل عبده أو مثل به' رقم الحديث :15726

اخرجه الإمام السيوطی فی"جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام' رقم الحديث :2036

✧✧✧659:

اخرجه الدارمی فی"سنن الدارمی" فی كتاب الديات (6باب القود بين الوالد والولد' رقم الحديث :2357

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الديات' فی باب 9ما جاء فی الرجل يقتل ابنه يقاد منه أم لا' رقم الحديث :1401

اخرجه ابن ماجه فی"سننه" فی كتاب الحدود' فی (31)باب النهی عن إقامة الحدود فی المساجد' رقم الحديث :2599

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث :14

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث :180

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث :184

اخرجه أحمد بن حنبل فی"المسند"، رقم الحديث :15617

اخرجه البيهقی فی"السنن الكبریٰ" فی كتاب النفقات باب الرجل يقتل ابنه' رقم الحديث :15744

اخرجه البيهقی فی"السنن الكبریٰ" فی كتاب النفقات باب الرجل يقتل ابنه' رقم الحديث :15745

اخرجه الإمام ابن الأثير فی"جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :7774

اخرجه الإمام السيوطی فی"جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام' رقم الحديث :768

اخرجه الإمام السيوطی فی"جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام' رقم الحديث :769

اخرجه الإمام السيوطی فی"جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام' رقم الحديث :770

اخرجه الإمام البوصيری فی"إتحاف الخيرة المهرة" المجلد الثانی -9كتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی السجد وما جاء فی تشبيك الأصابع وإقامة الحدود وإنشاد الشعر فيه وأن يتخذ طرقًا' رقم الحديث :1007

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك"فی: كتاب الحدود' رقم الحديث :8104

اخرجه الحاكم النيسابوری فی "المستدرك"فی: كتاب الحدود' رقم الحديث :8138

اخرجه الطبرانی فی"المعجم الكبير" فی باب الجيم جعفر بن أبی طالب الطيار' رقم الحديث :1590

اخرجه الطبرانی فی"المعجم الكبير" فی باب الحاء حاطب بن الحارث بن معمر' رقم الحديث :3131

اخرجه الطبرانی فی"المعجم الكبير" فی باب العين أحاديث عبد الله بن العباس' رقم الحديث :10846

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی"المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الحدود من كره إقامة الحدود فی المساجد' رقم الحديث :28647

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی"المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب الحدود من كره إقامة الحدود فی المساجد' رقم الحديث :28651

اخرجه ابن همام الصنعانی فی"مصنف عبد الرزاق" كتاب الصلاة باب هل تقام الحدود فی السجد' رقم الحديث :1710

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹا اپنے باپ سے اور غلام اپنے آقا سے قصاص نہیں لے سکتا اور مسجد میں حد قائم نہیں کی جاسکتی۔

660-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اَلْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے: کان میں گر کر مرنا رائیگاں جاتا ہے، کنویں میں گر کر مرنا رائیگاں جاتا ہے، جانور کے مارنے سے مرنا رائیگاں جاتا ہے۔

661-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ یَدَهٗ مِنْ فِیْهِ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْهِ شَیْئًا قَالَ: اَیَتْرُكُ یَدَهٗ فِیْ فِیْكَ تَقْضِمُهَا، كَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا تو دوسرے نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے کھینچا تو پہلے شخص کے دونوں دانت نکل آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی چیز لازم نہیں کی۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے یوں چباتے جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے۔

662-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِیْ لِسَانِ الْاَخْرَسِ، وَرِجْلِ الْاَعْرَجِ، وَذَكَرِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ، حَكُوْمَةُ الْاِمَامِ.

حدیث 660:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار كما

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی كتاب: المساقاة، فی -4باب من حفر بئرا فی ملكه لم یضمن، رقم الحدیث :2228

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب الدیات، فی (27)باب الجبار، رقم الحدیث :2675

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبیر" المحلی من المیم، رقم الحدیث :237

اخرجه الإمام الإسفراینی فی "مستخرج أبی عوانة" كِتَابُ الْحُدُودِ بَابُ إِسْقَاطِ الْحُكْمِ فِی الدِّیَةِ عَنْ أصحاب الدواب والأنعام، رقم الحدیث :5129

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبیر" فی باب العین عمرو بن عوف بن ملحة المزنی، رقم الحدیث :6

اخرجه البیهقی فی "السنن الكبریٰ" فی كتاب الأشربة والحد فیها باب الدابة تنفح برجلها، رقم الحدیث :17470

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرین من الصحابة (مسند أبی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث :10399

اخرجه السلمی فی "صحیح ابن خزیمة" فی كتاب الزكوة، رقم الحدیث :2326

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب الدیات (19باب العجماء جرحها جبار، رقم الحدیث :2379

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الحدود والدیات وغیره 213

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: گونگے شخص کی زبان، لنگڑے کی ٹانگ، خصی یا عنین کی شرمگاہ کے قصاص کے بارے میں امام فیصلہ اپنی صوابدید پر کرے گا۔

663-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِیْ جَنَایَةِ الْعَبْدِ لَا یَغْرُمُ سَیِّدُهٗ اَکْثَرَ مِنْ ثَمَنِهٖ، وَلَا یَبْلُغُ دِیَةُ عَبْدٍ دِیَةَ حُرٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: غلام کی غلطی کا وہ تاوان آقا نہیں بھرے گا جو اس غلام کی قیمت سے زیادہ ہو اور غلام کی دیت آزاد شخص کی دیت کے برابر نہیں ہو سکتی۔

664-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ مُکَاتَبٍ قَتَلَ قَالَ: یُؤَدِّیْ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِیَةَ حُرٍّ، وَبِحِسَابِ مَالَمْ یُؤَدِّ فِیْهِ کِتَابَتَهٗ دِیَةَ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکاتب شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے قتل کیا ہو: وہ مکاتب شخص اس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہے اس حساب سے وہ آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جتنا حصہ آزاد نہیں ہوا اس حساب سے وہ غلام کی دیت ادا کرے گا۔

665-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ قَتِیْلٍ وُجِدَ فِیْ مَحَلَّةٍ لَا یُدْرٰی مَنْ قَتَلَهٗ فَقَضٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ: اَنَّ عَلٰی اَهْلِ الْمَحَلَّةِ اَنْ یُقْسِمَ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا لَهٗ قَاتِلًا، ثُمَّ یَغْرُمُوْنَ الدِّیَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص کسی محلے میں مقتول پایا گیا ہو اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس نے اسے قتل کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اہل محلّہ میں سے پچاس آدمی یہ قسم اٹھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور ہمیں اس کے قاتل کا علم نہیں ہے پھر وہ سب لوگ اس کی دیت ادا کریں گے۔

666-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ فَارِسَیْنِ اِصْطَدَمَا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا فَقَضٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْحَیِّ بِدِیَةِ الْمَیِّتِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اگر دو گھڑ سوار آپس میں ٹکرا جائیں اور ان میں سے ایک مر جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا' زندہ رہنے والا شخص مردہ کی دیت دے گا۔

667-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ طَرِیْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ فِیْ سُوْقٍ مِنْ اَسْوَاقِهِمْ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِّمَا اَصَابَتْ بِیَدِهَا، اَوْ بِرِجْلِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص اپنے جانوروں کو مسلمانوں کے راستے میں ٹھہرا لے یا کسی بازار میں ٹھہرا لے تو وہ شخص اس بات کا تاوان ادا کرے گا جو اس جانور کے ہاتھ یا پاؤں مارنے کی وجہ سے نقصان ہو گا۔

668-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ لِسَانَ رَجُلٍ

فَصَارَ بَعْضُ كَلَامِهِ يُبَيِّنُ، وَبَعْضُهُ لَا يُبَيِّنُ فَقَضٰى عَلَيْهِ مِنَ الدِّيَةِ بِحِسَابِ مَا اسْتَعْجَمَ مِنْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی زبان پر مارا تو اس شخص کی زبان سے کچھ کلام واضح طور پر ادا ہوتا ہے اور کچھ واضح طور پر ادا نہیں ہوتا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں دیت کا اس حساب سے فیصلہ دیا کہ جن حروف تہجی کو وہ ٹھیک طرح سے ادا نہیں کرسکتا اتنے کے حساب سے دیت دینی ہوگی۔

669-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَضٰى عَلٰى اَرْبَعَةٍ اِطَّلَعُوْا عَلٰى اَسَدٍ فِيْ زُبْيَةٍ فَسَقَطَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ، وَتَعَلَّقَ الثَّانِيْ بِالثَّالِثِ، وَتَعَلَّقَ الثَّالِثُ بِالرَّابِعِ فَقَتَلَهُمُ الْاَسَدُ جَمِيْعًا فَقَضٰى لِلرَّابِعِ بِدِيَةٍ، وَلِلثَّالِثِ بِنِصْفِ دِيَةٍ، وَلِلثَّانِي بِثُلُثِ دِيَةٍ، وَلِلْاَوَّلِ بِرُبُعِ دِيَةٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے چار ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جو ایک گڑھے میں ایک شیر پر مطلع ہوئے۔ ان میں سے ایک شخص نیچے گر گیا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا دوسرے نے تیسرے کو پکڑ لیا تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا لیکن شیر نے ان سب کو مار دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوتھے شخص کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ دیا تیسرے کے بارے میں نصف دیت کا فیصلہ دیا دوسرے کے بارے میں ایک تہائی دیت کا دیا اور پہلے کے بارے میں ایک چوتھائی دیت کا فیصلہ دیا۔

كِتَابُ السِّيَرِ وَمَا جَاءَ مِنْ ذٰلِكَ

سیر کا بیان اور اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

بَابُ: اَلْغَزْوُ وَالسَّيْرُ

باب 202: غزوہ اور سیر کا بیان

670-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بَعَثَ عَلَیْهِمْ اَمِیْرًا ثُمَّ قَالَ: "اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَنْتُمْ جُنْدُ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُدْعُوْا اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ مِّنْ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ اٰمَنُوْا فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ، لَهُمْ مَا لَكُمْ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْكُمْ وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَنَاصِبُوْهُمْ حَرْبًا وَّاسْتَعِیْنُوْا عَلَیْهِمْ بِاللّٰهِ فَاِنْ اَظْهَرَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا، وَلَا اِمْرَاَةً، وَلَا شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یُطِیْقُ قِتَالَكُمْ وَلَا تَغُوْرُوْا عَیْنًا، وَلَا تَقْطَعُوْا شَجَرًا اِلَّا شَجَرًا یَضُرُّكُمْ وَلَا تَمَثَّلُوْا بِاٰدَمِیٍّ، وَلَا بَهِیْمَةٍ، وَلَا تَظْلَمُوْا وَلَا تَعْتَدُوْا وَاَیُّمَا رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَاكُمْ اَوْ اَدْنَاكُمْ مِنْ اَحْرَارِكُمْ اَوْ عَبِیْدِكُمْ اَعْطٰی رَجُلًا مِنْهُمْ اَمَانًا اَوْ اَشَارَ اِلَیْهِ بِیَدِهٖ، فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ اِشَارَتَهٗ فَلَهُ الْاَمَانُ حَتّٰی یَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ اَیْ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاِنْ قَبِلَ فَاَخُوْكُمْ فِیْ دِیْنِكُمْ، وَاِنْ اَبٰی فَرُدُّوْهُ اِلٰی مَاْمَنِهٖ، وَاسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ، لَا تُعْطُوْا الْقَوْمَ ذِمَّتِیْ وَلَا ذِمَّةَ اللّٰهِ فَالْمُخْفِرُ ذِمَّةَ اللّٰهِ لَاقِ اللّٰهَ، وَهُوَ عَلَیْهِ سَاخِطٌ اُعْطُوْهُمْ ذِمَّتَكُمْ، وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ وَقُوْالَهُمْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاَنْ یُخْفِرَ ذِمَّتَهٗ وَذِمَّةَ اَبِیْهِ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یُخْفِرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ -

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں کا کوئی لشکر روانہ کرتے تو ایک شخص کو ان کا امیر بنا دیتے تھے پھر آپ ارشاد فرماتے تھے: اب اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اللہ کے رسول کے دین پر قائم رہتے ہوئے روانہ ہو جاؤ تم لوگ اللہ کا لشکر ہو اور تم لوگ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو گے جو اللہ کا انکار کرتے ہیں تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے

رسول ہیں اور وہ اقرار کریں اس چیز کا جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اگر وہ ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں انہیں وہی کچھ ملے گا جو تمہیں ملتا ہے اور ان پر وہی چیزیں لازم ہوں گی جو تم پر لازم ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو تم ان کے ساتھ جنگ کرو اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ دیدے تو تم ان کے کم سن بچے یا خاتون یا ایسے بوڑھے آدمی کو قتل نہ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی تم ان کے چشموں کو برباد کرو نہ ہی ان کے درختوں کو کاٹو سوائے اس درخت کے جو تمہیں نقصان پہنچاتے ہوں تم کسی جانور یا انسان کا مثلہ نہ کرو، تم ظلم نہ کرو، حد سے تجاوز نہ کرو، تم میں سے جو بھی بڑا یا چھوٹا آزاد یا غلام شخص ان میں سے کسی شخص کو پناہ دے یا اپنے ہاتھ کے ذریعے اسکی طرف (پناہ دینے کا) اشارہ کردے اور وہ اس کے اشارے کی طرف آجائے تو اس شخص کو امان ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے کلام کو سن لے (یعنی اللہ کی کتاب کو سن لے) اگر وہ قبول کرلے تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور اگر انکار کردیں تو تم انہیں امن دیدو اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو تم کسی قوم کو میرا یا اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ دو کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے کی خلاف ورزی کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا تم ان لوگوں کو اپنی پناہ دو اور اپنے آباؤ اجداد کی پناہ دو اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی شخص اپنے ذمے یا اپنے آباؤ اجداد کے ذمے کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اللہ کے ذمے یا اللہ کے رسول کے ذمے کی خلاف ورزی کرے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَضْلُ الْجِهَادِ

باب 203: جہاد کی فضیلت

671-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ وَالزَّكَاةِ الْوَاجِبه، وَحَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالدُّعَاءُ اِلٰی دِیْنِ اللّٰهِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ عَدْلُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ الدُّعَاءُ اِلَی اللّٰهِ فِیْ سُلْطَانِ الْكَافِرِیْنَ، وَعَدْلُ النَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَرَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غُدْوَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز، فرض زکوٰۃ، فرض حج اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور اُس کے دین کی طرف دعوت دینا ہے۔ نیکی کا حکم دینا ہے برائی سے منع کرنا ہے۔ کافروں کی حکومت میں نیکی کے حکم دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے

برابر ہے اور برائی سے منع کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور صبح کے وقت اللہ کی طرف جانا اور شام کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

672-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: غَزْوَةٌ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حَجَّةٍ، وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَوْمِ شَهْرٍ، وَقِيَامِهٖ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک جنگ پچاس (نفلی) حج سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے تک (نفلی) روزہ رکھنے اس میں قیام کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص پہرہ دیتے وقت مر جائے اُس کا عمل قیامت تک جاری رہے گا اور اُسے قبر کے عذاب سے نجات ملے گی۔

673-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُفْسِدُ الْجِهَادَ وَالْحَجَّ جَوْرٌ جَائِرٌ، كَمَا لَا يُفْسِدُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَغَلَبَةُ اَهْلِ الْفِسْقِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جہاد اور حج کو کسی ظالم کا ظلم فاسد نہیں کرتے بالکل اسی طرح جیسے فاسق لوگوں کا غلبہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کو فاسد نہیں کرتا۔

674-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَلَى النَّارِ، وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ اَوْ قَصُرَ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ، وَمَنْ ضَرَبَ بِسَيْفٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَاَنَّهٗ حَجَّ عَشْرَ حِجَجٍ حَجَّةٌ فِيْ اَثَرِ حَجَّةٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے دور رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کے لئے حرام کردے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تیر پھینکے خواہ وہ اپنے نشانے تک پہنچے یا نہ پہنچے تو یہ اُس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار اُٹھائے تو گویا اس نے دس بار حج کیا ہے۔ ایسے ہی حج دس مرتبہ حج کئے۔ ایسے حج جو یکے بعد دیگرے ہوں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَضْلُ الشَّهَادَةِ

باب 204: شہادت کی فضیلت

675-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلشَّهِيْدِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ فَاَوَّلُ دَرَجَاتِهٖ اَنْ يَرٰى مَنْزِلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَبْلَ خُرُوْجِ رُوْحِهٖ فَيَهُوْنُ عَلَيْهِ

مَا بِهٖ وَالثَّانِيَةُ اَنْ تَبْرَزَ لَهٗ زَوْجَةٌ مِّنْ حُوْرِ الْجَنَّةِ فَتَقُوْلُ لَهٗ اَبْشِرْ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا عِنْدَ اَهْلِكَ وَالثَّالِثَةُ اِذَا خَرَجَتْ نَفْسُهٗ جَاءَهٗ خَدَمُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَوَلَّوْا غُسْلَهٗ وَكَفَنَهٗ وَطَيَّبُوْهُ مِنْ طِيْبِ الْجَنَّةِ وَالرَّابِعَةُ اَنْ لَا يُهَوَّنَ عَلٰى مُسْلِمٍ خُرُوْجُ نَفْسِهٖ مِثْلَ مَا يُهَوَّنُ عَلَى الشَّهِيْدِ وَالْخَامِسَةُ اَنْ يُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرُوْحُهٗ تَنْبَعِثُ مِسْكًا فَيُعْرَفُ الشُّهَدَاءُ بِرَائِحَتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّادِسَةُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَقْرَبَ مَنْزِلًا مِنْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالسَّابِعَةُ اَنَّ لَهُمْ كُلَّ جُمُعَةٍ زَوْرَةٌ يَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيُحَيَّوْنَ بِتَحِيَّةِ الْكَرَامَةِ وَيُتْحَفُوْنَ بِتُحَفِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ فَيُقَالُ: هٰؤُلَاءِ زُوَّارُ الرَّحْمٰنِ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو سات درجات ملیں گے اُن میں سب سے پہلا درجہ یہ ہوگا کہ وہ جنت میں اپنے مقام کو اپنی روح نکلنے سے پہلے دیکھ لے گا اور روح کا نکلنا اُس کے لئے آسان ہوگا۔ دوسرا یہ ہے کہ جنت کی حوروں سے تعلق رکھنے والی اُس کی بیوی اُس کے سامنے آئے گی اور یہ کہے گی "اے اللہ کے دوست تمہیں خوشخبری ہو اللہ کی قسم جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہارے لئے تمہارے گھر والوں کے پاس ہے۔ تیسرا یہ کہ جب اُس کی جان نکلے گی اُس کے جنت کے خادم اُس کے پاس آئیں گے اور وہ اُس کو غسل دیں گے اُس کو کفن دیں گے اور اُسے جنت کی خوشبو لگائیں گے۔ چوتھا یہ کہ کسی بھی مسلمان کی جان اتنی آسانی سے نہیں نکلتی جتنی کہ شہید کی جان آسانی سے نکلتی ہے۔ پانچواں یہ کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے زندہ کرے گا تو اُس کے زخموں میں سے مُشک کی خوشبو نکل رہی ہوگی اور قیامت کے دن شہید لوگ اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ چھٹا یہ کہ رحمان کے عرش کے قریب قدر و منزلت کے اعتبار سے شہداء سے زیادہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ ساتواں یہ کہ یہ لوگ ہر جمعے کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے جائیں گے وہاں انہیں عزت کا سلام کیا جائے گا اور جنت کے تحفے دیئے جائیں گے اور یہ کہ جب یہ واپس آئیں گے تو کہا جائے گا: یہ رحمان کے ملاقاتی ہیں۔

676-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالنُّفَسَاءُ شَهِيْدٌ وَّالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ، وَالَّذِىْ يَقَعُ عَلَيْهِ الْهَدْمُ شَهِيْدٌ وَّالْاٰمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِىْ عَنِ الْمُنْكَرِ شَهِيْدٌ" ۔

حدیث 676:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الشيبانى فى "موطأ الإمام محمد" فى: أبواب الصلاة باب ما يكون من الموت شهادة' رقم الحديث :302

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب العين عقبة بن عامر الجهنى يكنى أبا حماد' رقم الحديث :900

اخرجه الحاكم النيسابورى فى "المستدرك" فى: كتاب الجنائز' رقم الحديث :1300

اخرجه الإمام البغوى فى "شرح السنة" كتاب الصلاة فضل صلاة العشاء والفجر فى الجماعة

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ نفاس کے عالم میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ جس شخص کے اوپر کوئی ملبہ گر جائے وہ شہید ہے۔ نیکی کا حکم دینے والا شہید ہے اور برائی سے روکنے والا شہید ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: قِسْمَةُ الْغَنَائِمِ

باب 205: مالِ غنیمت تقسیم کرنا

677-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ، سَهْمٌ لَهٗ، وَسَهْمَانِ لِلْفَرَسِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ .

(بقیه تخریج حدیث 676)اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى السبعون من شعب الإيمان و هو باب فى الصبر على المصائب و عما تنزع إليه النفس من لذة و شهوة فصل فى ذكر ما فى الأوجاع و الأمراض و المصيبات من الكفارات' رقم الحديث :9881

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب الجهاد ' فى (17)باب ما يرجى فيه الشهادة' رقم الحديث :2804

اخرجه البخارى فى "صحيحه" فى كتاب:الجهاد والسير ' فى -30باب الشهادة سبع سوى القتل' رقم الحديث :2674

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب الجنائز ' فى باب -2باب المريض وما يتعلق به' رقم الحديث :3188

حديث 677:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنٰى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه ابن ماجه فى "سننه" فى كتاب الجهاد ' فى (36)باب قسمة الغنائم' رقم الحديث :2854

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" باب قسمة خيبر على أهل الحديبية' رقم الحديث :4598

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب السير سهم الفارس والراجل' رقم الحديث :5573

اخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" كتاب قسم الفىء والغنيمة سهم الفارس' رقم الحديث :4141

اخرجه الدارمى فى "سنن الدارمى" فى كتاب السير (33باب فى سهمان الخيل' رقم الحديث :2472

اخرجه الدارقطنى فى "سننه" فى كتاب السير' رقم الحديث :24

اخرجه البيهقى فى "السنن الكبرٰى" فى كتاب قسم الفىء والغنيمة باب ما جاء فى سهم الراجل والفارس' رقم الحديث :12659

اخرجه البستى فى "صحيح ابن حبان" فى: كتاب السير ' فى -14باب الغنائم وقسمتها' رقم الحديث :4811

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى أول مسند ابن عباس' رقم الحديث :2528

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى فى "المصنف فى الأحاديث والآثار" كتاب السير فى الفارس كم يقسم له من قال ثلاثة أسهم' رقم الحديث :33177

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے دیئے تھے ایک اس شخص کا حصہ اور دو اس کے گھوڑے کے لئے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

678-قَالَ: وسمعت زَيْدًا بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يقول: اِذَا غَلَبَ الْإِمَامُ عَلٰى اَرْضٍ فَرأٰى، اَنْ يَّمُنَّ عَلٰى اَهْلِهَا جَعَلَ الْخِرَاجَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ، فَاِنْ رَاٰى اَنْ يَقْسِمَهَا جَعَلَهَا اَرْضَ عُشْرٍ

(قَالَ): وَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَتَاعٍ لِرَجُلٍ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُوْنَ، ثُمَّ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَاعْتَرَفَهُ قَبْلَ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ اَخَذَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَاِنْ جَاءَ بَعْدَ الْقِسْمَةِ اَخَذَهُ بِثَمَنِهِ، فَاِنْ اَسْلَمَ اَهْلُ الْحَرْبِ، وَهُوَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَهُوَ لَهُمْ، وَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حکمران کسی جگہ کو فتح کرلے تو پھر وہ اگر یہ مناسب سمجھے کہ وہاں کے رہنے والوں پر احسان کرنا چاہئے تو ان لوگوں پر خراج لازم کردے اور اگر وہ چاہے تو اُس جگہ کو تقسیم کرکے اُس کو عشری جگہ بنا دے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے سامان کے بارے میں دریافت کیا جس پر مشرکین قبضہ کر لیتے ہیں پھر اُس کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں وہ آجاتا ہے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُس کا مالک آکر اُس کا اعتراف کرلے تو پھر وہ کسی معاوضے کے بغیر اُسے ملے گا لیکن اگر وہ تقسیم کے بعد آتا ہے تو پھر وہ معاوضے کے ساتھ لے گا۔ اگر اہل حرب مسلمان ہو جائیں اور وہ سامان اُس وقت ان لوگوں کے پاس ہو تو وہ اُن ہی کی ملکیت شمار ہوگا۔ سابقہ مالک کے لیے اُسے لینے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

بَابُ: اَلْعَهْدُ وَالذِّمَّةُ

باب **206**: عہد اور ذمہ

...—...—...

679-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُقْبَلُ مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ اِلَّا الْاِسْلَامَ اَوِ السَّيْفَ، وَاَمَّا مُشْرِكُوا الْعَجَمِ فَتُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ، وَاَمَّا اَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يُسْلِمُوْا، اَوْ سَاَلُوْنَا اَنْ يَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ قَبِلْنَا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرب میں بسنے والے مشرکین یا تو اسلام قبول کرلیں ورنہ ان سے جنگ ہوگی۔ البتہ عجم

میں بسنے والے مشرکین سے جزیہ لیا جاسکتا ہے عرب یا عجم سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب کا جہاں تک تعلق ہے تو اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردیتے ہیں اور ہم سے یہ درخواست کرتے ہیں' وہ لوگ ذمی بن کر رہیں گے تو ہم ان سے یہ جزیہ قبول کریں گے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاَلْوِيَةُ وَالرَّايَاتُ

باب207: بڑے اور چھوٹے جھنڈے

•••——•••——•••

680-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَاْسِهٖ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۔

حدیث 680:

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب الألف من اسمه أحمد' رقم الحديث :39

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2' رقم الحديث :1873

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :8241

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب اللباس' باب 11ما جاء فی العمامة السوداء' رقم الحديث :1735

اخرجه البيهقی فی "السنن الكبرٰی" فی كتاب الجمعة '8باب ما يستحب للإمام من حسن الهيئة وما يعتم وما ورد فی لبس السواد' رقم الحديث :5772

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب الجهاد' فی (22)باب لبس العمائم فی الحرب' رقم الحديث :2822

الأربعون من شعب الإيمان وهو باب فی الملابس والزی والأوانی وما يكره منها فصل فی العمائم' رقم الحديث :6246

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی كتاب مناسك الحج' فی36باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام' رقم الحديث :3847

اخرجه النسائی فی "المجتبی من السنن" فی كتاب مناسك الحج' فی باب 107دخول مكة بغير إحرام' رقم الحديث :2869

اخرجه النسائی فی "السنن الكبرٰی" فی كتاب الحج' فی باب107دخول مكة بغير إحرام' رقم الحديث :3852

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی كتاب المناسك (88باب فی دخول مكة بغير إحرام حج ولا عمرة' رقم الحديث :1939

اخرجه البستی فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب الحج 'فی باب فضل مكة' رقم الحديث :3722

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی يعلی" فی تابع مسند جابر' رقم الحديث :2146

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرين من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه' رقم الحديث :14947

اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی كتاب الحج' فی -84باب جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ' رقم الحديث :3376

اخرجه الحميدی فی "مسند الحميدی" (فی باب)حديثا عمرو بن حريث رضی الله عنه' رقم الحديث :566

اخرجه الطيالسی فی "مسند الطيالسی" (فی باب)10ما روی عن أبو الزبير عن جابر رضی الله عنهما' رقم الحديث :1749

اخرجه ابن أبی شيبة الكوفی ' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" كتاب العقيقة فی العقيقة من رآها فی العمائم السود' رقم الحديث :24952

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

681-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: کَانَتْ رَایَاتُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُوْدًا وَّالْوِیَتہ بِیْضًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے سیاہ اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخُمُسُ وَالْاَنْفَالُ

باب 208: خمس اور انفال

•••——•••——•••

682-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْفُلُ بِالرُّبْعِ وَالْخُمُسِ وَالثُّلُثِ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انفال میں چوتھا' پانچواں یا تیسرا حصہ رکھا کرتے تھے۔

683-قَالَ علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اِنَّمَا النَّفْلُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ، وَلَا نَفْلَ بَعْدَ الْقِسْمَةِ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انفال تقسیم سے پہلے ہوگی اور تقسیم کے بعد کوئی انفال نہیں ہوگا۔

684-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْخُمُسِ؟ قَالَ: هُوَ لَنَا مَا اِحْتَجْنَا اِلَیْهِ فَاِذَا اِسْتَغْنَیْنَا فَلَا حَقَّ لَنَا فِیْهِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ قَرَنَنَا مَعَ الْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنَ السَّبِیْلِ فَاِذَا بَلَغَ الْیَتِیْمُ وَاسْتَغْنَی الْمِسْکِیْنُ، وَاَمِنَ اِبْنُ السَّبِیْلِ، فَلَا حَقَّ لَهُمْ، وَکَذٰلِكَ نَحْنُ اِذَا اِسْتَغْنَیْنَا فَلَا حَقَّ لَنَا .

حدیث 682:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنی باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه الحاکم النیسابوری فی "المستدرک" فی: کتاب قسم الفیء' رقم الحدیث :2599

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب قسم الفیء والغنیمة باب النفل بعد الخمس' رقم الحدیث :12587

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :1177

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب قسم الفیء والغنیمة الوجه الثانی من النفل' رقم الحدیث :4121

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے خمس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے لئے اُس کی اجازت اس وقت تھی جب تک ہمیں اس کی ضرورت تھی جب ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہی تو ہمارا اس میں کوئی حق نہیں۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ملایا ہے جب یتیم بالغ ہو جائے، غریب خوشحال ہو جائے اور مسافر امن کی حالت میں آجائے تو اب ان لوگوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ یہی صورت ہماری ہے کہ جب ہمیں اس کی ضرورت نہ ہو تو ہمارا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا۔

بَابُ: اَلْمُرْتَدُّ

باب209: مرتد کا بیان

685-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَتِيْبُ الْمُرْتَدَّ ثَلَاثًا، فَاِنْ تَابَ، وَاِلَّا قَتَلَهٗ، وَقَسَمَ مِيْرَاثَهٗ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ مرتد کو توبہ کرنے کے لیے تین مرتبہ کہتے تھے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کروا دیتے تھے اور اس کی میراث مسلمان وارثوں کے درمیان تقسیم کروا دیتے تھے۔

686-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُ الْاَبَوَيْنِ وَالْوَلَدُ صِغَارٌ، فَالْوَلَدُ مُسْلِمُوْنَ بِاِسْلَامِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَبَوَيْنِ، فَاِنْ كَبُرَ الْوَلَدُ وَاَبَوْا الْاِسْلَامَ قُتِلُوْا، وَاِنْ كَانَ الْوَلَدُ كِبَارًا بَالِغِيْنَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ بِاِسْلَامِ الْاَبَوَيْنِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ماں و باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے اور ان کے بچے نابالغ ہوں تو ماں باپ میں سے جس نے بھی اسلام قبول کیا' اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے وہ بچے مسلمان شمار ہوں گے اگر وہ بچے بڑے ہو کر اسلام کا انکار کریں تو انہیں قتل کروا دیا جائے گا۔

لیکن (اگر ماں باپ کے اسلام قبول کرنے کے وقت) بچے بڑے تھے اور بالغ تھے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے مسلمان شمار نہیں ہوں گے۔

بَابُ: اَلْغُلُوْلُ

باب210: مال غنیمت میں خیانت

687-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ لَمْ تَغُلَّ اُمَّتِیْ مَا قَوِیَ عَلَیْهِمْ عَدُوٌّ لَهُمْ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میری اُمت مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتی تو دشمن کبھی اُن پر غالب نہیں آسکے گا۔

688-سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَاْکُلُ مِنَ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یُّقْسَمَ، وَیَعْلِفُ دَابتهٗ مِنَ الْعَلَفِ قَبْلَ اَنْ یُّقْسَمَ؟ قَالَ: لَیْسَ ذٰلِكَ بِغَالٍّ،

وَسَاَلْتُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ السَّلَاحِ؟ فَقَالَ: یُقَاتِلُ بِهٖ فَاِذَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا رُدَّ فِی الْغَنَائِمِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اناج میں سے کچھ کھالیتا ہے یا چارے میں سے اپنے جانور کو مال کی تقسیم سے پہلے کچھ کھلا دیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خیانت کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

میں نے اُن سے ہتھیار کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ اُس کے ذریعے جنگ میں حصہ لیتا رہے گا اور جب جنگ ختم ہو جائے گی تو اُس کو مال غنیمت میں واپس جمع کروا دیا جائے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: قِتَالُ اَهْلِ الْبَغْیِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ

باب **211**: اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے باغیوں کے ساتھ جنگ کرنا

...—...—...

689-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یُسْبٰی اَهْلُ الْقِبْلَةِ، وَلَا یُنْصَبُ لَهُمْ مِنْجَنِیْقٌ وَّلَا یَمْنَعُوْنَ مِنَ الْمِیْرَةِ، وَلَا طَعَامٍ، وَلَا شَرَابٍ، وَاِنْ كَانَتْ لَهُمْ فِئَةٌ اُجْهِزَ عَلٰی جَرِیْحِهِمْ، اُتُبِعَ مُدْبِرِهِمْ، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ فِئَةٌ لَمْ یُجْهَزْ عَلٰی جَرِیْحِهِمْ، وَلَمْ یُتْبَعْ مُدْبِرُهُمْ، وَلَا یَحِلُّ مِنْ مَلَكَهُمْ شَیْءٌ اِلَّا مَا كَانَ فِیْ مَعْسَكَرِهِمْ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اہل قبلہ کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا نہ ان کے لئے منجنیق نصب کی جاسکتی ہیں نہ انہیں خوراک حاصل کرنے سے روکا جاسکتا ہے نہ انہیں اناج سے نہ پینے کی چیزوں سے اگر وہ گروہ کی شکل میں ہوں تو ان کے

زخمیوں کی تیمارداری کی جائے گی اور بھاگنے والوں کا تعاقب کیا جائے گا اگر وہ گروہ کی شکل میں نہ ہوں تو نہ ہی زخمیوں کی تیمار داری کی جائے گی اور نہ ہی بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے گا۔ اور جو شخص اُن کا مالک ہو جائے تو اس کے لئے صرف وہی چیز حلال ہوگی جو ان کے لشکر میں موجود ہو۔

690-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ لَمْ یَتَعَرَّضْ لِمَا فِیْ دُوْرِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ خِرَاجِ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بصرہ کے گھروں سے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔ سوائے اُس چیز کے جو مسلمانوں کے بیت المال کا خراج تھا۔

691-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ خُمِّسَ مَا حَوَاهُ عَسْکَرُ اَهْلِ النَّهْرَوَانِ وَاَهْلِ الْبَصْرَةِ وَلَمْ یَتَعَرَّضْ مَا سِوٰی ذٰلِكَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: اہلِ نہروان اور اہلِ بصرہ کے لشکر میں جو چیز تھی انہوں نے اُس کا پانچواں حصہ لیا تھا اس کے علاوہ اور کسی چیز سے تعرض نہیں کیا تھا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: مَتٰی یَجِبُ عَلٰی اَهْلِ الْعَدْلِ قِتَالُ الْفِئَةِ الْبَاغِیَةِ

باب 212: اہل عدل پر باغی گروہ کے ساتھ جنگ کرنا کب واجب ہوتا ہے

•••———•••———•••

692-قَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِذَا کَانَ الْاِمَامُ فِیْ قِلَّةٍ مِنَ الْعَدَدِ لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ قِتَالُ اَهْلِ الْبَغْیِ فَاِذَا کَانَ اَصْحَابُهٗ ثَلٰثَمِائَةٍ وَبِضْعَ عَشَرَةَ عِدَّةَ اَهْلِ بَدْرٍ، وَجَبَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الْقِتَالُ، وَلَمْ یَعْذُرُوْا بِتَرْكِ الْقِتَالِ، فَاِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ الْاَعْمَالِ شَیْءٌ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِهِمْ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

حضرت امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب امام کے ساتھیوں کی تعداد تھوڑی ہو تو اب اُس پر باغیوں کے ساتھ جنگ کرنا واجب نہیں ہوگا لیکن جب امام کے ساتھیوں کی تعداد تین سو دس سے زیادہ ہو جو غزوۂ بدر کے اصحاب کی تعداد تھی تو اب امام پر اور اس کے ساتھیوں پر جنگ کرنا لازم ہو جاتا ہے اور وہ جنگ ترک کرنے کے حوالے سے کوئی عذر پیش نہیں کر سکتے اس لئے کیونکہ اُن کے جہاد کرنے سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی عمل نہیں ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: طَاعَةُ الْإِمَامِ

باب 213: امام کی پیروی کرنا

...—...—...

693-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهٗ اِمَامٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، اِذَا كَانَ الْاِمَامُ عَدْلًا بَرًّا تَقِيًّا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو جائے کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرا جبکہ امام عادل ہو، نیک ہو، پرہیز گار ہو۔

694-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَقٌّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَحْكُمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْ يَعْدُلَ فِی الرَّعِيَّةِ، فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَحَقٌّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَسْمَعُوْا، وَاَنْ يُطِيْعُوْا، وَاَنْ يُجِيْبُوْا اِذَا دُعُوْا، وَاَيُّمَا اِمَامٌ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَلَا طَاعَةَ لَهٗ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام پر یہ لازم ہے کہ وہ اُس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اپنی رعایا کے درمیان انصاف سے کام لے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو لوگوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور جب وہ انہیں بلائے تو اس کی بات مانیں اور جو امام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (حکم) کے مطابق فیصلے نہیں کرتا اس کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔

695-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا وَالٍ اِحْتَجَبَ مِنْ حَوَائِجِ النَّاسِ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی حکمران لوگوں کی ضرورت سے پردے میں رہے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے پردے میں رہے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: قِطَاعُ الطَّرِيْقِ

باب 214: ڈاکہ ڈالنا

...—...—...

696-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا قَطَعَ الطَّرِيْقَ اللُّصُوْصُ، وَاَشْهَرُوْا السِّلَاحَ، وَلَمْ يَاْخُذُوْا مَالًا وَّلَمْ يَقْتُلُوْا مُسْلِمًا، ثُمَّ اُخِذُوْا حُبِسُوْا حَتّٰى يَمُوْتُوْا، وَذٰلِكَ نَفْيُهُمْ مِنَ الْاَرْضِ، فَاِذَا اَخَذُوْا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوْا قُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ مِنْ خِلَافٍ، وَاِذَا قَتَلُوْا وَاَخَذُوْا الْمَالَ قُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ مِنْ خِلَافٍ، وَصُلِّبُوْا حَتّٰى يَمُوْتُوْا، فَاِنْ تَابُوْا قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذُوْا ضَمِنُوْا الْمَالَ وَاقْتُصَّ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُحَدُّوْا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چور ڈاکہ ڈالیں اور ہتھیار دکھائیں لیکن نہ مال لیں اور نہ ہی مسلمانوں کو قتل کریں تو اگر وہ پکڑے جائیں تو انہیں قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ یا پھر انہیں جلا وطن کر دیا جائے گا اگر وہ مال پر قبضہ کر لیتے ہیں اور لوگوں کو قتل نہیں کرتے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر وہ قتل بھی کرتے ہیں اور مال پر قبضہ بھی کر لیتے ہیں تو اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے اور انہیں سولی پر لٹکا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ اگر وہ پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیتے ہیں تو وہ مال کا تاوان دیں گے اور ان سے قصاص لیا جائے گا لیکن ان پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

بَابُ: اَلْفَرَائِضُ وَالْمَوَارِيثُ

باب 215: فرائض اور مواریث

697-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلابِنُ اَدْنٰی الْعَصَبَةِ، ثُمَّ ابْنُ الْاِبْنِ، وَاِنْ نَزَلَ ثُمَّ الْاَبُ، ثُمَّ الْجَدُّ وَاِنْ اِرْتَفَعَ، ثُمَّ الْاَخُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، ثُمَّ الْاَخُ مِنَ الْاَبِ ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ مِنَ الْاَبِ ثُمَّ العم لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، ثُمَّ الْعَمُّ لِلْاَبِ، ثُمَّ اِبْنَ الْعَمِّ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ثُمَّ اِنَّ الْعَمَّ لِلْاَبِ فَذٰلِكَ اِثْنٰی عَشَرَ رَجُلًا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹا سب سے قریبی عصبہ ہوتا ہے پھر پوتا ہوتا ہے پھر اس کے بعد نچلے طبقے کے (پوتے) ہیں پھر باپ ہے پھر دادا ہے پھر (اس سے اوپر والے دادا ہیں) پھر سگا بھائی ہے پھر باپ کیطرف سے شریک بھائی ہے پھر سگے بھائی کا بیٹا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔ پھر سگا چچا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک چچا ہے۔ پھر سگے چچا کا بیٹا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک چچا کا بیٹا ہے۔ یہ بارہ افراد ہیں۔

698-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لِلْبِنْتِ الْوَاحِدَةِ اَلنِّصْفُ، وَلِلْابِنْتَیْنِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثَانِ، وَلِبَنَاتِ الْاِبْنِ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةً لِثُلُثَیْنِ، وَلَا شَیْءَ لِبَنَاتِ الْاِبْنِ مَعَ الصُّلْبِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ مَعَهُنَّ اَخٌ لَهُنَّ یُعَصِّبُهُنَّ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَلنِّصْفُ، وَلِلْاثْنَیْنِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثَانِ وَلِاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ مَعَ الْاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ بِمَنْزِلَةِ بَنَاتِ الْاِبْنِ مَعَ بَنَاتِ الصُّلْبِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک بیٹی کو نصف حصہ ملے گا دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور پوتی کو بیٹی کے ساتھ چھٹا حصہ ملے گا تاکہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں۔ پوتیوں کو سگی بیٹی کی موجودگی میں اسی وقت ملے گا جب پوتیوں

کے ساتھ کوئی ان کا بھائی بھی ہو جو انہیں عصبہ بنا دے۔ سگی بہن کو نصف حصہ ملے گا اگر وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی ملے گا۔ باپ کی طرف سے شریک بہنیں اگر سگی بہنوں کے ساتھ ہوں تو وہ سگی بیٹیوں کے ساتھ موجود پوتیوں کی مانند ہوں گی۔

699-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْاَخَوَاتُ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ بنتی ہیں۔

700-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ زَوْجٍ اَبَوَیْنِ: لِلزَّوْجِ اَلنِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِیَ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْاَبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شوہر اور دو ماں باپ (میں وراثت کی تقسیم کے بارے میں فرماتے ہیں) شوہر کو نصف حصہ ملے گا ماں کو باقی مال کا تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ باپ کو ملے گا۔

701-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ اِمْرَاَةٍ اَبَوین لِلْمَرْاَةِ الرُّبُعُ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِیَ وَمَا بَقِیَ فَلِلاَبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بیوی اور دو ماں باپ کے بارے میں فرماتے ہیں: عورت کو چوتھا حصہ ملے گا۔ باقی بچ جانے والے مال کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ باپ کو ملے گا۔

702-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا یَرِثُ اَخٌ لِاُمٍّ مَعَ وَلَدٍ، وَلَا وَالِدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ماں کے ہمراہ (میت کی) اولاد یا والد موجود ہوں تو اس کا بھائی وارث نہیں بنے گا۔

703-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یُشْرِكُ وَکَانَ یُعِیْلُ الْفَرَائِضَ، وَکَانَ یَحْجُبُ الْاُمَّ بِالْاَخَوَیْنِ، وَلَایَحْجُبُهَا بِالْاُخْتَیْنِ، وَکَانَ لَا یَحْجُبُهَا بِاَخٍ وَاُخْتٍ، وَکَانَ لَا یَحْجُبُ بِالْاَخَوَاتِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ مَعَهُنَّ اَخٌ لَهُنَّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ شریک کرتے تھے وہ فرائض میں عول کیا کرتے تھے۔ وہ دو بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو محجوب قرار دیتے تھے لیکن دو بہنوں کی موجودگی میں ماں کو محجوب قرار نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح وہ ایک بھائی اور ایک بہن کی موجودگی میں اسے محجوب قرار نہیں دیتے تھے۔ وہ بہنوں کو اس وقت محجوب قرار دیتے تھے جب اُن کے ساتھ اُن کا کوئی بھائی شریک ہو۔

704-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَزِیْدُ الْاُمَّ عَلٰی

السُّدُسِ مَعَ الْوَلَدِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیٹے کی موجودگی میں ماں کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔

705-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ ابْنِ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِاُمٍّ قَالَ: لِلْاَخِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِیَ بَیْنَهُمَا نِصْفَانِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: دو ایسے چچا زاد جن میں سے ایک ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی ہو تو اُن کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: ماں کی طرف سے شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی مال بچے گا وہ اُن دونوں کو نصف، نصف ملے گا۔

706-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یُعِیْلُ الْفَرَائِضَ، وَسَاَلَهُ ابْنُ الْکَوِیِّ وَهُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَنِ ابْنَتَیْنِ وَاَبَوَیْنِ وَامْرَاَةٍ؟ فَقَالَ: صَارَ ثُمُنُهَا تِسْعًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرائض میں عول کیا کرتے تھے ابنِ کوی نے ان سے دریافت کیا: وہ اُس وقت منبر پر خطبہ دے رہے تھے اُس نے دو بیٹیوں، دو ماں باپ اور ایک بیوی کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے آٹھ حصوں کو نو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور (پھر عول ہو گا)

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْجَدَّاتُ

باب 216: نانیوں دادیوں کا بیان

...——...——...

707-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَرِثُ جَدَّةٌ مَعَ اُمٍّ ۔ وَلِلْجَدَّاتِ السُّدُسُ لَا یَزِدْنَ عَلَیْهِ، وَلَا تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ الْاُمِّ شَیْئًا ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کی موجودگی میں نانی وارث نہیں بن سکتی ہے اور دادی ہو یا نانی ہو اُنہیں چھٹا حصہ مل سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ ماں کی موجودگی میں نانی بھی کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی۔

708-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ جَدَّتَیْ اَبِیْهِ وَجَدَّتَیْ اُمِّهٖ فَوَرَّثَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَدَّتَیِ الْاَبِ وَاِحْدٰی جَدَّتَیِ الْاُمِّ الَّتِیْ مِنْ قِبَلِ اَبِیْهَا فَلَمْ یُوَرِّثْهَا شَیْئًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جاتا ہے اور وہ باپ کی طرف سے دادی اور نانی

چھوڑتا ہے اور ماں کی طرف سے دادی اور نانی چھوڑتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باپ کی طرف سے دادی اور نانی کو وارث قرار دیا اور ماں کی طرف والی دادی جو کہ اُس کی ماں کی دادی ہے۔ نے اسے کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا۔

709-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ لَا یُوْرِثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَلَا مَعَ ابْنَتِهَا شَیْئًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ میت کے بیٹے کی موجودگی میں اس کی دادی کو وارث قرار نہیں دیتے اسی طرح وہ اُس کی بیٹی کی موجودگی میں بھی دادی کو وارث قرار نہیں دیتے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْجَدُّ

باب 217: دادا کا بیان

710-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَجْعَلُ الْجَدَّ بِمَنْزِلَةِ اَخٍ اِلَی السُّدُسِ، وَکَانَ یُعْطِی الْاُخْتَ النِّصْفَ وَمَا بَقِیَ فَلِلْجَدِّ، وَکَانَ یُعْطِی الْاُخْتَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثَیْنِ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْجَدِّ، کَانَ لَا یَزِیْدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَی السُّدُسِ اِلَّا اَنْ یَفْضُلَ مِنَ الْمَالِ شَیْءٌ فَیَکُوْنَ لَهٗ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھٹے حصے تک دادا بھائی کی مانند ہوگا۔ وہ بہن کو نصف دیتے ہیں اور جو باقی بچ جائے وہ دادا کو ملے گا۔ وہ دو بہنوں کو یا دو سے زیادہ بہنوں کو دوتہائی دیتے ہیں اور جو باقی حصہ بچ جائے وہ دادا کو ملے گا۔
میت کے بیٹے کی موجودگی میں دادا کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں مل سکتا سوائے اس صورت کے کہ اگر مال میں کوئی چیز اضافی بچ رہی ہو تو وہ اسے مل جائے گی۔

711-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَاُخْتٍ لِاَبٍ، وَجَدٍّ، لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ النِّصْفُ، وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ السُّدُسُ تَکْمِلَةَ الثُّلُثَیْنِ وَمَا بَقِیَ فَلِلْجَدِّ، وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ اُمٍّ وَامْرَاَةٍ، وَاَخَوَاتٍ، وَاِخْوَةٍ، وَجَدٍّ لِلْمَرْاَةِ الرُّبُعُ، وَلِلْاُمِّ السُّدُسُ، وَیُجْعَلُ مَا بَقِیَ بَیْنَ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَةِ وَالْجَدِّ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ اَخٍ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ سُدُسُ جَمِیْعِ الْمَالِ خَیْرًا لَهٗ فَیُعْطِیهِ سُدُسُ جَمِیْعِ الْمَالِ، وَکَانَ لَا یُوْرِثُ ابْنَ اَخٍ مَعَ جَدٍّ، وَلَا اَخًا لِاُمٍّ مَعَ جَدٍّ، وَکَانَ یَقُوْلُ: فِیْ اُمٍّ وَزَوْجٍ وَاُخْتٍ وَجَدٍّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْاُخْتِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ، فَصَارَتْ تِسْعَةً وَّکَذٰلِكَ کَانَ یُعِیْلُ الْفَرَائِضَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سگی بہن ہو اور ایک باپ کی طرف سے شریک بہن ہو ایک دادا ہو تو سگی بہن کو نصف ملے گا۔ باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا یوں دو تہائی حصہ مکمل ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ میت کی ماں، اُس کی بیوی، اُس کی بہنوں اور بھائیوں اور دادا کے بارے میں فرماتے ہیں: بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا ماں کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ بہنوں بھائیوں اور دادا کو مل جائے گا۔ اس اصول کے تحت، ایک مذکر کا حصہ دو مونث کے برابر ہوگا۔ اس صورت میں دادا بھائی کی مانند ہوگا البتہ اگر تمام مال کا چھٹا حصہ دادا کے حق میں زیادہ بہتر ہو تو اسے تمام مال کا چھٹا حصہ دیدیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بھتیجے کو وارث قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں، ماں کی طرف سے شریک بھائی کو بھی وارث قرار نہیں دیتے۔

اگر میت کی ماں موجود ہو، شوہر ہو، بہنیں ہوں، دادا ہو، تو شوہر کو تیسرے حصے کا نصف ملے گا۔ بہنوں کو تیسرا حصہ ملے گا ماں کو تیسرے حصے میں سے دو حصے ملیں گے۔ دادا کو چھٹا حصہ ملے گا یوں ان کے نو حصے ہو جائیں گے وہ اسی طرح فرائض کا ''عول'' کرتے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلرَّدُّ وَذَوِی الْاَرْحَامِ

باب 218: ردّ (کے احکام) اور ذوی الارحام

...——...——...

712-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یَرُدُّ مَا اَبْقَتِ السِّهَامُ عَلٰی كُلِّ وَارِثٍ بِقَدْرِ سَهْمِهٖ اِلَّا الزَّوْجَ وَالْمَرْاَةَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ باقی بچ جانے والے حصوں کو شوہر اور بیوی کے علاوہ تمام وارثوں کی طرف واپس کرتے ہیں۔

713-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یَجْعَلُ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ، وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْعَمِّ، وَبِنْتَ الْاَخِ بِمَنْزِلَةِ الْاَخِ، وَبِنْتَ الْاُخْتِ بِمَنْزِلَةِ الْاُخْتِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ خالہ کو ماں کی جگہ اور پھوپھی کو چچا کی جگہ رکھتے تھے اور بھتیجی کو بھائی کی جگہ اور بھانجی کو بہن کی جگہ رکھتے تھے۔

بَابُ: اَلْوَلَاءُ

باب 219: ولاء کا بیان

714-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ بِنْتٍ وَمَوْلَاءَ عِتَاقَةٍ قَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِیَ فَرُدَّ عَلَیْهَا وَكَانَ لَا یُوْرِثُ الْمَوْلَاءَ مَعَ ذَوِی السِّهَامِ اِلَّا مَعَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بیٹی اور ایک مولیٰ عتاقہ کے بارے میں فرماتے ہیں: بیٹی کو نصف ملے گا جو باقی بچ گیا وہ اس کی طرف رد ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ''ذوی السہام'' کی موجودگی میں مولیٰ کو وارث قرار نہیں دیتے۔ البتہ اگر صرف شوہر ہو یا بیوی ہو تو پھر وارث قرار دیتے ہیں۔

715-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یُوْرِثُ مَوْلَی الْعِتَاقَةِ دُوْنَ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ، وَغَیْرِهِمَا مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ خالہ یا پھوپھی یا ان دونوں کے علاوہ دیگر ذوی الارحام کی بجائے مولیٰ عتاقہ کو وارث قرار دیتے ہیں۔

716-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَاءَ وَلَاءَ اِلَّا لِذِیْ نِعْمَةٍ وَلَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ شَیْئًا اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ وَكَانَ یَقْضِیْ بِالْوَلَاءِ لِلْكِبَرِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء کا حق اُس شخص کو حاصل ہوگا جو نعمت کا مالک ہو اور خواتین ولاء میں کسی چیز کی وارث نہیں ہوسکتیں سوائے اس کے جنہیں انہوں نے خود آزاد کیا ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: فَرَائِضُ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوْسِ

باب 220: اہل کتاب اور مجوسیوں کی وراثت

717-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ یُوَرِّثُ الْمَجُوْسَ بِالْقَرَابَةِ مِنْ وَجْهَیْنِ وَلَا یُوَرِّثُهُمْ بِنِكَاحٍ لَا یَحِلُّ فِی الْاِسْلَامِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: دو حوالوں سے رشتے دار مجوسی کو وارث قرار دیتے ہیں البتہ وہ کسی

ایسے نکاح کی وجہ سے اسے وارث قرار نہیں دیتے جو اسلام میں حلال نہ ہو۔

718-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے: دو دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

بَابُ: اَلْغَرْقٰی وَالْهَدْمٰی

باب221: ڈوب جانے والے اور ملبے کے نیچے آنے والے

حدیث 718:

اخرجه عبد الله بن المبارك فی "المسند" من الفرائض، رقم الحدیث :166

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" كتاب الفرائض باب الفرائض، رقم الحدیث :3956

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبیر" المحلی من اللام، رقم الحدیث :1544

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :7373

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" كتاب الفرائض باب الأسباب التی تمنع المیراث

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 (من اسمه معاذ)، رقم الحدیث :8466

اخرجه الحاكم النیسابوری فی "المستدرك" فی: كتاب التفسیر، باب: قرأت النبی صلی الله علیه وسلم مما لم یخرجاه و قد صح سنده، رقم الحدیث :2944

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" كتاب الشهادات ومن تجوز شهادته باب قول الله تعالی:(یا أیها الذین آمنوا شهادة بینكم، رقم الحدیث :4936

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی كتاب الفرائض والسیر وغیر ذلك، رقم الحدیث :16

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب الفرائض ، باب 16لا یتوارث أهل ملتین، رقم الحدیث :2108

اخرجه البیهقی فی "السنن الكبریٰ" فی كتاب الفرائض باب لا یرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، رقم الحدیث :12009

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب الفرائض ، ف (5)باب میراث أهل إسلام منأهل الشرك، رقم الحدیث :2731

اخرجه النسائی فی "السنن الكبریٰ" فی كتاب الفرائض، فی باب 25سقوط الموارثة بین الملتین، رقم الحدیث :6381

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" فی كتاب السیر ، فی (16باب میراث المرتد لمن هو، رقم الحدیث :4898

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرین من الصحابة (مسند عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما، رقم الحدیث :6664

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی باب لا یتوارث أهل ملتین، رقم الحدیث :135

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" (كتاب أهل الكتاب) (لا یتوارث أهل ملتین)، رقم الحدیث :9857

719-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ کَانَ یُوَرِّثُ الْغَرْقٰی وَالْھَدْمٰی وَالْقَتْلٰی الَّذِیْنَ لَا یُعْلَمُ اَیُّھُمْ مَاتَ اَوَّلًا بَعْضَھُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَلَا یُوَرِّثُ اَحَدًا مِنْھُمْ مَا وَرِثَ مِنْہُ صَاحِبُہٗ شَیْئًا۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ڈوب کر مرنے والوں اور ملبے کے نیچے آکر مرنے والوں کو وارث قرار دیا ہے اور ان قتل ہونے والوں کو بھی جن کے بارے میں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ان میں سے کون پہلے مرا تھا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے کسی بھی ایک کو اس چیز میں وارث قرار نہیں دیتے' جو اس شخص نے اپنے ساتھی کی وراثت میں پائی ہو۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْخُنْثٰی

باب 222: ہیجڑے کا بیان

...—...—...

720-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: اُوْتِیَ مُعَاوِیَۃُ وَھُوَ بِالشَّامِ بِمَوْلُوْدٍ لَہٗ فَرْجٌ کَفَرْجِ الرَّجُلِ وَفَرْجٌ کَفَرْجِ الْمَرْاَۃِ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقْضِیْ فِیْہِ، فَبَعَثَ قَوْمًا یَسْاَلُوْنَ عَنْہُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لَھُمْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: مَا ھٰذَا بِالْعِرَاقِ؟ فَاصْدِقُوْنِیْ فَاَخْبَرُوْہُ الْخَبَرَ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا یَرْضَوْنَ بِحُکْمِنَا، وَیَسْتَحِلُّوْنَ قِتَالَنَا، ثُمَّ قَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰی مَبَالِہٖ فَاِنْ کَانَ یَبُوْلُ مِنْ حَیْثُ یَبُوْلُ الرَّجُلُ، فَھُوَ رَجُلٌ، وَاِنْ کَانَ یَبُوْلُ مِنْ حَیْثُ تَبُوْلُ الْمَرْاَۃُ فَھُوَ اِمْرَاَۃٌ، فَقَالُوْا: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّہٗ یَبُوْلُ مِنَ الْمَوْضِعَیْنِ جَمِیْعًا؟ قَالَ: فَلَہٗ نِصْفُ نَصِیْبِ الرَّجُلِ، وَنِصْفُ نَصِیْبِ الْمَرْاَۃِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مقدمہ آیا کہ جب وہ شام میں موجود تھے ایک بچہ ہے جس کی ایک شرمگاہ مرد کی شرمگاہ کی طرح ہے اور ایک شرمگاہ عورت کی شرمگاہ کی طرح ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ کریں انہوں نے کچھ لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ اس بارے میں دریافت کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ صورتحال عراق میں پیش نہیں آئی۔ تم مجھے سچ بتاؤ لوگوں نے انہیں حقیقت بتائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جو ہمارے فیصلے سے راضی ہوتے ہیں لیکن ہمارے ساتھ جنگ کرنے کو درست سمجھتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کے پیشاب کرنے کا جائزہ لو۔ وہ مرد کی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہے تو

وہ مرد ہوگا اور اگر وہ وہاں سے پیشاب کرتا ہے جہاں سے عورت پیشاب کرتی ہے تو وہ عورت شمار ہوگا۔ ان لوگوں نے عرض کی، اے امیر المومنین! وہ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر اسے نصف حصہ مرد کے حصے کا ملے گا اور نصف عورت کے حصے کا ملے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْعِتَاقَةُ

باب 223: عتاقہ کا بیان

721-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبِیْدِهٖ مَا شَاءَ وَیَسْتَرِقُّ مِنْهُمْ مَاشَاءَ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلاموں میں سے جسے چاہے آزاد کر سکتا ہے اور جنہیں چاہے اپنے پاس غلام رکھ سکتا ہے۔

722-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ عَبْدٍ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَعْتَقَهٗ اَحَدُهُمَا قَالَ: یُقَوَّمُ بِالْعَدْلِ فَیَضْمِنُ لِشَرِیْکِهٖ حِصَّتَهٗ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اسے آزاد کر دے کہ اس کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور (آزاد کرنے والا شخص) اپنے شراکت دار کو اس کے حصے کی (قیمت بطور) تاوان ادا کرے گا۔

723-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُحَطَّ مِنْ الْمُکَاتِبِ رُبْعُ الْکِتَابَةِ وَیَتْلُوْ: اٰتُوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ اٰتَاکُمْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے، مکاتب سے اس کے کتابت کے معاوضے کے چوتھے حصے کو معاف کر دیا جائے۔ آپ یہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

"تم انہیں اس مال میں سے دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے"۔

724-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَقْضِ بِعَجْزِ الْمُکَاتَبِ حَتّٰی یَتَوَالٰی عَلَیْهِ نَجْمَانِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مکاتب کے عاجز ہونے کا اس وقت تک فیصلہ نہیں دیتے جب تک اس نے لگاتار دو قسطیں نہ دی ہوں۔

بَابُ: اَلْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ بَعْضُهُ كَيْفَ يَرِثُ

باب 224: وہ مکاتب جس کا بعض حصہ آزاد ہوا ہو وہ کیسے وارث بنے گا؟

...—...—...

725-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ مَاتَ، وَخَلَفَ ابْنَيْنِ اَحَدُهُمَا حُرٌّ، وَالْاٰخَرُ عُتِقَ نِصْفُهٗ؟ قَالَ: اَلْمَالُ بَيْنَهُمَا اَثْلَاثًا لِلَّذِیْ عُتِقَ كُلُّهٗ، ثُلُثَا الْمَالِ، وَلِلَّذِیْ عُتِقَ نِصْفُهٗ ثُلُثُ الْمَالِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جاتا ہے وہ اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑتا ہے ان میں سے ایک آزاد ہے اور دوسرے کا نصف حصہ آزاد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مال ان دونوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم ہوگا جو شخص مکمل طور پر آزاد ہے اس کو مال کے دو حصے ملیں گے جس کا نصف حصہ آزاد ہوگا اس کو مال کا ایک حصہ ملے گا۔

726-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ اَبٍ حُرٍّ، وَابْنٌ نِصْفُهٗ حُرٌّ؟ قَالَ: لِلْاَبِ النِّصْفُ وَلِلِابْنِ النِّصْفُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک آزاد باپ اور اس کے نصف آزاد بیٹے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: باپ کو نصف ملے گا اور بیٹے کو بھی نصف ملے گا۔

727-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ اُمٍّ حُرَّةٍ وَثَلَاثِ اَخَوَاتٍ نِصْفُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ حُرٌّ وَّعَمٌّ حُرٌّ قَالَ: لِلْاُمِّ تِسْعَةٌ مِّنْ سِتَّةٍ ثَلَاثِيْنَ وَهُوَ رُبُعُ الْمَالِ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْاَخَوَاتِ سِتَّةٌ، لِلْعَمِّ تِسْعَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ' آزاد ماں' ایسی تین بہنیں' جن میں سے ہر ایک نصف آزاد ہے' اور آزاد چچا (کی وراثت کے بارے میں فرماتے ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کو نواں حصہ ملے گا جو 36 میں سے ہوگا۔ یہ کل مال کا چوتھائی حصہ ہے اور ان بہنوں میں سے ہر ایک کو چھ، چھ حصے ملیں گے اور چچا کو 9 حصے ملیں گے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْاِقْرَارُ بِالْوَارِثِ وَبِالدَّيْنِ

باب 225: وارث کے لئے اقرار کرنا یا قرض کا اقرار کرنا

728-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِیْ رَجُلٍ يَّمُوْتُ، وَيُخْلِفُ

اِبْنَيْنِ فَيُقِرُّ اَحَدُهُمَا بِاَخٍ لَهٗ قَالَ: يَسْتَوْفِي الَّذِيْ اَقَرَّ حَقَّهٗ، يَدْفَعُ الْفَضْلَ ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جوفوت ہوگیا اس نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے۔ان میں سے اپنے بھائی کے لئے اقرار کرلیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اس کے حق کا اقرار کیا ہے وہ اضافی حصہ ادا کردے گا۔

729-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي الْوَرَثَةِ يُقِرُّ بَعْضُهُمْ بِدَيْنٍ، قَالَ: يَدْفَعُ الَّذِيْ اَقَرَّ حِصَّتَهٗ مِنَ الدَّيْنِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے وارثوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے کوئی ایک قرض کا اقرار کرلیتا ہے وہ فرماتے ہیں: جس نے اقرار کیا ہے وہ اپنے حصے میں سے قرض کوادا کرے گا۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: قِسْمَةُ الْمَوَارِيْثِ
باب 226: وراثت کی تقسیم

...——...——...

730-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَجْرُ الْقَاسِمِ سُحْتٌ ۔

آ ثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تقسیم کرنے والے کا معاوضہ حرام ہے۔

731-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُلُّ رِبَاعٍ اَوْ اَرْضِيْنَ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلٰى قِسْمَتِهَا، وَكُلُّ رِبَاعٍ اَوْ اَرْضِيْنَ اَدْرَكَهُمَا الْاِسْلَامُ، فَهِيَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں: ہروہ زمین یا جاگیر جسے زمانہ جاہلیت میں تقسیم کیا گیا ہو وہ اس تقسیم کے حساب سے رہے گی اور ہروہ جاگیر یا زمین جسے اسلام کا زمانہ نصیب ہوگیا تو وہ اسلامی تقسیم کے حساب سے ہوگی۔

❀—❀❀—❀

بَابُ: اَلْوَصَايَا
باب 227: وصیت کا بیان

732-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وَصِيَّةَ لِقَاتِلٍ، وَلَا

لِوَارِثٍ، وَلَا لَحَرَبِيّ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قاتل کے لئے وصیت نہیں ہوتی وارث کے لئے نہیں ہوتی اور حربی کے لئے نہیں ہوتی۔

733-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وَصِيَّةَ وَلَا مِيرَاثَ حَتّٰى يُقْضَى الدَّيْنُ وَلَاَنْ اُوْصِيَ بِالْخُمُسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوْصِيَ بِالرُّبُعِ، وَلَاَنْ اُوْصِيَ بِالرُّبُعِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوْصِيَ بِالثُّلُثِ، وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ، فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وصیت اور میراث اس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک قرض ادا نہ کرلیا جائے۔

میں پانچویں حصے کی وصیت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چوتھے حصے کی وصیت کروں اور میں چوتھے حصے کی وصیت کردوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک تہائی حصے کی وصیت کروں جس شخص نے ایک تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

734-سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَجُلٍ اَوْصٰى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهٖ، وَلِاٰخَرَ بِرُبُعِهٖ؟ فَقَالَ: خُذْمَالًا لَهٗ ثُلُثٌ، وَرُبُعٌ، وَهُوَ اِثْنَا عَشَرَ فَالثُّلُثُ اَرْبَعَةٌ وَّالرُّبُعُ ثَلَاثَةٌ فَيَكُوْنَ الثُّلُثُ بَيْنَهُمَا عَلٰى سَبْعَةٍ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کر دیتا ہے اور دوسرے کے لئے چوتھائی مال کی وصیت کردیتا ہے۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا تیسرا اور چوتھا حصہ کرو یہ بارہ حصے بن جائیں گے تو وہ تہائی مال چار حصے ہوں گے اور چوتھائی حصہ تین حصے ہوں گے۔ یوں وہ تہائی مال ان دونوں کے درمیان سات حصوں کی شکل میں تقسیم ہو جائے گا۔

بَابُ: اَلصَّدَقَةُ الْمَوْقُوْفَةُ

باب **228**: وہ صدقہ جسے وقف کیا گیا ہو

735-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَتْبَعُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهٖ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِهٖ اِلَّا الصَّدَقَةُ الْجَارِيَةُ، فَاِنَّهَا تُكْتَبُ لَهٗ بَعْدَ وَفَاتِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میت کے مرنے کے بعد اس کا کوئی عمل اس کے پیچھے نہیں جاتا سوائے صدقہ جاریہ کے کیونکہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

736-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَتَبَ فِیْ صَدَقَتِهٖ هٰذَا مَا اَوْصٰی بِهٖ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَضٰی بِهٖ فِیْ مَالِهٖ:

اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ بِيَنْبُعٍ وَوَادِی الْقُرٰی وَالْاُذَیْنَةِ وَرَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ اَبْتَغِیْ بِهَا مَرْضَاتِ اللّٰهِ يُنْفَقُ مِنْهَا فِیْ كُلِّ نَفَقَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ فِی الْحَرْبِ وَالسَّلْمِ وَالْجُنُوْدِ وَذَوِی الرَّحِمِ، وَالْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ، لَا تُبَاعُ، وَلَا تُوْهَبُ، وَلَا تُوْرَثُ حَیًّا اَنَا اَوْ مَیِّتًا اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، لَا اَبْتَغِیْ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰی، فَاِنْ يَقْبَلُهَا وَهُوَ يَرِثُهَا وَهُوَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ، فَذٰلِكَ الَّذِیْ قَضَيْتُ فِيْهَا فِيْمَا بَيْنِیْ، وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْغَدَ مُنْذُ قَدِمْتُ مَسْكَنَ وَاجِبَةً بَتَّلَةً حَیًّا اَنَا اَوْ مَیِّتًا لِيُوْلِجَنِی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ الْجَنَّةَ، وَيَصْرِفُنِیْ عَنِ النَّارِ، وَيَصْرِفُ النَّارَ عَنْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّقَضَيْتُ اَنَّ رَبَاحًا وَّاَبَا نِيْزَرَ وَجُبَيْرًا اِنْ حَدَثَ بِیْ حَدَثٌ مُحَرَّرُوْنَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا سَبِيْلَ عَلَيْهِمْ، وَقَضَيْتُ اَنَّ ذٰلِكَ اِلَّا الْاَكْبَرَ فِلَاكْبَرَ مِنْ وَلَدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَرْضِيِّيْنَ، هَدْيُهُمْ وَاَمَانَتُهُمْ وَصَلَاحُهُمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے اپنے صدقہ (کئے ہوئے مال) کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا:

یہ وہ وصیت ہے جو علی بن ابوطالب نے کی ہے اور اپنے مال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے میں "ینبع" وادی قری، اذینہ اور وراعہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس میں سے ہر وہ خرچ کیا جاسکے گا جو اللہ کی راہ میں ہو خواہ وہ جنگ ہو یا سلامتی ہو۔ لشکر ہوں یا رشتے دار ہوں، قریبی ہوں یا دور کے ہوں۔ اس کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اس کہ ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔ زندگی یا موت کسی بھی عالم میں اس کا کوئی وارث نہیں ہوسکتا۔ میں اس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کا طلب گار ہوں۔ میں صرف اللہ کی ذات کا طلب گار ہوں کہ وہ اسے قبول کرے اور وہ اس کا وارث بن جائے بے شک وہ سب سے بہترین وارث ہے۔

یہ وہ ہے جو میں نے فیصلہ کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ اور میرے درمیان ہے آج سے جب میں مسکن نامی جگہ پر آیا ہوں۔ یہ واجب ہو جاتا ہے لازمی طور پر زندگی یا موت ہر حالت میں اس لئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے اور جہنم کو مجھ سے دور کردے اس دن جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ رباح ابونیزر اور جبیر (جو میرے غلام ہیں) اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے (یعنی اگر میں فوت ہو جاتا ہوں) تو یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گے اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ علی کی اولاد میں سے درجہ بدرجہ لوگ اس کے پابند ہوں گے کہ وہ اس کا خیال رکھیں اس کو امانت سمجھیں اور اس کی بہتری کے لئے کام کریں۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تکملۃ الکتاب

736/1-(قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ اِسْحٰقَ) رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا اٰخِرُ اَبْوَابٍ فِیْ الْفِقْهِ مِنْ اَصْلِ الْقَاضِیْ اَبِی الْقٰسِمِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخْعِیِّ وَثَلَاثَةُ اَبْوَابٍ فِيْهَا اَحَادِيْثُ حِسَانٌ فِیْ كُلِّ فَنٍّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَكْتُبَ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ تَلِیْ كِتَابَ الْفِقْهِ اِذْ كَانَتْ فِيْهِ وَمِنْ اَصْلِهٖ ثُمَّ اَعُوْدَ اِلٰى بَابِ الْحَدِيْثِ فَاَكْتُبُهٗ۔

عبدالعزیز بن اسحاق بیان کرتے ہیں، قاضی ابی القسم علی بن محمد نخعی سے منقول فقہی مجموعے کے یہ آخری ابواب ہیں۔ تین ابواب وہ ہیں جن میں ہر فن کے حوالے سے بہترین احادیث منقول ہیں اس لئے میری یہ خواہش ہے کہ میں اس فقہی مجموعے کے ساتھ اس مجموعے کو بھی شامل کردوں تو میں اس پر تحریر کرتا ہوں۔

736/2-(حَدَّثَنِیْ) عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرَ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ الْقٰسِمِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخْعِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُحَارَبِیُّ جَدِّیْ اَبُوْ اُمِّیْ قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ الْمُنْقَرِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ اَبِیْ خَالِدٍ الْوَاسِطِیِّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا التَّالِيْفِ اِنَّمَا كَانَ يُمْلِیْ عَلَيْنَا مَا كَتَبْنَاهُ اِمْلَاءً فَاَمَّا هٰذَا الْكِتَابُ الَّذِیْ عَلٰى التَّمَامِ فَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ غَيْرَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ بِجَمِيْعِ مَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ خَاصًّا بِاَبِیْ خَالِدٍ قَالَ: اِبْرَاهِيْمُ سَاَلْتُ اَبَا خَالِدٍ كَيْفَ سَمِعْتَ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ كِتَابٍ مَعَهُ قَدْ وَطَّاَهُ وَجَمَعَهُ، فَمَا بَقِیَ مِنْ اَصْحَابِ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ سَمِعَهُ اِلَّا قُتِلَ غَيْرِیْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: سَاَلْتُ يَحْيٰى بْنَ مُسَاوِرٍ قَالَ: اَلْعَائِلَةُ عَنْ اَوْثَقِ مَنْ رَوٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِیٍّ، فَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِیُّ، فَقُلْتُ لَهٗ: فَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَعْطِنُ فِيْهِ فَقَالَ: لَا يَطْعَنُ فِیْ اَبِیْ خَالِدٍ زَيْدِیٌّ قَطُّ، اِنَّمَا يَطْعَنُ فِيْهِ رَافِضِیٌّ اَوْ مُنَاصِبٌ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مُسَاوِرٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَالِدٍ اَنَّهٗ صَحِبَ زَيْدَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ قُدُوْمِهٖ اِلٰى الْكُوْفَةِ خَمْسَ سِنِيْنَ اُقِيْمُ عِنْدَ كُلِّ سَنَةٍ اَشْهُرٍ كُلَّمَا حَجَجْتُ لَمْ اُفَارِقْهُ، وَحِيْنَ قَدِمَ اِلٰى الْكُوْفَةِ حَتّٰى قُتِلَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى شِيْعَته فَمَا اَخَذْتُ عَنْهُ حَدِيْثًا، اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُهٗ

مِنْهُ مَرَّةً، اَوْ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَاَرْبَعًا وَّخَمْسًا وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ،

فَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ: مَا رَأَيْتُ هَاشِمِيًّا قَطُّ مِثْلَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَا اَفْصَحُ مِنْهُ، وَلَا اَزْهَدُ، وَلَا اَعْلَمُ، وَلَا اَوْرَعُ، وَلَا اَبْلَغُ فِيْ قَوْلٍ وَلَا اَعْرَفُ بِاِخْتِلَافِ النَّاسِ، وَلَا اَشَدُّ حَالًا، وَلَا اَقْوَمُ بِحُجَّةٍ، فَلِذٰلِكَ اِخْتَرْتُ صُحْبَةَ عَلِيِّ جَمِيْعَ النَّاسِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَصَلٰوته عَلَيْهِ، وبلغ رُوْحَهُ مِنَّا السَّلَامَ، وَاَرْوَاحَ اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ، تَمَّ الْكِتَابُ بِحَمْدِ اللّٰهِ ۔

عبدالعزیز بن اسحاق بن جعفر بغدادی بیان کرتے ہیں' ابوالقسم علی بن محمد نخعی نے مجھے یہ بتایا انہوں نے بتایا: سلیمان بن ابراہیم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے جو میرے نانا ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نصر بن مزاحم منقری نے یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے اس کتاب کو ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جو انہوں نے ہمیں املاء کروائی تھی اور جسے ہم نے املاء کے طور پر لکھا تھا جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے تو وہ مکمل ہو چکی ہے لیکن اسے ابوخالد کے حوالے سے امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن زبرقان کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا لیکن اس کتاب میں جو احادیث موجود ہیں انہیں ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن زبرقان نیک مسلمان تھے اور وہ ابوخالد کے مخصوص احباب میں سے ایک تھے۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں' میں نے ابوخالد سے دریافت کیا' آپ نے اس کتاب کو امام زید رضی اللہ عنہ کی زبانی کیسے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ کتاب ان سے سنی ہے انہوں نے اسے پڑھا اور اسے جمع کیا امام زید رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے اب کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جس نے اس کتاب کو سنا ہو۔ ہر ایک شہید ہو گیا صرف میں باقی ہوں۔

ابراہیم بن زبرقان بیان کرتے ہیں' میں نے یحییٰ بن مساور سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: واپس لوٹنے والا اس سے زیادہ قابل اعتماد ہے جس نے اسے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا۔

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے ان سے کہا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو اس میں اعتراض کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کوئی زیدی اعتراض نہیں کر سکتا ان کے بارے میں کوئی رافضی اعتراض کرے گا یا (آل محمد کا) مخالف اعتراض کرے گا۔

ابراہیم بن زبرقان بیان کرتے ہیں' میں نے یحییٰ بن مساور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ بتایا: وہ مدینہ منورہ میں امام زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے' امام زید رضی اللہ عنہ کے کوفہ آنے سے پہلے' اور پانچ برس تک رہے' اور سال کے بارہ مہینے رہے' جب بھی امام زید رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں ان سے جدا نہیں ہوا پھر جب وہ کوفہ تشریف لے آئے تو انہیں شہید کر دیا گیا اور ان کے گروہ کو بھی شہید کر دیا گیا میں نے ان سے جو بھی حدیث سنی اسے ایک مرتبہ پھر دو مرتبہ تین مرتبہ' چار مرتبہ' پانچ مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے کسی بھی ہاشمی کو امام زید رضی اللہ عنہ کی مانند نہیں دیکھا ان سے زیادہ فصیح کوئی نہیں تھا۔ان سے زیادہ پرہیزگار کوئی نہیں تھا زیادہ عالم کوئی نہیں تھا، زیادہ تقویٰ والا کوئی نہیں تھا اور زیادہ بلیغ گفتگو کرنے والا کوئی نہیں تھا۔لوگوں کے اختلاف کے بارے میں علم رکھنے والا کوئی نہیں تھا حال کے اعتبار سے زبردست کوئی نہیں تھا، صحت (مستند ہونے) کے اعتبار سے مضبوط کوئی نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تمام لوگوں کو چھوڑ کر ان کا ساتھ اختیار کیا۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں اور ہماری طرف سے ان کی روح کو سلام پہنچائے اور ان کی پاک آباء کی ارواح کو بھی سلام پہنچائے۔ اللہ کی تعریف کے ہمراہ یہ کتاب مکمل ہوئی۔

بَابُ: فَضْلُ الْعُلَمَاءِ

باب 229: علماء کی فضیلت

...———...———...

737-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَالِمٌ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ، اَلْعَالِمُ یَسْتَنْقِذُ عِبَادَ اللّٰهِ مِنَ الضَّلَالِ اِلَی الْهُدٰی، وَالْعَابِدُ یُوْشِكُ اَنْ یَقْدَحَ الشَّكُّ فِیْ قَلْبِهٖ، فَاِذَا هُوَ فِیْ وَادِی الْهَلَكَاتِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: عالم شخص کو ایک ہزار عبادت گزاروں پر فضیلت حاصل ہے۔
عالم شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہی سے بچا کر ہدایت کی طرف لے آتا ہے اور عبادت گزار شخص کے بارے میں اس بات کا امکان ہے کہ اس کے دل میں شک آجائے تو وہ ہلاکت کی وادی میں چلا جائے۔

738-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُخَلِّفُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا تَرَكُوا الْعِلْمَ مِیْرَاثًا بَیْنَ الْعُلَمَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں انبیاء اپنے پیچھے دینار یا درہم نہیں چھوڑ کر جاتے وہ علم کو علماء کے درمیان میراث کے طور پر چھوڑ کر جاتے ہیں۔

739-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عَدُوْلُهٗ یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
بعد میں آنے والوں سے اس علم کو وہ لوگ حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف' باطل نظریات اور جاہلانہ تاویلات کی اس سے نفی کردیں گے۔

740-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ، وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ

اَجْنِحَتِهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاَنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى حِيْتَانُ الْبَحْرِ، وَهَوَامُّ الْبَرِّ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ" ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت کے راستے پر چلا دے گا اور فرشتے اپنے پَر علم کے طلبگار کے لئے بچھا دیتے ہیں اور علم کے طلبگار کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے جو آسمان میں اور جو زمین میں موجود ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی ایسا کرتی ہیں اور خشکی کے جانور بھی ایسا کرتے ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہے۔

❀—❀❀—❀
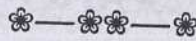
بَابُ: اَلْاِخْلَاصُ

باب 230: اخلاص کا بیان

•••———•••———•••

741-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا يَاْكُلُ الْحَلَالَ صَائِمًا نَهَارُهٗ قَائِمًا لَيْلُهٗ، اَجْرَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ يَنَابِيْعَ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ ۔

حدیث 740

باب بیان مشکل حدیث النبی صلی اللہ علیه وسلم فی ترکه أخذ میراث مولاه الذی سقط من نخلة فمات فأمره بدفع میراثه إلی أهل قریته' رقم الحدیث :815

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :5825

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" المحلی من الهمز' رقم الحدیث :5200

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" کتاب العلم باب الخصومة فی القرآن

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی افتتاح الکتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم فی باب :17باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' رقم الحدیث :223

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب العلم ' باب 19ما جاء فی فضل الفقة علی العبادة 2682

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی "'فی المقدمة (32باب فی فضل العلم والعالم' رقم الحدیث :342

اخرجه البیهقی فی "شعب الإیمان" فی السابع عشر من شعب الأیمان و هو باب فی طلب العلم' رقم الحدیث :1697

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب العلم ' فی باب الزجر عن کتبة المرء السنن مخافة أن یتکل علیها دون الحفظ لها' رقم الحدیث :88

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند"،فی: مسندالأنصار (باقی حدیث أبی الدرداء رضی الله عنه رقم الحدیث :21763

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" فی کتاب العلم' فی باب :اَلْحَثَّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ(1).' رقم الحدیث :3643

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی حرف العین کتاب العلم من قسم الأقوالی الباب الأول:فی الترغیب فیه' رقم الحدیث :28746

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص چالیس دن تک روزانہ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے لئے پورے خلوص کے ساتھ روزہ رکھے گا اور رات کے وقت نوافل ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ذریعے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔

742-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ، اِمَّا اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ هٰکَذَا وَاَرَانَا بِیَدِهٖ، وَلٰکِنَّ یَکُوْنَ الْعَالِمُ فِی الْقَبِیْلَةِ فَیَمُوْتُ فَیَذْهَبُ بِعِلْمِهٖ فَیَتَّخِذُ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُهَّالًا، فَیَسْاَلُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ بِالرَّاْیِ، وَیَتْرُکُوْنَ الْاٰثَارَ وَالسُّنَنَ فَیَضِلُّوْنَ وَیُضِلُّوْنَ، وَعِنْدَ ذٰلِکَ هَلَکَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کو حاصل کرواس سے پہلے کہ اسے اُٹھالیا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا، انہوں نے اپنا ہاتھ ہمیں دکھایا کہ ایسا ہوگا بلکہ یہ ہوگا ایک قبیلے میں ایک عالم ہوگا جو فوت ہو جائے گا اور اپنے علم کو ساتھ لے جائے گا۔ تو پھر لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے سوال کریں گے اور وہ لوگ اپنی رائے کے مطابق جواب دیں گے۔ سنتوں کو ترک کردیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ایسے وقت میں یہ اُمت ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔

743-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حدیث 743:

اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله علیه السلام فی رفع العلم عن الناس وقبضه منهم، رقم الحدیث :268

اخرجه عبد الله بن المبارك فی "المسند" رقم الحدیث :26

اخرجه الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأقوال إن المشددة مع الهمزة، رقم الحدیث :6979

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب العلم رفع العلم، رقم الحدیث :5871

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر"، رقم الحدیث :2426

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" کتاب الطهارة باب فضل الوضوء

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 1، رقم الحدیث :55

اخرجه البزار فی "مسنده" فی: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما، رقم الحدیث :2423۔

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:العلم، فی: -34باب کیف یقبض العلم، رقم الحدیث :100

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب السیر، فی -3باب طاعة الأئمة، رقم الحدیث :4571

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب العلم، باب 5ما جاء فی ذهاب العلم، رقم الحدیث :2652

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی افتتاح الکتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم (8)باب اجتناب الرأی والقیاس، رقم الحدیث :52

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب الزای من اسمه زکریا، رقم الحدیث :459

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب العلم، فی -5باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِی آخِرِ الزَّمَانِ، رقم الحدیث :6971

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی حرف العین کتاب العلم من قسم الأقوال الباب الثانی: فی آفات العلم ووعید من لم یعمل بعلمه، رقم الحدیث :28981

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَرْفَعُ الْعِلْمَ بِقَبْضٍ يَقْبِضُهُ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى النَّاسُ حُيَارٰى فِي الْاَرْضِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئاً.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا کہ علم کو ہی قبض کر لے بلکہ علماء کو قبض کر کے اس علم کو اُٹھائے گا تو پھر لوگوں کے اندر چھان بورا رہ جائے گا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

744-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا دَخَلَ نَوْمٌ عَيْنَيَّ، وَلَا غَمَضَ رَأْسِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عَلِمْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَا نَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ من حَلَالٌ، اَوْ سُنَّةٌ، اَوْ كِتَا، اَوْ اَمْرٌ، اَوْ نَهْيٌ وَّفِيْمَنْ نَزَلَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، اس وقت کبھی بھی میری آنکھ میں نیند داخل نہیں ہوئی کبھی بھی میرا سر ڈھلکا نہیں جب تک مجھے یہ علم حاصل نہیں ہوگیا کہ اس دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حلال یا سنت یا کتاب یا حکم یا ممانعت میں سے کیا لے کر نازل ہوئے تھے اور کس چیز کے بارے میں وہ نازل ہوا۔

745-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُفْتِي النَّاسَ اِلَّا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَعَلِمَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ وَفَقِهَ السُّنَّةَ، وَعَلِمَ الْفَرَائِضَ وَالْمَوَارِيْثَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: لوگوں کو فتویٰ وہ شخص دے جو قرآن کا عالم ہو، ناسخ منسوخ کا علم رکھتا ہو، سنت کی سمجھ رکھتا ہو، فرائض اور وراثت سے واقف ہو۔

746-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَرْبَاعٍ رُبُعٌ حَلَالٌ، وَرُبُعٌ حَرَامٌ، وَرُبُعٌ مَوَاعِظُ وَّاَمْثَالٌ، وَرُبُعٌ قَصَصٌ وَّاَخْبَارٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرآن چار قسموں پر نازل ہوا ہے، ایک قسم حلال سے متعلق ہے۔ ایک حرام سے متعلق ہے۔ ایک وعظ و امثال سے متعلق ہے اور ایک قصص و اخبار سے متعلق ہے۔

❀—❀❀—❀

بَابُ:

باب 131:

•••—•••—•••

747-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ: "مَنْ اَکْیَسُ النَّاسِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَکْثَرُهُمْ ذِکْرًا لِلْمَوْتِ، وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ اِسْتِعْدَادًا" ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمایا: سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: وہ شخص جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے لئے زیادہ اچھے طریقے سے تیاری کرے۔

748-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَدِیْمُوْا ذِکْرَهَازِمِ اللَّذَّاتِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهَازِمُ اللَّذَّاتِ؟ قَالَ: اَلْمَوْتُ، فَاِنَّهٗ مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ سُلِیَ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَمَنْ سُلِیَ عَنِ الشَّهَوَاتِ هَانَتْ عَلَیْهِ الْمُصِیْبَاتُ وَمَنْ هَانَتْ عَلَیْهِ الْمُصِیْبَاتُ، سَارَعَ فِیْ الْخَیْرَاتِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لذات کو ختم کرنے والی کو ہمیشہ یاد رکھو۔ لوگوں نے عرض کی لذات کو ختم کرنے والی چیز کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: موت' کیونکہ جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھے گا وہ شہوات سے باز رہے گا اور جو شہوات سے بچا رہے گا اس کے لئے مصائب آسان ہو جائیں گے اور جس شخص کے لئے مصائب آسان ہو جائیں گے وہ نیکی کی طرف جلدی سے آئے گا۔

749-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْاَجْرُ عَلٰی قَدْرِ الْمُصِیْبَةِ، وَمَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَةٍ فَلْیَذْکُرْ مُصِیْبَةً بِیْ، فَاِنَّکُمْ لَنْ تُصَابُوْا بِمِثْلِیْ" ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اجر مصیبت کے حساب سے ہوتا ہے۔ جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ تم لوگوں کو میری مانند مصیبت لاحق نہیں ہو سکتی۔

750-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ

حدیث 747:

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب العین عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما' رقم الحدیث :13536

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب المیم من اسمه محمد' رقم الحدیث :1008

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 6' رقم الحدیث :6488

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب الزهد باب قصر الأمل والإکثار من ذکر الموت والاستعداد له' رقم الحدیث :7296

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الموت من قسم الأفعال ذکر الموت' رقم الحدیث :42792

يُسْأَلُ عَمَّا يُسْأَلُ عَنْهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُسْأَلُ عَنِ الرِّسَالَةِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرآن کے عالم سے وہی سوال کیا جائے گا جو انبیاء سے کیا جائے گا البتہ وہ عالم رسالت کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا۔

751-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ وَتَفَقَّهُوْا بِهٖ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَلَا تَسْتَاكِلُوْهُمْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِيْ يَقْرَؤُنَهٗ وَيَتَفَقَّهُوْنَ بِهٖ يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کرو لوگوں کو اس کی تعلیم دو اور اسے چھوڑ نہ دو کیونکہ میرے بعد عنقریب وہ لوگ آئیں گے جو اسے پڑھیں گے اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کریں گے اور وہ لوگوں سے (مال و دولت) مانگیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

752-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهٗ، فَظَنَّ اَنَّ اَحَدًا اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللّٰهُ، وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص قرآن کو پڑھے اسے یاد کرے اور پھر یہ گمان کرے کہ اسے اُحد پہاڑ جتنا (سونا) دیدیا جائے تو اس نے اس چیز کو عظیم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے حقیر قرار دیا ہے اور اس چیز کو حقیر سمجھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عظیم قرار دیا ہے۔

753-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيَّ الْحَلِيْمَ الْعَفِيْفَ الْمُتَعَفِّفَ، وَيُبْغِضُ الْبَذِيَّ الْفَاحِشَ الْمُلِحَ الْمُلْحِفَ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ حیا کرنے والے، بردبار، پاک دامن، مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے اور بدزبان، فحش کلامی کرنے والے، ترش مزاج اور لپٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آغاز کرتا ہوں۔

754-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّكُوْنَ كَلًّا وَّعَيَالًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ" ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مسلمانوں پر بوجھ بن جائے۔

755-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ قَرَءَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، صَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ اَهْوَنُهَا اَلْهَمُّ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص سورۃ فاتحہ پڑھے اور یہ کہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کردے گا جس میں سب سے کم شدید غم ہوگا۔

بَابُ:

باب 232:

756-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْزِلِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عُدْنَاهُ، فَاِذَا رَجُلٌ يَضْرِبُ غُلَامًا لَهٗ وَالْغُلَامُ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، كُلَّ ذٰلِكَ لَا يَكُفُّ عَنْهُ سَيِّدُهٗ قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَكَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَائِذَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّجَارَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرِقَّاكُمْ اَرِقَّاكُمْ فَاِنَّهُمْ لَمْ يَنْجُرُوْا مِنْ شَجَرَةٍ، وَلَمْ يَنْحِتُوْا مِنْ جَبَلٍ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاسْقُوْهُمْ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ" .

حديث 756

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنىٰ باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الإمام ابن الأثير فى "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :5896

اخرجه مسلم فى "صحيحه" فى كتاب الأيمان، فى -8باب صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ وَكَفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهٗ، رقم الحديث :4399

اخرجه ابن همام الصنعانى فى "مصنف عبد الرزاق" (كتاب العقول) (باب ضرب النساء والخدم، رقم الحديث :17957

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر سے نکلے وہاں ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ وہ غلام یہ کہہ رہا تھا' میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' لیکن اس کے باوجود اس کے آقا نے اس کی پٹائی بند نہیں کی۔ جب اس غلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو بولا میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں' تو اس شخص نے ہاتھ روک لیا۔ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ اللہ کی پناہ لینے والا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے غلام' تمہارے غلام۔ یہ کسی درخت سے نہیں اُگے ہیں، یہ کسی پہاڑ سے نیچے نہیں گرے ہیں تم انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو تم انہیں وہی پلاؤ جو تم خود پیتے ہو اور تم انہیں وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔

757-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ وَتَوَاصَلُوْا وَتَبَاذَلُوْا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے

حديث 757

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبى عوانة" كِتَابُ الإِيمَانِ بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة بمعصيته' رقم الحديث :66

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الدال' رقم الحديث :12498

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :4770

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم (9) باب في الإيمان' رقم الحديث :68

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" المجلد السادس كتاب الأدب وغيره باب إفشاء السلام وفضله وغير ذلك مما يذكر' رقم الحديث :5274

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في الثالث والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في الحث على ترك الغل والحسد' رقم الحديث :6613

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الاستئذان' باب 1ما جاء في إفشاء السلام' رقم الحديث :2688

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرىٰ" في كتاب الشهادات باب شهادة أهل العصبية' رقم الحديث :20853

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الإيمان' في -5باب ما جاء في صفات المؤمنين' رقم الحديث :236

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث :9073

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الإيمان' في: باب بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُولِهَا' رقم الحديث :203

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب أهل الكتابين باب إفشاء السلام' رقم الحديث :19438

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي ' في "المصنف في الأحاديث والآثار" (كتاب الأدب ما قالوا في إفشاء السلام' رقم الحديث :25742

جب تک تم ایمان نہ لے آؤ۔ اور اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں؟ جب تم اسے کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہو اور ایک دوسرے پر خرچ کرو۔

758-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ غَدًا، اَوْجَبَكُمْ عَلٰی شَفَاعَةٍ اَصْدَقُكُمْ لِسَانًا، وَاَدَّاكُمْ لِاَمَانته، وَاَحْسَنَكُمْ خُلُقًا وَّاَقْرَبُكُمْ مِنَ النَّاسِ" ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کل (قیامت کے دن) میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا اور شفاعت کا مستحق سب سے زیادہ وہ شخص ہوگا جو زبان کے اعتبار سے سب سے سچا ہوگا سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا اور سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہوگا اور لوگوں کے سب سے زیادہ قریب رہتا ہوگا۔

759-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَعَا عَبْدًا مِنْ شِرْكٍ اِلَی الْاِسْلَامِ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِیْلَ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی بندے کو شرک سے اسلام کی طرف دعوت دے تو اس شخص کو حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے غلام آزاد کرنے کی مانند اجر ملے گا۔

760-قَالَ: وَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ دَعَا عَبْدًا مِنْ ضَلَالَةٍ اِلٰی مَعْرِفَةِ حَقٍّ، فَاَجَابَهٗ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ كَعِتْقِ نَسْمَةٍ

آثار امام حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابوطالب بیان کرتے ہیں، جو شخص کسی دوسرے شخص کو گمراہی سے حق کی معرفت کی طرف دعوت دے اور دوسرا شخص اس کو قبول کرے تو اس شخص کو غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔

761-قَالَ: وَقَالَ زید ابن علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰی عَنْ مُنْكَرٍ اُطِیْعَ اَمْ عُصِیَ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے خواہ اس کی فرمانبرداری کی جائے یا نافرمانی کی جائے تو وہ شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

762-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَفْضَلَكُمْ اِیْمَانًا اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوْطِئُوْنَ اَكْتَافًا اَلْمُوَاصِلُوْنَ لِاَرْحَامِهِمْ اَلْبَاذِلُوْنَ لِمَعْرُوْفِهِمْ، اَلْكَافُوْنَ لِاَذَاهُمْ، اَلْعَافُوْنَ بَعْدَ قُدْرَةٍ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو جو نہایت مہربان۔

صلۂ رحمی کرنے والا ہو، بھلائی کو پھیلانے والا ہو، اذیت کو دور کرنے والا ہو اور (بدلہ لینے کی) قدرت حاصل ہونے کے باوجود معاف کرنے والا ہو۔

763-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کرلوں گا اور میری طرف اگر ایک دستی (تحفے کے طور پر دی جائے) تو میں قبول کرلوں گا (اس کو چیک کرنا ہے)

764-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: یَکَادُ النَّاسُ اَنْ یَنْقُصُوْا

حدیث 763

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب النکاح باب الولیمة' رقم الحدیث :4590

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث :5589

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" حرف الهمزة' رقم الحدیث :280

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المهرة" کتاب الصداق وفیه الولیمة باب فیمن لم یدع ثم جاء فأکل لم یحل له' رقم الحدیث :3294

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2' رقم الحدیث :1526

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبرٰی" فی کتاب الهبات باب التحریض علی الهبة والهدیة صلة بین الناس' رقم الحدیث :11720

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب من یعرف من النساء بالکنی أم حکیم بنت وداع الخزاعیة' رقم الحدیث :392

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الأحکام -10باب ما جاء فی قبول الهدیة وإجابة الدعوة' رقم الحدیث :1338

اخرجه البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الحادی و الستون من شعب الإیمان و هو باب فی مقاربة أهل الدین و موادتهم و إفشاء السلام بینهم قصة إبراهیم فی المعانقة فی الثالث والثلاثین من التاریخ' رقم الحدیث :8977

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:الهبة وفضلها ' فی -2باب القلیل من الهبة' رقم الحدیث :2429

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب:النکاح ' فی -73باب من أجاب إلی کراع' رقم الحدیث :4883

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب الأطعمة ' فی -3باب الضیافة' رقم الحدیث :5292

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند أبی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث :9481

اخرجه ابن أبی شیبة الکوفی ' فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب البیوع والأقضیة)فی الرجل یهدی إلی الرجل أو یبعث إلیه' رقم الحدیث :21986

اخرجه ابن همام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" (کتاب أهل الکتابین) (باب الهدیة)' رقم الحدیث :19668

اخرجه المتقی الهندی فی "کنز العمال" فی کتاب الإمارة والقضاء من قسم الأقوال الباب الثانی:فی القضاء الفصل الثالث:فی الهدیة والرشوة' رقم الحدیث :15060

حَتّٰی لَا یَکُوْنَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلٰی اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ مِنْ اَخٍ مُؤْمِنٍ اَوْ دِرْهَمٍ مِنْ حَلَالٍ، وَاَنّٰی لَهٗ بِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عنقریب لوگ کمی کریں گے یہاں تک کہ کسی مسلمان کے نزدیک اس کے مومن بھائی یا ایک حلال درہم سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوگی خواہ وہ اسے کہیں سے بھی مل جائے۔

765-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مِنْ تَکْرِمَةِ الرَّجُلِ لِاَخِیْهِ اَنْ یَقْبَلَ بِرَّهٗ، وَتُحْفَته وَّاَنْ یُتْحِفَهٗ بِمَا عِنْدَهٗ، وَلَا یَتَکَلَّفُ لَهٗ قَالَ:

وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقول: "لَا اُحِبُّ الْمُتَکَلِّفِیْنَ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آدمی کے اپنے بھائی کی عزت افزائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس کی اچھائی کو قبول کرے اور اس کے تحفے کو بھی قبول کرلے اور جو اس کے پاس موجود ہو اس کے حساب سے اسے تحفہ دیدے اور اس وقت تکلف سے کام نہ لے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں تکلف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

766-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَاَنْ اَخْرُجَ اِلٰی سُوْقِکُمْ فَاَشْتَرِیْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَذِرَاعًا مِنْ لَحمٍ ثُمَّ اَدْعُوْا نَفَرًا مِنْ اِخْوَانِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ رَقَبَةً ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں تمہارے بازار میں جاؤں، وہاں اناج کا ایک صاع لوں اور گوشت کی ایک ران لوں اور پھر اپنے بھائیوں کی دعوت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک غلام آزاد کردوں۔

767-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَلِیْمَةَ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ خَرْسٍ اَوْ عَرْسٍ، اَوْ اِعْذَارٍ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعوت صرف تین صورتوں میں ہوتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے وقت، شادی کے وقت یا ختنے کے وقت۔

768/1-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اِذَا دَعَا اَحَدَکُمْ اَخُوْهُ فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ، وَلْیَشْرِبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلُ عَنْ شَیْئٍ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت کے لئے بلائے تو وہ اس کا کھانا کھا لے اور مشروب کو پی لے اور خود کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے۔

768/2-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْوَلِیْمَةُ اَوَّلُ یَوْمٍ سُنَّةٌ، وَالثَّانِیَةُ رِیَاءٌ، وَالثَّالِثَةُ سُمْعَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پہلے دن ولیمہ کرنا سنت ہے، دوسرے دن دکھاوا ہے اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔

769-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ سِتُّ خِصَالٍ یَعْرِفُ اِسْمَهٗ، وَاِسْمَ اَبِیْهِ، وَمَنْزِلَهٗ وَیَسْاَلُ عَنْهُ اِذَا غَابَ، وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ، وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ، وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطِسَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مسلمان کے دوسرے پر چھ حق ہیں اس کا نام جانتا ہو، اس کے باپ کا نام جانتا ہو، اس کے گھر کو جانتا ہو اور جب موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں دریافت کرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے جب وہ چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔

770-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَرْبَعَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا وَاَحْسَنَ اَدَبَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَنَكَحَهَا، فَلَهٗ اَجْرَانِ رَجُلٌ اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ الرِّزْقَ فِی الدُّنْیَا فَاَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَحَقَّ مَوَالِیْهِ، فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَرَجُلٌ شَفَّعَ شَفَاعَ خَیْرٍ اَجْرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی یَدَیْهِ، كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ، وَرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ، وَاٰمَنَ بِیْ فَلَهٗ اَجْرَانِ"۔

حدیث 770

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصرًا

اخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله : ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين، رقم الحديث :، رقم الحديث :1684

اخرجه الإمام ابن الأثير فى "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث :5901

اخرجه الإمام الإسفرايني فى "مستخرج أبى عوانة" كِتَابُ الْإِيمَانِ بَيَانُ ثَوَابِ مَنْ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وسلم) مِنْ أَهْلِ الكتاب، رقم الحديث :224

اخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان" فى التاسع و الخمسون من شعب الإيمان و هو باب فى حق السادة على المماليك، رقم الحديث :8609

اخرجه النسائى فى "المجتبى من السنن" فى كتاب النكاح، فى باب 65عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، رقم الحديث :3344

اخرجه النسائى فى "السنن الكبرىٰ" فى كتاب النكاح، فى باب 60ثواب من أعتق جاريته ثم تزوجها، رقم الحديث :5502

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى أول مسند الكوفيين، حديث أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه، رقم الحديث :19618

اخرجه أحمد بن حنبل فى "المسند" فى أول مسند الكوفيين، حديث أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه، رقم الحديث :19651

اخرجه الطيالسى فى "مسند الطيالسى" (فى باب) 4أبو بردة بن أبى موسى عن أبيه رضى الله عنهما، رقم الحديث :502

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کے لوگوں کو دوگنا اجر ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس کوئی کنیز ہو اور وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرلے تو اسے دوگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رزق عطا کیا ہو اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو اور اپنے مولیٰ کے حق کو بھی ادا کرتا ہو اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔

ایک وہ شخص جو کسی بھلائی کی سفارش کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کی وجہ سے اسے جاری کردے تو اسے بھی دوگنا اجر ملے گا۔

ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے اور مجھ پر بھی ایمان لائے اسے کو دوگنا اجر ملے گا۔

771-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ السُّوْقَ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ، وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَمِیْنٍ فَاجِرَۃٍ وَصَفْقَۃٍ خَاسِرَۃٍ، وَمِنْ شَرِّ مَا اَحَاطَتْ بِہٖ، اَوْ جَاءَ تْ بِہِ السُّوْقُ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تم جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اے اللہ! میں جھوٹی قسم سے اور خسارے والے سودے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس نے اسے گھیرا ہوا ہے یا جو بازار میں موجود ہوتی ہے''۔

772-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَاٰی کَوْکَبًا مُنْقَضًا یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ صَوِّبْہُ وَاَصِبْ بِہٖ، وَقِنَا شَرَّمَا تُرِیْدُ بِہٖ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ کوئی ٹوٹا ہوا تارا دیکھتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! اسے ٹھیک کردے اور اس کے ذریعے سب کچھ ٹھیک کردے اور اس کے ذریعے تو نے جس برائی (کو ظاہر کرنے) کا ارادہ کیا ہے اس سے ہمیں بچالے''۔

773-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰۃِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ خَلْقِیْ، وَحَسَّنَ خُلُقِیْ، وَصَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ، وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ آئینے میں دیکھتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے میرے ظاہری جسم کو اور اخلاق کو بہتر کیا ہے اور مجھے اچھی شکل عطا کی ہے اور میرے جسم کو عافیت عطا کی ہے''۔

774-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فُرُطٌ، وَاِنَّا لَكُمْ لَاحِقُوْنَ، اِنَّا اِلَی اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ قبرستان داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''سلام ہو! مسلمانوں کی بستی اور مومنوں کی بستی میں رہنے والوں پر، تم لوگ ہمارے پیش رو ہو اور ہم لوگ تمہارے پیچھے آملیں گے۔ بے شک ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

775-(حَدَّثَنِی) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: شَكَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلُّتَ الْقُرْآنِ مِنْ صَدْرِیْ فَاَدْنَانِیْ مِنْهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰی صَدْرِیْ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اذْهَبِ الشَّيْطَانَ مِنْ صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اِذَا خِفْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ، وَاَطْلِقْ بِهٖ لِسَانِیْ، وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِیْ، وَيَسِّرْ بِهٖ اَمْرِیْ، وَافْرُجْ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ، وَاسْتَعْمِلْ بِهٖ جَسَدِیْ وَقُوَّتِیْ لِذٰلِكَ، فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ

تُعِيْدُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّهٗ يَزْجُرُ عَنْكَ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میرے سینے سے قرآن نکل جاتا ہے آپ نے مجھے اپنے قریب کیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور دعا کی:

''اے اللہ! اس کے سینے سے شیطان کو لے جا''۔

یہ آپ نے تین مرتبہ کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اس بارے میں خوف محسوس کرو تو یہ پڑھو۔

''میں سننے والے، علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان کے شر سے اور شیطانی وسوسوں سے۔ اے میرے پروردگار میں تیری اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس موجود ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہی سننے

والا اور علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اپنی کتاب کے ذریعے میری بینائی نورانی کردے اور میری زبان کو کھول دے اور میرے سینے کو کشادہ کردے اور اس کے ذریعے میرے معاملے کو آسان کردے اور اس کی وجہ سے میرے دل کو کشادہ کردے اور میرے جسم کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور مجھے اس کی قوت بھی دے بے شک عظیم اور بلند برتر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

یہ بات تم تین مرتبہ پڑھو تو وہ (معاملہ) تم سے دور ہو جائے گا۔

776-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَوْتُ فَزَعٌ فَاِذَا بَلَغَ اَحَدَکُمْ مَوْتَ اَخِیْهِ فَلْیَقُلْ کَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اکْتُبْهُ عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَهٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ، وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِهٖ فِی الْاٰخَرِیْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: موت ایک گھبراہٹ ہے جب کوئی شخص اپنے بھائی کی موت کے پاس موجود ہو تو وہی کہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! اسے اپنے پاس نیکی کرنے والوں میں لکھ لے اور اس کی کتاب کو علیین میں شامل کرلے اور اس کے پیچھے والوں کا نگہبان ہو جا! اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا۔

777-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ عِنْدَ مَنَامِهٖ اِتَّکَأَ عَلٰی جَانِبِهِ الْاَیْمَنِ، ثُمَّ وَضَعَ یَمِیْنَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَخَّرْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِیْنَ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے تو سوتے وقت آپ اپنے دائیں پہلو کی طرف لیٹتے تھے پھر آپ اپنا دایاں دستِ مبارک اپنے گال کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف رخ کرکے یہ پڑھا کرتے تھے:

حدیث 776 :

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانید فی هذا المعنیٰ باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار کما

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الکبیر" حرف الهمزة' رقم الحدیث :1579

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی باب العین أحادیث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث :12469

''اے اللہ! تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اے اللہ! اگر تو میری جان کو روکے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اسے مہلت دے تو اس کی حفاظت کرنا اس چیز کے ہمراہ جس کے ذریعے تو نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

778-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا تَرٰی فِیْ سُؤْرِ الْاِبِلِ، وَمَشْیُ الرَّجُلِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدِ، وَشُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ: فَدَخَلَ الرَّحْبَةَ، وَاَنَا مَعَهٗ وَالْحَسَنُ قَالَ: وَدَعَا بِنَاقَةٍ لَهٗ فَسَقَاهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، ثُمَّ تَنَاوَلَ زَكْوَةً فَغَرَفَ مِنْ فَضْلِهَا، وَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ اِنْتَعَلَ بِاِحْدٰی نَعْلَیْهِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: قَدْ رَاَیْتَ، فَاِنْ كُنْتَ بِنَا تَقْتَدِیْ، فَقَدْ رَاَیْتَ مَا فَعَلْنَا۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے کہا: اونٹ کے جوٹھے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اے امیر المومنین اور آدمی کے ایک جوتا پہن کر چلنے کے بارے میں اور کھڑے ہو کر کچھ پینے کے بارے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی منگوائی اسے پانی پلایا پھر اس برتن کو اپنی طرف کیا اور بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اس پانی کو پیا پھر آپ نے ایک جوتا پہنا اور صحن سے باہر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے دیکھا اگر تم ہماری پیروی کرتے ہو تو تم نے وہ دیکھ لیا ہے جو ہم کرتے ہیں۔

779-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَطُوْفُ فِیْ نَخْلٍ، وَصَاحِبُ النَّخْلِ مَعَنَا، فَاِذَا هُوَ بِمِطْهَرَةٍ مُعَلَّقَةٍ عَلٰی نَخْلَةٍ قَالَ: فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِطْهَرَةَ وَهُوَ قَائِمٌ فَجَعَلَ یَشُنُّهَا فِیْ فِیْهِ شَنًّا، وَهُوَ قَائِمٌ ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہم نے ایک باغ کا چکر لگایا۔ باغ کا مالک ہمارے ساتھ تھا وہاں ایک مشکیزہ ایک درخت پر لٹکا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مشکیزے کی طرف بڑھے اور کھڑے ہو کر اس کے منہ سے منہ لگا کر پی لیا جبکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

780-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَنْبَغِیْ لِوَالٍ مِنَ الْوُلَاةِ، وَلَا لِمَلَكٍ اَنْ تَبْلُغَ عُقُوْبَةَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عز وجل، وَاَیُّمَا وَالٍ مِنَ الْوُلَاةِ اَوْ مَلَكٍ بَلَغَتْ عُقُوْبَته حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَیْهِ"۔

قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: حَدُّ الْمُلُوْكِ فِيْ اَدْنٰى الْحُدُوْدِ اَرْبَعُوْنَ، وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ تَبْلُغَ عُقُوْبَةَ حَدِّ الْمُلُوْكِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی حکمران کے لئے یا کسی بھی بادشاہ کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سزا دیتے ہوئے اللہ کی حدود تک پہنچ جائے جو بھی حکمران یا جو بھی بادشاہ اللہ کی حدود کی حد تک سزا دے تو جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کی حد شرعی حدود کا سب سے کم تر حصہ ہوگی۔ یعنی چالیس کوڑے اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ سزا دیتے ہوئے بادشاہ کی حد تک پہنچ جائے (یعنی چالیس کوڑوں کی سزا نہیں دینی چاہئے)

781-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنَّا نُبَايِعُهٗ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُكْرَهِ وَالْمُنْشَطِ، وَفِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَفِي الْاَثَرَةِ عَلَيْنَا، وَاَنْ نُقِيْمَ اَلْسِنَتَنَا بِالْعَدْلِ وَلَا تَاْخُذُنَا فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، فَلَمَّا كَثُرَ الْاِسْلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "اَلْحِقْ فِيْهَا وَاِنْ تَمْنَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَذُرِّيَّتَهٗ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَذَرَارِيَكُمْ"

قَالَ: فَوَضَعْتُهَا وَاللّٰهِ عَلٰى رِقَابِ الْقَوْمِ فَوَفَا بِهَا مَنْ وَفَا، وَهَلَكَ بِهَا مَنْ هَلَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی ہم نے آپ کے دست اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی۔ پسندیدگی، ناپسندیدگی، آسانی اور تنگی (ہر حالت میں) خواہ ہمارے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے اور یہ کہ ہم اپنی زبانوں کو عدل کے ساتھ قائم رکھیں گے اور اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ جب اسلام زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم اس میں یہ بات شامل کرلو کہ اگر تم لوگوں نے اللہ کے رسول اور ان کی اولاد کو روکا اس چیز سے جس سے تم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو روکتے ہو''۔

راوی کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اسے لوگوں کی گردنوں پر رکھا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے پورا کیا اور کچھ لوگ اس بارے میں ہلاکت کا شکار ہوگئے۔

782-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حديث 782:

اخرجه الإمام السيوطى فى "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من السين، رقم الحديث: 13127

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَعَنْتُ سَبْعَةً فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ: اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْمُخَالِفُ لِسُنَّتِيْ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَااَذَلَّ اللّٰهُ، وَيُذِلَّ مَا اَعَزَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَاثِرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِفَيْئِهِمْ مُسْتَحِلًّا لَهٗ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں سات طرح کے لوگوں پر لعنت کرتا ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر مستجاب الدعوۃ نبی نے بھی لعنت کی ہے: اللہ کی کتاب میں کوئی اضافہ کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انکار کرنے والا، میری سنت کی مخالفت کرنے والا، میری اولاد (کے قتل کو) حلال کرنے والا یعنی اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور زبردستی مسلط ہونے والا تاکہ وہ اس شخص کو عزت دے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو حلال قرار دینے والا اور مسلمانوں کے ساتھ مال میں امتیازی سلوک کرنے والا اور اسے درست سمجھنے والا۔

783-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَلِيُّ لَعْنَتُكَ مِنْ لَعْنَتِيْ وَلَعْنَتِيْ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ، وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تمہاری لعنت میری لعنت ہے اور میری لعنت اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کردے تو تمہیں اس کا کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

784-(حَدَّثَنِيْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِمَنْ فِيْهِ قَالَ: "اُدْعُوْا لِيَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَدَعَوْتُهُمَا فَجَعَلَ يُلْثِمُهُمَا حَتّٰى اُغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُمَا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا يَتَمَتَّعَانِ مِنِّيْ، وَاَتَمَتَّعُ مِنْهُمَا فَاِنَّهٗ سَيُصِيْبُهُمَا بَعْدِيْ اَثَرَةٌ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ خَلَّفْتُ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَسُنَّتِيْ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ فَالْمُضِيْعُ لِكِتَابِ اللّٰهِ كَالْمُضِيْعِ لِسُنَّتِيْ وَالْمُضِيْعُ لِسُنَّتِيْ كَالْمُضِيْعِ لِعِتْرَتِيْ، اِمَّا اِنَّ ذٰلِكَ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى اَلْقَاهُ عَلَى الْحَوْضِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی اور آپ کے گھر میں لوگوں کا ہجوم زیادہ تھا تو آپ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لے آؤ میں ان دونوں کو بلا کر لایا آپ نے انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ یہاں تک کہ آپ پر مدہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا ان دونوں کو رہنے دو یہ میرے ساتھ چمٹے رہیں اور میں ان سے ان کے ساتھ لگا رہوں کیونکہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ ترجیحی سلوک ہوگا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں اپنے پیچھے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب او

اپنی سنت اور اپنی عترت یعنی اہل بیت کو چھوڑ کر جا رہا ہوں تو اللہ کی کتاب کو ضائع کرنے والا میری سنت کو ضائع کرنے والے کی مانند ہوگا اور میری سنت کو ضائع کرنے والا میری عترت کو ضائع کرنے والے کی مانند ہوگا۔ جب یہ دونوں جدا ہوں گے تو میں حوض پر ان سے ملاقات کروں گا۔

785-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ قَالَ فِیْ مَوْطِنٍ قَبْلَ وَفَاةٍ: رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا، وَبِعَلِیٍّ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ اَوْلِیَاءَ، کَانَ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ، وَکَانَ مَعَنَا غَدًا هٰکَذَا، وَجَمَعَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مرنے کے موقع پر یہ پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے ولی ہونے سے راضی ہوں''۔

تو یہ بات اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ کا باعث بن جائے گی اور وہ کل ہمارے ساتھ اس طرح ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

786-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: کُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَرْعٰی غَنَمًا بِبَطْنِ نَخْلَةٍ قَبْلَ اَنْ یَظْهَرَ الْاِسْلَامُ، فَاَتٰی اَبُوْ طَالِبٍ وَنَحْنُ نُصَلِّیْ فَقَالَ: یَا ابْنَ اَخِیْ مَا تَصْنَعَانِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْ یَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اَرٰی مِمَّا تَقُوْلَانِ بَاْسًا، وَلٰکِنْ وَاللّٰهِ لَا تَعْلُوْنِیْ اَسْتِیْ اَبَدًا قَالَ: ثُمَّ ضَحِكَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی بَدَتْ ضَوَاحِکُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَعْتَرِفُ بِعَبْدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِیْ غَیْرَ نَبِیِّهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَدِّدُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ بَشَرٌ سَبْعَ سِنِیْنَ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں بکریاں چرا رہے تھے۔ اسی دوران جناب ابوطالب تشریف لے آئے ہم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے تم دونوں کیا کر رہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ابوطالب نے فرمایا: میرے خیال میں تم دونوں جو کہہ رہے ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اللہ کی قسم! تم میری سرین کو اوپر نہیں اٹھا سکو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! تیرے نبی کے علاوہ میں اس اُمت کے کسی بندے کے بارے میں یہ اعتراف نہیں کرتا کہ اس نے مجھ سے پہلے (اسلام قبول کیا ہو) یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی شخص کے نماز پڑھنے سے پہلے سات سال تک نماز ادا کی ہے۔

787-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰـهُ عَلَیْـهِ وَسَلَّـمَ: "اَنْـتَ اَخِـیْ وَوَزِیْرِیْ وَخَیْرُ مَنْ اَخْلَفُهٗ بَعْدِیْ بِحُبِّكَ یُعْرَفُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَبِبُغْضِكَ یُعْرَفُ الْمُنَافِقُوْنَ مَنْ اَحَبَّكَ مِنْ اُمَّتِیْ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ النِّفَاقِ وَمَنْ اَبْغَضَكَ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنَافِقًا ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میرے وزیر ہو اور اپنے پیچھے جنہیں میں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم سب سے بہتر ہو تمہاری محبت کی وجہ سے اہل ایمان پہچانے جائیں گے اور تمہاری بغض کی وجہ سے منافقین پہچانے جائیں گے۔ میری امت کا جو شخص تم سے محبت کرے گا وہ نفاق سے بری ہوگا اور جو تم سے بغض رکھے گا وہ منافق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

788-(حَدَّثَنِیْ) زَیْـدُ بْـنُ عَـلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰـهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِیْ رَبِّیْ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ، مَنْ خَلَفْتَ عَلٰی اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ اَعْلَمُ یَا رَبِّ قَـالَ: یَـا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِنْتَخَبْتُكَ بِرِسَالَتِیْ وَاصْطَفَیْتُكَ لِنَفسی فَاَنْتَ نَبِیِّیْ وَخَیْرَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ، ثُمَّ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ الطَّـاهِرُ الْـمُطَهِّرُ الَّـذِیْ خَـلَـقْتـه مِـنْ طِیْنَتِكَ وَجَعَلْته وَزِیْرَكَ وَاَبَا سِبْطَیْكَ السَّیِّدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الطَّاهِرَیْنِ الْـمُطَهَّرَیْـنِ سَیِّـدَیْ شَبَـابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَوَّجْته خَیْرَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ، اَنْتَ شَجَرَةٌ، وَعَلِیٌّ اَغْصَانُهَا وَفَاطِمَةُ وَرَقُهَا، وَالْـحَسَـنُ وَالْـحُسَیْنُ ثِمَارُهَا خَلَقْتُکُمْ مِنْ طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ، وَخَلَقْتُ شِیْعَتَکُمْ مِنْکُمْ اِنَّهُمْ لَوْ ضُرِبُوْا عَلٰی اَعْـنَـاقِهِـمْ بِـالسُّیُوْفِ لَمْ یَزْدَادُوْا لَکُمْ اِلَّا حُبًّا، قُلْتُ: یَا رَبِّ، وَمَنِ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ؟ قَالَ: اَخُوْكَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ" قَالَ: بَشَّرَنِیْ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَائِیْ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جس رات جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا تم اپنی اُمت میں اپنے پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو اے محمد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے عرض کی تو زیادہ بہتر جانتا ہے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے تمہیں اپنی رسالت کے لئے منتخب کر لیا ہے اور تمہیں اپنی ذات کے لئے چُن لیا ہے۔ تم میرے نبی ہو اور میری مخلوق کے سب سے بہترین شخص ہو پھر اس کے بعد سب سے بڑا سچا ہے جو پاک ہے پاک کرنے والا ہے جسے میں نے تمہاری طینت سے پیدا کیا ہے اور اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور و

تمہارے دونواسوں جو دونوں سردار ہوں گے۔ دونوں شہید ہوں گے۔ دونوں پاک ہوں گے صاف ستھرے ہوں گے۔ وہ دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں گے' ان کا والد بنایا ہے اور میں اس کی شادی تمام جہانوں کی سب سے بہتر خاتون کے ساتھ کروں گا تم درخت ہو علی اس کی ٹہنیاں ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کے پتے ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اس کا پھل ہیں۔ میں نے تمہیں "علیین" کی طینت سے پیدا کیا ہے اور تم میں سے تمہارا ایک گروہ پیدا کیا ہے اگر مخالفین ان کی گردنوں پر تلواریں ماریں تو پھر بھی تمہارے لئے ان کی محبت میں اضافہ ہوگا میں نے دریافت کیا: اے پروردگار! سب سے بڑا سچا کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: وہ تمہارا بھائی علی بن ابوطالب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ خوشخبری دی اور دو بیٹوں کی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی دی۔ یہ ہجرت سے تین سال پہلے کی بات ہے۔

789-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ غَزْوَةٌ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا زَیْدًا وَّجَعْفَرًا، فَعَرَضَ عَلٰی جَعْفَرَ اَنْ یَسْتَخْلِفَهٗ علی الْمَدِیْنَةِ وَاَهْلِهٖ، فَاَبٰی وَحَلَفَ اَنْ لَا یَتَخَلَّفَ عَنْهُ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰی زَیْدٍ فَاسْتَعَاذَهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَاذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَانِیْ فَذَهَبْتُ لِاَتَكَلَّمَ فَقَالَ لِیْ لَا تَتَكَلَّمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اٰذَنُ لَكَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَایَ، فَلَمَّا رَاٰی مَا بِیْ اَذِنَ لِیْ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خِلَالَ ثَلَاثٍ مَالِیْ مِنْهُنَّ غِنًا قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا اَمْلَكُ شَیْئًا، وَمَا عِنْدِیْ شَیْئٌ، وَمَا بِیْ غِنًا عَنْ سَهْمٍ اُصِیْبُهٗ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ، فَاَعُوْذُ بِهٖ عَلَیَّ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ، وَاَمَّا الْاُخْرٰی فَمَا بِیْ غِنًا عَنْ اَنْ اَطَاَ مَوْطِئًا یَغِیْظُ الْكُفَّارَ، وَلَا اَقْطَعُ وَادِیًا، وَلَا یُصِیْبُنِیْ ظَمَاٌ، وَلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لِیَكْتُبَ اللّٰهُ لِیْ بِهٖ اَجْرًا حَسَنًا، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَقُوْلَ قُرَیْشٌ مَا اَسْرَعَ مَا خَذَلَ اِبْنَ عَمِّهٖ، وَرَغِبَ بِنَفْسِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّیْ مُجِیْبٌ فِیْ جَمِیْعِ مَا قُلْتَ اِمَّا تَرْجُوْ مِنَ السَّهْمِ فَاِنَّهٗ قَدْ اَتَانَا بِهَارٌ مِنْ فُلْفُلٍ فَبِعْهُ، وَاسْتَنْفِعْ بِهٖ حَتّٰی یَرْزُقَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَضْلِهٖ، وَاِمَّا رَغْبَتُكَ فِی الْاَجْرِ فِی الْمَخْمَصَةِ، وَالنَّصَبِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَفَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَاَمَّا قَوْلُكَ اَنَّ قُرَیْشًا سَتَقُوْلُ مَا اَسْرَعَ مَا خَذَلَ اِبْنَ عَمِّهٖ، فَقَدْ قَالُوْا لِیْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا قَالُوْا: اِنِّیْ سَاحِرٌ، وَكَذَّابٌ فَمَا ضَرَّنِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا" -

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب غزوہ (تبوک) کا موقع آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا: زید اور جعفر کو بلایا۔

آپ نے جعفر کو یہ پیشکش کی کہ آپ اسے اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں اور اپنے اہل خانہ میں اپنا نائب چھوڑ جائیں تو انہوں نے انکار کردیا اور یہ قسم اٹھائی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا۔

پھر آپ نے زید کو یہ پیشکش کی۔ انہوں نے اس سے پناہ مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دیدی۔

پھر آپ نے مجھے بلایا میں بات کرنے لگا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تم کوئی بات نہ کرو جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے جب آپ نے میری یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے مجھے اجازت دی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! تین چیزیں ہیں جن کی مجھے ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا؟
میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم میری ملکیت میں کوئی چیز نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس حصے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا جو مسلمان پائیں گے۔ میں اس کے ذریعے اپنے لئے اور آپ کے اہل خانہ کے لئے مدد لوں گا۔ جہاں تک دوسری چیز کا تعلق ہے تو میں اس چیز سے بھی بے نیاز نہیں رہ سکتا کہ میں ایسا سفر کروں جس میں کفار پر سختی ہو اور میں وادیاں پار کرلوں اور مجھے بھوک، سختی اور تنگی اللہ کی راہ میں لاحق نہ ہو، تا کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے لئے نیک اجر لکھ لے۔ جہاں تک تیسری چیز کا تعلق ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ قریش کہیں گے کہ اس نے کتنی جلدی اپنے چچا زاد کو رسوا کر دیا ہے اور انہیں چھوڑ کر خود کو (جنگ سے محفوظ کرلیا ہے)
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ان سب باتوں کا جواب دیتا ہوں جو تم نے کہی ہیں۔ جہاں تک تمہارے حصے کا تعلق ہے تو ہمارے پاس جو مصالحہ جات وغیرہ کا جو حصہ آئے گا تم اسے فروخت کر دینا اور نفع حاصل کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت تمہیں رزق عطا کر دے گا۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں تنگی ومشکل کے حوالے سے اجر کا تعلق ہے تو کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون کی موسیٰ کے ساتھ تھی البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ قریش یہ کہیں گے کہ اس نے کتنی جلدی اپنے چچا زاد کو رسوا کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے اس سے پہلے مجھے بھی اس طرح کی سخت باتیں کہی ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں جادوگر ہوں اور جھوٹا ہوں تو یہ چیز مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔

790-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ: اَنَا عَبْدُاللّٰهِ، وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِىْ اِلَّا مُفْتَرٍ كَذَّابٌ، فَقَالَهَا رَجُلٌ فَاَصَابَتْهُ جُنَّةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ رَأْسَهٗ فِي الْجُدُرَاتِ حَتّٰى مَاتَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کا بھائی ہوں۔ یہ بات میرے بعد صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جو افتراء کرنے والا اور جھوٹا ہو۔
راوی کہتے ہیں بعد میں ایک شخص نے یہی بات کہی تو اسے جنون لاحق ہوگیا۔ وہ اپنا سر دیواروں میں مارا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مرگیا۔

791-(حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ وَلَا ابْتَدَعْتُ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِلَّا فِى الْقَدَرِيَّةِ خَاصَّةً: "اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ، اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" .
اِلَّا اَنَّهُمْ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا میں نے کبھی کسی کو جھٹلایا نہیں اور کبھی بدعت اختیار نہیں کی یہ آیت صرف بطور خاص ''قدریہ'' کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

''بے شک جرم کرنے والے لوگ گمراہی اور جہنم میں ہوں گے اس دن جب انہیں منہ کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا (اور کہا جائے گا) چکھو سقر (جہنم) کا ذائقہ بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے''۔

خبردار! یہ لوگ اس اُمت کے مجوسی ہیں۔ وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہو اللہ کی ذات پاک ہے اس چیز سے جو یہ کہتے ہیں بلند و برتر ہے۔

792-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰه الْقَلَمَ، ثُمَّ خَلَقَ الدَّوَاةَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: لِتَخُطَّ كُلَّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ خَلْقٍ اَوْ اَجَلٍ اَوْ رِزْقٍ، اَوْ عَمَلٍ اِلٰى مَا هُوَ صائرٌ اِلَيْهِ مِنْ جَنَّةٍ، اَوْ نَارٍ، ثُمَّ خَلَقَ الْعَقْلَ فَاسْتَنْطَقَهٗ فَاَجَابَهٗ، فَقَالَ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ، بِكَ اٰخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ، اَمَا وَعِزَّتِيْ لَاُ كَمِّلَنَّكَ فِيْمَنْ اَحْبَبْتُ وَلَاُ نَقِّصَنَّكَ فِيْمَنْ اَبْغَضْتُ فَاَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلًا اَخْوَفُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْوَعُهُمْ لَهٗ وَاَنْقَصُ النَّاسِ عَقْلًا اَخْوَفُهُمْ لِلشَّيْطَانِ وَاَطْوَعُهُمْ لَهٗ'' ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر دوات

حدیث 792:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد فى هذا المعنىٰ مختصرًا ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ''

اخرجه الإمام ابن الأثير فى ''جامع الأصول من أحاديث الرسول'' كتاب خَلْق العالم، رقم الحديث :1991

اخرجه الإمام السيوطى فى ''جمع الجوامع أو الجامع الكبير'' حرف الهمزة، رقم الحديث :994

اخرجه الإمام البوصيرى فى ''إتحاف الخيرة المهرة'' كتاب القدر باب إثبات القدر والإيمان به والنهى عن الكلام فيه وغير ذلك، رقم الحديث :215

اخرجه البيهقى فى ''السنن الكبرىٰ'' فى (82كتاب الشهادات) (50باب ما ترد به شهادة أهل الأهواء)، رقم الحديث :20664

اخرجه الحاكم النيسابورى فى ''المستدرك'' فى: كتاب التفسير، باب :تفسير سورة ن و القلم، رقم الحديث :3840

اخرجه البزار فى ''مسنده'' فى: مسند عبادة بن الصامت رضى الله عنه، رقم الحديث :2687۔

اخرجه ابن أبى شيبة الكوفى، فى ''المصنف فى الأحاديث والآثار'' (كتاب الأوائل) (باب أول ما فعل ومن فعله)، رقم الحديث :35922

اخرجه الطيالسى فى ''مسند الطيالسى'' (فى باب)(17أحاديث عبادة بن الصامت رضى الله عنه، رقم الحديث :577

اخرجه الموصلى فى ''مسند أبى يعلى'' فى أول مسند ابن عباس، رقم الحديث :2329

اخرجه الترمذى فى ''سننه'' فى كتاب القدر، باب 17، رقم الحديث :2155

-17اخرجه ابوداؤد فى ''سننه'' فى كتاب السنة، فى باب :فِى الْقَدَرِ، رقم الحديث :4702

کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مُراد ہے ''ن اور قلم کی قسم اور جو وہ لکھتے ہیں''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کو لکھے جو قیامت کے دن تک ہوگی۔ مخلوق میں سے، مدت میں سے، اس کے رزق میں سے اور اس عمل میں سے جس کی طرف وہ جائے گا جس کا تعلق جنت یا جہنم سے ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور اس کو بولنے کی صلاحیت عطا کی تو پھر اس نے جواب دیا: پروردگار نے فرمایا: میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جو تم سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ تمہاری وجہ سے میں گرفت کروں گا تمہاری وجہ سے میں عطا کروں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہیں ان لوگوں میں کامل رکھوں گا جنہیں میں پسند کرتا ہوں اور ان لوگوں میں ناقص رکھوں گا جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔

تو لوگوں میں عقل کے اعتبار سے سب سے قابل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ خوفزدہ ہو اور اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرتا ہو اور لوگوں میں عقل کے اعتبار سے سب سے ناقص وہ شخص ہے جو شیطان سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو اور اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرتا ہو۔

793-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ النَّاكِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ، وَالْمَارِقِیْنَ فَمَا كُنْتُ لِاَ تْرُكَ شَیْئًا مِمَّا اَمَرَنِیْ بِهٖ حَبِیْبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی، میں ناکثین (عہد توڑنے والے)، قاسطین (حق سے تجاوز کرنے والے)، مارقین (دین سے نکلنے والے) کے ساتھ جنگ کروں۔ میرے حبیب رسول نے مجھے جس چیز کی ہدایت کی ہے میں ان میں سے کسی چیز کو چھوڑوں گا نہیں۔

794-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ

حدیث 793:

اخرجه الحاكم النيسابورى فى "المستدرك" فى: كتاب معرفة الصحابة' فى باب :ذكر إسلام أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث :4674

اخرجه الحاكم النيسابورى فى "المستدرك" فى: كتاب معرفة الصحابة' فى باب :ذكر إسلام أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث :4675

اخرجه البزار فى "مسنده" فى: المجلد الأول ' فى: مسند على بن أبى طالب' رقم الحديث :604۔

اخرجه الإمام البوصيرى فى "إتحاف الخيرة المهرة" 58 كتاب قتال أهل البغى والخوارج والناكثين والرافضة والمارقين وغير ذلك -10باب' رقم الحديث :3458

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 8' رقم الحديث :8433

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط" فى جزء 9 (من اسمه الهيثم)' رقم الحديث :9434

اخرجه الموصلى فى "مسند أبى يعلى" فى مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' رقم الحديث :519

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب العين عبد الله بن مسعود الهذلى' رقم الحديث :10053

اخرجه الطبرانى فى "المعجم الكبير" فى باب الخاء خالد بن زيد بن كليب' رقم الحديث :4049

الْمُؤْمِنِينَ اَكُفرَ اَهْلُ الْجَمَلِ وَصِفِّينَ، وَاَهْلُ النَّهْرَوَانِ؟ قَالَ: لَا هُمْ اِخْوَانُنا بَغَوْا عَلَيْنَا، فَقَاتَلْنَاهُمْ حَتّٰى يَفِيئُوْا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! میں اہل جمل اور اہل صفین کو کافر قرار دیتا ہوں اور اہل نہروان کو بھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اور ہم ان کے ساتھ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف آجائیں۔

795-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنَ لَهٗ دَرَجَةٌ رَفِيْعَةٌ مِّنَ الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْبَلَايَا تُصِيْبُهٗ حَتّٰى يَنْزِلَ بِهِ الْمَوْتُ وَمَا بَلَغَ تِلْكَ الدَّرَجَةِ فَيُشَدِّدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَبْلُغَهَا .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا جنت میں ایک مخصوص درجہ ہوتا ہے جس تک وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہو کر پہنچ سکتا ہے لیکن آدمی کو موت آجاتی ہے اور آدمی اس درجے تک نہیں پہنچا ہوتا تو وہ موت اس کے لئے سخت کردی جاتی ہے یہاں تک کہ آدمی اس درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

796-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَصِلَةِ الرَّحِمِ، وَاصْطِنَاعُ الْمَعْرُوْفِ، زِيَادَةٌ فِي الرِّزْقِ وَعِمَارَةٌ فِي الدِّيَارِ، وَاَهْلِ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْاٰخِرَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' والدین کی فرمانبرداری کرنا، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا، بھلائی کو سرانجام دینا، رزق میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور شہروں کو آباد کرتا ہے اور دنیا میں نیکی کرنے والے لوگ ہی آخرت میں نیکی کرنے والے شمار ہوں گے۔

797-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبْعَةٌ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّهٗ شَابٌّ نَشَاَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَرَجُلٌ) خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ فَاَسْبَغَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهَلَكَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجُلٌ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ خَرَجَ ضَارِبًا فِي الْاَرْضِ يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُفُّ بِهٖ نَفْسَهٗ، وَيَعُوْدُ بِهٖ عَلٰى عِيَالٍ، وَرَجُلٌ قَامَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ، فَاَسْبَغَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلَكَ فِيْمَا

بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے سات طرح کے لوگ عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوتا۔

ایک وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔

ایک وہ شخص جسے کسی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت نے اپنی ذات کی طرف دعوت دی ہو اور وہ یہ جواب دے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

ایک وہ شخص جو اپنے گھر سے نکلے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ اللہ کے کسی گھر کی طرف جائے تا کہ اللہ کے فرض کو ادا کرے اور اپنے گھر اور اللہ کے گھر کے درمیان فوت ہو جائے۔

ایک وہ شخص جو حج یا عمرہ کرنے کے لئے اللہ کے گھر کی طرف جائے۔

ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے۔

ایک وہ شخص جو زمین میں سفر کرنے کے لئے جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرے اور اس کے ذریعے وہ اپنی ذات کو (مانگنے سے) بچائے پھر وہ اس فضل کو لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ان پر خرچ کرے۔

ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو جبکہ آنکھیں سو چکی ہوں اس وقت وہ اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں کھڑا ہو کر اسی دوران انتقال کر جائے۔

798-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَتْ جَارِيَةٌ خَلَاسِيَةٌ تُلْقِطُ الْاَذٰى مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: تُوُفِّيَتْ، ثُمَّ قَالَ لِذٰلِكَ رَاَيْتُ لَهَا الَّذِیْ رَاَيْتُ ، رَاَيْتُ اَنَّهَا فِي الْجَنَّةِ تُلْقِطُ مِنْ ثَمَرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَمَنْ اَدْخَلَ اَذًى فِي مَسْجِدٍ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَّالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ" .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک سیاہ فام خاتون تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن نبی

حديث 798:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصرًا

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العين أحاديث عبد الله بن العباس، رقم الحديث :11607

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 من بقية من أول اسمه ميم، رقم الحديث :8220

اخرجه الإمام البوصيری فی "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الجنائز باب فی الصلاة على القبر، رقم الحديث :1921

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة، رقم الحديث :2807

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: اس کا انتقال ہو چکا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اس کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ جنت میں ہے اور اس کے پھلوں کو اٹھا رہی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے کوئی تکلیف دہ چیز کو باہر کرے گا اسے نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے اور جو شخص مسجد میں کوئی تکلیف دہ چیز داخل کرے گا اسے گناہ ملے گا اور ایک گناہ ایک ہی ہوتا ہے۔

799/1-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَنَاوَلَ مِنْ وَجْهِ اَخٍ لَهٗ اَذًی فَاَرَاهُ اِیَّاهُ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَتَانِ، وَاِنْ لَمْ یَرَاهُ اِیَّاهُ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کے چہرے سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کردے اور اسے دکھا دے تو اسے دو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ اس کو نہیں دکھاتا تو اس کو ایک نیکی ملے گی۔

799/2-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرُدُ بَعِیْرَهٗ، فَقُلْتُ: اَلَا اَكْفِیْكَ فَاَبٰی عَلَیَّ، وَقَالَ: "یَا عَلِیُّ اَلَا اُخْبِرُكَ اَنَّ لَكَ بِكُلِّ قِرَادٍ تَنْزِعُهٗ حَسَنَةً، وَالْحَسَنَةُ بِعَشَرَةِ اَمْثَالِهَا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ کی چچڑی دور کر رہے تھے، میں نے عرض کی: میں یہ کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا انکار کر دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا علی میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ ہر وہ چچڑی جسے تم کھینچو یہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گناہ ہوتی ہے۔

800-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: "فَسَاَلَ اَكْبَرَهُمْ: مَا اسْمُكَ فَقَالَ: اِسْمِیْ وَائِلٌ اَوْ قَالَ اٰفِلٌ فَقَالَ: بَلْ اِسْمُكَ مُقْبِلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ نُعَالِجُ بِاَرْضِنَا هٰذَا الطِّبَّ، وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْاِسْلَامِ فَنَحْنُ نَكْرَهُ اَنْ نُعَالِجَ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَمْ یُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ، وَالْهَرَمَ، فَلَا بَاْسَ اَنْ تَسْقُوْا دَوَاءَكُمْ مَا لَمْ تَسْقُوْا مُعْنِتًا فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْمُعْنِتُ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلشَّیْءُ الَّذِیْ اِذَا اسْتَمْسَكَ فِی الْبَطْنِ قَتَلَ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَشْرَبَهٗ، وَلَا اَنْ یَسْقِیَهٗ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین آدمی حاضر ہوئے آپ نے ان میں سے سب سے بڑے سے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا نام وائل ہے یا شاید اس نے یہ کہا: آفل ہے۔ آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مقبل ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایسے گھر والے ہیں جو ان جڑی بوٹیوں کے ذریعے علاج کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام لے آیا تو اب ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم آپ کی اجازت کے بغیر اس کے ذریعے علاج کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت اور بڑھاپے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لئے دوا

بھی نازل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اپنی دوا پلاؤ جب تک ''معتت'' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ''معتت'' سے مراد کیا ہے آپ نے فرمایا: وہ چیز جو تمہارے پیٹ میں ٹھہرے تو تمہیں قتل کردے۔ کسی بھی شخص کے لئے اسے پینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو پلانا جائز ہے۔

801-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُقْتُلُوْا مِنَ الْحَيَّاتِ مَا ظَهَرَ، فَاِنَّهُ لَا يَظْهَرُ اِلَّا شِرَارُهَا" وَنَهَانَا عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِى تَكُوْنَ فِى الْبُيُوْتِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو سانپ باہر نکل آئے اسے قتل کردو کیونکہ ان میں سے شریر سانپ ہی ظاہر ہوتے ہیں تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں موجود چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

802-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ مِنِّى بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ وَبِالْبِرِّ؟ قَالَ: "اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ: قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: اَبُوْكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ: اَقَارِبُكَ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک اور بھلائی کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا باپ، اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے قریبی رشتے دار درجہ بدرجہ ہیں۔

803-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْأً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَوْلَا اَنَّهَا غُسِلَتْ بِسَبْعِيْنَ مَاءً مَا اَطَاقَ اٰدَمِىٌّ اَنْ يُسْعِرَهَا، وَاَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَصَرْخَةٌ لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِىٌّ مُرْسَلٌ اِلَّا جَثٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ مِنْ صَرْخَتِهَا، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ النَّارِ عُلِّقَ بِالْمَشْرِقِ لَاِحْتَرَقَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ مِنْ حَرِّهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اور اگر اسے پانی کے ساتھ ستر مرتبہ نہ دھویا گیا ہوتا تو کوئی بھی آدمی اسے جلانے کی طاقت نہ رکھتا اور قیامت کے دن اس میں ایک ایسی چیخ ہوگی۔ جو ہر کسی مرسل فرشتے اور ہر نبی کو گھٹنوں کے بل جھکنے کے لئے مجبور کردے گی اور اگر جہنمیوں میں سے کوئی شخص مشرق میں لٹکایا جائے تو وہ اپنی گرمی کی وجہ سے مغرب میں رہنے والوں کو بھی جلا دے گا۔

804-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْجَنَّةُ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ حَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوْتُ وَالزَّمُرَّدُ مَلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ

تُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، اَنْهَارُهَا جَارِيَةٌ، ثِمَارُهَا مُتَدَلِّيَةٌ وَّاَطْيَارُهَا مَرِنَةٌ لَّيْسَ فِيهَا شَمْسٌ، وَلَا زَمْهَرِيْرٌ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِهَا اَلْفُ حَوْرَاءٍ يَمْكُثُ مَعَ الْحَوْرَاءِ مِنْ حُوْرِهَا اَلْفُ عَامٍ لَا تَمِلُّهُ وَلَا يَمِلُّهَا، وَاَنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يُغْدَا عَلَيْهِ، وَيُرَاحُ بِعَشَرَةِ الْاٰفِ صَحْفَةٍ فِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ مِّنَ الطَّعَامِ لَهٗ رَائِحَةٌ، وَطَعْمٌ لَيْسَ لِلْاٰخِرِ وَاَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لِيَمُرَّ بِهِ الطَّائِرُ فَيَشْتَهِيْهِ فَيَخِرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، اِمَّا طَبِيْخًا، وَاِمَّا مَشْوِيًّا مَا خَطَرَ بِبَالِهٖ مِنَ الشَّهْوَةِ، وَاَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لِيَكُوْنَ فِيْ جَنَّةٍ مِنْ جَنَانِهٖ بَيْنَ اَنْوَاعِ الشَّجَرِ اِذْ يَشْتَهِيْ ثَمَرَةً مِنْ تِلْكَ الثِّمَارِ فَتَدَلّٰى اِلَيْهِ فَيَاْكُلُ مِنْهَا مَا اَرَادَ، وَلَوْ اَنَّ حُوْرِىْ مِنْ حُوْرِهِمْ بَرَزَتْ لِاَهْلِ الْاَرْضِ لَاَغْشَتْ ضَوْءَ الشَّمْسِ، وَلَافْتَتَنَّ بِهَا اَهْلُ الْاَرْضِ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کی اینٹیں سونے کی بھی ہیں اور چاندی کی بھی ہیں۔اس کی کنکریاں یاقوت اور زمرد ہیں اس کا سیمنٹ مشک اذفر ہے اس کی مٹی زعفران ہے۔ جنت کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کے پھل تیار ہیں اس کے پرندے نرم ہیں' اس میں سورج (گرمی) یا سردی نہیں ہے۔ ہر شخص کی ایک ہزار حوریں بیویاں ہوں گی وہ ان حوروں کے ساتھ رہے گا ایک ہزار سال تک لیکن نہ وہ حوریں اس سے اکتائیں گی اور نہ وہ حوروں سے اکتائے گا اور جنت میں سب سے کم تر مرتبہ اس شخص کا ہوگا جس کے سامنے روزانہ دس ہزار پیالے مختلف قسم کے کھانوں کے پیش کئے جائیں گے جن میں سے ہر ایک کی مخصوص خوشبو ہوگی اور مخصوص ذائقہ ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنت سے تعلق رکھنے والے شخص کے پاس سے پرندہ گزرے گا وہ اس کی آرزو کرے گا تو وہ پرندہ اس کے سامنے آ کر گر جائے گا۔ پکا ہوا یا بھنا ہوا۔ آدمی جو بھی آرزو کرے گا اس کے مطابق ہوگا اور اہل جنت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنے باغ میں مختلف اقسام کے درختوں کے درمیان ہوگا۔ اسی دوران وہ ان میں سے کسی ایک پھل کی آرزو کرے گا تو وہ ٹہنی اس کی طرف جھک آئے گی اور وہ اس میں سے جتنا چاہے گا کھالے گا اور اگر جنت کی کوئی ایک حور اہل زمین کے سامنے ظاہر ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی کو تاریک کردے اور اہل زمین اس کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا ہو جائیں۔

805-(حَدَّثَنِىْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: مَنْ قَالَ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" ثُمَّ مَاتَ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَرَمْلِ عَالِجٍ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''میں عظیم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں وہ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں صرف وہ ہی معبود ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

پھر وہ بندہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں یا ''عالج'' (نامی جگہ) کی ریت جتنے ہوں۔

806-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا مِنْ یَوْمٍ یَمُرُّ عَلٰی اِبْنِ اٰدَمَ اِلَّا یُنَادِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِعْمَلْ فِی الْیَوْمِ اَشْهَدُ لَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاَصْحِبِ النَّاسَ بِاَیِّ خُلُقٍ شِئْتَ یَصْحَبُوْكَ بِمِثْلِهٖ ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابن آدم پر جو بھی دن گزرتا ہے اس میں ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے اے ابن آدم آج عمل کر لے میں کل قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دوں گا اور لوگوں کے ساتھ اسی طرح اخلاق سے پیش آ جیسے تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس طرح کے اخلاق کے ساتھ تمہارے ساتھ پیش آئیں۔

807-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَوَّلُ مَا تُغْلَبُوْنَ عَلَیْهِ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ، بِاَیْدِیْكُمْ، ثُمَّ بِاَلْسِنَتِكُمْ، ثُمَّ بِقُلُوْبِكُمْ، فَاِذَا لَمْ یُنْكِرِ الْقَلْبُ الْمُنْكَرَ، وَیَعْرِفُ الْمَعْرُوْفَ نُكِّسَ فَجَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سب سے پہلے تم لوگ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے معاملے میں مغلوب ہو جاؤ گے اپنے ہاتھوں کے ذریعے' اپنی زبان کے ذریعے یا اپنے دلوں کے ذریعے اور پھر کوئی دل کسی برائی کا انکار نہیں کرے گا اور کسی نیکی کو بھلائی نہیں سمجھے گا تو اسے اوندھا کر دیا جائے گا اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا جائے گا۔

808-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُسَلِّطَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ شِرَارَكُمْ ثُمَّ یَدْعُوْ اَخِیَارُكُمْ فَلَا یُسْتَجَابُ لَهُمْ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یا تو تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر تمہارے بدترین لوگوں کو مسلط کر دے گا پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

809-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَاقُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَا تَاْمُرُ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تَنْهٰی عَنْ مُنْكَرٍ، وَلَا تَاْخُذُ عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ، وَلَا تُعِیْنُ الْمُحْسِنَ، وَلَا تَرُدُّ الْمُسِیْءَ عَنْ اِسَاءَةٍ" ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی اُمت پاک نہیں ہو سکتی جو نیکی کا حکم نہیں دیتی اور بُرائی سے منع نہیں کرتی۔ ظالم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتی اور نیکی کرنے والے کی مدد نہیں کرتی اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی سے روکتی نہیں ہے۔

810-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُصَافِی عَبْدًا مِنْ عُبَیْدِہٖ، صَبَّ عَلَیْہِ الْبَلَاءَ صَبًّا، وَثَجَّ عَلَیْہِ الْبَلَاءَ ثَجًّا، فَاِذَا دَعٰی قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ: صَوْتٌ مَعْرُوْفٌ، وَقَالَ جِبْرِیْلُ: یَا رَبِّ ھٰذَا عَبْدُکَ فَلَانٌ، یَدْعُوْکَ فَاسْتَجِبْ لَہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہ فَاِذَا قَالَ: یَا رَبِّ قُلْ: لَبَّیْکَ عَبْدِیْ لَا تَدْعُوْنِیْ بِشَیْءٍ اِلَّا اِسْتَجَبْتُ لَکَ عَلٰی اِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ: اِمَّا اَنْ اَعْجَلَ لَکَ مَا تَسْاَلُنِیْ، وَاِمَّا اَنْ اَدَّخِرَ لَکَ فِی الْاٰخِرَۃِ مَا ھُوَ اَفْضَلُ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ اَدْفَعَ عَنْکَ مِنَ الْبَلَاءِ مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُؤْتٰی بِالْمُجَاھِدِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَجْلِسُوْنَ لِلْحِسَابِ وَیُؤْتٰی بِالْمُصَلِّیْ فَیَجْلِسُ لِلْحِسَابِ، وَیُؤْتٰی بِالْمُتَصَدِّقِ فَیَجْلِسُ لِلْحِسَابِ وَیُؤْتٰی بِاَھْلِ الْبَلَاءِ، فَلَا یُنْصَبُ لَھُمْ مِیْزَانٌ، وَلَا یُنْشَرُ لَھُمْ دِیْوَانٌ، ثُمَّ یُسَاقُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ بِغَیْرِ حِسَابٍ حَتّٰی یَتَمَنّٰی اَھْلُ الْعَافِیَۃِ اَنَّ اَجْسَادَھُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِیْضِ فِی الدُّنْیَا"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو پاک وصاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر مصیبت انڈیل دیتا ہے اور اس پر آزمائش کو پھیلا دیتا ہے پھر جب وہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ جانی پہچانی آواز ہے پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اے میرے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے جو تجھ سے دُعا کر رہا ہے تو اس کی دُعا قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کی آواز سننا چاہتا ہوں پھر جب وہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے میں حاضر ہوں۔ تم مجھ سے جو بھی دعا مانگو گے میں تمہارے لئے اس کو قبول کروں گا۔

تین میں سے ایک صورت میں یا تو میں جو تم نے مجھ سے مانگا ہے وہ تمہیں جلدی دیدوں گا یا میں اسے تمہارے لئے آخرت میں سنبھال کر رکھوں گا اس سے زیادہ بہتر شکل میں یا پھر یہ ہے کہ میں اس کی مانند کوئی بلا تم سے دور کردوں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجاہدین لائے جائیں گے انہیں حساب کے لئے بٹھایا جائے گا پھر نمازیوں کو لایا جائے گا وہ حساب کے لئے بیٹھ جائیں گے پھر صدقہ دینے والوں کو لایا جائے گا۔ وہ حساب کے لئے بیٹھ جائیں گے پھر آزمائش میں مبتلا لوگوں کو لایا جائے گا لیکن ان کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا ان کے لئے (نامہ اعمال کا) دیوان کھولا نہیں جائے گا پھر ان لوگوں کو کسی حساب کے بغیر جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ عافیت میں رہنے والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ دنیا میں ان کے جسموں کو قینچی کے ذریعے کاٹ دیا جاتا (یا آرے کے ذریعے کاٹ دیا جاتا)

811-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: اُھْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَجَاجٌ فَطُبِخَ بَعْضُھُنَّ وَشُوِیَ بَعْضُھُنَّ ثُمَّ اُتِیَ بِھِنَّ فَاَکَلَ مِنْھُنَّ، فَاَکَلْتُ مَعَہٗ، وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَمَعَ بَیْنَ اَدَامَیْنِ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرغی تحفے کے طور پر پیش کی گئی اس کے کچھ حصے کو پکالیا گیا اور کچھ کو بھون لیا گیا پھر وہ حصے لائے گئے۔ آپ نے انہیں کھالیا میں نے بھی اسے کھالیا۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو سالن ایک ساتھ کھاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

812-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی لَعَلٰی عُمُوْدٍ مِنْ یَاقُوْتِهٖ حَمْرَاءِ عَلٰی رَاْسِ الْعُمُوْدِ سَبْعُوْنَ غُرْفَةٌ یُّضِیْءُ حُسْنُهُنَّ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ کَمَا تُضِیْءُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِنْطَلِقُوْا بِنَا نَنْظُرُ اِلٰی الْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰهِ فَاِذَا اَشْرَفُوْا عَلَیْهِمْ اَضَاءَ حُسْنُهُمْ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ کَمَا تُضِیْءُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا عَلَیْهِمْ ثِیَابٌ خُضْرٌ مِّنْ سُنْدُسٍ بَیْنَ اَعْیُنِهِمْ مَکْتُوْبٌ عَلٰی جِبَاهِهِمْ: هٰؤُلَآءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ سرخ یاقوت کے ستونوں کے اوپر ہوں گے اس ستون کے سرے کے اوپر ستر کمرے ہوں گے اور وہ اہل جنت کے لئے اپنی خوبصورتی کے لئے چمک رہے ہوں گے یوں جیسے اہل دنیا کے لئے سورج چمکتا ہے۔ اہل جنت کہیں گے تم لوگ ہمارے ساتھ چلو ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے لوگوں کی زیارت کریں۔ جب وہ لوگ ان کی طرف جھانک کر دیکھیں گے تو ان کا حسن اہل جنت کے لئے یوں چمکدار ہوگا جیسے دنیا کے لئے سورج چمکدار ہوتا ہے۔ انہوں نے سندس سے بنے ہوئے سبز کپڑے پہن رکھے ہوں گے اور ان کی پیشانیوں کے اوپر آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے"۔

813-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ یَلْعَبُوْنَ بِالنَّرْدِ فَضَرَبَهُمْ بِدُرَّته حَتّٰی فَرَّقَ بَیْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا وَاِنَّ الْمُلَاعِبَةَ بِهٰذِهٖ قِمَارٍ کَاٰکِلِ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ، وَالْمُلَاعَبَةُ بِهَا غَیْرَ قِمَارٍ کَالْمُتَلَطِّخِ بِشَحْمِ الْخِنْزِیْرِ، وَبِدُهْنِه،

ثُمَّ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهٖ کَانَتْ مَیْسَرُ الْعَجَمِ، وَالْقِدَاحُ کَانَتْ مَیْسَرُ الْعَرَبِ وَالشَّطْرَنْجُ مِثْلُ النَّرْدِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو چوسر کھیل رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دُرّے کے ذریعے انہیں مارا اور انہیں بھگا دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا جوئے کے ساتھ اس کو کھیلنا خنزیر کھانے کی مانند ہے، جوئے کے بغیر اسے کھیلنا خنزیر کی چربی اور اس کے تیل میں لوٹ پوٹ ہو جانے کی طرح ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ عجمیوں کا "میسر" ہے اور تیروں کے ساتھ پانسہ کھیلنا عربوں کا جوا ہے اور شطرنج بھی پانسے کی طرح ہے۔

814-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَغَنّٰی اَوْ غُنِیَ لَهٗ، اَوْ نَاحَ، اَوْ نِیْحَ لَهٗ، اَوْ اَنْشَدَ شِعْرًا، اَوْ قَرَضَهٗ، وَهُوَ فِیْهِ کَاذِبٌ اَتَاهُ شَیْطَانَانِ فَیَجْلِسَانِ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ یَضْرِبَانِ صَدْرَهٗ بِاَعْقَابِهِمَا حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ السَّاکِتُ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص گانا گائے یا جس کے لئے گانا گایا جائے جو شخص نوحہ کرے یا جس کے لئے نوحہ کیا جائے جوشخص جھوٹے شعرموزوں کرے یا سنائے تو دوشیطان اس کے پاس آتے ہیں وہ اس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ جاتے ہیں اس کے سینے پر اپنی ایڑھیاں مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ شخص خاموش نہیں ہو جاتا۔

815-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ: بِئْسَ الْبَیْتُ بَیْتٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا بِالْغِنَاءِ، وَبِئْسَ الْبَیْتُ بَیْتٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا بِالْفُسُوْقِ وَالنِّیَاحَةِ۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سب سے برا گھر وہ ہے جوصرف گانے کے حوالے سے مشہور ہواورسب سے برا گھر وہ ہے جوصرف گناہ اورنوحہ کرنے کے حوالے سے مشہور ہو۔

816-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ مَنْ تَغَنّٰی اِبْلِیْسُ لَعَنَهُ اللّٰهِ، ثُمَّ زَمَرَ، ثُمَّ حَدَا ثُمَّ نَاحَ"۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: سب سے پہلے ابلیس نے گانا شروع کیا تھا۔ اللہ اس پرلعنت کرے پھراس نے بانسری بجائی تھی پھراس نے حُدی پڑھنی شروع کی پھراس نے نوحہ شروع کیا۔

817-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِیَّاکُمْ وَالْغِنَاءِ، فَاِنَّهٗ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِیْ الْقَلْبِ، کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الشَّجَرَ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: تم گانے سے بچو کیونکہ یہ دل میں نفاق کو یوں پیدا کرتا ہے جیسے پانی درخت کو پیدا کرتا ہے۔

818-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "کَسْبُ الْبُغْیِ وَالْمُغْنِیَةِ حَرَامٌ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: فاحشہ عورت اور گانا گانے والی عورت کی آمدن حرام ہے۔

819-(حَدَّثَنِیْ) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "عَشْرٌ مِّنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ فَاحْذَرُوْهُنَّ اِسْبَالُ الشَّارِبِ وَتَصْفِیْفُ الشَّعْرِ وَمَضْغُ

الْعَلَكِ وَتَحْلِيلُ الْإِزْرَارِ وَاسْبَالُ الْإِزَارِ وَاطَارَةُ الْحَمَامِ وَالرَّمْيُ بِالْجَلاحِقِ وَالصَّفِيرُ وَاجْتِمَاعُهُمْ عَلَى الشُّرْبِ وَلَعْبُ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے دس چیزیں قوم لوط کے عمل سے تعلق رکھتی ہیں ان سے بچو۔ مونچھیں بڑھانا، بالوں کی صف بندی کرنا گوند چبانا' بٹن کھول کر رکھنا' تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنا' کبوتر اُڑانا' پرندوں (کو باندھ کران پر) تیراندازی (نشانہ بازی) کرنا' محفل جمال کرشراب پینا' اور ہم جنس پرستی۔

820-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّةِ اَلْمَضْمَضَةُ، وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَاحْفَاءُ الشَّارِبِ وَفَرْقُ الرَّاسِ، وَالسِّوَاكُ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ، وَالْاِسْتِجْدَادُ وَهُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دس چیزیں سنت سے تعلق رکھتی ہیں۔کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مونچھیں چھوٹی کروانا، بالوں میں مانگ نکالنا، مسواک کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ کروانا اور استنجاء کرنا۔

821-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَلْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، تَكْرِمَةٌ لِلنِّسَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ختنہ کرنا مردوں کے لئے سنت ہے اور عورتوں کے لئے عزت کا باعث ہے۔

822-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اَكَلَ عَلَى الرِّيْقِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ عَجْوَةً لَّمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ، وَمَنْ اَدَامَ الْغُسْلَ بِالْمَاءِ لسَخَنٍ لَمْ يَضُرَّهُ دَاءٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص نہار منہ گیارہ عجوہ کھجور کھالے گا اسے اس دن میں زہر نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص پانی سے غسل کرتا رہے گا اسے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچائے گی۔

823-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الْحُلُوِّ اَلتَّمْرُ وَالرُّطَبُ، وَمِنَ الْاَطْعِمَةِ اَلثَّرِيْدُ، وَمِنَ الْبُقُوْلِ الْهِنْدَبَا وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَقِطُ الدُّبَّاءَ مِنَ الصَّحْفَةِ، وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْخُرْبُزِ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خشک اور تر کھجوروں کا حلوہ پسند تھا اور کھانے میں آپ کو "ثرید" پسند تھا اور سبزیوں میں "ہندبا" پسند تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے خربوزے کے ساتھ کھجور کھائی تھی۔

824-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ بَرَكَةٌ، وَبَعْدَهٗ بَرَكَةٌ، وَلَا یَفْتَقِرُ اَهْلُ بَیْتٍ یَاْتَدِمُوْنَ الْخَلَّ وَالزَّیْتَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے پہلے وضو کرنا برکت کا باعث ہے اور اس کے بعد بھی برکت کا باعث ہے اور اس گھر والے فقیر نہیں ہوتے جو سرکہ یا زیتون کے تیل کو سالن کے طور پر استعمال کرتے ہوں۔

825-(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَیْنَمَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ بِالْكُوْفَةِ، وَهُوَ یُحَارِبُ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ صِحْنِ مَسْجِدِكُمْ هٰذَا مُحْتَبِیًا بِحَمَائِلِ سَیْفِهٖ، وَحَوْلَهُ النَّاسُ مُحْدَقُوْنَ بِهٖ، وَاَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعُوْنَ یَلُوْنَهُمْ اِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ صِفْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّا نَنْظُرُ اِلَیْهِ، فَاِنَّكَ اَحْفَظُ لِذٰلِكَ مِنَّا قَالَ: فَصَوَّبَ رَاْسَهٗ وَرَقَّ لِذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ اَدْعَجَ الْعَیْنَیْنِ سَبْطَ الشَّعْرِ دَقِیْقَ الْعِرْنَیْنِ اَسْهَلَ الْخَدَّیْنِ دَقِیْقَ الْمَسْرُبَةِ كَثَّ اللِّحْیَةِ، كَانَ شَعْرُهٗ مَعَ شِحْمَةِ اُذُنَیْهِ اِذَا طَالَ كَاَنَّمَا عُنُقُهٗ اِبْرِیْقُ فِضَّةٍ لَهٗ شَعْرٌ مِّنْ لَبَّتِهٖ اِلٰی سُرَّتِه یَجْرِیْ كَالْقَضِیْبِ لَمْ یَكُنْ فِیْ صَدْرِهٖ وَلَا بَطْنِهٖ شَعْرٌ غَیْرُهٗ اِلَّا نَبَذَاتٌ فِیْ صَدْرِهٖ شَثْنُ الْكَفِّ وَالْقَدَمِ، اِذَا مَشٰی كَاَنَّمَا یَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ، اَوْ یَنْحَدِرُ فِیْ صَبَبٍ اِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِیْعًا لَمْ یَكُنْ بِالطَّوِیْلِ، وَلَا بِالْعَاجِزِ اللَّئِیْمِ كَاَنَّمَا عِرْقُهُ اللُّؤْلُؤُ رِیْحُ عَرْقِهٖ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے موجود تھے ان دنوں آپ کی حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ چل رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی گردن میں تلوار لٹکا کر اس مسجد کے صحن میں آئے آپ کے گرد لوگ اکٹھے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے سب سے زیادہ قریب تھے اور ان کے پیروکاران کے پیچھے تھے اسی دوران ایک شخص نے ان سے کہا: امیر المومنین! آپ ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک یوں بیان کریں کہ گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں کیونکہ آپ اس بارے میں ہم سب سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو جھکایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کی وجہ سے آپ کا دل نرم ہو گیا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چمکدار رنگت کے مالک تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ انتہائی سیاہ آنکھوں کے مالک تھے' آپ کے بال گھنگریالے نہیں تھے' اٹھی ہوئی ناک کے مالک تھے' نرم رخساروں کے مالک تھے' آپ کے سینہ مبارک پر بالوں کی پتلی سی لکیر تھی' آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی' آپ کے گیسو مبارک کانوں کی لو تک آتے تھے' اور جب وہ اور لمبے ہوتے تو آپ

کی گردن مبارک چاندی کی طرح چمکدار لگتی تھی۔ آپ کے سینے کے نیچے سے لے کر ناف مبارک تک ایک چھڑی کی طرح بالوں کی لکیر تھی، آپ کے سینہ مبارک اور پیٹ مبارک پر اس کے علاوہ بال نہیں تھے البتہ سینہ مبارک پر کچھ بال تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک پُر گوشت تھے جب آپ چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چٹان سے نیچے اتر رہے ہیں یا نشیب کی طرف جا رہے ہیں جب آپ متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے آپ انتہائی لمبے تڑنگے یا بالکل ہی کوتاہ قامت نہیں تھے آپ کا پسینہ مبارک موتیوں (کی طرح چمکتا) تھا اور مشک کی طرح (خوشبودار) تھا۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی فرد نہیں دیکھا۔

826-(حَدَّثَنِی) اَبُوْ الْقَاسِمِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخْعِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمُحَارِبِیُّ جَدِّیْ اَبُوْ اُمِّیْ قَالَ: عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ وَقَالَ: نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ اَبُوْ خَالِدٍ

وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ: عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ: اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عَدَّهُنَّ فِیْ یَدِیْ جِبْرِیْلُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ جِبْرِیْلُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، هٰکَذَا نَزَلْتُ بِهِنَّ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

قَالَ: اَبُوْ خَالِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَدَّهُنَّ بِاَصَابِعِ الْکَفِّ مَضْمُوْمَةً وَّاحِدَةً وَّاحِدَةً مَعَ الْاِبْهَامِ.

تَمَّ الْمَجْمُوْعُ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَحُسْنِ رِعَایَتِهٖ، وَلَهُ الْحَمْدُ کَثِیْرًا وَّصَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

حدیث 826:

اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" بسنده، عن امام زید بن علی عن آبائه، الخامس عشر من شعب الایمان وهو باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله وتوقیره، فصل فی معنی الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم والمبارکة والرحمة، رقم الحدیث: 1588

ابو قاسم علی بن محمد نخعی بیان کرتے ہیں' سلیمان بن ابراہیم المحاربی نے جو میرے نانا نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے نصر بن مزاحم کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

نصر بن مزاحم کہتے ہیں انہوں نے ابراہیم بن زبرقان کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے ذریعے ان کو گنتی کیا ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی زبانی گنتی کیا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی اس کو گنتی کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں گنتی کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی انہیں گنتی کیا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کی بارگاہ سے ان کلمات کو لے کر نازل ہوئے۔

''اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر مہربانی کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر مہربانی کی۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر سلام نازل کر جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر سلام نازل کیا ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ابوخالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلمات کو اپنی انگلیوں کے ذریعے گنا اور ہر کلمے پر ایک انگلی کو بند کیا' انگوٹھے سمیت۔

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
من خده بدر الدجی من وجهه شمس الضحی
من ذاته نور الهدی من کفه بحر الهمم

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042 7246006